جلد ۲

تلاوت

بین الاقوامی تحقیقی مجلہ

ماہنامہ

جریدہ الاشرف

کراچی

www.KitaboSunnat.com

اور یہ (قرآن) تو جہان والوں کیلئے محض نصیحت ہے

(سورۃ القلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

رجسٹرڈ نمبر ایس ایس ۳۳۱

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کی تصدیق شدہ اشاعت

ABC CERTIFIED

ماہنامہ

علم و تحقیق کا ترجمان

الاشرف کراچی

جریدہ بین الاقوامی تحقیقی مجلس

ممبر آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

APNS

بانی

حضرت مولانا محمد احمد تھانوی

www.kitabosunnat.com

شعبان-ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ دسمبر-مارچ ۱۹۹۹ء

بیاد

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امّا بعد فاعوذ باللّٰہ
من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الذین آتینھم الکتاب
یتلونہ حق تلاوتہ اولئک
یؤمنون بہ ومن یکفر بہ
فاولئک ھم الخاسرون۔

(سورہ بقرہ ع ۱۴)

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کا
حق ہے اور جو کتاب پر ایمان نہ لائے وہ خسارہ اور گھاٹے میں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ممبر آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کی تصدیق شدہ اشاعت

بین الاقوامی تحقیقی مجلہ

بفیض نظر : حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی قدس اللہ سرہ

ثمر محنت : مولانا محمد شاہد تھانوی نور اللہ مرقدہ

مدیر اعلی : محمد اسعد تھانوی

مدیر مسئول : محمد اسلم شیخوپوری

مدیر منتظم : محمد امجد تھانوی

مدیر اعزازی : قاری خلیل احمد بندھانی

ماہنامہ

الاشرف

جریدہ

کراچی

جلد ۱۳ | شعبان-ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ دسمبر-مارچ ۱۹۹۹ء | شمارہ ۸-۱۱

قیمت قرآن نمبر ۱۱۰ روپے

قیمت	سالانہ بدل اشتراک: بیرونی بذریعہ ہوائی ڈاک	خط و کتابت کا پتہ
عام پرچہ ۲۰ روپے زر سالانہ ۲۵۰ روپے	ریاستہائے متحدہ امریکہ ۲۵۰ روپے، برطانیہ، آسٹریلیا، نائجیریا، جنوبی افریقہ، ویسٹ انڈیز، ہانگ کانگ، بنگلہ دیش، برما، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ اور انڈیا ۶۰۰ روپے، سعودی عرب، مسقط، عرب امارات، کویت، بحرین، مصر، ایران اور عراق ۶۶۰ روپے۔	ماہنامہ الاشرف کراچی، الاحمد مینشن 13 بی گلشن اقبال کراچی پاکستان۔ فون: 8119533 فیکس: 8117733

پبلشر: محمد اسعد تھانوی پرنٹر: قریشی آرٹ پریس کراچی کمپوزنگ: شعبہ کمپیوٹر جامعہ نوریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس شمارے میں

۱	ابتدائیہ	محمد اسلم شیخوپوری	۷
۲	قرآن کریم تحریف کی زد میں		۱۵
۳	مسلمان نونہالوں کی ابتدائی تعلیم	حضرت مولانا گیلانیؒ	۵۸
۴	ایک صاحب علم کا مطالعہ و مشاہدہ		۷۰
۵	ملکوتی تلاوت قرآن		۸۳
۶	افادات حکیم الامت	مولانا محمد اقبال قریشی	۸۵
۷	فضائل تلاوت	مولانا ابرار عالم	۸۹
۸	تلاوت قرآن کی اہمیت	مولانا محمد صادق	۱۰۷
۹	تلاوت قرآن	سہیل فاضل عثمانی	۱۱۵
۱۰	متفرق سورتوں کے فضائل	مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی	۱۲۹
۱۱	تلاوت سے متعلق مسائل		۱۴۱
۱۲	تلاوت قرآن کے دواہم پہلو	مفتی عتیق الرحمٰن	۱۴۹
۱۳	مکرمہ بالقرآن	عبدالسبحان	۱۵۹
۱۴	تلاوت النبی ﷺ	مولانا ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی	۱۶۵
۱۵	قرآن کریم اور ہمارے اسلاف	قاضی عبدالکریم کلاچی	۱۸۶
۱۶	تلاء قرآن	....	۱۸۸
۱۷	تلاوت قرآن کے آداب	محمد یوسف اصلاحی	۱۹۶
۱۸	قرآن مجید کی تلاوت	ڈاکٹر مسعود سید	۲۰۰
۱۹	قرآن کی تعظیم	مولانا حبیب الرحمٰن	۲۰۸
۲۰	صحابہ کرامؓ کا شوق تلاوت	مفتی محمد ابراہیم	۲۲۷
۲۱	اسلاف کا شغف بالقرآن	محمد اسلم شیخوپوری	۲۴۶
۲۲	اکابر کا ذوق تلاوت	مفتی محمد ابراہیم	۲۸۱
۲۳	عظمت اور خدمات	محمد امجد تھانوی	۳۱۱
۲۴	انا سمعنا قرآنا عجبا	قاری عبداللہ	۳۲۵
۲۵	تلاوت کے چند ضروری مسائل	افادات مولانا حسن جان	۳۲۹
۲۶	باتیں انکی یاد رہیں گی	مفتی محمد ابراہیم	۳۳۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد

نقل فرمایا ہے۔

ان للہ اھلین من النّاس قالوا: یا رسول اللہ

من ھم قال ھم اھل القرآن، اھل اللہ وخاصّتہ

انسانوں میں سے کچھ حضرات اللہ کے اپنے

(مقرّب) ہیں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ

کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ قرآن (میں مشغول

رہنے) والے ہیں، یہی ہیں جو اللہ کے اپنے اور

مخصوص لوگ ہیں۔

(ابن ماجہ جلد ا ص ۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صدائے دل

دلوں میں پوشیدہ جذبات واحساسات جاننے والے رب کی قسم! کبھی کبھی میں اپنی علمی اور عملی کمزوریوں کو دیکھ کر یوں سوچتا ہوں کہ اے کاش میں نہ ہوتا۔ ہوتا تو حرم کا کبوتر ہوتا، بقیع کی قبروں کا پتھر ہوتا، سید الکونین ﷺ کے چہرہ انور کو چھونے والا ہوا کا جھونکا ہوتا، پائے مبارک کا نعل ہوتا، اس نعل تلے روندے جانے والا زمین کا ٹکڑا ہوتا، اس ٹکڑے پر بکھری ہوئی خاک ہوتا، اس خاک کا ذرہ ہوتا، اس ذرے کا ہزاروں حصہ ہوتا، حدیبیہ کا درخت ہوتا، نخلستان مدینہ میں کھجور کا کوئی تنہ ہوتا اس کی ٹہنی ہوتا، اس ٹہنی پر چہچہانے والی چڑیا ہوتا نہ حساب کی فکر ہوتی نہ اخروی مواخذہ کا ڈر ہوتا۔

مگر مجھے میرے پیارے رب نے انسان پیدا کیا ہے، آقائے کائنات ﷺ کی غلامی کا شرف بخشا ہے، مجھ پر علم کی تہمت بھی ہے، دل میں جذبات کا بحر بیکراں بھی ہے۔ ہاتھ میں قلم منہ میں زباں بھی ہے۔

انسان، مسلمان اور صاحب علم ہونے کی حیثیت سے میرے ناتواں کندھوں پر ذمہ داریوں کا بار گراں ہے، مگر ہائے میری جہالت وغفلت کہ میں ان ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا نہیں کر پارہا۔

اے میرے کریم ورحیم رب! مجھے معاف فرمادینا کہ تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ میں اعتراف تصور کرتا ہوں جیسا کہ انسانیت کے جد امجد نے کیا تھا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا سکتہ. وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. (اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر (بڑا) ظلم کیا اگر تو ہماری مغفرت نہ کریگا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو یقیناً ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے)۔

(محمد اسلم شیخوپوری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

زہے عزّو شرف

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے کائنات کو تخلیق کیا اور درود و سلام اس ذات مقدس پر جسے ختم نبوت کا تاج پہنایا گیا۔

قرآن نمبر کی دوسری جلد پیش خدمت ہے اس جلد کے پیش کار ہے روئیں روئیں سے رب کریم کے شکر کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور اسے اپنی زندگی کی انوکھی اور بے مثال خوشی محسوس ہو رہی ہے مگر اصل پارکھ تو قارئین ہیں وہی بتا سکیں گے کہ ہم ان کی توقعات پر کہاں تک پورے اترے ہیں اور ہم نے کہاں کہاں ٹھوکر کھائی ہے لیکن قارئین سے بھی بالاتر ایک ہستی اور ہے جہاں صرف ظاہر کو نہیں باطن کو بھی دیکھا جاتا ہے، عمل سے زیادہ نیت کو پرکھا جاتا ہے، کمیت سے زیادہ کیفیت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے پھر جب فیصلہ کیا جاتا ہے تو بسا اوقات پراگندہ بال، بوسیدہ حال، بضاعۃ مزجاۃ اعمال والوں کو سند قبول عطا کر دی جاتی ہے اور بڑے بڑے ارباب فن اور اہل علم و قلم کو مردود ٹھہرا لیا جاتا ہے۔ اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود اسی عظیم و بالاتر ہستی سے امید کی جاتی ہے کہ اپنی عظیم ترین کتاب کی اس حقیر ترین خدمت کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرمالے گا۔ اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی قبولیت ہی ہمارے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ جہاں تک ہماری کوششوں کا تعلق ہے ہم نے اس جلد کو اپنے موضوع پر جامع بنانے کیلئے اپنی پوری صلاحیتیں صرف کی ہیں۔ مختلف اہل علم سے رابطہ کر کے ان سے مضمون لکھنے کی درخواست کی، خطوط اور فون کے ذریعے بار بار انہیں یاد دہانی کرائی، یہ ان کا کرم ہے کہ انہوں نے ہمارے اصرار اور تکرار کا برا نہیں منایا۔ چنانچہ ہمیں ان میں سے اکثر سے مضمون حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی اور یوں ہم یہ گلدستہ رمضان ہی میں پیش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مضامین کے انتخاب میں حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ تکرار کم سے کم ہو مگر جہاں ایک ہی موضوع پر متعدد لکھنے والے ہوں وہاں تکرار سے کامل اجتناب ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن دوران مطالعہ ہر باذوق قاری یہ ضرور محسوس کرے گا کہ کہیں تکرار ہے بھی تو وہ فائدہ سے خالی نہیں اور بعض جگہ تو اسے قصداً برداشت کیا گیا ہے مثلاً آداب تلاوت پر آپ کو تین مضامین ملیں گے، اصل میں ہوا یوں کہ پہلے ایک مضمون کو قرآن نمبر میں اشاعت کیلئے منتخب کیا گیا تھا بلکہ اس ناچیز نے از خود ایک صاحب علم سے بڑی جدوجہد کے بعد لکھوایا مگر دوران مطالعہ ایک اور مضمون سامنے آگیا جو مزید اضافوں پر مشتمل تھا، پھر ایک تیسرا مضمون نظر سے گزرا جو اگرچہ مختصر تھا لیکن جامع بھی تھا اور مؤثر بھی بالخصوص عدیم الفرصت احباب کیلئے وہ کافی وشافی تھا چنانچہ ان دونوں مضامین کو بھی شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا، اب قارئین کو آداب تلاوت پر تین مضامین پڑھنے کو مل جائیں گے، ایک مختصر دوسرا متوسط اور تیسرا مطول۔ جبکہ ہر ایک کا رنگ اور انداز جدا جدا ہے یوں تکرار کا احساس ہر گز نہ ہوگا۔ اسی پر دوسرے مضامین کے تکرار کو قیاس کر لیا جائے۔ عام طور پر تلاوت کی اہمیت وعظمت پر جو کتابیں دستیاب ہیں ان میں فضائل ومسائل اور آداب کے علاوہ کوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز نہیں ملتی لیکن تلاوت نمبر میں قارئین کو حضور اکرم ﷺ، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور اسلاف واکابر کے ذوق تلاوت اور شغف بالقرآن کے ایسے مؤثر واقعات بھی پڑھنے کو ملیں گے جو واقعتاً دلوں میں ہلچل اور جذبہ عمل پیدا کرنے والے ہیں تلاوت کے فضائل وآداب پر راقم کی نظروں سے جتنی بھی کتابیں گذری ہیں ان میں سے کسی میں یہ واقعات نہیں ملے۔

حضرت مفتی محمد ابراھیم کے دوسرے کئی مضامین کے علاوہ "قرآن کریم کا تحریف کی زد میں" کی دوسری قسط بھی شامل اشاعت ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آنے والی بعض جلدوں میں بھی چلتا رہے گا، ہم نے پہلی جلد میں اس کار خیر میں حضرت مفتی صاحب کیساتھ جس قلمی اور اشاعتی تعاون کا وعدہ کیا تھا بفضلہ تعالیٰ ہم اس وعدہ کو نبھائیں گے اور اغلاط سے پاک قرآن کریم کی طباعت کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے تاکہ ارض پاک میں کسی بھی ناشر کو طباعت قرآن کے سلسلہ میں تساہل وتغافل کی جراءت نہ ہو۔ اس اطلاع سے قارئین کو یقیناً خوشی ہوگی کہ الاشرف میں شائع شدہ اس مضمون کی بازگشت ایوان وزیر اعظم میں بھی سنائی دی ہے اور کئی قومی اخبارات اور جج صاحب نے اس کا نوٹس لیا ہے اور اس مخلصانہ احتجاج کا دائرہ دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

جو حضرات علمی تحقیقی اور تالیفی میدان سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں، وہ خوب جانتے ہیں کہ خالص علمی موضوعات پر نمبر شائع کرنے کے لئے فعال عملہ اور کثیر وسائل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ یہاں یہ دونوں چیزیں مفقود ہیں اور مضامین کے انتخاب سے لیکر کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، اور پرنٹنگ تک کی تمام ذمہ داریاں ایک ایسے شخص پر ہیں جو ان کے علاوہ بھی کئی متعدد حقوق وفرائض کی پیچ در پیچ رسی میں جکڑا ہوا ہے وہ حسرت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ علمی دنیا کی بلند فضاؤں کو دیکھتا ہے اور بے بال و پر ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی آہیں بھر کر خاموش ہو رہتا ہے۔ ایک طرف اس کا ذوق پرواز ہے اور دوسری طرف زندگی کی تلخ حقیقتوں کی باد صرصر۔ لیکن جذبات و وسائل کی یہ عدم موافقت صرف اس شخص کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ علم و عمل کے میدان میں قدم رکھنے والوں کو ہمیشہ ہی ناموافق حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ وسائل و ظروف نے ان کی یاوری کی ہو۔

جی چاہتا ہے کہ دستیاب لائبریریوں میں پرانے صرف رسالوں کی فائلوں اور شائع شدہ کتابوں کو کھنگالا جائے اور اپنے موضوع کی مناسبت سے جو چیزیں نظر آئیں وہ لے لی جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کسی ایک شخص کے بس کی بات نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

الاشرف کے باذوق قارئین سے درخواست ہے کہ وہ آنے والی جلدوں کے موضوعات ذہن میں رکھیں اور ان کی مناسبت سے جو مضامین، واقعات اور تراشے ان کی نظر سے گزریں ان کی نشاندہی کریں یا ہو سکے تو ان کی فوٹو کاپی ارسال کر دیں، اگر اللہ کا کوئی بندۂ خاص اسی نظر سے مطبوعہ مواد کا مطالعہ کر سکے تو یقیناً وہ دارین میں اجر جزیل کا مستحق اور ان جلدوں کی تیاری میں ہمارا معاون اور محسن ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

انشاء اللہ الاشرف کی تیسری جلد حفظ و قرات اور چوتھی جلد فہم القرآن کے موضوع پر مشتمل ہوگی۔

تیسری جلد میں حفظ کے فضائل، مسائل، آداب، دعاؤں اور طریقوں کے علاوہ انشاء اللہ درج ذیل عناوین پر بھی مضامین شامل ہوں گے، مدارس حفظ قرآن کی اصلاح، مسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ قرآن کا حل، طلباء حفظ کی فکری و نظریاتی تربیت، مدارس حفظ قرآن میں عصری تعلیم کی ضرورت، مدارس حفظ میں پٹائی، حفاظ کرام کی ذمہ داریاں سبعہ عشرہ کا تعارف، تجوید و قرات کی اہمیت ملکی اور غیر ملکی مشہور قراء کا تعارف، محیر العقول حفاظ کا تذکرہ جنھوں نے بہت کم مدت یا بڑھاپے میں قرآن کریم حفظ کیا، ان صحابہؓ کا تذکرہ جنھوں نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔

☆☆☆☆☆☆☆

چوتھی جلد میں درج ذیل عنوانات پر بحث کرنے کا ارادہ ہے قرآن فہمی کی اہمیت اور تقاضے، صحابہ اور فہم قرآن، فہم قرآن کے شرائط، فہم قرآن اور حدیث، قرآن کے آسان ہونے کا مطلب، تفسیر بالرائے، تفہیم قرآن میں علماء حق کا حصہ، فہم قرآن۔۔۔۔ اندیشے اور وسوسے، قرآن فہمی کا صحیح طریقہ، ان کے علاوہ بھی اگر کچھ عناوین قارئین کے ذہن میں آئیں تو ان کی نہ صرف نشاندہی کریں بلکہ ان پر قلم اٹھائیں اور اس کار خیر میں عملی طور پر حصہ بھی لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

کئی احباب قرآن نمبر کیلئے مضامین بھیج رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم ہمارے موضوعات اور عناوین کو سامنے رکھیں اور کوئی بھی ایسا مضمون نہ بھیجیں جو موضوع سے مناسبت نہ رکھتا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

جلد اول کے بارے میں تعریفی اور تنقیدی دونوں قسم کے خطوط اور تبصرے وصول ہوئے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض تنقیدی پہلوؤں کی یہ یہاں وضاحت کر دی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ تنقید کثرت اغلاط پر کی گئی ہے اور جس کسی نے بھی تنقید کی ہے وہ اس میں حق بجانب ہے، میں ایسے حضرات کو اپنا محسن سمجھتا ہوں، بہت تعجب اور افسوس ہوتا اگر قارئین اس پر خاموشی اختیار کر لیتے۔ یہ بھی قرآن کا ایک اعجاز ہے کہ اس کی کتابت میں ہونیوالی غلطی کہیں بھی مخفی نہیں رہ سکتی اور ایک غلطی پر بھی ہزاروں زبانیں کھل سکتی اور سینکڑوں انگلیاں اٹھ سکتی ہیں۔

مجھے جب طباعت کے بعد پروف ریڈنگ کی اغلاط کا علم ہوا تو میں اس وقت تک سو نہیں سکا جب تک میں نے از خود قرآن کریم کی اغلاط کی فہرست اور اس پر ایک معذرتی خط تیار نہیں کر لیا۔ اولاً "اعتراف تقصیر" کے عنوان سے اس خط کی فوٹو کاپیاں کثیر تعداد میں تقسیم کی گئیں پھر اسے چھپوا کر ملک اور بیرون ملک الاشرف کے حلقہ قارئین میں عام کیا گیا۔ پروف ریڈر صاحب سے جو غفلت ہوئی اور خود میں نے سال کے آخر کی درسی کشاکش کی وجہ سے ان پر جو اندھا اعتماد کیا اس جرم کی تلافی کی کوئی دوسری صورت بھی کسی کے ذہن میں ہو تو انشاء اللہ اس کے اختیار کرنے میں بھی مجھے کوئی باک نہیں ہوگا۔

ایسے کرم فرماؤں کی کمی نہیں جنھوں نے اس اعتراف تقصیر پر بے پناہ تحسین فرمائی کیونکہ اتنی جرات کے ساتھ اپنی غلطیوں کے اقرار اور اظہار کا ہمارے ہاں عام طور پر رواج نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہم نے بعض مضامین کا انتخاب مطبوعہ کتابوں سے کیا تھا ان میں سے جن کتابوں کے مصنفین تک ہماری رسائی تھی ان سے براہ راست اجازت لے لی گئی تھی اور جن تک رسائی نہیں تھی ان کے ناموں کی صراحت کے ساتھ ان کے مضامین شائع کئے گئے تھے ایسا نہیں کیا گیا کہ ان کے مضامین ہم نے اپنے ناموں کے ساتھ شائع کر دیئے ہوں لیکن اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود ایک صاحب نے صرف اس بناء پر ہمارے اس انتخاب کو صحافتی سرقہ اور خیانت قرار دیا کیونکہ یہ مضامین الاشرف کے قرآن نمبر کیلئے تحریر نہیں کئے گئے تھے میں نے جوابا عرض کیا کہ مختلف رسائل میں حضرت تھانویؒ اور دیگر بزرگوں کے مضامین جو ان کی کتابوں سے اخذ کر کے شائع کئے جارہے ہیں کیاان بزرگوں نے واقعی انہی رسائل کیلئے تحریر فرمائے تھے؟ اگر تحریر نہیں فرمائے اور یقیناً نہیں فرمائے تو کیااسے بھی سرقہ اور خیانت کانام دیا جائے گا؟

اگر چہ یہ بہت ہی کمزور قسم کا اعتراض تھالیکن اس کے باوجود میں نے اس لئے اسے ذکر کرنا مناسب سمجھا کیونکہ ہمارا تو قرآن کریم کے حوالے سے بہت طویل سفر طے کرنے کاارادہ ہے ہماری منزل ابھی کوسوں دور ہے اور یقیناً قرآن نمبر کی ہر جلد علماء حق اور زندہ یامرحوم اکابر کے افادات سے سجائی جائے گی، تو ایسانہ ہو کہ ہمارے اس عمل کو غلط معنی پہنائے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک صاحب کو شکایت ہے کہ مروجہ صحافیانہ اصول وضوابط اور جدید زبان کو پیش نظر نہیں رکھا گیااور یہ کہ اداریے میں ایک مضمون کی تعریف میں زور قلم صرف کر دیا گیا ہے تو گذارش یہ ہے کہ حتی الامکان سھل سے سھل تر زبان اختیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے البتہ بعض بزرگوں کے مضامین جب شائع کئے جاتے ہیں تو تبرکاًان کے اپنے اسلوب اور الفاظ کو برقرار رکھا جاتا ہے ہم نے یقیناً کسی یونیورسٹی میں داخل ہو کر باقاعدہ صحافت کی تعلیم حاصل نہیں کی اور ہمارا قلم محض ابلاغ،اظہار اور دعوت کاایک ہتھیار ہے کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہم اس ہتھیار کو مناسب طریقے سے استعمال کریں پھر بھی اگر کوئی کمزوری دکھائی جائے تو نشاندہی کی صورت میں ہم آمادہ اصلاح رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک ایک مضمون کی تعریف وتوصیف کا تعلق ہے تو حقیقت میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور ہر کسی کو اس کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ایسا کیا گیا تھا یوں بھی اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ اس مضمون (قرآن کریم تحریف کی زد میں) کے لکھنے والے نے جو محنت کی ہے اس کی داد دینا قرآن کے ہر قاری پر فرض ہے قرآن نمبر کی اس دوسری جلد میں بھی سب سے زیادہ تعاون مفتی محمد ابراہیم صاحب ہی نے کیا ہے اور ہم آئندہ بھی ان سے اس تعاون کی توقع رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

اصل بات وہ ہے جو علامہ تفتازانیؒ نے اپنی مشہور کتاب مختصر المعانی کے مقدمہ میں ارشاد فرمائی ہے۔ علما منی بان مستحن الطبائع باسرھاومقبول الاسماع عن آخرھا امر لایسعه مقدرۃ البشر وانما هو شان خالق القوی والقدر۔(باوجود شدید مطالبہ کے میں کتاب لکھنے سے اس لئے پہلو تہی کرتا رہا کیونکہ" میں جانتا تھا کہ کوئی ایسا کام کرنا جسے ہر کوئی پسند کرے اور ہر بارگاہ میں اسے شرف قبول حاصل ہو یہ انسان کے بس کی بات نہیں یہ تو صرف قوت وقدرت کے خالق ہی کی شان ہے"۔

ایسا علمی کام جس میں نقص کا کوئی پہلو نہ ہو، جس پر تنقید کرنے کی گنجائش نہ ہو کسی بشر کی قدرت واختیار میں نہیں۔ بڑے بڑے اہل کمال بھی ایسا کارنامہ انجام دینے کی طاقت نہیں رکھتے جبکہ مابدولت تو چند در چند کمزوریوں اور جہالتوں کا مجموعہ ہیں۔ مگر بحمد للہ نیت صاف ہے، ہمہ دانی کا دعوی نہیں، ہم چو ماد یگرے نیست کا غرہ نہیں، اپنے طالب علم ہونے کا احساس ہی نہیں، اس پر فخر بھی ہے اور جہاں سے بھی رہنمائی اور علم حاصل ہو ہم دامن پھیلا دیتے ہیں، اب بھی دامن پھیلائے ہوئے ہیں اور التجا کر رہے ہیں ہر قاری سے کہ وہ اگلی جلدوں کو بہتر سے بہتر بنانے میں ہمارے ساتھ ہر سطح پر تعاون کرے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہر معاون کو دین ودنیا کی کامرانیاں عطا فرمائے۔

محمد اسلم شیخوپوری

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم
تحریف کی زد میں۔

(۱۱) قسط نمبر ۲

شیخ سراج الدین اینڈ سنز اردو بازار لاہور کا اٹھارہ سطری قرآن مجید جس کے ۲۴۴ صفحات ہیں، یہ قدیم نسخہ ہے جس میں ۵۷ اغلاط ہیں رموزِ اوقاف کی چند غلطیاں ان کے علاوہ ہیں۔ آخری ورق پھٹا ہوا ہے اس لئے پروف ریڈروں کے نام بھی نہ پڑھے جاسکے۔

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَ اِذِابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ	وَاِذِابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ	۲	۱۲۴	۱	۱۵
فَلَاتَمُوْتُنَّ	فَلَا تَمُوْتُنَّ	۲	۱۳۲	۱	۶
عَلَیْهِ الْحَقُّ	عَلَیْهِ الْحَقُّ	۲	۲۸۲	۳	۳۵
وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	۳	۱۱۰	۴	۴۶
اَنّٰی هٰذَا	اَنّٰی هٰذَا	۳	۱۶۵	۴	۵۱
اٰیٰتِهٖ	اٰیٰتِهٖ	۵	۸۹	۷	۸۷
وَاتَّقُوْهُ	وَاتَّقُوْهُ	۶	۷۲	۷	۹۷
لِاَبِیْهِ	لِاَبِیْهِ	۶	۷۴	۷	۹۷
فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	۶	۸۱	۷	۹۸
اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـِٕهِمْ	اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـِٕهِمْ	۶	۱۲۱	۸	۱۰۱
شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ	شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ	۶	۱۵۹	۸	۱۰۶
فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ	فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ	۶	۱۶۵	۸	۱۰۶
وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	۷	۱۳۰	۹	۱۱۷
یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ	یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ	۸	۶۴	۱۰	۱۳۱
یُدَبِّرُ الْاَمْرَ	یُدَبِّرُ الْاَمْرَ	۱۰	۳	۱۱	۱۴۷
بِالْبَیِّنٰتِ	بِالْبَیِّنٰتِ	۱۴	۹	۱۳	۱۸۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ	فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ	۱۶	۵۴	۱۴	۱۹۲
وَلَلْاٰخِرَةِ	وَلَلْاٰخِرَةُ	۱۷	۲۱	۱۵	۲۰۰
وَبَيْنَ الَّذِيْنَ	وَبَيْنَ الَّذِيْنَ	۱۷	۴۵	۱۵	۲۰۲
وَلَمْ تَكُ شَيْئًا	وَلَمْ تَكُ شَيْئًا	۱۹	۹	۱۶	۲۱۵
وَالنَّهَارِ	وَالنَّهَارَ	۲۱	۲۰	۱۷	۲۲۸
اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ	۲۱	۳۰	۱۷	۲۲۸
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا	۲۱	۴۸	۱۷	۲۲۹
لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ	لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ	۲۱	۵۹	۱۷	۲۳۰
قُلْ رَّبِّيْ	قُلْ رَّبِّيْۤ	۲۸	۸۵	۳۰	۲۷۶
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	۲۸	۸۷	۲۰	۲۷۶
لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ	وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ	۳۰	۱۳	۲۱	۲۸۳
قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ	قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ	۳۲	۱۱	۲۱	۲۹۰
فَسْئَلُوْهُنَّ	فَسْـَٔلُوْهُنَّ	۳۳	۵۳	۲۲	۲۹۷
فَكَيْفَ كَانَ	فَكَيْفَ كَانَ	۳۵	۲۶	۲۲	۳۰۵
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ	اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ	۳۶	۱۷	۲۲	۳۰۸
عَلٰى اَنْفُسِهِمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	۳۹	۵۳	۲۴	۳۲۴
كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	۴۰	۲۲	۲۴	۳۲۷
سَبَقَتْ مِّنْ رَّبِّكَ	سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ	۴۱	۴۵	۲۴	۳۳۶
وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ	وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ	۴۲	۱۳	۲۵	۳۳۸
سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	۴۲	۴۰	۲۵	۳۴۰
شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	۴۶	۱۰	۲۶	۳۵۱
اِنِّيْ تُبْتُ	اِنِّيْ تُبْتُ	۴۶	۱۵	۲۶	۳۵۲
وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ	وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ	۴۶	۲۶	۲۶	۳۵۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورہ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ	۴۸	۱۸	۲۶	۳۵۸
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	۴۹	۳	۲۶	۳۶۰
وَمَا بَيْنَهُمَا	وَمَا بَيْنَهُمَا	۵۰	۳۸	۲۶	۳۶۳
يَسْئَلُوْنَ	يَسْئَلُوْنَ	۵۱	۱۲	۲۶	۳۶۴
سَبَحَ لِلّٰهِ	سَبَّحَ لِلّٰهِ	۵۷	۱	۲۷	۳۷۵
وَمَا لَكُمْ	وَمَا لَكُمْ	۵۷	۱۰	۲۷	۳۷۶
وَالمسٰكِيْنِ	وَالْمَسٰكِيْنِ	۵۹	۷	۲۸	۳۸۲
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا	رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا	۵۹	۱۰	۲۸	۳۸۲
وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ	وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ	۶۳	۱۱	۲۸	۳۸۸
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	۶۴	۱۲	۲۸	۳۸۹
سَيِّاٰتِكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	۶۶	۸	۲۸	۳۹۲
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ	وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ	۶۹	۱۷	۲۹	۳۹۷
فَلَمْ يَزِدْهُمْ	فَلَمْ يَزِدْهُمْ	۷۱	۶	۲۹	۳۹۹
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِيْنَ	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	۷۷	۳۷	۲۹	۴۰۸
كَاتِبِيْنَ	كَاتِبِيْنَ	۸۲	۱۱	۳۰	۴۱۳
اَيَحْسَبُ	اَيَحْسَبُ	۹۰	۷	۳۰	۴۱۸
فَعَقَرُوْهَا	فَعَقَرُوْهَا	۹۱	۱۴	۳۰	۴۱۸
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ	فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ	۹۱	۱۴	۳۰	۴۱۸

(۱۲)

رحمٰن برادرس تاجران کتب کراچی ۱ کا پندرہ سطری قرآن مجید جس کے ۵۴۲ صفحات ہیں اور سرورق پر "خوشنما قرآن مجید شش مہری" لکھا ہے۔ یہ نسخہ ۴۴۶ اغلاط سے لبریز ہے، رموزِ اوقاف کی تقریباً ۴۰ اغلاط ان کے علاوہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں، یہ تعداد بھی حتمی نہیں نظر ثانی کی جائے تو شاید مزید بہت سی غلطیوں کا انکشاف ہو۔ چونکہ آخری ورق پھٹا ہوا ہے اس لئے پروف ریڈروں کے متعلق معلوم نہ ہو سکا کہ کتنے ہیں اور کون کون ؟

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَمَااُنْزِلَ	وَمَآ اُنْزِلَ	۲	۴	۱	۳
مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا	مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا	۲	۲۵	۱	۶
مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	۲	۲۷	۱	۶
لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ	لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ	۲	۲۹	۱	۶
اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ	اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ	۲	۳۲	۱	۷
فِي الْاَرْضِ	فِي الْاَرْضِ	۲	۳۶	۱	۷
وَاتَّقُوْا	وَاتَّقُوْا	۲	۴۸	۱	۸
ثُمَّ اتَّخَذْتُمْ	ثُمَّ اتَّخَذْتُمْ	۲	۵۱	۱	۸
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ	وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ	۲	۸۵	۱	۱۳
اٰمِنُوْا	اٰمِنُوْا	۲	۹۱	۱	۱۴
يَاْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ	يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ	۲	۹۳	۱	۱۴
وَتَقُوْا	وَاتَّقَوْا	۲	۱۰۳	۱	۱۶
نِعْمَتِيَ الَّتِيْ	نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ	۲	۱۲۲	۱	۱۸
عَنْ مِلَّةِ	عَنْ مِّلَّةِ	۲	۱۳۰	۱	۱۹
قِبْلَةَ بَعْضٍ	قِبْلَةَ بَعْضٍ	۲	۱۴۵	۲	۲۱
بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ	بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ	۲	۱۶۴	۲	۲۳
حَلٰلًا طَيِّبًا	حَلٰلًا طَيِّبًا	۲	۱۶۸	۲	۲۴
وَاٰتَى الْمَالَ	وَاٰتَى الْمَالَ	۲	۱۷۷	۲	۲۵
فَاِنَّمَآ اِسْمُهٗ	فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ	۲	۱۸۱	۲	۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ	صفحہ
وَاتَّقُوْا اللّٰهَ	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	۲	۱۹۴	۲	۲۸
رَبَّنَا اٰتِنَا	رَبَّنَآ اٰتِنَا	۲	۲۰۱	۲	۲۹
مِنْ نَفْعِهِمَا	مِنْ نَّفْعِهِمَا	۲	۲۱۹	۲	۳۲
اَلَّا يُقِيْمَا	اَلَّآ يُقِيْمَا	۲	۲۲۹	۲	۳۴
وَلَا تَمْسِكُوْهُنَّ	وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ	۲	۲۳۱	۲	۳۴
ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ط	ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ط	۲	۲۵۹	۳	۴۰
بَصِيْرٌ	بَصِيْرٌ	۲	۲۶۵	۳	۴۱
مِنْ نَفَقَةٍ	مِنْ نَّفَقَةٍ	۲	۲۷۰	۳	۴۲
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ	فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ	۲	۲۸۲	۳	۴۴
مِنْ بَعْدِ	مِنْۢ بَعْدِ	۳	۶۱	۳	۵۳
فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ	فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ	۳	۶۱	۳	۵۳
عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ	عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ	۳	۶۳	۳	۵۳
يَا هَلَ الْكِتٰبِ	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	۳	۷۰	۳	۵۴
اِذَا اَنْتُمْ	اِذْ اَنْتُمْ	۳	۸۰	۴	۵۵
فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ط	فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط	۳	۱۰۳	۴	۵۸
اِلَّا اَذًى ط	اِلَّآ اَذًى ط	۳	۱۱۱	۴	۵۹
اَنْ تَفْشَلَا لا	اَنْ تَفْشَلَا لا	۳	۱۲۲	۴	۶۰
وَمَا ضَعُفُوْا	وَمَا ضَعُفُوْا	۳	۱۴۶	۴	۶۲
اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ	اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ	۳	۱۷۸	۴	۶۷
وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ	وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ	۳	۱۸۳	۴	۶۸
و فَنَبَذُوْهُ	فَنَبَذُوْهُ	۳	۱۸۷	۴	۶۸
بِمَآ اٰتَوْا	بِمَآ اَتَوْا	۳	۱۸۸	۴	۶۸
قِيَامًا وَّقُعُوْدًا	قِيَامًا وَّقُعُوْدًا	۳	۱۹۱	۴	۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ	صفحہ
فَلِاُمِهِ السُّدُسُ	فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ	۴	۱۱	۴	۷۲
وَاطِعْنَا	وَاَطَعْنَا	۴	۴۶	۵	۷۸
اِنَّمَا عَظِيْمًا	اِثْمًا عَظِيْمًا	۴	۴۸	۵	۷۸
وَقَدْ امِرُوْا	وَقَدْ اُمِرُوْا	۴	۶۰	۵	۸۰
وَمَا اَرْسَلْنَا	وَمَآ اَرْسَلْنَا	۴	۶۴	۵	۸۰
اِذْ ظَلَمُوْا	اِذْ ظَّلَمُوْا	۴	۶۴	۵	۸۰
وَاسْتَغْفَرَ	وَاسْتَغْفَرَ	۴	۶۴	۵	۸۰
عَلَيْكُمْ مَيْلَةً	عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً	۴	۱۰۲	۵	۸۶
يَعِدُهُمْ	يَعِدُهُمْ	۴	۱۲۰	۵	۸۹
هٰؤُلَاءِ	هٰٓؤُلَآءِ	۴	۱۴۳	۵	۹۲
وَبِكُفْرِهِمْ	وَّبِكُفْرِهِمْ	۴	۱۵۶	۶	۹۴
عَلٰى خَائِنَةٍ	عَلٰى خَآئِنَةٍ	۵	۱۳	۶	۱۰۰
نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ	نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ	۵	۲۷	۶	۱۰۲
وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْ	وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا	۵	۴۱	۶	۱۰۴
وَالنَّصٰرٰى	وَالنَّصٰرٰى	۵	۶۹	۶	۱۰۹
لَعِنَ الَّذِيْنَ	لُعِنَ الَّذِيْنَ	۵	۷۸	۶	۱۱۰
هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	۵	۹۵	۷	۱۱۲
وَاشْهَدْ	وَاشْهَدْ	۵	۱۱۱	۷	۱۱۵
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ	مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ	۶	۵	۷	۱۱۷
شَهِيْدٌ بَيْنِيْ	شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ	۶	۱۹	۷	۱۱۸
اِذَا وُقِفُوْا	اِذْ وُقِفُوْا	۶	۳۰	۷	۱۱۹
هُوَ الْقَادِرُ	هُوَ الْقَادِرُ	۶	۶۵	۷	۱۲۳
لَهٗ اَصْحٰبٌ	لَهٗٓ اَصْحٰبٌ	۶	۷۱	۷	۱۲۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ	صفحہ
فَلَمَّارَا اَلشَّمْسَ	فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ	۶	۷۹	۷	۱۲۵
اَتُحَاجُّوْنِّیْ	اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ	۶	۸۱	۷	۱۲۵
وَتَرَكْتُمْ مَاخَوَّلْنٰكُمْ	وَتَرَكْتُمْ مَّاخَوَّلْنٰكُمْ	۶	۹۵	۷	۱۲۷
فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ	فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ	۶	۹۸	۷	۱۲۷
لِشُرَكَآئِنَا	لِشُرَكَآئِنَا	۶	۱۳۷	۸	۱۳۱
اِلٰی شُرَكَآئِهِمْ	اِلٰی شُرَكَآئِهِمْ	۶	۱۳۷	۸	۱۳۲
مِنَ الضَّاْنِ اِثْنَیْنِ	مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ	۶	۱۴۳	۸	۱۳۳
عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ	عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ	۶	۱۴۹	۸	۱۳۴
وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ	وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ	۶	۱۶۶	۸	۱۳۶
وَالْوَزْنُ	وَالْوَزْنُ	۷	۸	۸	۱۳۶
قُلْ مَنْ حَرَّمَ	قُلْ مَنْ حَرَّمَ	۷	۳۲	۸	۱۳۹
حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمْ	حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمْ	۷	۳۷	۸	۱۴۰
مِنْ نَبِیٍّ	مِنْ نَّبِیٍّ	۷	۹۴	۹	۱۴۷
وَمَلَاْئِهٖ	وَمَلَاْئِهٖ	۷	۱۰۳	۹	۱۴۸
اَنْ نَكُوْنَ	اَنْ نَّكُوْنَ	۷	۱۱۵	۹	۱۴۹
وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی	وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی	۷	۱۱۷	۹	۱۴۹
قَالَ یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اصْطَفَیْتُكَ	قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ	۷	۱۴۴	۹	۱۵۲
خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ	خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ	۷	۱۵۵	۹	۱۵۳
عَشْرَةَ عَیْنًا	عَشْرَةَ عَیْنًا	۷	۱۶۰	۹	۱۵۶
وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ	وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ	۷	۱۷۱	۹	۱۵۶
مَثَلًا نِ الْقَوْمُ	مَثَلًا نِ الْقَوْمُ	۷	۱۷۷	۹	۱۵۷
وَلِیَرْبِطَ	وَلِیَرْبِطَ	۸	۱۱	۹	۱۶۱
وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ	وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ	۸	۲۶	۹	۱۶۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ	صفحہ
فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَرَضٌ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ	۸	۴۹	۱۰	۱۶۶
فَهُمْ لَا يُؤْ مِنُوْنَ	فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ	۸	۵۵	۱۰	۱۶۶
اِلًّا وَلَا ذِمَّةً	اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً	۹	۸	۱۰	۱۷۰
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	۹	۲۸	۱۰	۱۷۳
هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ	هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ	۹	۳۳	۱۰	۱۷۴
لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ	لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ	۹	۴۴	۱۰	۱۷۶
وَلَا اَوْضَعُوْا	وَلَاْ اَوْضَعُوْا	۹	۴۷	۱۰	۱۷۶
دَآئِرَةُ السَّوْءِ	دَآئِرَةُ السَّوْءِ	۹	۹۸	۱۱	۱۸۳
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	۹	۱۰۴	۱۱	۱۸۴
مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا	مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا	۹	۱۲۰	۱۱	۱۸۶
اِلَّآ اُمَّةً وَاحِدَةً	اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً	۱۰	۱۹	۱۱	۱۹۰
فَلَمَّا اَنْجٰهُمْ	فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ	۱۰	۲۳	۱۱	۱۹۱
وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ	وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ	۱۰	۲۴	۱۱	۱۹۱
وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	۱۰	۲۵	۱۱	۱۹۲
وَشُرَاكَاؤُكُمْ	وَشُرَكَآؤُكُمْ	۱۰	۲۸	۱۱	۱۹۲
اِلَّا ظَنَّا	اِلَّا ظَنًّا	۱۰	۳۶	۱۱	۱۹۳
وَاَنَا بَرِیْءٌ	وَاَنَا بَرِیْٓءٌ	۱۰	۴۱	۱۱	۱۹۳
فَاَجْمَعُوْٓا اَمْرَكُمْ	فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ	۱۰	۷۱	۱۱	۱۹۶
مِنْ قَبْلِ	مِنْ قَبْلُ	۱۰	۷۴	۱۱	۱۹۷
مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُوْسٰى	مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى	۱۰	۷۵	۱۱	۱۹۷
وَمَلَائِهٖ	وَمَلَا۟ئِهٖ	۱۰	۷۵	۱۱	۱۹۷
لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ	لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ	۱۰	۷۸	۱۱	۱۹۷
وَمَلَائِهِمْ	وَمَلَا۟ئِهِمْ	۱۰	۸۳	۱۱	۱۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ	صفحہ
قَدْ اُجِيبَتْ دَعْوَتَكُمَا	قَدْ اُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا	۱۰	۸۹	۱۱	۱۹۸
تُوبُوا اِلَيْهِ	تُوبُوٓا اِلَيْهِ	۱۱	۳	۱۱	۲۰۰
اَنَّمَا اُنْزِلَ	اَنَّمَآ اُنْزِلَ	۱۱	۱۴	۱۲	۲۰۲
اَوْ لَيِّكَ	اُولٰٓئِكَ	۱۱	۲۱	۱۲	۲۰۲
فِي الْاٰخِرَةِ	فِي الْاٰخِرَةِ	۱۱	۲۲	۱۲	۲۰۲
وَاَخْبَتُوْا لٰى رَبِّهِمْ	وَاَخْبَتُوٓا اِلٰى رَبِّهِمْ	۱۱	۲۳	۱۲	۲۰۲
اِنْ نَقُوْلُ	اِنْ نَّقُوْلُ	۱۱	۵۴	۱۲	۲۰۶
اِنِّي اُشْهِدُ اللّٰهَ	اِنِّيٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ	۱۱	۵۴	۱۲	۲۰۶
اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا	اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا	۱۱	۵۶	۱۲	۲۰۶
وَلَمَا جَآءَ	وَلَمَّا جَآءَ	۱۱	۵۸	۱۲	۲۰۶
جَحَدُوْا	جَحَدُوْا	۱۱	۵۹	۱۲	۲۰۶
بِاِسْحٰقَ	بِاِسْحٰقَ	۱۱	۷۱	۱۲	۲۰۷
اَنْ نَتْرُكَ	اَنْ نَّتْرُكَ	۱۱	۸۷	۱۲	۲۰۹
وَمَلَاْ بِهٖ	وَمَلَا۟ئِهٖ	۱۱	۹۷	۱۲	۲۱۰
فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ	فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ	۱۱	۹۷	۱۲	۲۱۰
بِمَآ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ	بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	۱۲	۳	۱۲	۲۱۳
كَمَا اَتَمَّهَا	كَمَآ اَتَمَّهَا	۱۲	۶	۱۲	۲۱۳
بَعْضُ السَّيَّارَةِ	بَعْضُ السَّيَّارَةِ	۱۲	۱۰	۱۲	۲۱۳
قَالُوْا يَاَبَانَا	قَالُوْا يٰٓاَبَانَا	۱۲	۱۷	۱۲	۲۱۳
عَنْ نَفْسِهٖ	عَنْ نَّفْسِهٖ	۱۲	۳۲	۱۲	۲۱۶
اَلَّا اِيَّاهُ	اِلَّآ اِيَّاهُ	۱۲	۴۰	۱۲	۲۱۷
رَحِمَ رَبِّيْ	رَحِمَ رَبِّيْٓ	۱۲	۵۳	۱۳	۲۱۹
وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ	وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ	۱۲	۸۶	۱۳	۲۲۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اِنَّمَا اَنْتَ	اِنَّمَآ اَنْتَ	۱۳	۷	۱۳	۲۲۶
اَنَّمَا اُنْزِلَ	اِنَّمَآ اُنْزِلَ	۱۳	۱۹	۱۳	۲۲۷
اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ	۱۳	۳۰	۱۳	۲۲۸
اَفَلَمْ يَائْئَسِ	اَفَلَمْ يَايْئَسِ	۱۳	۳۱	۱۳	۲۲۹
وَصَدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ط	وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ط	۱۳	۳۳	۱۳	۲۲۹
بِمَا اُنْزِلَ	بِمَآ اُنْزِلَ	۱۳	۳۶	۱۳	۲۲۹
لَتُخْرِجَ	لِتُخْرِجَ	۱۴	۱	۱۳	۲۳۰
شَدِيْدِ ۨ الَّذِيْنَ	شَدِيْدِ ۨ الَّذِيْنَ	۱۴	۲	۱۳	۲۳۱
اِنْ نَحْنُ	اِنْ نَّحْنُ	۱۴	۱۱	۱۳	۲۳۲
مَا سَاَ لْسُمُوْهُ ط	مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط	۱۴	۳۴	۱۳	۲۳۴
فَانْظِرْنِيْ	فَاَنْظِرْنِيْ	۱۵	۳۶	۱۴	۲۳۸
عَلِيْهِمْ	عَلَيْهِمْ	۱۵	۴۲	۱۴	۲۳۹
وَمَاهُمْ مِنْهَا	وَمَاهُمْ مِّنْهَا	۱۵	۴۸	۱۴	۲۳۹
اَنَا الْغَفُوْرُ	اَنَا الْغَفُوْرُ	۱۵	۴۹	۱۴	۲۳۹
مِنَ الْقَوَعِدِ	مِنَ الْقَوَاعِدِ	۱۶	۲۶	۱۴	۲۴۳
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ	۱۶	۲۹	۱۴	۲۴۳
مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ	مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ	۱۶	۳۵	۱۴	۲۴۴
اَلَمْ يَرَوْا	اَوَلَمْ يَرَوْا	۱۶	۴۸	۱۴	۲۴۵
مِنْ دَابَّةٍ	مِنْ دَآبَّةٍ	۱۶	۴۹	۱۴	۲۴۶
لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط	لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط	۱۶	۷۴	۱۴	۲۴۸
يُوَجِهْهُ	يُوَجِّهْهُّ	۱۶	۷۶	۱۴	۲۴۸
وَلَيُبَيِنَنَّ	وَلَيُبَيِّنَنَّ	۱۶	۹۲	۱۴	۲۵۰
وَتَوَفّٰى	وَتُوَفّٰى	۱۶	۱۱۱	۱۴	۲۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
قَافَتْ اٰنَةً	كَانَتْ اٰمِنَةً	۱۶	۱۱۲	۱۴	۲۵۲
يَاْتِيْهَا	يَّاْتِيْهَا	۱۶	۱۱۲	۱۴	۲۵۲
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	۱۷	۴	۱۵	۲۵۵
لِوَلِيِّهٖ	لِوَلِيِّهٖ	۱۷	۳۳	۱۵	۲۵۸
فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ ط	فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط	۱۷	۳۳	۱۵	۲۵۸
وَزِنُوْا	وَزِنُوْا	۱۷	۳۵	۱۵	۲۵۸
مَكْرُوْهًا	مَكْرُوْهًا	۱۷	۳۸	۱۵	۲۵۸
اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ	اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ	۱۷	۵۴	۱۵	۲۶۰
وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا	وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا	۱۷		۱۵	۲۶۰
اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ	اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ	۱۷		۱۵	۲۶۴
لَنْ نَدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَا	۱۸		۱۵	۲۶۶
لٰكِنَّا	لٰكِنَّا	۱۸		۱۵	۲۶۹
وَلَمْ تُكُنْ	وَلَمْ تَكُنْ	۱۸		۱۵	۲۷۰
اَنْ لَّنْ نَجْعَلَ	اَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ	۱۸	۴۸	۱۵	۲۷۰
مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ	مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ	۱۸	۵۱	۱۵	۲۷۱
اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ	اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ	۱۸	۵۵	۱۵	۲۷۱
اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا	اِسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا	۱۸	۷۷	۱۶	۲۷۳
لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ	لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ	۱۸	۷۸	۱۶	۲۷۳
يَوْمَ وُلِدْتُّ	يَوْمَ وُلِدْتُّ	۱۹	۲۳	۱۶	۲۷۸
فَيَكُوْنُ	فَيَكُوْنُ	۱۹	۳۵	۱۶	۲۷۸
اِنَّهٗ كَانَ	اِنَّهٗ كَانَ	۱۹	۴۷	۱۶	۲۷۸
وَمَا يَعْبُدُوْنَ	وَمَا يَعْبُدُوْنَ	۱۹	۴۹	۱۶	۲۷۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا	تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا	۱۹	۷۳	۱۶	۲۸۰
اِذَا رَاَوْ	اِذَا رَاَوْا	۱۹	۷۵	۱۶	۲۸۰
لِتَشْقٰى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً	لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً	۲۰	۲	۱۶	۲۸۲
وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ	وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ	۲۰	۳۹	۱۶	۲۸۳
لِيَغْفِرَلَنَا	لِيَغْفِرَ لَنَا	۲۰	۷۳	۱۶	۲۸۵
وَمَآ اَعْجَلَ	وَمَآ اَعْجَلَكَ	۲۰	۸۳	۱۶	۲۸۶
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	۲۰	۱۲۳	۱۶	۲۸۹
لَا يَفْتَرُوْنَ	لَا يَفْتُرُوْنَ	۲۱	۲۰	۱۷	۲۹۲
اَفَاِنْ مِّتَّ	اَفَاۡئِنْ مِّتَّ	۲۱	۳۴	۱۷	۲۹۳
مِنْ عَجَلٍ ؕ	مِنْ عَجَلٍ ؕ	۲۱	۳۷	۱۷	۲۹۳
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنَ	فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ	۲۱	۳۷	۱۷	۲۹۳
اِنْ كُنْتُمْ فَعِلِيْنَ	اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ	۲۱	۶۸	۱۷	۲۹۶
بٰرَكْتَا فِيْهَا	بٰرَكْنَا فِيْهَا	۲۱	۷۱	۱۷	۲۹۶
تَعْمَلُ الْخَبٰئِثَ ؕ	تَعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ	۲۱	۷۴	۷۱	۲۹۶
فَفَهَمْنٰهَا	فَفَهَّمْنٰهَا	۲۱	۷۹	۷۱	۲۹۶
لِتُحْصِنَكُمْ	لِتُحْصِنَكُمْ	۲۱	۸۰	۱۷	۲۹۷
وَمِنَ الشَّيْطِيْنَ	وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ	۲۱	۸۲	۱۷	۲۹۷
وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ	وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ	۲۱	۱۱۲	۱۷	۲۹۹
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	۲۲	۵	۱۷	۳۰
اَنْ لَنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ	اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ	۲۲	۱۵	۱۷	۳۰۱
وَالدَّوَابُّ	وَالدَّوَآبُّ	۲۲	۳۱	۱۷	۳۰۳
فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ	فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ	۲۲	۳۱	۱۷	۳۰۴
وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ	وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ	۲۲	۴۱	۱۷	۳۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ	وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ	۲۲	۴۵	۱۷	۳۰۵
يَعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ	يَعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ	۲۲	۴۶	۱۷	۳۰۵
اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ	اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ	۲۲	۴۹	۱۷	۳۰۵
يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ	يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ	۲۲	۵۶	۱۷	۳۰۶
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ	لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ	۲۲	۶۰	۱۷	۳۰۶
لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ	لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ	۲۲	۶۵	۱۷	۳۰۷
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ	وَنِعْمَ النَّصِيْرُ	۲۲	۷۸	۱۷	۳۰۸
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	۲۳	۲۴	۱۸	۳۱۰
فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	۲۳	۲۷	۱۸	۳۱۰
وَمَلَاْ بِهٖ	وَمَلَاْ بِهٖ	۲۳	۴۶	۱۸	۳۱۱
وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ	وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ	۲۳	۵۰	۱۸	۳۱۲
وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ	وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ	۲۳	۵۲	۱۸	۳۱۲
فَذَرْهُمْ	فَذَرْهُمْ	۲۳	۵۴	۱۸	۳۱۲
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	۲۳	۶۲	۱۸	۳۱۳
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	۲۳	۸۸	۱۸	۳۱۴
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ	وَلَا تُكَلِّمُوْنِ	۲۳	۱۰۸	۱۸	۳۱۵
لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ	لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ	۲۴	۳	۱۸	۳۱۶
شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ	شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ	۲۴	۶	۱۸	۳۱۶
عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ	عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ	۲۴	۹	۱۸	۳۱۷
وَرَحْمَتُهٗ	وَرَحْمَتُهٗ	۲۴	۲۰	۱۸	۳۱۸
يُزَكِّيْ	يُزَكِّيْ	۲۴	۲۱	۱۸	۳۱۸
يَرْمُوْنَ	يَرْمُوْنَ	۲۴	۲۳	۱۸	۳۱۸
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	۲۴	۲۷	۱۸	۳۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
أُولِي الْأَرْبَةِ	أُولِي الْإِرْبَةِ	۲۴	۳۱	۱۸	۳۱۹
مِصْبَاحٌ ط	مِصْبَاحٌ ط	۲۴	۳۵	۱۸	۳۲۰
وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ	وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ	۲۴	۳۵	۱۸	۳۲۰
يُسَبِّحُ	يُسَبِّحُ	۲۴	۳۶	۱۸	۳۲۰
فَضَلُّوْ	فَضَلُّوْا	۲۵	۹	۱۸	۳۲۵
وَمَنْ يَظْلِمْ مِنْكُمْ	وَمَنْ يَظْلِمْ مِّنْكُمْ	۲۵	۱۹	۱۸	۳۲۶
وَعَادًا وَّثَمُوْدَا	وَعَادًا وَّثَمُوْدَاْ	۲۵	۳۸	۱۹	۳۲۸
اَمْطَرَتْ	اُمْطِرَتْ	۲۵	۴۰	۱۹	۳۲۸
اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ	اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ	۲۵	۴۹	۱۹	۳۲۹
قَرْيَةٍ نَذِيْرًا	قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا	۲۵	۵۱	۱۹	۳۲۹
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ	۲۶	۹	۱۹	۳۳۲
فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى	فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى	۲۶	۶۳	۱۹	۳۳۳
فَا فْتَحْ	فَافْتَحْ	۲۶	۱۱۸	۱۹	۳۳۷
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ	۲۶	۱۴۰	۱۹	۳۳۸
وَخْفِضْ	وَاخْفِضْ	۲۶	۲۱۵	۱۹	۳۴۱
سَاٰتِيْكُمْ مِنْهَا	سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا	۲۷	۷	۱۹	۳۴۲
يٰمُوْسٰى اِنَّهٗ	يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗ	۲۷	۹	۱۹	۳۴۲
اَوْلَاَذْبَحَنَّهٗ	اَوْ لَاَا ذْبَحَنَّهٗ	۲۷	۲۱	۱۹	۳۴۳
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	۲۷	۲۶	۱۹	۳۴۴
اِنْ كُنْتُمْ	اِنْ كُنْتُمْ	۲۷	۷۱	۲۰	۳۴۸
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ	وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ	۲۷	۷۸	۲۰	۳۴۸
اَنْ رَبَطْنَا	اَنْ رَّبَطْنَا	۲۸	۱۰	۲۰	۳۵۰
اَلْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ	اَلْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ	۲۸	۲۶	۲۰	۳۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورة نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
جَنَاجَكَ	جَنَاحَكَ	۲۸	۳۲	۲۰	۳۵۳
وَمَلَا بِهٖ	وَمَلَاۡئِهٖ	۲۸	۳۲	۲۰	۳۵۳
قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ	قَوْمًا مَّآ اٰتٰىهُمْ	۲۸	۴۶	۲۰	۳۵۴
فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا	فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا	۲۸	۵۰	۲۰	۳۵۵
وَمَا اُوْتِيْتُمْ	وَمَآ اُوْتِيْتُمْ	۲۸	۶۰	۲۰	۳۵۶
وَلَعَلَّكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ	۲۸	۷۳	۲۰	۳۵۷
لَتَنُوْءُ اٰ	لَتَنُوْٓاُ	۲۸	۷۶	۲۰	۳۵۷
كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ	كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ	۲۸	۷۷	۲۰	۳۵۷
خَيْرٌ لِّمَنْ	خَيْرٌ لِّمَنْ	۲۸	۸۰	۲۰	۳۵۷
رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ	رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ	۲۹	۳۱	۲۰	۳۶۱
وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا	وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَاْ	۲۹	۳۸	۲۰	۳۶۲
اَنْزَلْنَا	اَنْزَلْنَآ	۲۹	۴۷	۲۱	۳۶۳
اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ	اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ	۲۹	۴۹	۲۱	۳۶۳
بِاٰيٰتِنَا اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ	بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ	۲۹	۴۹	۲۱	۳۶۳
لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ	لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ	۲۹	۵۴	۲۱	۳۶۴
وَكَاَيِّنْ	وَكَاَيِّنْ	۲۹	۶۰	۲۱	۳۶۴
فَيُحْيِ	نُحْيِ	۳۰	۲۴	۲۱	۳۶۷
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	۳۰	۳۷	۲۱	۳۶۸
لِيَرْبُوَا	لِّيَرْبُوَاْ	۳۰	۳۹	۲۱	۳۶۸
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ	خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	۳۱	۹	۲۱	۳۷۱
مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ	مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ	۳۲	۸	۲۱	۳۷۵
اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا	اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا	۳۲	۲۰	۲۱	۳۷۶
اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ	اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ	۳۲	۳۰	۲۱	۳۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اَزْوَاجَكُمُ الِّئْ	اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ	۳۳	۴	۲۱	۳۷۷
وَعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	۳۳	۷	۲۱	۳۷۸
اَلْحَنَاجِرَ	اَلْحَنَاجِرَ	۳۳	۱۰	۲۱	۳۷۸
اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ	اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ	۳۳	۱۳	۲۱	۳۷۸
اِلَّآ اِيْمَانًا	اِلَّآ اِيْمَانًا	۳۳	۲۲	۲۱	۳۸۰
مَاكَانَ مُحَمَّدٌ	مَاكَانَ مُحَمَّدٌ	۳۳	۴۰	۲۲	۳۸۲
فَلَا جُنَاحَ	فَلَا جُنَاحَ	۳۳	۵۱	۲۲	۳۸۳
مِنْ حَلَابِيْبِهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ	۳۳	۵۹	۲۲	۳۸۵
ذُنُوْبَكُمْ ط	ذُنُوْبَكُمْ ط	۳۳	۷۱	۲۲	۳۸۵
وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط	وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط	۳۳	۷۲	۲۲	۳۸۵
لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ط	لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ط	۳۴	۳	۲۲	۳۸۶
بَنْ نُّؤْمِنَ	لَنْ نُّؤْمِنَ	۳۴	۳۱	۲۲	۳۸۹
مُعِجِزِيْنَ	مُعْجِزِيْنَ	۳۴	۳۸	۲۲	۳۹۰
مَتَّابِهٖ ج	اٰمَنَّا بِهٖ ج	۳۴	۵۲	۲۲	۳۹۲
اَجْنِحَةٍ	اَجْنِحَةٍ	۳۵	۱	۲۲	۳۹۲
مِثْلُ خَبِيْرٍ	مِثْلُ خَبِيْرٍ	۳۵	۱۴	۲۲	۳۹۴
وَالْبَصِيْرُ	وَالْبَصِيْرُ	۳۵	۱۹	۲۲	۳۹۴
وَلَا الظُّلُمٰتُ	وَلَا الظُّلُمٰتُ	۳۵	۲۰	۲۲	۳۹۴
مِنْ فَضْلِهٖ ط	مِنْ فَضْلِهٖ ط	۳۵	۳۰	۲۲	۳۹۵
مِنْ عِبَادِنَا ج	مِنْ عِبَادِنَا ج	۳۵	۳۲	۲۲	۳۹۵
اِلَّا مَقْتًا ج	اِلَّا مَقْتًا ج	۳۵	۳۹	۲۲	۳۹۶
عَلٰى بَيِّنَتٍ	عَلٰى بَيِّنَتٍ	۳۵	۴۰	۲۲	۳۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
مِنْ دَابَّةٍ	مِنْ دَآبَّةٍ	۳۵	۴۵	۲۲	۳۹۷
وَ اِنْ نَّشَاْ	وَاِنْ نَّشَاْ	۳۶	۴۳	۲۳	۴۰۰
لَا اِلَى الْجَحِيْمِ	لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ	۳۷	۶۸	۲۳	۴۰۸
فِيْ بَطْنِهٖ اِلٰى يَوْمِ	فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ	۳۷	۱۴۴	۲۳	۴۰۸
وَاَنْبَتْنَا	وَاَنْۢبَتْنَا	۳۷	۱۴۶	۲۳	۴۰۸
لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ	۳۸	۱۰	۲۳	۴۰۹
رَبِّيْ ج	رَبِّيْ ج	۳۸	۳۲	۲۳	۴۱۱
وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ	وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ	۳۸	۴۳	۲۳	۴۱۱
فَاضْرِبْ بِهٖ	فَاضْرِبْ بِّهٖ	۳۸	۴۴	۲۳	۴۱۱
خَالِقٌ بَشَرًا	خَالِقٌۢ بَشَرًا	۳۸	۷۱	۲۳	۴۱۳
يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ	يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ	۳۹	۴۲	۲۴	۴۱۷
قُلْ لِلّٰهِ	قُلْ لِّلّٰهِ	۳۹	۴۴	۲۴	۴۱۸
لَيَحْبِطَنَّ	لَيَحْبَطَنَّ	۳۹	۶۵	۲۴	۴۲۰
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ	وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ	۳۹	۶۶	۲۴	۴۲۰
يُسَبِّحُوْنَ	يُسَبِّحُوْنَ	۴۰	۷	۲۴	۴۲۲
يَوْمَ الْاَحْزَابِ	يَوْمِ الْاَحْزَابِ	۴۰	۳۰	۲۴	۴۲۴
بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ	بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ	۴۰	۴۴	۲۴	۴۲۶
قَالُوْا فَادْعُوْا ج	قَالُوْا فَادْعُوْا ج	۴۰	۵۰	۲۴	۴۲۶
وَلَا الْمُسِيْءُ ط	وَلَا الْمُسِيْٓءُ ط	۴۰	۵۸	۲۴	۴۲۷
تَتَذَكَّرُوْنَ	تَتَذَكَّرُوْنَ	۴۰	۵۸	۲۴	۴۲۷
فِيْ اَيَّامٍ	فِيْٓ اَيَّامٍ	۴۱	۱۶	۲۴	۴۳۱
وَالْاِنْسِ	وَالْاِنْسِ	۴۱	۲۹	۲۴	۴۳۳
قَدْ قِيْلَ لِرُّسُلِ	قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ	۴۱	۴۳	۲۴	۴۳۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ط	ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ط	۴۱	۴۴	۲۴	۴۳۴
اُمِّ الْقُرٰی	اُمَّ الْقُرٰی	۴۲	۷	۲۵	۴۳۶
اَمُ اتَّخَذُوْا	اَمِ اتَّخَذُوْا	۴۲	۹	۲۵	۴۳۶
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ط	وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ط	۴۲	۱۵	۲۵	۴۳۷
يُحَاجُّوْنَ	يُحَاجُّوْنَ	۴۲	۱۶	۲۵	۴۳۷
اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ	اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ	۴۲	۱۸	۲۵	۴۳۷
تَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ	فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ	۴۲	۲۴	۲۵	۴۳۸
اِنَاثًا وَّيَهَبُ	اِنَاثًا وَّيَهَبُ	۴۲	۴۹	۲۵	۴۴۱
نُوْرًا نَهْدِیْ	نُوْرًا نَّهْدِیْ	۴۲	۵۲	۲۵	۴۴۱
وَقَوْمِهٖ اِنَّنِیْ	وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ	۴۳	۲۶	۲۵	۴۴۳
وَمَلَاْئِهٖ	وَمَلَاۡئِهٖ	۴۳	۴۶	۲۵	۴۴۴
اِذَاهُمْ مِنْهَا	اِذَا هُمْ مِّنْهَا	۴۳	۴۷	۲۵	۴۴۴
ضُرِبَ ابْنَ مَرْيَمَ	ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ	۴۳	۵۷	۲۵	۴۴۵
وَاتَّبِعُوْنَ ط	وَاتَّبِعُوْنِ ط	۴۳	۶۱	۲۵	۴۴۵
تَعْمَلُوْنَ	تَعْمَلُوْنَ	۴۳	۷۲	۲۵	۴۴۶
لَا يُفَتَّرُ	لَا يُفَتَّرُ	۴۳	۷۵	۲۵	۴۴۶
وَنَجْوٰهُمْ ط	وَنَجْوٰىهُمْ ط	۴۳	۸۰	۲۵	۴۴۶
وَهُوَالْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ	وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ	۴۳	۸۴	۲۵	۴۴۶
اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ	اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ	۴۴	۵	۲۵	۴۴۷
بِمُنْشَرِيْنَ	بِمُنْشَرِيْنَ	۴۴	۳۵	۲۵	۴۴۸
اِنَّهُمْ مُرْتَقِبُوْنَ	اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ	۴۴	۵۹	۲۵	۴۴۹
لَكُمْ مَافِی السَّمٰوٰتِ	لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ	۴۵	۱۳	۲۵	۴۵۰
كُلَّ اُمَّةٍ	كُلُّ اُمَّةٍ	۴۵	۲۸	۲۵	۴۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا قف	وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قف	۴۵	۳۱	۲۵	۴۵۲
اُفٍّ لَّکُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ	اُفٍّ لَّکُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ	۴۶	۱۷	۲۶	۴۵۴
مِنْ قَبْلِ	مِنْ قَبْلِیْ	۴۶	۱۷	۲۶	۴۵۴
فَلَوْلَا نَصَرَ	فَلَوْلَا نَصَرَ	۴۶	۲۸	۲۶	۴۵۶
وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَا	وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَاْ	۴۷	۴	۲۶	۴۵۷
حَتّٰی اِذَا خَرَجُوْا	حَتّٰٓی اِذَا خَرَجُوْا	۴۷	۱۶	۲۶	۴۵۸
وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	۴۷	۲۰	۲۶	۴۵۹
وَنَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ	وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَکُمْ	۴۷	۳۱	۲۶	۴۵۹
هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	۴۷	۳۸	۲۶	۴۶۰
دَائِرَةُ السَّوْءِ ج	دَآئِرَةُ السَّوْءِ ج	۴۸	۶	۲۶	۴۶۱
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط	وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط	۴۸	۶	۲۶	۴۶۱
وَمُبَشِّرًا	وَمُبَشِّرًا	۴۸	۸	۲۶	۴۶۱
كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ	كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ	۴۸	۱۶	۲۶	۴۶۲
اِنَّمَا لْمُؤْمِنُوْنَ	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	۴۹	۱۰	۲۶	۴۶۵
قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوْا	قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا	۴۹	۱۴	۲۶	۴۶۶
بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ نِ ادْخُلُوْهَا	بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝ نِ ادْخُلُوْهَا	۵۰	۳۳	۲۶	۴۶۹
مِنْ لُّغُوْبٍ	مِنْ لُّغُوْبٍ	۵۰	۳۸	۲۶	۴۶۹
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ	۵۱	۱۵	۲۶	۴۷۰
اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ	اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ	۵۱	۲۰	۲۶	۴۷۰
اِلٰى اَهْلِهٖ	اِلٰٓى اَهْلِهٖ	۵۱	۲۶	۲۶	۴۷۰
قَالُوْا كَذٰلِكِ	قَالُوْا كَذٰلِكِ لا	۵۱	۳۰	۲۶	۴۷۰
اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	۵۱	۳۸	۲۷	۴۷۱
اِلٰهًا اٰخَرَ ط	اِلٰهًا اٰخَرَ ط	۵۱	۵۱	۲۷	۴۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اَنْ يُّطْعِمُوْنَ	اَنْ يُّطْعِمُوْنِ	۵۱	۵۷	۲۷	۴۷۲
لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْن	لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ	۵۲	۲۴	۲۷	۴۷۳
فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ط	فَلَاتُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ط	۵۳	۳۲	۲۷	۴۷۵
اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ	اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ	۵۳	۳۵	۲۷	۴۷۶
وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى	وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى	۵۳	۳۷	۲۷	۴۷۶
اَلَّا تَزِرُ	اَلَّا تَزِرُ	۵۳	۳۸	۲۷	۴۷۶
عَادَانِ الْاُوْلٰى	عَادَا نِ الْاُوْلٰى	۵۳	۵۰	۲۷	۴۷۶
وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى	وَثَمُوْدَاْ فَمَآ اَبْقٰى	۵۳	۵۱	۲۷	۴۷۶
نَخْلٍ مُتَقَعِرٍ	نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ	۵۴	۲۰	۲۷	۴۷۷
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًّا	سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا	۵۴	۲۶	۲۷	۴۷۷
فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ	فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ	۵۴	۳۷	۲۷	۴۷۸
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ۔	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ	۵۴	۴۰	۲۷	۴۷۸
رَبِ الْمَشْرِقَيْنِ	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ	۵۵	۱۷	۲۷	۴۷۹
مُتَّكِيْنَ	مُتَّكِـِٕيْنَ	۵۶	۱۶	۲۷	۴۸۲
وَمَآءٍ مَسْكُوْبٍ	وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ	۵۶	۳۱	۲۷	۴۸۲
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ	اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ	۵۶	۳۵	۲۷	۴۸۲
مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ	مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ	۵۷	۱۳	۲۷	۴۸۶
وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ	وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ	۵۸	۱	۲۸	۴۸۹
اَنْ يَّتَمَآسَّا ط	اَنْ يَّتَمَآسَّا ط	۵۸	۳	۲۸	۴۸۹
وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّكَ	وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ	۶۰	۵	۲۸	۴۹۶
عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ	عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ	۶۰	۷	۲۸	۴۹۶
وَظَاهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ	وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ	۶۰	۹	۲۸	۴۹۶
وَلَا تَمْسِكُوْا	وَلَا تُمْسِكُوْا	۶۰	۱۰	۲۸	۴۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ	وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ	۶۱	۵	۲۸	۴۹۷
فَاٰمَنَتْ طَآئِفَةٌ	فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ	۶۱	۱۴	۲۸	۴۹۹
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ	فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ	۶۲	۶	۲۸	۴۹۹
اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ	اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ	۶۳	۲	۲۸	۵۰۰
يَقُوْلُوْن	يَقُوْلُوْنَ	۶۳	۷	۲۸	۵۰۱
تَبْتَغِيْ	تَبْتَغِيْ	۶۶	۱	۲۸	۵۰۵
كُلَّمَا اُلْقِيَ	كُلَّمَآ اُلْقِيَ	۶۷	۸	۲۹	۵۰۷
وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ	وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ	۶۹	۴	۲۹	۵۱۱
سَبْعُوْنَ	سَبْعُوْنَ	۶۹	۳۲	۲۹	۵۱۲
فَاَوْعٰى	فَاَوْعٰى	۷۰	۱۸	۲۹	۵۱۳
وَرَاءَ ذٰلِكَ	وَرَآءَ ذٰلِكَ	۷۰	۳۱	۲۹	۵۱۳
قَالَ اِنِّيْ دَعَوْتُ	قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ	۷۱	۵	۲۹	۵۱۴
مَنْ لَمْ يَزِدْهُ	مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ	۷۱	۲۱	۲۹	۵۱۵
مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ	مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ	۷۱	۲۵	۲۹	۵۱۵
وَلَنْ نُعْجِزَهُ	وَلَنْ نُّعْجِزَهُ	۷۲	۱۲	۲۹	۵۱۶
اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ	اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ	۷۴	۳۹	۲۹	۵۲۰
اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط	اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط	۷۴	۵۶	۲۹	۵۲۰
اَمْشَاجٍ نَبْتَلِيْهِ	اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ	۷۶	۲	۲۹	۵۲۲
سَلٰسِلَا	سَلٰسِلَاۡ	۷۶	۴	۲۹	۵۲۲
وَيَتِيْمًا	وَيَتِيْمًا	۷۶	۸	۲۹	۵۲۲
كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ قَوَارِيْرَا	كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ قَوَارِيْرَا	۷۶	۱۵	۲۹	۵۲۲
وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ ج	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ج	۷۶	۱۹	۲۹	۵۲۳
اُقِتَتْ	اُقِّتَتْ	۷۷	۱۱	۲۹	۵۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَمَا اَدْرٰىكَ	وَمَآ اَدْرٰىكَ	۷۷	۱۴	۲۹	۵۲۳
كِفَاتًا	كِفَاتًا	۷۷	۲۵	۲۹	۵۲۴
اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ	اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ	۷۷	۳۰	۲۹	۵۲۴
اِنَّكُمْ مُجْرِمُوْنَ	اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ	۷۷	۴۶	۲۹	۵۲۴
ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ	ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ	۷۹	۱۰	۳۰	۵۲۶
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى	فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى	۷۹	۲۰	۳۰	۵۲۶
لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ	لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ	۸۰	۳	۳۰	۵۲۷
وَزَيْتُوْنًا	وَزَيْتُوْنًا	۸۰	۲۹	۳۰	۵۲۷
وَاِذَا النُّفُوْسُ	وَاِذَا النُّفُوْسُ	۸۱	۷	۳۰	۵۲۸
بِضَنِيْنٍ	بِضَنِيْنٍ	۸۱	۲۴	۳۰	۵۲۸
اِنْ هُوَ	اِنْ هُوَ	۸۱	۲۷	۳۰	۵۲۸
وَاِذَا الْقُبُوْرُ	وَاِذَا الْقُبُوْرُ	۸۲	۴	۳۰	۵۲۹
لَفِيْ سِجِّيْنٍ	لَفِيْ سِجِّيْنٍ	۸۳	۷	۳۰	۵۲۹
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ	كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ	۸۳	۹	۳۰	۵۲۹
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	۸۳	۱۴	۳۰	۵۳۰
يَغَامَزُوْنَ	يَتَغَامَزُوْنَ	۸۳	۳۰	۳۰	۵۳۰
وَاِذَا رَاَوْهُمْ	وَاِذَا رَاَوْهُمْ	۸۳	۳۲	۳۰	۵۳۰
مَا يَفْعَلُوْنَ	مَا يَفْعَلُوْنَ	۸۵	۷	۳۰	۵۳۱
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	۸۵	۹	۳۰	۵۳۱
قَدَرَ	قَدَّرَ	۸۷	۳	۳۰	۵۳۲
مِنْ ضَرِيْعٍ	مِنْ ضَرِيْعٍ	۸۸	۶	۳۰	۵۳۳
عَذَابَهٗ اَحَدٌ	عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ	۸۹	۲۵	۳۰	۵۳۴
حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ	حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ	۹۰	۲	۳۰	۵۳۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
لَا يَصْلٰحَآ اِلَّا الْاَشْقٰى	لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقٰى	۹۲	۵	۳۰	۵۳۶
اَلَّذِىْ اَنْقَضَ	اَلَّذِىْٓ اَنْقَضَ	۹۴	۳	۳۰	۵۳۷
وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ	وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ	۹۱	۲	۳۰	۵۳۷
لَقَدْخَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	۹۵	۴	۳۰	۵۳۷
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ	بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ	۹۵	۸	۳۰	۵۳۷
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ	وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ	۹۶	۳	۳۰	۵۳۷
بِا نتَقْوٰى	بِالتَّقْوٰى	۹۶	۱۲	۳۰	۵۳۷
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ	لَنَسْفَعًام بِالنَّاصِيَةِ	۹۶	۱۵	۳۰	۵۳۸
مُنْقَلِّيْنَ	مُنْفَكِّيْنَ	۹۸	۱	۳۰	۵۳۸
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	۹۸	۸	۳۰	۵۳۸
اَثْقَالَهَا	اَثْقَالَهَا	۹۹	۲	۳۰	۵۳۹
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ	۱۰۱	۵	۳۰	۵۳۹
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	۱۰۳	۳	۳۰	۵۴۰
نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ	۱۰۴	۶	۳۰	۵۴۰

۱۳

مسلم اکادمی ۱۸/۲۹ محمد نگر لاہور کا طبع کردہ مترجم قرآن مجید جس میں دو ترجمے ہیں ایک ترجمہ تحت اللفظ دوسرا ترجمہ بامحاورہ، کل صفحات ۱۲۸۵ ہیں، اس میں ۳۴ غلطیاں ہیں۔ تصحیح کے بعد تین نسخوں سے مقابلہ کیا تو سب میں یہ اغلاط موجود پائیں، البتہ ایک نسخہ ایسا بھی نظر سے گزرا جس میں کل اغلاط ۲۷ ہیں۔ آخر میں ایک پروف ریڈر کی تصحیح ہے اور ”دیگر مصححین“ کے عنوان سے مزید کئی نام بھی درج ہیں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اِلَّا اَمَانِیَّ	اِلَّآ اَمَانِیَّ	۲	۷۸	۱	۲۸
رَبَّنَا اٰمَنَّا	رَبَّنَآ اٰمَنَّا	۳	۵۳	۳	۱۳۵
بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	۳	۱۲۵	۴	۱۵۸
بِاَفْوَاهِهِمْ مَالَيْسَ	بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ	۳	۱۶۷	۴	۱۶۲
اَنْ يُحْمَدُوْا	اَنْ يُّحْمَدُوْا	۳	۱۸۸	۴	۱۶۹
لِلْيَتٰمٰى	لِلْيَتٰمٰى	۴	۱۲۷	۵	۲۳۴
قَالُوْا بَلْ	قَالُوْا بَلْ	۵	۶۴	۶	۲۷۸
بِقُوَّةٍ وَاْمُرْ	بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ	۷	۱۴۵	۹	۳۸۰
اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ	اِنَّ وَلِيِّ ۦَ اللّٰهُ	۷	۱۹۶	۹	۳۹۶
وَمَنِ التَّبَعَكَ	وَمَنِ اتَّبَعَكَ	۸	۶۴	۱۰	۴۱۵
جَهَنَّمُ	جَهَنَّمُ	۹	۷۳	۱۰	۴۲۳
لَهُمُ الْخَيْرَاتُ	لَهُمُ الْخَيْرٰتُ	۹	۸۸	۱۰	۴۲۸
يَفْتَرُوْنَ	يَفْتَرُوْنَ	۱۰	۳۰	۱۱	۴۷۱
لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّاسَاعَةً	لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً	۱۰	۴۵	۱۱	۴۷۴
يَكْفُرُوْنَ	يَكْفُرُوْنَ	۱۰	۷۰	۱۱	۴۸۰
فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ	فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ	۱۰	۸۵	۱۱	۴۸۳
وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ	وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ	۱۰	۸۸	۱۱	۴۸۴
تَوَكَّلْتُ اللّٰهِ	تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	۱۲	۵۶	۱۲	۵۰۳
يٰبُشْرٰى لَا لَعَلِّيْ	يٰبُشْرٰى لَا لَعَلِّيْ	۱۵	۴۶	۱۲	۵۳۰
اَلْقَيْنَا فِيْهَا	وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا	۱۶	۱۹	۱۴	۵۷۷
بِهِمُ الْاَرْضَ	بِهِمُ الْاَرْضَ	۱۶	۴۵	۱۴	۵۹۵
يَتَوَكَّلُوْنَ	يَتَوَكَّلُوْنَ	۱۷	۹۹	۱۵	۶۰۹
خَيْرٌ وَاَحْسَنُ	خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ	۱۸	۳۵	۱۵	۶۲۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ	وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ	۱۸	۱	۱۵	۶۴۱
بِرَبِّي	بِرَبِّي	۱۸	۳۸	۱۵	۶۵۰
وُ يُرْسِلَ عَلَيْهَا	وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا	۱۸	۴۰	۱۵	۶۵۰
لَا تَنْفَعُ لشَّفَاعَةُ	لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ	۲۰	۱۰۹	۱۶	۶۹۵
هُوَ مُؤْمِنٌ	وَهُوَ مُؤْمِنٌ	۲۰	۱۱۲	۱۶	۶۹۵
فِي الزَّبُوْرِ	فِي الزَّبُوْرِ	۲۱	۱۰۵	۱۷	۷۱۹
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ	فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ	۲۶	۱۱۹	۱۹	۸۰۴
وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	۲۷	۹۳	۲۰	۸۳۳
لَا يَشْعُرُوْنَ	لَا يَشْعُرُوْنَ	۴۳	۶۶	۲۵	۱۰۶۰
لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ	لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ	۴۵	۱۳	۲۵	۱۰۷۰
اَهْلَكْنٰهُمْ	اَهْلَكْنٰهُمْ	۴۷	۱۳	۲۶	۱۰۸۸
فَكَيْفَ	فَكَيْفَ	۴۷	۲۷	۲۶	۱۰۹۱
وَلَنْ اَعْمَالَكُمْ	وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ	۴۷	۳۵	۲۶	۱۰۹۲
اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ	اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ	۵۶	۷۹	۲۷	۱۱۴۵
وَ يَقْبِضْنَ	وَيَقْبِضْنَ	۵۹	۲۱	۲۸	۱۱۶۸
		۶۷	۱۹	۲۹	۱۱۹۸
فَيُدْهِنُوْنَ	فَيُدْهِنُوْنَ	۶۸	۹	۲۹	۱۲۰۱
اُجِّلَتْ	اُجِّلَتْ	۷۷	۱۲	۲۹	۱۲۳۳
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	۷۷	۴۵	۲۹	۱۲۳۵
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	۹۹	۸	۳۰	۱۲۷۵

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۴)

۱۹ سطری قرآن مجید جس کے ۴۲۴ صفحات ہیں۔ سرورق پر پتہ "ملک آرٹ پبلشرز ناشرانِ قرآن مجید کشمیری بازار لاہور" درج ہے اور آخر میں لکھا ہے: ناشران ملک غلام نبی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور۔ اس نسخہ میں ۳۹۵ اغلاط ہیں، رموز اوقاف کی غلطیاں اس پر مستزاد ہیں (جو اغلاط کی فہرست میں درج نہیں کی گئیں) آخر میں تین پروف ریڈروں کی تصدیق درج ہے کہ: اس قرآن کا متن حرف بحرف بغور پڑھنے اور رسم الخط کو سمجھنے کے بعد ہم وثوق سے تصدیق کرتے ہیں کہ یہ قرآن مجید بالکل صحیح اور درست ہے اس قرآن حکیم کے متن میں کوئی کمی بیشی نہیں اور ہر قسم کے اغلاط سے مبرا ہے

اب اغلاط کی تفصیل ملاحظہ ہو

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
عَذَابٌ عَظَیْمٌ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ	۲	۷	۱	۴
اِنَّھَا بِقَرَۃٌ	اِنَّھَا بَقَرَۃٌ	۲	۶۸	۱	۹
وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ	وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ	۲	۷۵	۱	۱۰
وَالعُدْوَانِ	وَالْعُدْوَانِ	۲	۸۵	۱	۱۱
رِسُوْلٌ	رَسُوْلٌ	۲	۱۰۱	۱	۱۲
وَلَوْ انھُمْ	وَلَوْ اَنَّھُمْ	۲	۱۰۳	۱	۱۳
مِنْ عِنْدَاللّٰہِ	مِنْ عِنْدِاللّٰہِ	۲	۱۰۳	۱	۱۳
ذُوالْفَضْلِ الْعَظَیْمِ	ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ	۲	۱۰۵	۱	۱۳
وَلَا تَصِیْرٍ	وَلَا نَصِیْرٍ	۲	۱۰۷	۱	۱۳
وَقَالَتِ النّٰصٰرٰی	وَقَالَتِ النَّصٰرٰی	۲	۱۱۳	۱	۱۴
وَلَا تَکْفُرُوْنَ	وَلَا تَکْفُرُوْنِ	۲	۱۵۲	۲	۱۸
یَلْعَنَھُمُ اللّٰہُ	یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ	۲	۱۵۹	۲	۱۸
عَدُوٌّ مُّتِیْنٌ	عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ	۲	۱۶۸	۲	۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَالصّٰبِرِيْنَ	وَالصّٰبِرِيْنَ	۲	۱۷۷	۲	۲۰
فَمَنْ عُفِيَ	فَمَنْ عُفِيَ	۲	۱۷۸	۲	۲۰
اُنْزِلَ	اُنْزِلَ	۲	۱۸۵	۲	۲۱
وَمَا تَفْعَلُوْا	وَمَا تَفْعَلُوْا	۲	۱۹۷	۲	۲۳
غَفُوْرٌ	غَفُوْرٌ	۲	۱۹۹	۲	۲۳
فِي الْاٰخِرَةِ	فِي الْاٰخِرَةِ	۲	۲۰۰	۲	۲۳
وَيُشْهِدُ اللّٰهَ	وَيُشْهِدُ اللّٰهَ	۲	۲۰۴	۲	۲۴
وَابْنِ السَّبِيْلِ	وَابْنِ السَّبِيْلِ	۲	۲۱۵	۲	۲۵
هُزُوًا	هُزُوًا	۲	۲۳۱	۲	۲۷
لَا تُكَلَّفُ	لَا تُكَلَّفُ	۲	۲۳۳	۲	۲۸
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	۲	۲۳۳	۲	۲۸
مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ	مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ	۲	۲۳۶	۲	۲۸
وَالَّذِيْنَ	وَالَّذِيْنَ	۲	۲۴۰	۲	۲۹
فِيْ ذٰلِكَ	فِيْ ذٰلِكَ	۲	۲۴۸	۲	۳۰
مَنْ ذَا الَّذِيْ	مَنْ ذَا الَّذِيْ	۲	۲۵۵	۳	۳۱
فِيْ رَبِّهٖ	فِيْ رَبِّهٖ	۲	۲۵۸	۳	۳۱
الٓمّٓ	الٓمّٓ	۳	۱	۳	۳۶
اُوْتُوْا	اُوْتُوْا	۳	۲۳	۳	۳۸
اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى	اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى	۳	۳۶	۳	۳۹
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ	۳	۴۱	۳	۴۰
وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ	وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ	۳	۴۲	۳	۴۰
اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ	اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ	۳	۴۵	۳	۴۰
وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ	وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ	۳	۴۹	۳	۴۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفحہ	پارہ نمبر	آیت نمبر	سورۃ نمبر	صحیح	غلط
۴۲	۳	۶۴	۳	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط
۴۳	۳	۸۰	۳	اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ	اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ
۴۴	۳	۸۴	۳	وَمَآ اُوْتِيَ	وَمَآ اُوْتِيَ
۴۴	۳	۸۹	۳	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
۴۵	۴	۱۰۲	۳	وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ	وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
۴۷	۴	۱۱۴	۳	مِنَ الصّٰلِحِيْنَ	مِنَ الصّٰلِحِيْنَ
۴۷	۴	۱۱۷	۳	كَمَثَلِ	كَمَثَلِ
۴۷	۴	۱۱۸	۳	لَا يَاْلُوْنَكُمْ	لَا يَالُوْنَكُمْ
۴۹	۴	۱۴۰	۳	وَاللّٰهُ	وَاللّٰهُ
۵۰	۴	۱۵۰	۳	وَهُوَ	وَهُوَ
۵۰	۴	۱۵۲	۳	اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ	اِذْ تَحُسُوْنَهُمْ
۵۷	۴	۱۲	۴	مِنْ ذٰلِكَ	مِنْ ذَلِكَ
۵۸	۴	۱۸	۴	يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج	يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج
۶۳	۵	۵۹	۴	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط
۶۳	۵	۵۹	۴	ذٰلِكَ خَيْرٌ	ذٰلِكَ خَيْرٌ
۶۶	۵	۹۲	۴	اِلٰٓى اَهْلِهٖ	اِلٰى اَهْلِهٖ
۶۸	۵	۱۰۰	۴	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
۶۸	۵	۱۰۱	۴	اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ	اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ
۶۹	۵	۱۰۹	۴	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
۶۹	۵	۱۱۳	۴	عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
۶۹	۵	۱۱۶	۴	مَا دُوْنَ ذٰلِكَ	مَادُوْنَ ذٰلِكَ
۷۰	۵	۱۲۱	۴	مَاْوٰىهُمْ	مَاْوٰىهُمْ
۷۰	۵	۱۲۸	۴	عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا	عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
تَعْمَلُوْنَ	تَعْمَلُوْنَ	۴	۱۲۸	۵	۷۰
اَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ز	اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ز	۴	۱۴۱	۵	۷۰
بَيْنَ ذَلِكَ	بَيْنَ ذٰلِكَ	۴	۱۴۳	۵	۷۲
وَاَخَذْنَا	وَاَخَذْنَا	۴	۱۵۴	۶	۷۳
وَاَوْحَيْنَا	وَاَوْحَيْنَا	۴	۱۶۳	۶	۷۴
لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ	لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ	۵	۴۱	۶	۸۱
اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ	۵	۶۰	۶	۸۴
يٰبَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	۵	۷۲	۶	۸۵
لا يُحِبُّ	لَا يُحِبُّ	۵	۸۷	۶	۸۷
ءاَنْتَ	ءَاَنْتَ	۵	۱۱۶	۷	۹۰
اَنْ يَفْقَهُوْهُ	اَنْ يَّفْقَهُوْهُ	۶	۲۵	۷	۹۳
قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا	قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا	۶	۳۱	۷	۹۳
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ لِلَّذِيْنَ	وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ	۶	۳۲	۷	۹۳
مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ قَبْلِكَ	۶	۴۲	۷	۹۴
خَزَائِنُ اللّٰهِ	خَزَآئِنُ اللّٰهِ	۶	۵۰	۷	۹۵
سُوْءًا	سُوْٓءًا	۶	۵۴	۷	۹۵
فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ	فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ	۶	۵۹	۷	۹۶
فَلَمَّا اَفَلَتْ	فَلَمَّآ اَفَلَتْ	۶	۷۸	۷	۹۷
قَالَ يٰقَوْمِ	قَالَ يٰقَوْمِ	۶	۷۸	۷	۹۷
وَكَيْفَ	وَكَيْفَ	۶	۸۱	۷	۹۸
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	۶	۸۷	۷	۹۸
ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	۶	۸۸	۷	۹۸
وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ	وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ	۶	۹۹	۷	۹۸

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
مِنْ رَبِّكُمْ ج	مِنْ رَّبِّكُمْ	٦	١٠٤	٧	١٠٠
بِالْمُهْتَدِيْنَ	بِالْمُعْتَدِيْنَ	٦	١١٩	٨	١٠١
مَنْ تَكُوْنَ لَهٗ	مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ	٦	١٣٥	٨	١٠٣
وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ	وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ	٦	١٣٧	٨	١٠٣
اِنَّمَآ اُنْزِلَ	اِنَّمَآ اُنْزِلَ	٦	١٥٦	٨	١٠٦
اَنَّآ اُنْزِلَ	اَنَّآ اُنْزِلَ	٦	١٥٧	٨	١٠٦
لَكُنَّآ اَهْدٰى	لَكُنَّآ اَهْدٰى	٦	١٥٧	٨	١٠٦
عَنْ اٰيٰتِنَا	عَنْ اٰيٰتِنَا	٦	١٥٧	٨	١٠٦
وَدَفَعَ	وَرَفَعَ	٦	١٦٥	٨	١٠٧
فَدَلّٰهُمَا	فَدَلّٰىهُمَا	٧	٢١	٨	١٠٨
وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ	هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ	٧	٤٢	٨	١١٠
طَابِفَةٌ مِّنْكُمْ	طَآىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ	٧	٨٧	٨	١١٣
اَفَاَمِنَ	اَفَاَمِنَ	٧	٩٧	٩	١١٥
بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ط	بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ط	٧	١٠١	٩	١١٦
مِنْ عَهْدٍ ج	مِنْ عَهْدٍ ج	٧	١٠٢	٩	١١٦
وَالصَّفَادِعَ	وَالضَّفَادِعَ	٧	١٣٣	٩	١١٨
فِيْ قَوْمِيْ	فِيْ قَوْمِيْ	٧	١٤٢	٩	١١٨
عَلَيْهِمُ الْخَبٰىِٕثَ	عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ	٧	١٥٧	٩	١٢٠
وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ	وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ	٧	١٥٧	٩	١٢١
فَاٰمِنُوْا	فَاٰمِنُوْا	٧	١٥٨	٩	١٢١
وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ	وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ	٧	١٥٨	٩	١٢١
كُلُوْا	كُلُوْا	٧	١٦٠	٩	١٢١
لَهُمُ اسْكُنُوْا	لَهُمُ اسْكُنُوْا	٧	١٦١	٩	١٢١

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اَمْ اَنْتُمْ	اَمْ اَنْتُمْ	۷	۱۹۳	۹	۱۲۴
بِاٰيَةٍ	بِاٰيَةٍ	۷	۲۰۳	۹	۱۲۵
وَ اِذْ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ	وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ	۷	۲۰۴	۹	۱۲۵
وَاِنْ تَوَلَّوْا	وَاِنْ تَوَلَّوْا	۸	۴۰	۹	۱۲۸
فَاَنَّ اللّٰهِ	فَاَنَّ لِلّٰهِ	۸	۴۱	۹،۱۰	۱۲۹
وَاَغْرَقْنَا اٰلِ فِرْعَوْنَ ج	وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ	۸	۵۴	۱۰	۱۳۰
يُرِيْدُ الْاٰخِرَةِ	يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ط	۸	۶۷	۱۰	۱۳۱
وَالَّذِيْنَ اٰوَوْ	وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا	۸	۷۴	۱۰	۱۳۲
بِاَنَّهُمْ	بِاَنَّهُمْ	۹	۶	۱۰	۱۳۳
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	۹	۱۹	۱۰	۱۳۴
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	۹	۲۶	۱۰	۱۳۵
وَتَذْهَقَ اَنْفُسُهُمْ	وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ	۹	۵۵	۱۰	۱۳۸
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ	فَاَنَّ لَهٗ نَارَ	۹	۶۳	۱۰	۱۳۹
سُوْرَةٌ	سُوْرَةٌ	۹	۶۴	۱۰	۱۳۹
فِى الْاَرْضِ	فِى الْاَرْضِ	۹	۷۴	۱۰	۱۴۱
اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ	اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ	۹	۱۱۴	۱۱	۱۴۵
وَظَنُّوا	وَظَنُّوْا	۹	۱۱۸	۱۱	۱۴۵
اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ج	اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ج	۱۰	۲۰	۱۱	۱۴۸
فَنُنَبِّئُكُمْ	فَنُنَبِّئُكُمْ	۱۰	۲۳	۱۱	۱۴۹
قُلِ اللّٰهُ	قُلِ اللّٰهُ	۱۰	۳۵	۱۱	۱۵۰
يَهْدِئ لِلْحَقِّ ط	يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ط	۱۰	۳۵	۱۱	۱۵۰
هٰذَا الْقُرْاٰنَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	۱۰	۳۷	۱۱	۱۵۰
مَنْ يُّؤْمِنُ	مَّنْ يُّؤْمِنُ	۱۰	۴۰	۱۱	۱۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ط	لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ط	۱۰	۴۹	۱۱	۱۵۱
لَا تَبْدِيلَ	لَا تَبْدِيلَ	۱۰	۶۴	۱۱	۱۵۳
فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ	فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ	۱۰	۸۰	۱۱	۱۵۴
زِينَةً وَّأَمْوَالًا	زِينَةً وَّأَمْوَالًا	۱۰	۸۸	۱۱	۱۵۴
فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ	فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ	۱۰	۹۰	۱۱	۱۵۵
آيٰتُهُ	آيٰتُهُ	۱۱	۱	۱۱	۱۵۶
أَلَا حِينَ	أَلَا حِينَ	۱۱	۵	۱۱	۱۵۶
إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا	إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا	۱۱	۲۷	۱۲	۱۵۸
وَلَا أَقُولُ	وَلَا أَقُولُ	۱۱	۳۱	۱۲	۱۵۹
إِنَّ رَبِّي	إِنَّ رَبِّي	۱۱	۴۱	۱۲	۱۶۰
فِي مَوْجٍ	فِي مَوْجٍ	۱۱	۴۲	۱۲	۱۶۰
وَيٰقَوْمِ	وَيٰقَوْمِ	۱۱	۵۲	۱۲	۱۶۱
بِسُوْءٍ ط	بِسُوْءٍ ط	۱۱	۵۴	۱۲	۱۶۱
أَنِّي بَرِيءٌ	أَنِّي بَرِيءٌ	۱۱	۵۴	۱۲	۱۶۱
فِي أَمْوَالِنَا	فِي أَمْوَالِنَا	۱۱	۸۷	۱۲	۱۶۳
فَاتَّبَعُوا	فَاتَّبَعُوا	۱۱	۹۷	۱۲	۱۶۴
وَالْقُوَّةُ	وَالْقُوَّةُ	۱۲	۱۰	۱۲	۱۶۷
مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا	مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا	۱۲	۲۵	۱۲	۱۶۸
سُوْءًا	سُوْءًا	۱۲	۲۵	۱۲	۱۶۸
فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ	فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ	۱۲	۵۰	۱۲	۱۷۰
عَنْ نَّفْسِهِ	عَنْ نَّفْسِهِ	۱۲	۵۱	۱۲	۱۷۰
كَانُوا يَتَّقُونَ	وَكَانُوا يَتَّقُونَ	۱۲	۵۷	۱۳	۱۷۱
يٰٓأَبَانَا	يٰٓأَبَانَا	۱۲	۶۵	۱۳	۱۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
کَذٰلِكَ	كَذٰلِكَ	۱۳	۷۵	۱۳	۱۷۲
وَمَا تَزْدَادُ ط	وَمَا تَزْدَادُ ط	۱۳	۸	۱۳	۱۷۶
كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ	كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ	۱۳	۱۶	۱۳	۱۷۷
بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	۱۴	۱۶	۱۳	۱۸۱
وَافْئِدَتُهُمْ	وَاَفْئِدَتُهُمْ	۱۴	۴۳	۱۳	۱۸۴
عَنْهُمْ مَا كَانُوْا	عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا	۱۵	۸۴	۱۴	۱۸۸
مَثَلًا رَجُلَيْنِ	مَثَلًا رَّجُلَيْنِ	۱۶	۷۶	۱۴	۱۹۴
وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ	وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ	۱۶	۹۱	۱۴	۱۹۵
وَمَا اُهِلَّ	وَمَآ اُهِلَّ	۱۶	۱۱۵	۱۴	۱۹۷
اُولٰهُمَا	اُوْلٰىهُمَا	۱۷	۵	۱۵	۱۹۹
وَعْدًا مَفْعُوْلًا	وَعْدًا مَّفْعُوْلًا	۱۷	۵	۱۵	۱۹۹
مَا عَلَوْا	مَا عَلَوْا	۱۷	۷	۱۵	۱۹۹
فِيْ عُنُقِهٖ ط	فِيْ عُنُقِهٖ ط	۱۷	۱۳	۱۵	۲۰۰
مَذْمُوْمًا مَدْحُوْرًا	مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا	۱۷	۱۸	۱۵	۲۰۰
خِطْاً كَبِيْرًا	خِطْاً كَبِيْرًا	۱۷	۳۱	۱۵	۲۰۱
اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ	اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ	۱۷	۴۷	۱۵	۲۰۲
مِنْ فَضْلِهٖ	مِنْ فَضْلِهٖ ط	۱۷	۶۶	۱۵	۲۰۴
نَصِيْرًا	نَصِيْرًا	۱۷	۷۵	۱۵	۲۰۴
فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ	فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ	۱۷	۹۹	۱۵	۲۰۶
قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ	قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ	۱۸	۴	۱۵	۲۰۷
فَقَالُوا ابْنُوْا	فَقَالُوا ابْنُوْا	۱۸	۲۱	۱۵	۲۰۸
وَقُلِ الْحَقُّ	وَقُلِ الْحَقُّ	۱۸	۲۹	۱۵	۲۰۸
لِصَاحِبِهٖ	لِصَاحِبِهٖ	۱۸	۳۴	۱۵	۲۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ	فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ	۱۸	۴۱	۱۵	۲۱۰
اَنْفَقَ فِيهَا	اَنْفَقَ فِيْهَا	۱۸	۴۲	۱۵	۲۱۰
كَمَاءٍ	كَمَآءٍ	۱۸	۴۵	۱۵	۲۱۰
يٰوَيْلَتَنَا	يٰوَيْلَتَنَا	۱۸	۴۹	۱۵	۲۱۱
مَآ اَشْهَدْتُهُمْ	مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ	۱۸	۵۱	۵	۲۱۱
مِن عِنْدِنَا	مِنْ عِنْدِنَا	۸	۶۵	۱۵	۲۱۲
قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَا	قَرْيَةِ ۨاسْتَطْعَمَا	۱۸	۷۷	۱۶	۲۱۳
يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ	يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ	۱۹	۲۸	۱۶	۲۱۶
قَدْ جَاءَنِيْ	قَدْ جَآءَنِيْ	۱۹	۴۳	۱۶	۲۱۷
لَا تَعْبُدُ الشَّيْطٰنَ ط	لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ط	۱۹	۴۴	۱۶	۲۱۷
عِنْدَ رَبِّهٖ	عِنْدَ رَبِّهٖ	۱۹	۵۵	۱۶	۲۱۸
اِلٰى جَهَنَّمَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	۱۹	۸۶	۱۶	۲۱۹
لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ	لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ	۱۹	۸۷	۱۶	۲۱۹
وَاجْعَلْ لِيْ	وَاجْعَلْ لِّيْ	۲۰	۲۹	۱۶	۲۲۱
بَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ ۙ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ	۲۰	۴۷	۱۶	۲۲۱
اَنْ تُلْقِيَ	اَنْ تُلْقِيَ	۲۰	۶۵	۱۶	۲۲۲
فَاتَّبِعُوْنِيْ	فَاتَّبِعُوْنِيْ	۲۰	۹۰	۱۶	۲۲۳
بَصِيْرًا	بَصِيْرًا	۲۰	۱۲۵	۱۶	۲۲۶
ظٰلِمِيْنَ	ظٰلِمِيْنَ	۲۱	۱۴	۱۷	۲۲۷
عٰبِدِيْنَ	عٰبِدِيْنَ	۲۱	۷۳	۱۷	۲۳۱
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنَ	وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ	۲۱	۸۲	۱۷	۲۳۲
مَا بِهٖ	مَا بِهٖ	۲۱	۸۴	۱۷	۲۳۲
كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ	كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ	۲۱	۸۵	۱۷	۲۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَذَاالنُّوْنَ	وَذَا النُّوْنِ	۲۱	۸۷	۱۷	۲۳۲
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ	لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ	۲۱	۸۷	۱۷	۲۳۲
لٰشِعِيْنَ	خٰشِعِيْنَ	۲۱	۹۰	۱۷	۲۳۲
خَلِدُوْنَ	خٰلِدُوْنَ	۲۱	۱۰۲	۱۷	۲۳۳
فِى الزَّبُوْرِ	فِى الزَّبُوْرِ	۲۱	۱۰۵	۱۷	۲۳۳
مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ	مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ	۲۱	۱۰۵	۱۷	۲۳۳
عَذَابَ اللّٰهِ	عَذَابَ اللّٰهِ	۲۲	۲	۱۷	۲۳۴
مِنْ بَعْدِ	مِنْۢ بَعْدِ	۲۲	۵	۱۷	۲۳۴
ذَلِكَ	ذٰلِكَ	۲۲	۱۰	۱۷	۲۳۴
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	۲۲	۱۲	۱۷	۲۳۵
اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لا	اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لا	۲۲	۱۶	۱۷	۲۳۵
فِى رَبِّهِمْ ز	فِىْ رَبِّهِمْ ز	۲۲	۱۹	۱۷	۲۳۵
وَالْيَطَّوَّفُوْا	وَلْيَطَّوَّفُوْا	۲۲	۲۹	۱۷	۲۳۶
بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط	بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط	۲۲	۳۴	۱۷	۲۳۶
فَلَهٗ اَسْلِمُوْا ط	فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط	۲۲	۳۴	۱۷	۲۳۷
عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج	عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج	۲۲	۳۶	۱۷	۲۳۷
اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا	اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا	۲۲	۴۰	۱۷	۲۳۷
وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	۲۲	۵۰	۱۷	۲۳۸
وَلَا نَبِيٍّ	وَّلَا نَبِيٍّ	۲۲		۱۷	۲۳۸
اُوْتُوْا الْعِلْمَ	اُوْتُوا الْعِلْمَ	۲۲		۱۷	۲۳۸
لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	۲۲	۵۴	۱۷	۲۳۸
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	۲۲	۵۴	۱۷	۲۳۸
مِنْ نَّصِيْرٍ	مِنْ نَّصِيْرٍ	۲۲	۷۱	۱۷	۲۴۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اَلنَّارُ ط	اَلنَّارُ ط	۲۲	۷۲	۱۷	۲۴۰
وَلَقَدْ خَلَقْنَا	وَلَقَدْ خَلَقْنَا	۲۳	۱۷	۱۸	۲۴۱
بِمَا كَذَّبُوْنَ	بِمَا كَذَّبُوْنِ	۲۳	۲۶	۱۸	
بِمَا كَذَّبُوْنَ	بِمَا كَذَّبُوْنِ	۲۳	۳۹	۱۸	۲۴۳
غُثَاءً ج	غُثَآءً ج	۲۳	۴۱	۱۸	۲۴۳
وَ اُمَّهٗ اٰيَةً	وَ اُمَّهٗٓ اٰيَةً	۲۳	۵۰	۱۸	۲۴۳
وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا يُؤْمِنُوْنَ	وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ	۲۳	۵۸	۱۸	۲۴۳
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ	وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ	۲۳	۵۹	۱۸	۲۴۳
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ	مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ	۲۳	۹۷	۱۸	۲۴۵
اَنْ يَّحْضُرُوْنَ	اَنْ يَّحْضُرُوْنِ	۲۳	۹۸	۱۸	۲۴۵
فِيْ جَهَنَّمَ	فِيْ جَهَنَّمَ	۲۳	۱۰۳	۱۸	۲۴۵
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ	اِفْكٌ مُّبِيْنٌ	۲۴	۱۲	۱۸	۲۴۷
اَلْغٰفِلٰتِ	اَلْغٰفِلٰتِ	۲۴	۲۳	۱۸	۲۴۸
يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ	يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ	۲۴	۲۵	۱۸	۲۴۸
زِيْنَتَهُنَّ	زِيْنَتَهُنَّ	۲۴	۳۱	۱۸	۲۴۹
يُضِيْءُ	يُضِيْٓءُ	۲۴	۳۵	۱۸	۲۵۰
يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ	يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ	۲۴	۳۹	۱۸	۲۵۰
وَ اِللّٰهُ	وَاللّٰهُ	۲۴	۴۱	۱۸	۲۵۰
اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَانِكُمْ	اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ	۲۴	۶۱	۱۸	۲۵۲
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ	۲۴	۶۴	۱۸	۲۵۳
مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً	مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً	۲۵	۳	۱۸	۲۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
لَوْلَآ اُنْزِلَ	لَوْلَآ اُنْزِلَ	۲۵	۷	۱۸	۲۵۴
فَاَلْقٰی عَصَاہُ	فَاَلْقٰی عَصَاہُ	۲۶	۳۲	۱۹	۲۵۹
وَمَا اَسْئَلُكُمْ	وَمَآ اَسْئَلُكُمْ	۲۶	۱۰۹	۱۹	۲۶۱
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	فَاتَّقُوا اللّٰهَ	۲۶	۱۱۰	۱۹	۲۶۱
وَمَا اَسْئَلُكُمْ	وَمَآ اَسْئَلُكُمْ	۲۶	۱۲۷	۱۹	۲۶۲
وَمَا اَسْئَلُكُمْ	وَمَآ اَسْئَلُكُمْ	۲۶	۱۴۵	۱۹	۲۶۲
وَمَا كُنّا	وَمَا كُنَّا	۲۶	۲۰۹	۱۹	۲۶۴
عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ	عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ	۲۶	۲۱۴	۱۹	۲۶۴
فَلَمَا رَاٰهَا	فَلَمَّا رَاٰهَا	۲۷	۱۰	۱۹	۲۶۵
حَتّٰٓی اِذَا	حَتّٰٓی اِذَآ	۲۷	۱۸	۱۹	۲۶۶
فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ	فِيْٓ اَمْرِيْ	۲۷	۳۲	۱۹	۲۶۷
اُولُوْا قُوَّةٍ	اُولُوْا قُوَّةٍ	۲۷	۳۳	۱۹	۲۶۷
وَّاُولُوْا بَاْسٍ	وَّاُولُوْا بَاْسٍ	۲۷	۳۳	۱۹	۲۶۷
وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ	وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ	۲۷	۳۴	۱۹	۲۶۷
فَلَنَاتِيَنَّهُمْ	فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ	۲۷	۳۷	۱۹	۲۶۷
خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا	خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا	۲۷	۵۲	۱۹	۲۶۸
بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ	بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ	۲۷	۶۳	۲۰	۲۶۹
وَمَا يُعْلِنُوْنَ	وَمَا يُعْلِنُوْنَ	۲۷	۷۴	۲۰	۲۷۰
وَاَنَّهٗ لَهُدًى	وَاِنَّهٗ لَهُدًى	۲۷	۷۷	۲۰	۲۷۰
عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِمْ	۲۷	۸۲	۲۰	۲۷۰
لَا يُوْقِنُوْنَ	لَا يُوْقِنُوْنَ	۲۷	۸۲	۲۰	۲۷۰
اَلَمْ يَرُوا	اَلَمْ يَرَوْا	۲۷	۸۶	۲۰	۲۷۰
وَلَا تَخَافِيْ	وَلَا تَخَافِيْ	۲۸	۷	۲۰	۲۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
بِالْاَمْسِ	بِالْاَمْسِ	۲۸	۱۸	۲۰	۲۷۲
فَجَاءَتْهُ	فَجَآءَتْهُ	۲۸	۲۵	۲۰	۲۷۳
عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ	عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ	۲۸	۸۴	۲۰	۲۷۸
لِقَوْمِهٖ اِنَّكُمْ	لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ	۲۹	۲۸	۲۰	۲۸۱
مِنْهَا اٰيَةً	مِنْهَآ اٰيَةً	۲۹	۳۵	۲۰	۲۸۲
مِنْ بَعْدِ	مِنْۢ بَعْدِ	۲۹	۶۳	۲۱	۲۸۴
مِنَ الْحَيِّ وَّيُحْيِ الْاَرْضَ	مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ	۳۰	۱۹	۲۱	۲۸۶
وَمَا اٰتَيْتُمْ	وَمَآ اٰتَيْتُمْ	۳۰	۳۹	۲۱	۲۸۷
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	۳۱	۲۵	۲۱	۲۹۱
مِنْ وَّلِيٍّ	مِنْ وَّلِيٍّ	۳۲	۴	۲۱	۲۹۲
اَدْعِيَاءَكُمْ	اَدْعِيَآءَكُمْ	۳۳	۴	۲۱	۲۹۴
رِزْقًا كَرِيْمًا	رِزْقًا كَرِيْمًا	۳۳	۳۱	۲۲	۲۹۷
وَالْخٰشِعٰتِ	وَالْخٰشِعٰتِ	۳۳	۳۵	۲۲	۲۹۷
يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	۳۳	۴۱	۲۲	۲۹۸
خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ	خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ	۳۳	۵۰	۲۲	۲۹۸
مِنْ دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط	۳۳	۵۰	۲۲	۲۹۸
لِسُنَّةِ اللّٰهِ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	۳۳	۶۲	۲۲	۳۰۰
اِفْكٌ مُّفْتَرًى ط	اِفْكٌ مُّفْتَرًى ط	۳۴	۴۳	۲۲	۳۰۵
مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ	مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ	۳۴	۵۳	۲۲	۳۰۵
مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ	مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ	۳۴	۵۳	۲۲	۳۰۵
اُوْلِيْ اَجْنِحَةٍ	اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ	۳۵	۱	۲۲	۳۰۶
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ	بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ	۳۵	۵	۲۲	۳۰۶
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ	مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ	۳۵	۶	۲۲	۳۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
وَيُوْلِجُ النَّهَارِ	وَيُوْلِجُ النَّهَارَ	۳۵	۱۳	۲۲	۳۰۷
جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ	جُدَدٌ م بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ	۳۵	۲۷	۲۲	۳۰۸
وَالدَّوَابِ	وَالدَّوَآبِّ	۳۵	۲۸	۲۲	۳۰۸
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	۳۵	۲۹	۲۲	۳۰۸
كُفْرُهٗ ؕ	كُفْرُهٗ ط	۳۵	۳۹	۲۲	۳۰۹
اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ج	اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ج	۳۵	۴۳	۲۲	۳۰۹
اِنَّهٗ كَانَ	اِنَّهٗ كَانَ	۳۵	۴۴	۲۲	۳۰۹
اَغْلٰلًا	اَغْلٰلًا لا	۳۶	۸	۲۲	۳۱۰
كَالْعُرْجُوْنَ الْقَدِيْمِ	كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ	۳۶	۳۹	۲۳	۳۱۱
بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ	بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ	۳۷	۴۹	۲۳	۳۱۵
قَالَ قَآئِلٌ	قَالَ قَآئِلٌ	۳۷	۵۱	۲۳	۳۱۵
اَصْلِ الْجَحِيْمِ	اَصْلِ الْجَحِيْمِ	۳۷	۶۴	۲۳	۳۱۵
اٰبَآءَهُمْ	اٰبَآءَهُمْ	۳۷	۶۹	۲۳	۳۱۵
لِقَوْمِهٖ اَلَا تَتَّقُوْنَ	لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ	۳۷	۱۲۴	۲۳	۳۱۷
نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ	نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ	۳۷	۱۷۷	۲۳	۳۱۸
هٰذَا اَخِيْ قف	هٰذَآ اَخِيْ قف	۳۸	۲۳	۲۳	۳۱۹
اِنَّا اَنْزَلْنَا	اِنَّآ اَنْزَلْنَا	۳۹	۲	۲۳	۳۲۲
فِيْ بُطُوْنِ	فِيْ بُطُوْنِ	۳۹	۶	۲۳	۳۲۲
اِنِّيْ اُمِرْتُ	اِنِّيْٓ اُمِرْتُ	۳۹	۱۱	۲۳	۳۲۳
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ	لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ	۳۹	۵۲	۲۴	۳۲۶
مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؕ	مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ط	۳۹	۶۷	۲۴	۳۲۷
نُفِخَ فِيْهِ	نُفِخَ فِيْهِ	۳۹	۶۸	۲۴	۳۲۷
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ	فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط	۴۰	۹	۲۴	۳۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا	فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا	۴۰	۱۱	۲۴	۳۲۹
وَمَا يُخْفِي الصُّدُوْرُ	وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ	۴۰	۱۹	۲۴	۳۲۹
عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِمْ	۴۱	۱۶	۲۴	۳۳۶
وَلَا اَبْصَارُكُمْ	وَلَآ اَبْصَارُكُمْ	۴۱	۲۲	۲۴	۳۳۶
فَاِذَا الَّذِيْ	فَاِذَا الَّذِيْ	۴۱	۳۴	۲۴	۳۳۷
مِنْ ثَمَرٰتٍ	مِنْ ثَمَرٰتٍ	۴۱	۴۷	۲۵	۳۳۹
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط	۴۲	۴۵	۲۵	۳۴۳
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ	عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ	۴۲	۵۰	۲۵	۳۴۴
نُوْرٌ نَهْدِيْ	نُوْرًا نَّهْدِيْ	۴۲	۵۲	۲۵	۳۴۴
فَلَمَّا اٰسَفُوْنَا	فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا	۴۳	۵۵	۲۵	۳۴۷
فَجَعَلْنٰهُمْ	فَجَعَلْنٰهُمْ	۴۳	۵۶	۲۵	۳۴۷
اِلٰهٌ وَّهُوَ	اِلٰهٌ وَهُوَ	۴۳	۸۴	۲۵	۳۴۸
وَالنُّبُوَّةَ	وَالنُّبُوَّةَ	۴۵	۱۶	۲۵	۳۵۱
وَ تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	۴۵	۱۸	۲۵	۳۵۱
بِاٰبَآئِنَا اِنْ كُنْتُمْ	بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ	۴۵	۲۵	۲۵	۳۵۲
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا	سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا	۴۵	۳۳	۲۵	۳۵۲
اِنِّيْ تُبْتُ	اِنِّيْ تُبْتُ	۴۶	۱۵	۲۶	۳۵۴
وَلَا اَفْـِٕدَتُهُمْ	وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ	۴۶	۲۶	۲۶	۳۵۴
يَسْتَهْزِءُوْنَ	يَسْتَهْزِءُوْنَ	۴۶	۲۶	۲۶	۳۵۴
وَاَضَلَّ	وَاَضَلَّ	۴۷	۸	۲۶	۳۵۶
وَاسْتَغْفِرْ	وَاسْتَغْفِرْ	۴۷	۱۹	۲۶	۳۵۷
لِتُنْفِقُوْا	لِتُنْفِقُوْا	۴۷	۳۸	۲۶	۳۵۸
اَجْرًا عَظِيْمًا	اَجْرًا عَظِيْمًا	۴۸	۱۰	۲۶	۳۵۹

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورة نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا ط	اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا	۴۸	۱۱	۲۶	۳۶۰
اِلَیْهِمْ	اِلَیْهِمْ	۴۹	۵	۲۶	۳۶۲
بِنَبَاٍ	بِنَبَاٍ	۴۹	۶	۲۶	۳۶۲
عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ	عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ	۴۹	۶	۲۶	۳۶۲
عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ	عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ	۴۹	۷	۲۶	۳۶۲
بِسَلٰمٍ ط	بِسَلٰمٍ ط	۵۰	۳۴	۲۶	۳۶۵
فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ	وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ	۵۱	۱۹	۲۶	۳۶۶
فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ	فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ	۵۱	۳۶	۲۷	۳۶۷
اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ	اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ	۵۲	۴۳	۲۷	۳۶۹
وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	۵۳	۲۳	۲۷	۳۷۰
مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط	مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط	۵۵	۵۴	۲۷	۳۷۴
اٰمَنُوا نْظُرُوْنَا	اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا	۵۷	۱۳	۲۷	۳۷۸
فَالْیَوْمَ	فَالْیَوْمَ	۵۷	۱۵	۲۷	۳۷۹
بِاللّٰهِ وَرُسُوْلِهٖ	بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	۵۷	۱۹	۲۷	۳۷۹
اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	۵۷	۲۰	۲۷	۳۷۹
اَعْجَبَ الْکُفَّارَ	اَعْجَبَ الْکُفَّارَ	۵۷	۲۰	۲۷	۳۷۹
وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ	وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ	۵۸	۵	۲۸	۳۸۱
وَلتَّقْوٰی ط	وَالتَّقْوٰی ط	۵۸	۹	۲۸	۳۸۲
مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ	مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ	۵۸	۲۲	۲۸	۳۸۳
یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ	یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ	۵۹	۲	۲۸	۳۸۳
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج	مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج	۵۹	۱۸	۲۸	۳۸۵
فِیْٓ اِبْرٰهِمَ	فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ	۶۰	۴	۲۸	۳۸۶
فَاِنَّهٗ	فَاِنَّهٗ	۶۲	۸	۲۸	۳۸۹

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
قَرْضًا حَسَنًا	قَرْضًا حَسَنًا	۶۴	۱۷	۲۸	۳۹۲
مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا	مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا	۶۵	۴	۲۸	۳۹۲
مِثْلَهُنَّ ط	مِثْلَهُنَّ ط	۶۵	۱۲	۲۸	۳۹۳
مُؤْمِنٰتٍ	مُؤْمِنٰتٍ	۶۶	۵	۲۸	۳۹۴
فِيْهَا فَوْجٌ	فِيْهَا فَوْجٌ	۶۷	۸	۲۹	۳۹۵
فِيْ غُرُوْرًا	فِيْ غُرُوْرٍ	۶۷	۲	۲۹	۳۹۶
يَرْزُقُكُمْ	يَرْزُقُكُمْ	۶۷	۲۱	۲۹	۳۹۶
لَهُ الْيَوْمَ	لَهُ الْيَوْمَ	۶۹	۳۵	۲۹	۳۹۹
مُكَذِّبِيْنَ	مُكَذِّبِيْنَ	۶۹	۴۹	۲۹	۳۹۹
لَحَقُّ الْيَقِيْنِ	لَحَقُّ الْيَقِيْنِ	۶۹	۵۱	۲۹	۳۹۹
سَاَلَ سَايِلٌ	سَاَلَ سَآئِلٌ	۷۰	۱	۲۹	۳۹۹
مِنْ عَذَابِ يَوْمَئِذٍ	مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ	۷۰	۱۱	۲۹	۴۰۰
اِنَّهَا لَظٰى	اِنَّهَا لَظٰى	۷۰	۱۵	۲۹	۴۰۰
مُشْفِقُوْنَ	مُشْفِقُوْنَ	۷۰	۲۷	۲۹	۴۰۰
غَيْرُ مَاْمُوْنٍ	غَيْرُ مَاْمُوْنٍ	۷۰	۲۸	۲۹	۴۰۰
دُعَاءِيْ	دُعَآءِيْٓ	۷۱	۶	۲۹	۴۰۱
اَلَمْ تَرَوْا	اَلَمْ تَرَوْا	۷۱	۱۵	۲۹	۴۰۱
اِنَّا سَمِعْنَا	اِنَّا سَمِعْنَا	۷۲	۱	۲۹	۴۰۲
مِنَ الْجِنِّ	مِنَ الْجِنِّ	۷۲	۶	۲۹	۴۰۲
ظَنُّوْا	ظَنُّوْا	۷۲	۷	۲۹	۴۰۲
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ	مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ	۷۲	۲۷	۲۹	۴۰۳
وَكَانَتِ الْجِبَالُ	وَكَانَتِ الْجِبَالُ	۷۳	۱۴	۲۹	۴۰۳
فَكَبِّرْ	فَكَبِّرْ	۷۴	۳	۲۹	۴۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلط	صحیح	سورۃ نمبر	آیت نمبر	پارہ نمبر	صفحہ
اِلَّاقَوْلُ الْبَشْرِ	اِلَّاقَوْلُ الْبَشَرِ	۷۴	۲۵	۲۹	۴۰۵
اِلَا فِتْنَةً	اِلَّا فِتْنَةً	۷۴	۳۱	۲۹	۴۰۵
اَنْ يُّوْتٰى	اَنْ يُّؤْتٰى	۷۴	۵۲	۲۹	۴۰۵
فَاِذَا قَرَاْنَهُ	فَاِذَا قَرَاْنٰهُ	۷۵	۱۸	۲۹	۴۰۶
نُطفَةً	نُطْفَةً	۷۵	۳۷	۲۹	۴۰۶
وَالْاُنثٰى	وَالْاُنْثٰى	۷۵	۳۹	۲۹	۴۰۶
اَلَيْسَ ذَلِكَ	اَلَيْسَ ذٰلِكَ	۷۵	۴۰	۲۹	۴۰۷
تَفْجِبْرًا	تَفْجِيْرًا	۷۶	۶	۲۹	۴۰۷
وَمَا اَدْرٰيكَ	وَمَآ اَدْرٰىكَ	۷۷	۱۴	۲۹	۴۰۸
مِمَّا يَشْتَهُوْنَ	مِمَّا يَشْتَهُوْنَ	۷۷	۴۲	۲۹	۴۰۸
وَاَمَّا مَنْ طَغٰى	فَاَمَّا مَنْ طَغٰى	۷۹	۳۷	۳۰	۴۱۰
اِلَّا ذِكْرُلِّلْعٰلَمِيْنَ	اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ	۸۱	۲۷	۳۰	۴۱۲
سُرُرٌ مَّوْفُوْعَةٌ	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ	۸۸	۱۳	۳۰	۴۱۶
مَرْضِيَّةً	مَرْضِيَّةً	۸۹	۲۸	۳۰	۴۱۷
لِلْيُسْرٰى	لِلْعُسْرٰى	۹۲	۱۰	۳۰	۴۱۸
وَالضَّحٰى	وَالضُّحٰى	۹۳	۱	۳۰	۴۱۸
كَعَصْفٍ	كَعَصْفٍ	۱۰۵	۵	۳۰	۴۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمان نونہالوں کی ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی نوراللہ مرقدہ نے اپنی کتاب "ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت" میں بڑی تفصیل اور جامعیت سے یہ بتایا ہے کہ ہندوستان میں شروع سے لیکر اب تک مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت کیا رہا ہے؟ نصاب تعلیم میں کن کن علوم وفنون کا درس شامل ہوتا تھا؟ طریقہ تعلیم کیا تھا اسی کتاب کے حصہ دوم میں آپ نے ایک جگہ اپنے مخصوص انداز تحریر میں مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم اور ضمنا رسم بسم اللہ کا بھی ذکر کیا ہے اور اسی ذکر خیر پران کی کتاب ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت کے ان مبارک فرمودات پر مذکورہ بالا عنوان اس ناچیز نے تجویز کیا ہے، امید ہے قارئین اس مضمون سے خاص طور پر محظوظ ہونگے۔(م۔ا۔ش)

ہندستانی نظام تعلیم کے سلسلہ کی ایک اور بات جو بہ ظاہر خواہ جتنی بھی ناقابل لحاظ نظر آئے مگر میرے خیال میں ارباب فکر کے لیے خاص توجہ کی دعوت دے رہی ہے وہ شیخ محدث دہلویؒ کی خود اپنی خودنوشتہ سوانح عمری کا وہ جزء ہے جس میں انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم کی یہ عجیب خصوصیت بیان کی ہے، شیخ نے اپنے حالات اخبار الاخیار کے آخر میں لکھے ہیں، اسی میں ارقام فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے

"اول از قرآن مجید بے سابقہ تعلیم و قواعد حروف تہجی کہ اطفال خوانند دو سہ جز بلکہ کمتر واللہ اعلم تعلیم فرمودند"

جس کا یہی مطلب ہوا کہ ہجاء کے حروف مفردہ کی تعلیم کے بغیر براہ راست قرآن کے حروف مرکبہ ہی سے شیخ کی تعلیم شروع ہوئی اور یہی بات سوچنے کی ہے، شیخ فرماتے ہیں کہ۔

"سبق در سبق ایشاں می نوشتند و من می خواندم،"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی روزانہ قرآن کی چند سطریں لکھ لکھ کر ان کو پڑھاتے تھے، حروف تہجی کی شناسائی کے بغیر مرکب الفاظ سے تعلیم کا آغاز اور اس میں اتنی کامیابی کہ شیخ فرماتے ہیں کہ وہی "دوسہ جز" جو اس طریقہ سے والد نے پڑھایا تھا۔

"قرآن ہمیں مقدار تعلّم کردوام"

آگے قرآن خوانی کا ایسا ملکہ پیدا ہوگیا، اور

چناں قوت رسید کہ ہر روز قدرے از قرآن می خواندم وہر مقدار کہ می خواندم پیش ایشاں (والد) می گذرانیدم

سنتے ہیں وہی قرآن جسے عموماً بچے برس برس بلکہ اس سے زیادہ مدت میں ختم کرتے ہیں شیخ فرماتے ہیں

دردوسہ ماہ ختم قرآن تمام کردم۔ اخبار۔ ص ۳۱۱

بچوں کی ابتدائی تعلیم کا مجھے ذاتی تجربہ نہیں ہے لیکن شیخ نے جو بات لکھی ہے اگر یہ ان کے والد کی کرامت یا خود ان کی غیر معمولی ذہانت کا نتیجہ نہیں ہے، تو ان لوگوں کے لیے جو اس مسئلہ میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور عملی تجربات کے مواقع بھی ان کو حاصل ہیں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اس کا تجربہ کریں بظاہر اتنی بات تو میری سمجھ میں بھی آتی ہے کہ حروف مفردہ کی تعلیم میں بچوں کو جیسے حروف سکھائے جاتے ہیں، الف، با، کی شکلیں پہچنوائی جاتی ہیں، بجائے ان کے خود الحمد اور اللہ وغیرہ کی شکلیں ان کو کیوں نہ پہچنوائی جائیں، تاہم مسئلہ غور طلب ہے، ہندوستان کی تاریخ میں چونکہ اس کا تجربہ ہوا ہے اس لیے ارباب نظر و فکر کے لیے اس کو پیش کر دیا گیا مجھے ایسا خیال آتا ہے کہ چند سال ہوئے حیدر آباد کی نمائش میں ایک صاحب نے اردو کے متعلق بھی کچھ اسی قسم کے تجربہ کا دعویٰ کیا تھا، لیکن معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا انجام کیا ہوا غالباً انہوں نے اپنی کتاب کا نام "بولتا قاعدہ" رکھا تھا، کاٹھیاوار کے رہنے والے تھے، مجھ سے بھی ملے تھے کہتے تھے کہ میرا قاعدہ تجربہ کی منزل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے گذر چکا ہے لیکن کسی نے توجہ نہ کی، شیخ نے اسی سلسلہ میں اپنی فارسی تعلیم کا بھی ذکر کیا ہے، لکھا ہے کہ

"شاید کہ چند جزواز بوستاں وگلستاں ودیوان خواجہ حافظ تعلیم کردہ باشند"

ان کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کی نظم ونثر کی تعلیم ان کی بس ان ہی چند کتابوں کے انتخابات تک محدود تھی اس کے بعد انہوں نے جو کچھ پڑھا عربی زبان ہی کے متعلق پڑھا، اور اس سے میرے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے فارسی کی جو شکل بنادی ہے، اور عربی الفاظ سے اس زبان کو انہوں نے مالامال کر کے جو قالب اس کا تیار کر دیا ہے، کم از کم اس فارسی میں قابلیت حاصل کرنے کے لیے مسلسل فارسی ہی کی کتابیں پڑھتے چلے جانا جیسے کسی زمانہ میں رواج تھا، یعنی یوسف زلیخا کی مثنوی، سکندر نامہ، بدر چاچ، بہار دانش، طغرا، مینابازار، رقعات عالمگیری، سہ نثر ظہوری، ترشیزی، ابوالفضل کے مکاتیب، انشائے خلیفہ، انوار سہیلی وغیرہ وغیرہ بیسیوں کتابوں کا ایک طومار تھا، لیکن پھر بھی جہاں کہیں کوئی قرآن کی آیت، عربی کا کوئی شعر، یا فقرہ یا عربی کا کوئی نامانوس لفظ یا نادر ابواب کے الفاظ ان کتابوں میں آجاتے تو طلبہ ہی کی نہیں مدرس صاحب کی پالکی بھی وہیں رکھ دی جاتی تھی، بچپن کے زمانہ میں خیال آتا ہے کہ گلستان کے عربی اشعار کا ترجمہ مکتب کے جو مولوی صاحب بآسانی کرا سکتے تھے، ان کا شمار فضلاء وقت میں ہوتا تھا، میرا خیال ہے کہ نظم، خصوصاً نثر کی ان تمام فارسی کتابوں کی ساری دشواریاں عربی الفاظ سے پیدا ہوئی ہیں، معمولی صرف ونحو، قدرے عربی ادب کے جاننے والوں کے نزدیک طغر، اور بدر چاچ، درہ نادرہ، انوار سہیلی وغیرہ کی عبارتوں کا حل کر لینا کچھ بھی دشوار نہیں ہوتا کہ ان کی دشواری عربی الفاظ ہی کی وجہ سے ہوتی ہے، اسی لیے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ فارسی کی تھوڑی سی مناسبت پیدا کر دینے کے بعد فارسی اور اردو ادب کی تکمیل کے لیے ضرورت ہے کہ بچوں کو عربی کی ابتدائی کتابیں بلکہ قرآن اور حدیث کے ذریعہ سے ادب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عربی کی تعلیم صرف ونحو کی معمولی تعلیم کے بعد دلانی زیادہ مفید ہو سکتی ہے، جس کی شہادت میں شیخ محدث دہلوی کو میں پیش کر سکتا ہوں، گلستاں بوستاں اور دیوان حافظ کے چند انتخابات کے سوا انہوں نے فارسی میں کچھ نہیں پڑھا تھا، لیکن فارسی زبان پر ان کو جو قدرت حاصل ہے، اس کا اندازہ ان کی فارسی کتابوں سے ان کے مکاتیب وغیرہ سے ہو سکتا ہے، ان کی معیاری فارسی کا کون انکار کر سکتا ہے، فارسی کے بڑے سے بڑے انشاء پرداز کے مقابلہ میں شیخ کا قلم پیچھے نہیں رہ سکتا، نظم بھی اچھی لکھتے ہیں اور یہی مشورہ میرا اردو کے لیے ہے کہ اردو کے لیے اردو ہی کی کتابوں پر کتابیں پڑھانے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تھوڑی بہت فارسی وہی جزوے چند از گلستاں وبوستان وخواجہ حافظ اسی قسم کے منظومات ومنثورات سے گذرنے کے بعد بچوں کو عربی میں لگا دیا جائے، عربی کی تعلیم میں فارسی اور اردو دونوں کی قوت اور ترقی کا راز مضمر ہے، کم وقت میں فائدہ زیادہ اور بہت زیادہ حاصل کیا جاسکتا ہے، بلکہ عربی کی تعلیم اگر قرآن کے پاروں اور مختصر حدیثوں کے ذریعہ سے دی جائے، یعنی بجائے ادبی قصوں اور اشعار کے ان ہی کو ادب عربی کے سکھانے کا ذریعہ بنایا جائے تو پھر مسلمان جس دینیات کے لزوم کا مطالبہ کر رہے ہیں، اس کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی، وقتی طور پر دینیات کے چند مسائل کا سکھا دینا، اور عمر بھر کے لیے بچوں میں اس کی صلاحیت پیدا کر دیتی کہ براہ راست خطاب الٰہی کے وہ مخاطب اور اپنے پیغمبر ﷺ کے مقاصد کو پیغمبر ہی کی زبان میں سمجھنے پر قادر ہو جائیں، دونوں میں کوئی نسبت بھی ہے، میں نے پہلے بھی اپنے اس مالیخولیا کا ذکر کیا ہے اور دوبارہ پھر دہرایا ہے، شاید کہ کسی صاحب دل صاحب عمل کو ان ناچیز مشوروں کی طرف توجہ ہو جائے۔

ہندوستان کے قدیم تعلیمی نظام میں جس چیز کی ہمیں کمی نظر آتی ہے یا کم از کم اس کا تذکرہ نہیں کیا جاتا، وہ عجیب بات ہے کہ ریاضی (حساب) کا مسئلہ ہے، اس میں شک نہیں کہ اسلامی عہد میں ہندوؤں کے سوا خود مسلمانوں میں بھی بعض بڑے بڑے محاسب گذرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ لیکن مکتب خانوں میں بچوں کو حساب بھی سکھایا جاتا تھا یا نہیں، اس کا پتہ نہیں چلتا، ہندوؤں کے یہاں تو جیسا کہ اب تک پاٹھ شالوں میں رواج ہے، تقریباً حساب ہی سے تعلیم کا آغاز ہوتا ہے، اور یہ خاص قومی مزاج کی علامت ہے، جس پر یہ قوم مفطور ہے۔

بر خلاف اس کے مسلمانوں پر خواہ وہ کسی حال میں ہوں، دین کا پہلو ہمیشہ غالب رہا ہے، اسی لیے سب سے پہلی چیز جس سے ان کے یہاں تعلیم کی ابتداء ہوتی ہے وہ قرآن کے حروف ہجا کی تعلیم ہے، ان کا خیال ہے اور بجا خیال ہے کہ آئندہ بچہ کے ساتھ کس قسم کے حوادث پیش آئینگے اسے کون جان سکتا ہے، تعلیم میں وہ کہاں تک جاسکتا ہے، ظاہر ہے کہ اس کی ضمانت کون دے سکتا ہے، اسی لیے ان کی نگاہ میں جو چیز ایک مسلمان کے لیے سب سے زیادہ اہم ہے، یعنی قرآن اس سے بچوں کو آشنا کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں، آئندہ اگر کچھ بھی نہ پڑھ سکا تو بیچارہ مرپٹ کر کچھ قرآن تو پڑھتا رہے گا، دنیا نہ سہی دین تو سنبھال لیگا، میرا بھی یہی خیال ہے کہ کچھ اور ہو یا نہ، لیکن قران کی حرف شناسی کا جو مرحلہ ہے، اس کو تمام مراحل تعلیم پر مقدم رکھنا چاہیے۔

ایک دلچسپ چیز اس سلسلہ میں ڈپٹی نذیر احمد مرحوم کی سوانح عمری "حیات النذیر" میں نظر آئی، مطلب یہ ہے کہ جب سے ہندوستان میں جدید نظام تعلیم کا رواج ہوا ہے، مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو معنی مطلب سمجھے بغیر بچوں کو قرآن پڑھانے کا مخالف ہے اور یہ گروہ اس طبقہ کے سوا ہے جو سرے سے قران پڑھانے کا ہی قائل نہیں، ظاہر ہے کہ یہ طبقہ تو قابل خطاب بھی نہیں ہے، کیونکہ ان کا مسلمانوں سے صرف نسلی تعلق ہے، دینی حیثیت سے وہ محمد رسول ﷺ کے دامن دولت کو چھوڑ چکے ہیں، اپنے مرنے جینے کا فلسفہ انھوں نے خود گڑھ لیا ہے یا بجائے محمد ﷺ کے اس سلسلہ میں وہ کسی دوسرے کے مشوروں پر ایمان لا چکے ہیں۔

لیکن جو ابھی مسلمان ہیں، مسلمان رہنا چاہتے ہیں، اور مسلمان ہی مرنا چاہتے ہیں خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی یہی چاہتے ہیں اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیے بھی یہی چاہتے ہیں، مگر باوجود اس کے ان کے دماغ میں کسی نے یہ وسوسہ پھونک دیا ہے کہ معنی مطلب سمجھے بغیر قرآن کے خود پڑھنے یا بچوں کو پڑھوانے کا کیا فائدہ ہے، یہ ترقی پسندوں کا گروہ ہے، شروع شروع میں ترقی پسندوں کی جو ٹولی ہندوستان میں بنی تھی اس کے ایک سرگرم رکن جیسا کہ سب جانتے ہیں ڈپٹی نذیر احمد صاحب بھی تھے، تجدد مآلی کا جنون جب شباب پر تھا، اس وقت ڈپٹی صاحب کے خیالات بچوں کو قرآن پڑھانے کے متعلق جو تھے، اسی کتاب میں ڈپٹی صاحب کے ایک خط سے (جو اپنے لڑکے مولوی بشیر احمد مرحوم) کے نام انہوں نے لکھا تھا، ان الفاظ میں منقول ہیں، ڈپٹی صاحب نے اپنے بیٹے کو لکھا تھا۔

"تم کو پہلے قرآن شریف شروع نہیں کرایا، کہ تم اس کو نہیں سمجھ سکتے اور بے سمجھے الفاظ کا دہرانا بے فائدہ اور لاحاصل ہے۔"

لیکن جوں جوں ترقی پسندی کا جوش ٹھنڈا پڑتا گیا، قبر کا گڑھا منہ پھاڑے سامنے جھانکتا نظر آنے لگا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈپٹی صاحب کے ہوش کچھ ٹھکانے ہوئے، اس کے بعد بچوں کو قران پڑھانے کے متعلق اپنی بدلی ہوئی رائے جو انہوں نے قلم بند کی تھی وہ اسی کتاب میں ہے۔ www.kitabosunnat.com

"بڑے ہو کر خدا جانے اعصاب دہن (یعنی منہ کے رگ پٹھوں) میں کچھ ایسی خشونت سختی و کرختگی آجاتی ہے کہ زبان جن حروف کے ادا کرنے کی ابتداء سے خوگر نہیں ہوتی پھر وہ اس سے بڑی عمر میں ادا نہیں ہو سکتے"

اور اسی تجربہ اور مشاہدہ نے ڈپٹی صاحب کو اس خیال کے قائم کرنے پر مجبور کیا کہ

"طوطے کی طرح پڑھنا بھی خاص کر مسلمان بچوں کے لیے ضروری ہے"

ڈپٹی نذیر احمد نے اس کے بعد ایک اور دل چسپ دلیل اس کی یہ پیش کی ہے۔

"اگر یہ بے سود ہو، تو مولود (پیدا ہونے والے نوزائدہ بچے) کے کان میں اذان کا دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی زیادہ بے سود فعل عبث ہے"

کوئی شبہ نہیں کہ ڈپٹی صاحب کا یہ سوال ایک چبھتا ہوا سوال ہے، مگر ظاہر ہے کہ اس دقیانوسی ترقی پسند انسان کو کیا معلوم کہ جس چیز کو آپ حجت میں پیش کر رہے ہیں، یعنی نو مولود بچوں کی کان والی اذان خود اسی کے افادہ پر ان ہی کے پروردہ ترقی پسند نو جوانوں کو کب اعتماد ہے۔

ڈپٹی صاحب نے اسی سلسلہ میں ایک دلچسپ اور تجربہ کی بات یہ بھی بیان کی ہے کہ

"سب سے بڑا فائدہ بچوں کو طوطوں کی طرح بے فہم مطلب قرآن پڑھانے سے مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ چاہے کوئی اس کو حسن عقیدت سمجھے، یہ ہے کہ قرآن خواں لڑکے زیادہ مودب اور کم آزار دیکھے جاتے ہیں، وجہ یہ کہ قرآن شریف پڑھنے کے لیے مؤدب بٹھائے جاتے ہیں، اور ادب رفتہ رفتہ داخل عادت ہو جاتا ہے"

ایک فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ

"قرآن سے بچوں کو تعلیم شروع کرنے کا یہ مفاد بھی کچھ کم نہیں کہ ذہین بچے لڑکے ہوں یا لڑکیاں مماثلت خطی کے سہارے قرآن کا اردو ترجمہ پڑھنے پر قادر ہو جاتے ہیں، بہ یک کرشمہ دو کار"

یہ بھی ان ہی کا آخری تجربہ ہے۔

تعلیم کے پرانے طریقے کے روسے قرآن پڑھنے کے ضمن میں بچے چھوٹی چھوٹی دس پانچ سورتیں بھی نماز کے لیے یاد کر لیا کرتے تھے، یا اب یہ حال ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کے لڑکے جو جدید طریقہ سے تعلیم پا رہے ہیں ان کو "الحمد" تک پوری نہیں آتی، درود اور التحیات کی کون کہے، اور آئے کہاں سے، بیچاروں کو راستہ پر ڈالا ہی نہیں۔ (ص ۱۲ حیات النذیر)

ایجوکیشنل کانفرنس کے پرانے جلسوں میں قدیم تعلیم کی تضحیک و تحمیق پر لکچر دینے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والوں کو دیکھ رہے ہیں، وہی لوگ جنہوں نے مسلمانوں کو اپنی راہ سے پھیرا تھا۔ آج اس کا دکھڑا لے کر بیٹھے ہیں کہ مسلمان بچوں کو "الحمد" بھی پوری یاد نہیں ہوتی۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے، عفا اللہ عنہم

بہر حال اگر ہمیں اس ملک میں مسلمان ہو کر جینا ہے اور مرنا بھی ہے اسلام اور ایمان کے ساتھ، اپنے متعلق بھی جن کا یہی خیال ہے، اور اپنے بچوں کے متعلق بھی جن کی یہی آرزو ہے، ان کے لیے ناگزیر ہے، خواہ کچھ بھی کہا جائے کچھ بھی سنا جائے لیکن قرآن مجید سے بچوں کی تعلیم کی ابتداء کا جو قاعدہ تیرہ سو سال سے نسلاً بعد نسلٍ ہر ملک اور خطہ میں چلا آرہا ہے اس کو بہر حال باقی رکھنا چاہیے۔

موج خوں سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے
آستاں یار سے اٹھ جائیں کیا؟

لیکن اسی کے ساتھ اس زمانہ کے جدید اسکولوں میں بچوں کو حساب کی تعلیم جس وقت اور جس عمر سے شروع کرائی جاتی ہے، اس سے بھی غفلت نہ برتنی چاہیے، میں نے جیسا کہ عرض کیا ہندوستان میں کیا ہوتا تھا، اس وقت تک کوئی وثیقہ اس باب میں نفیاً یا اثباتاً مجھے نہیں ملا ہے، لیکن ابن خلکان سے ابن سینا کی ابتدائی تعلیم کے متعلق جو فقرہ میں نے نقل کیا تھا، اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے ساتھ ساتھ حساب الہند اور دوسرے حسابی قواعد بچوں کو قدیم زمانہ سے سکھانے کا رواج مسلمانوں میں پایا جاتا تھا۔ بہر حال جہاں تک میرا خیال ہے کہ عام سرکاری مدارس کے میٹرک کلاس تک حساب کی جتنی تعلیم دی جاتی ہے، اسلامی مکاتب میں اتنی تعلیم حساب کی تو ضروری ہے، گویا اردو اور اردو کو قوی کرنے کے لیے فارسی فارسی میں زور پہنچانے کے لیے عربی کا ایک سلسلہ جاری رہیگا۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مضمون اسی کے ساتھ ساتھ حساب کا بھی مسلسل جاری رہنا چاہیے۔ میٹرک کی منزل تک اسی سلسلہ کو پہنچا دینا چاہیے۔ نیز حکومت وقت کی جو زبان ہو اس کی تعلیم کی بھی گنجائش آغاز تعلیم کے تیسرے چوتھے سال سے نکالنی چاہیے، قرآن کے سوا ان تینوں سلسلوں کو مکاتب میں جہاں تک میرا خیال ہے لازمی طور پر ہر بچہ کے لیے جاری رہنا چاہیے، البتہ عمر کے حساب سے بعض سلسلے، مثلاً حکومت کی زبان کا سلسلہ خصوصاً جب اجنبی زبان ہو، مناسب ہوگا کہ چند سال کے بعد شروع کیا جائے۔

ان تین لازمی سلسلوں کے ساتھ اور بھی کچھ گنجائش نکلے تو ایسے مضامین جو تعلیم کے بغیر نہیں آسکتے، ان کو بھی رکھا جاسکتا ہے، لیکن مسلمانوں کو بہر حال بزرگوں کا وہ طریقہ یعنی قرآن سے تعلیم کی ابتداء اس کو کسی حال میں قطعاً کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے البتہ سہولت پیدا کرنے کے لیے طریقہ تعلیم میں ردوبدل ممکن ہے، مثلاً شیخ محدثؒ نے جو طریقہ اپنی تعلیم کا بتایا ہے اس کو آزما کر دیکھا جائے، بہر حال کچھ بھی ہو، قرآن سے آغاز تعلیم یہ ہمارے بزرگوں کا وہ متروکہ ہے جس پر ہر زمانہ میں ہر اسلامی ملک نے اصرار کیا ہے، اسلامی گھرانوں میں بشرطیکہ وہ اسلامی باقی بھی رہ گئے ہوں، تسمیہ خوانی کی رسم کو جن خصوصیتوں کے ساتھ ہم آج پارہے ہیں، عجنسہ اپنے ان ہی لوازم کے ساتھ یہ رسم اسی ملک میں آج سے پانچ چھ سو سال پیشتر بھی ادا ہو رہی تھی، فوائد الفواد میں امیر حسن علا سجزی ناقل ہیں کہ

شنبہ شانزدہم ماہ محرم ۷۱۶ھ سعادت دست بوس حاصل شد، بندہ آں روز خرد کے را از اعزہ پیش برد، عرضداشت کرد کہ ایں را بہ قرآن خواندن فرستادہ می شود اول خدمت مخدوم آوردہ شدہ است تا بہ برکت نظر مخدوم و نفس پاک خدائے تعالیٰ او را قرآن روزی کند" (ص ۱۰۱)

اور یہی رواج بحمد اللہ مسلمانوں میں اب تک جاری ہے کہ شہر یا قصبہ، گاؤں میں نسبتاً جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیادہ صاحب دین و علم ہو، بچوں کا مکتب ان ہی سے کراتے ہیں، امیر حسن اس کے بعد لکھتے ہیں کہ سلطان المشائخؒ نے یہ سن کر "دعاء خیر ازانی داشت"

جب دعا ہو چکی

بعد ازاں تختہ بدست مبارک گرفت و نوشت "بسم اللہ الرحمن الرحیم"

"اللہ الرحمٰن الرحیم" کی یاد تو ہر کام سے پیشتر مسلمانوں کا دستور ہی ہے، لیکن عجیب بات ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آج بھی بچوں کے مکتب کا آغاز ہوتا ہے، سلطان المشائخؒ کے زمانہ میں بھی آغاز کے وہی الفاظ مروج تھے، حسن لکھتے ہیں کہ بسم اللہ کے بعد حضرت والا نے ارقام فرمایا۔

"رب یسر ولا تعسر" (اے اللہ علم کو آسان کر اسے دشوار نہ بنا)

"ا ب ت ث ج"

ہجا کے یہ حروف سلطان المشائخؒ نے اپنے دست مبارک سے لکھے، خرد ک آگے بڑھایا گیا، اور حضرت والا نے

"آں گاہ ایں حروف رابزبان مبارک خود تلقین کرد"

یہ چھ سو سال کی تسمیہ خوانی اور آغاز مکتب کی رپورٹ دلی کی ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ مسلمان اس ملک کے جس گوشہ میں بھی آباد تھے، باوجود مسافت کے رنگ سب کا ایک تھا، عہد خلجی و تغلقی میں یہ تماشا آپ کو دلی میں نظر آرہا ہے، آیئے، سیکڑوں میل دور دلی سے مشرق چلے آیئے، بہار آجایئے، یہاں مخدوم الملک حضرت شاہ شرف الدین یحیٰ منیریؒ مسند ارشاد پر جلوہ فرما ہیں، ان کے ملفوظات طیبہ معدن المعانی کے نام سے مطبوع ہو چکے ہیں، ایک مجلس کا ذکر جامع ملفوظ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"قاضی شرف الدین خواہر زادہ خود بردہ بود عرضداشت کہ امروز روز تعلیم خواہر زادہ بندہ ماست، مطلوب ایں است کہ اول تختہ پیش مخدوم آغاز کنند"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک ذہنیت، ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں، جن کے ذریعہ سے دلی میں بھی بچے آغاز مکتب کے لیے پیش کیے جارہے ہیں اور بہار میں بھی۔

دلی میں بھی آپ نے دیکھا تھا کہ تختہ کو لے کر سلطان المشائخ نے اس میں ارقام فرمایا تھا، یہاں بھی: یکھیے جامع ملفوظ لکھتے ہیں کہ قاضی شرف الدین نے عرض کیا

"اول تختہ بندگی مخدوم بدست مبارک نویسند، بندگی مخدوم عظمہ اللہ اجازت فرمود بدست مبارک ایں چہار حرف بنوشت اب ت ث بعدہ اوراہمیں چار حرف تعلیم کرد"

البتہ یہاں طریقہ تلقین میں ذرا سا فرق ہے، یعنی مخدوم الملک نے اس کے بعد خواہر زادہ قاضی کو کہا۔

"بگو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان یسیر ک (اللہ الرحمٰن الرحیم کے نام سے کہ علم کو تجھ پر آسان کرے")

بچہ نے "بسم اللہ تمام گفت بعدہ آں چہار حرف تعلیم تلقین فرمود"

اور بچہ سے صرف چار حروف ہی بسم اللہ کے ساتھ ادا نہیں کرائے گئے بلکہ ان یسیر ک نیز چنانچہ بندگی مخدوم تعلیم فرمود ہمچناں حروفہار ابگفت"

واللہ اعلم خود بچے نے سب کے ساتھ اسے بھی ادا کردیایاادا کرایا گیا، مکتب کی رسم ادا ہو گئی۔

"بعدہ بر لفظ مبارک راند کہ "الحمد للہ" وایں دعادر حق، وے ارزانی فرمود کہ حق تعالیٰ تراعالم گرداند"

بچہ کا مکتب ختم ہو گیا، اب بڑوں کی تعلیم شروع ہوئی جامع ملفوظ لکھتے ہیں کہ اسی مناسبت سے حضرت والا نے انسانیت کی ان بلندیوں کی طرف اشارہ فرمایا جو آدمی زادہ کو تعلیم عطا کرتی ہے، فرمایا عجب بات فرمائی

"از الف تاباو تا کجابا ئدر سانید"

خود جو یہ کہہ رہا تھا، اسی الف تابانے دنیااور دین کی مخدوم الملکی کے کس مقام تک اسے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہنچایا، کہ ابوالفضل جیسا طاغی بھی ان کے ترجمہ میں یہ لکھنے پر مجبور ہوا۔
فراواں تصنیف ازویادگار ازاں میان مکتوبات اُودر سر شکنی نفس آز موں دارد۔ (ج ۳ ص ۱۷۲)

شیخ محدث نے تو بجائے تعارف کے یہ ارقام فرما کر
"دے از مشاہیر مشائخ ہندوستان ست چہ احتیاج کہ کسے ذکرِ مناقب او کند اورا تصانیف عالی ست" (ص ۱۱۷)

اور صرف چند مکاتیب کو نقل کر کے بجائے بوئے کے مشک کے لیے بدیدہ کے تجربہ پر ان کے فضائل کو محول کر دیا۔

مکتب کے اس سلسلہ میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ سلطان المشائخ کی مجلس میں اس کا ذکر نہیں ہے کہ حسب دستور مکتب کے بعد دعوت یا مٹھائی وغیرہ کوئی چیز تقسیم ہوئی یا نہیں، غالب گمان یہ ہے کہ یہ رسم ادا ہوئی ہوگی، امیر حسن علا نے ذکر نہیں فرمایا، لیکن مخدوم الملک کے جامع ملفوظات نے اس کا بھی ذکر کیا ہے لکھتے ہیں "طعامے نیز آوردہ بودند پیش یاراں کشیدند ویک کاک (بسکٹ) وقدرے شیرینی بندگی مخدوم بستدوہماں پسرک راخورانیدن گرفت وایں لفظ فرمود کہ "ماخذمت توکنم" (معدان المعانی ص ۴۲)
ہر پہلی نسل پچھلی نسل کی خدام ہے گویا اسی نظریہ کی طرف گومزاحاً سہی اشارہ تھا، رحمہم اللہ اجمعین، شاید اس بہاری مخدوم کے اس بہاری خادم کی غرض اپنی بحواس سے بھی یہی ہو اللھم ارزقنا اتباعھم، وتقبل منا انك انت السمیع العلیم، ھذا واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلٰمین۔

خاکسار
مناظر احسن گیلانی
۱۷-ربیع المنور ۱۳۶۱ھ پنجشنبہ
حیدر آباد دکن، جوار الجامعۃ العثمانیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک صاحب علم کا مطالعہ و مشاہدہ

مولانا علم الدین سالکؒ اپنے دور کے مشہور صاحب علم و قلم انسان تھے، اسلامیہ کالج لاہور کے وائس پرنسپل رہے، طویل عرصہ پہلے ان کا انٹرویو ایک رسالہ میں شائع ہوا تھا، اس انٹرویو کا وہ حصہ جو ہمارے موضوع سے قدرے مناسبت رکھتا ہے، قارئین کی دلچسپی کے لیے شائع کیا جارہا ہے (انٹرویو نگار جناب عابد نظامی صاحب کہتے ہیں)

مولانا سے انٹرویو کے لیے ۷ جولائی کا دن مقرر ہوا۔ اس روز اتوار تھا۔ میں اور پروفیسر خالد بزمی صبح سویرے ہی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اپنے خوبصورت ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔ صوفے پر بیٹھتے ہی میں نے سوال کیا۔

"مولانا! آج کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں، انہیں ترجمے سے پڑھانا چاہیے۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"

مولانا نے فرمایا۔

"آپ نے بیٹھتے ہی سوالات شروع کر دیئے۔ چائے وائے پی کر آرام سے باتیں کریں گے"

بزمی صاحب بولے۔

"مولانا چائے آتی رہے گی۔ جب تک کچھ بات چیت ہو جائے"۔

میں نے اپنا سوال دہرایا تو مولانا نے مخصوص لہجے میں فرمایا۔

"جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں، وہ غلطی پر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے سر سید گروپ کے مولوی نذیر احمد نے سر سید کی ہاں میں ہاں ملائی کہ قرآن مجید بچوں کو طوطے کی طرح نہیں رٹانا چاہیے بلکہ اس کا مفہوم و مطلب بھی ان کے ذہن نشین کرانا چاہیے، مگر آخر عمر میں مولوی صاحب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے اس بات کی تردید کی اور کہا کہ بچپن میں بچوں کا گلا اور ان کی رگیں نرم و نازک اور ملائم ہوتی ہیں۔اس عمر میں اگر انہیں قرآن مجید کی قرأت سکھادی جائے تو وہ بڑی آسانی سے حروف کی صحیح ادائیگی پر قدرت حاصل کر سکیں گے۔اگر خدا توفیق دے اور ان کی قسمت میں یہ سعادت ہو تو وہ ترجمہ بڑے ہو کر سیکھ لیتے ہیں لیکن اگر بڑے ہونے تک ناظرہ ہی پڑھنا نہ آتا ہو تو ممکن ہے ذہن میں قرآن خوانی اور ترجمہ دانی کا شوق ہی نہ رہے۔اس لیے میری رائے میں قرآن حکیم بچپن میں بالکل نہ پڑھانے سے صرف ناظرہ پڑھانا بہر حال فائدہ مند ہے۔"

"مولانا! آج کل کچھ لوگ حدیث رسول ﷺ کے بغیر قرآن فہمی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا حدیث کے بغیر قرآن فہمی ممکن ہے؟"

"ہرگز نہیں، مولانا نے فرمایا۔"حدیث رسول ﷺ کے بغیر قرآن مجید کو ہرگز نہیں سمجھا جاسکتا۔سب سے زیادہ قرآن انہی لوگوں نے سمجھا تھا جنہوں نے خود صاحب قرآن سے قرآن کی تفسیر سنی تھی۔میری آرزو ہے کہ تعلیمی اداروں میں جہاں قرآن مجید پڑھایا جائے وہاں حدیث رسول ﷺ بھی ضرور پڑھائی جائے۔حضور ﷺ کی احادیث اور سیرت طیبہ کے بغیر قرآن سمجھنا ناممکن ہے۔باقی رہا حدیث رسول ﷺ کے بغیر قرآن فہمی کا دعویٰ کرنے والے تجدد پسند۔تو میرے نزدیک ان کی زندگیوں میں اسلام داخل ہی نہیں ہوا۔"

تجدد پسندوں کا ذکر آیا تو میں نے پوچھا۔

"مولانا! آپ موجودہ زمانے کی کن کن تفاسیر سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں نے ابھی عرض کیا ہے میں تفسیر بالحدیث کا زیادہ قائل ہوں۔ بخاری اور مسلم کا مطالعہ قرآن فہمی میں مدد معاون ہو سکتا ہے۔ تاہم موجودہ زمانے کی تفسیروں میں مولانا ابوالکلام آزادؒ اور سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیریں بہت اچھی ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی تفسیر بھی عیسائیت کے رد میں خوب ہے۔ ترجموں میں مجھے مولانا محمود حسنؒ اور مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ترجمے پسند ہیں"۔

یہ فرمایئے کہ آپ کو قرآن مجید سے دلچسپی کیونکر پیدا ہوئی ؟"

مولانا نے نہایت پر سکون لہجے میں جواب دیا۔

جب میں اسلامیہ کالج میں پڑھتا تھا تو وہاں ناظرہ قرآن مجید بڑے اہتمام سے پڑھایا جاتا تھا۔ پھر ایسے حالات ہوئے کہ میں دیال سنگھ کالج میں داخل ہو گیا وہاں قرآن مجید کا کوئی پیریڈ نہ تھا۔ بس شعر و شاعری اور کرکٹ کا زور تھا۔ اس ماحول میں مجھے بھی شاعری کی لت پڑ گئی۔ وہاں پروفیسر کے ایم میتر اہمیں عربی اور فارسی پڑھاتے تھے ایک روز انہوں نے مجھے بلایا اور شعر و شاعری میں میری بڑھتی ہوئی دلچسپی پر سرزنش کی۔ پوچھا۔

"تم غالب اور نظیری بن سکتے ہو ؟"

ڈرتے ڈرتے عرض کیا۔

"جی نہیں"۔

تو پھر بے کار جھک مارنے سے حاصل ؟ مسلمانوں کے لیے اقبال اور ظفر علی خاں دو شاعر کافی ہیں۔ تم تاریخ میں تحقیق کرو۔ اور ہاں سنو! تم قرآن مجید پڑھتے ہو یا نہیں ؟"

عرض کیا پڑھتا ہوں۔

پوچھا۔ "ترجمے سے یا ناظرہ ؟"

عرض کیا۔ ناظرہ

بولے۔ "ترجمے سے پڑھا کرو بلکہ بہتر ہے تفسیر حقانی دیکھا کرو۔ اس سے تمہیں شرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صدر ہوگی اور تمہاری زندگی میں انقلاب عظیم برپا ہوگا۔ تم میں سادگی بے خوفی اور بیباکی جیسی اسلامی خوبیاں پیدا ہوں گی"

اس کے بعد سالک صاحب نے ایک سرد آہ بھری اور سامنے دیوار پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"شرح صدر کا لفظ میں نے زندگی میں سب سے پہلے اپنے پروفیسر کے ایم میتر اسے سنا تھا۔ ہائے کیا زمانہ تھا کہ ہندو استاد مسلمان طلبہ کو ایسی تعلیم دیا کرتے تھے اور آج یہ زمانہ ہے کہ مسلمان لکچرار کلاس روم میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں"۔

پھر ایک لمحہ توقف کے بعد فرمایا۔

"آج کل تعلیم گاہوں میں استاد کو ملازم رکھنے کے لیے فرسٹ ڈویژن اور سیکنڈ ڈویژن جیسی باتیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تعلیم گاہ میں فرسٹ کلاس فسٹ ایم اے استاد تو آجاتا ہے لیکن وہ ملحد و زندیق بھی اسی درجے کا ہوتا ہے نتیجتہً طلباء دین سے بے گانہ ہو جاتے ہیں آج نئی نسل میں خدا کی ہستی اور اس کے دین کے بارے میں شکوک و شبہات اور غیر ملکی نظریات سے شغف بلکہ ان سے مرعوبیت محض اسی وجہ سے ہے۔ بے دین اور ملحد اساتذہ اپنے طلباء کو مذہب بیزار بنا دیتے ہیں۔ اور اس قلب ماہئیت کے لیے وہ ایمان کو تحلیل کر دینے والے زہر تشکیک کے ہلکے ہلکے لطیف ڈوز استعمال کرتے ہیں۔ میرے نزدیک استاد کی شخصیت میں قرآنی اثر کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اساتذہ کے تقرر کے وقت اس چیز کو بالخصوص معیار قرار دینا چاہیے۔ اساتذہ کے ذمے گلشن ذہن کی آبیاری کا فریضہ ہے۔ ان کی زندگیوں میں قرآنی اثر ہوگا تو لازماً طلبہ ان سے فیضیاب ہوں گے۔ اسی طرح والدین اور ائمہ مساجد بھی قرآنی اثر میں ڈوبے ہوئے ہونے چاہیں۔ آپ یقین کریں کہ میں کالج میں ان لڑکوں کو جماعت سے نکال دیتا تھا جو صبح قرآن مجید پڑھ کر نہیں آتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں چائے آگئی۔ نہایت لذیذ اور پر تکلف۔ پھر چائے کا دور چلا اور ساتھ ہی ساتھ علمی جرعات بھی چھلکتے رہے لیکن اس دوران میں مولانا کی گفتگو تفصیل سے نوٹ نہ کر سکا۔ خاص خاص منتشر باتیں مختصراً یہ تھیں۔

☆ "حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرمایا کرتے تھے کہ قرآنی وظائف پڑھنے چاہئیں۔ اس سے اگرچہ بعض اوقات نتائج دیر میں مترتب ہوتے ہیں لیکن وہ نہایت دیرپا ہوتے ہیں"۔

☆ "برصغیر میں سب سے پہلے مولانا عثمان خیبر آبادی نے (ناصر الدین محمود کے عہد میں) فارسی میں تفسیر لکھی۔ وہ چقندر اور پالک بیچتے تھے اور لوگوں کو مفت قرآنی تعلیم دیتے تھے"۔

☆ "درس نظامی جدید علوم سے عاری ہے۔ یہ مغلوں کے دور انحطاط کی یادگار ہے۔ بہادر شاہ کے زمانے میں مولوی نظام الدین سہالوی نے اسے مرتب کیا اور اسی زمانے میں یہ مدرسوں میں پڑھایا جانے لگا"۔

☆ "حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں کہ اسلام کتاب، سنت اور اجماع کا نام ہے"۔

☆ "ہندوستان میں سب سے زیادہ قرآن مجید کی خدمت چشتی سلسلے کے صوفیوں نے کی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا جماعت خانہ ہر وقت تلاوت قرآن کی آوازوں سے گونجتا رہتا تھا۔ ان کے ہاں سماع تک میں قرآن خوانی ہوتی تھی۔ اور اس پر لوگوں کو وجد و حال آتا تھا"۔

☆ "حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کو خلافت عطا فرماتے وقت قرآن مجید کا ایک نسخہ عطا فرمایا اور کہا بادشاہوں کو تاجپوشی کے وقت تلوار پیش کی جاتی ہے، میں تمہیں سلطان الہند بناتا ہوں اور تلوار کی بجائے قرآن پاک دیتا ہوں"۔

☆ "بابر نے خط بابری ایجاد کیا اور اپنے ہاتھ سے قرآن مجید لکھ کر مکہ مکرمہ بھیجا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٭ "۱۰۶۳ھ میں جب دارا شکوہ لاہور آیا تو اس وقت یہاں تیس ہزار حفاظ موجود تھے"۔

٭ "علامہ اقبالؒ کی زندگی میں قرآن نے عظیم انقلاب پیدا کیا۔ اگر علامہ میں قرآنی اثر نہ ہوتا تو وہ جوش جیسے شاعر ہوتے"۔

٭ "ابن مقفع (صاحب کلیلہ ودمنہ) ایک خوش الحان مسلمان بچے سے قرآن مجید سن کر مسلمان ہو گیا تھا"

٭ "کئی مسلمان علماء اور صوفیاء نے خطاطی کا پیشہ اختیار کیا اور اسے درجہ کمال تک پہنچایا چنانچہ مولانا علی متقی نے صرف ایک ورق پر قرآن مجید لکھا جو خوبی پڑھا جاسکتا تھا"

٭ "فیضی نے قرآن پاک کی تفسیر سواطع الالہام لکھی جس میں کوئی منقوط حرف استعمال نہیں کیا گیا"۔

چائے کے بعد پھر باقاعدہ گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا اب پہلے کی نسبت زیادہ چاق و چوبند نظر آرہے تھے۔ میں نے پہلو بدلتے ہوئے ان سے سوال کیا۔

"کیا آپ کے ابتدائی زمانے کی نسبت اب لوگوں میں قرآن خوانی کا شغف کم ہو گیا ہے؟"

"جی ہاں"۔ مولانا بولے۔

"ہمارے زمانے میں صبح سویرے مسلمان گھروں سے تلاوت کلام پاک کی آوازیں آیا کرتی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ میرے بچپن میں مسجدوں میں تراویح کے لیے جگہ نہ ملتی تھی شبینہ کا رواج عام تھا نتیجتہً مسلمانوں میں یہ بگاڑ نہ تھے جو قرآن پاک سے دوری کی وجہ سے ان میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ہمارے بچپن میں عورتیں گھروں میں آٹا گوندھتے وقت بھی قرآن خوانی کیا کرتی تھیں"۔

مولانا بڑی روانی سے بول رہے تھے۔ خطاطین قرآن کے تذکرے کے بعد دور کے تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا۔

"مولانا! لگے ہاتھوں صوفیاء کی قرآنی خدمات اور شغف کے بارے میں بھی کچھ ارشاد فرمادیجئے"

مولانا نے صوفے سے ٹیک لگائی اور پر سکون لہجے میں کہا۔

"حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز سلسلہ چشتیہ کے زبردست رکن تھے۔ آپ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے خلیفہ تھے۔ دکن میں تبلیغ اسلام کا بیشتر کام آپ ہی کے ہاتھوں سرانجام پایا۔ آپ سے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ اور آپ کی فتوحات کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا"۔

"فتح کار من بیشتر از تلاوت قرآن و سماع بود"۔

"آپ کا معمول تھا کہ دن میں دو مرتبہ درس دیتے تھے۔ یعنی چاشت اور نماز ظہر کے بعد۔ آپ نے قرآن پاک کی دو تفاسیر لکھیں جن کے مطالعے سے آپ کی عظیم الشان علمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حسان الہند مولانا غلام علی آزاد بلگرامی ان دونوں تفاسیر کے بے حد مداح ہیں۔

"اس کے بعد حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ ہیں جو سلسلہ چشتیہ صابریہ کے ممتاز رکن تھے۔ آپ جید عالم اور صوفی صافی تھے۔ ملا بدایونی آپ کی روحانیت اور علمی قابلیت کا بے حد معترف تھا۔ آپ کے صاحب زادے مولانا رکن الدینؒ سے حضرت مولانا کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

"پدر بزرگوار من از اولیاء بودند۔ تلاوت قرآن را وظیفہ داشتند در رسائل شرعیہ مطالعہ کردند"۔

اس مقولے سے حضرت گنگوہیؒ کے ذوق قرآن خوانی کا پتا چلتا ہے۔

"شاہجہان کے زمانے میں ایک بزرگ شیخ ابو المعالیؒ تھے۔ امن و سکون کا دور دورہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رعایا خوش حال تھی۔ گھر گھر علم وادب کے چرچے تھے۔ بادشاہ قدر دان اور امیر شوقین تھے۔ ان کی معارف نوازی اور ادب پروری کے افسانے ایران عراق تک پھیلے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے اہل کمال قدردانی کے خیال سے کھنچے چلے آتے تھے۔ ان کی وجہ سے شاہجہان آباد رشک عالم بنا ہوا تھا ہر مسجد ایک دار العلوم اور ہر محلہ ایک دار الفنون تھا"۔

"شیخ ابو المعانیؒ شاہ جہان آباد پہنچے۔ ایک مسجد کے حجرے میں قیام کیا۔ کچھ عرصے تک گمنامی کی حالت میں پڑے رہے۔ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ ہفت قرأت کے بھی ماہر تھے۔ آواز میں سوزوگداز تھا۔ خوش الحان اتنے تھے کہ جب قرآن کریم کی تلاوت ترتیل سے کرتے تو سنگ دل سے سنگ دل انسان کا دل بھی موم ہو جاتا۔ جب آپ کی شہرت شہر میں ہونے لگی تو ایک امیر نے موقعہ پا کر بادشاہ کی خدمت میں آپ کا ذکر کیا بادشاہ نے اسی وقت فرمان بھیج کر آپ کو دربار میں طلب کر لیا۔

"رمضان کا مہینہ تھا۔ بادشاہ اور امیر روزے سے تھے۔ دربار کی فضا برکات اور روحانیت سے لبریز تھی۔ شاہ جہاں نے خواہش ظاہر کی کہ شیخ رمضان المبارک کے متعلق آیات تلاوت فرمائیں۔ شیخ نے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰن. الخ والی آیات تلاوت کیں۔ بادشاہ پر رقت طاری ہو گئی۔ جب شیخ نے یہ آیات ختم کیں تو بادشاہ نے انہیں مکرر پڑھنے کو کہا۔ اب شیخ نے دوسری قرأت میں ان کی تلاوت کی بادشاہ پہلے سے زیادہ متاثر ہوا۔ غرضیکہ شیخ نے ان آیات کو ہفت قرأت میں سنایا۔ بادشاہ ان کے کمال فن سے بہت مسرور ہوا۔ انہیں شمس القراء کا خطاب دیا اور بلگرام کے قریب مدد معاش کے طور پر جاگیر بھی عطا کی"۔

سالک صاحب اس طرح بول رہے تھے جیسے ان کے سامنے بے شمار کتابیں کھلی ہوئی رکھی ہوں حالانکہ کتاب تو در کنار ان کے سامنے کوئی ایسا کاغذ بھی نہ تھا جس پر اشارات لکھے ہوتے۔ ستر برس کے بزرگ کا اتنا قوی حافظہ میرے لیے بڑی حیران کن بات تھی۔ اتنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سالک صاحب کے کوئی مہمان آگئے۔ گھڑی پر نظر پڑی تو معلوم ہوا چار گھنٹے گزر چکے ہیں۔ طے پایا کہ کل شام کو پھر کچھ باتیں ہوں گی۔

دوسرے روز پیر کو حاضر ہوا تو سالک صاحب میرے منتظر تھے۔ پہلے چائے کا دور چلا اس کے بعد باتیں شروع ہوئیں۔ میں نے پوچھا۔

"مولانا آج کل تجوید و قرأت کے مقابلے ہوتے ہیں ان کی افادیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟"

سالک صاحب نے اپنے سر سے ٹوپی اتار کر میز پر رکھی اور سر کو کھجاتے ہوئے کہا۔

"تجوید کے مقابلے میرے نزدیک محض تسکین نغمہ کی خاطر ہوتے ہیں۔ اس سے لوگوں کی توجہ قرآن کی روح کی طرف نہیں بلکہ آواز کی طرف مرکوز رہتی ہے حضرت زبیرؓ کا واقعہ ہے کہ ان کا بچہ قرآن مجید سنتا تھا تو زمین پر لوٹتا تھا حضرت زبیرؓ نے اسے بلایا اور کہا خبر دار! تم حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے زیادہ قرآن فہم نہیں ہو۔ یہ زمین پر لوٹنا بند کرو"۔

اس کے بعد سالک صاحب کچھ لمحوں کے لیے رکے اور پھر بولے۔

بات یہ ہے ہر چیز کی روح ہی اس کی اصل ہوتی ہے۔ روح نہ رہے تو وہ چیز ختم ہو جاتی ہے۔ قرآن تسکین نغمہ کے لیے نہیں ایک عظیم انقلابی کتاب ہے۔ اسے جو لوگ تسکین نغمہ بناتے ہیں وہ اس کی روح سے مستفیض نہیں ہو سکتے"۔

میں نے عرض کیا۔

"مولانا! اس دور میں ہر طرف ریڈیو اور ٹیلویژن سے گندے گانے امڈ رہے ہیں۔ اگر کچھ لوگوں (خصوصاً نوجوانوں) کی توجہ قرأت و تجوید کی طرف منعطف کی جائے تو کیا یہ بہتر صورت نہ ہو گی؟ قرآن کے ساتھ نغمگی ہو بھی تو کم سے کم وہ نغمگی ایک اچھے پیغام اور ایک پاکیزہ کلام کا لباس بنے گی۔ اس سے وہ فساد قلب و نظر تو پیدا نہ ہو گا جو فلمی اور ریڈیائی اور ثقافتی نغمگی سے ہوتا ہے"؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مولانا نے پوری توجہ سے میرا سوال سنا۔ اور فرمایا۔

"قرآن مجید موسیقی کی جگہ لینے اور گنڈے تعویذ کے لیے نازل نہیں ہوا تھا۔ اس کے الہامی الفاظ براہ راست انسانی قلوب پر دستک دیتے ہیں۔ انہیں نغمات کے ساروں کی ضرورت نہیں۔ وہ کونسی نغمگی تھی جس نے حضرت عمرؓ کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا"؟

"اچھا مولانا یہ بتایئے کہ نئی تعلیمی پالیسی کے پیش نظر قرآن حکیم کی تعلیم کے کیا انتظامات ہونے چاہیں"۔

اس سوال کے جیسے وہ منتظر تھے، بولے۔

"اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ ہائی اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں قرآن مجید ترجمے کے ساتھ پڑھایا جائے تاکہ آئندہ نسلیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھ سکیں۔ اس کے ساتھ عربی زبان اور کلاسیکی ادب اور گرامر کا پڑھانا بھی ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مطلب سمجھنے میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔ دوسرے قرآن کریم عربوں کے قدیم محاورے کے مطابق نازل ہوا تھا۔ بعض ایسے الفاظ ہیں، جن کے معانی جدید عربی میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ ہر زبان کا کلاسیکی ادب اس ماحول کا عکاس ہوتا ہے جس ماحول میں وہ قوم اور اس قوم کا معاشرہ ان ایام میں متداول تھا۔ اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ کلاسیکی ادب در حقیقت ایک قوم کا کلچر ہوتا ہے۔

قرآن طوطے کی طرح رٹا دینا کافی نہیں کیونکہ اس وقت طلبہ کی نظر نہ تو قرآنی تعلیمات پر ہوگی اور نہ ہی وہ اس کے مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ نیز قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے والے اساتذہ ایسے ہونے چاہیں جن کی زندگی اور ہر نقل و حرکت قرآنی ارشادات کے مطابق ہو۔ دوسرے لفظوں میں استاد کو خود نمونہ بن کر لڑکوں کے سامنے آنا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو پھر اس تعلیم کا مقصد فوت ہو جائے گا"۔

"مولانا! ہندوستان کے غیر مسلموں نے بھی قرآن سے کوئی اثر قبول کیا یا نہیں"؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا چند لمحوں کے لیے سوچ میں پڑ گئے۔ ان کی ژرف بین نگاہیں عالمِ تصور میں کچھ تلاش کرنے لگیں سوچ کی گہرائیوں سے ابھرتے ہوئے انہوں نے کہنا شروع کیا۔

"جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو ان میں ایسے بزرگ تھے جن کی زندگی سرمو سنت نبوی ﷺ سے اِدھر اُدھر نہ تھی۔ ان کے معاملات سنت کے عین مطابق تھے اس لیے ابتدائی دور میں صرف سلف صالحین کی زندگی ہی باعث تبلیغ بن جایا کرتی تھی۔ زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں انحطاط واقع ہوتا گیا اور معاملہ درس و تدریس کی حد تک رہ گیا۔ ہندوستان میں تین مسلمان بادشاہوں نے یہ کوشش کی کہ یہاں کا کلچر یک زبانی ہو۔ ان میں سلطان زین العابدین بڈشاہ والی کشمیر نے کوشش کی اور کشمیری پنڈتوں کو فارسی پڑھنے اور حکومت میں دخیل ہونے کی دعوت دی۔ اس کے بعد سکندر لودھی نے ایسا کیا۔ آخر میں اکبر اعظم نے یہی کام کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہوئے جو درس و تدریس میں حصہ لیتے اور مسلمانوں کے علوم و فنون پڑھایا کرتے تھے۔ سکندر لودھی کے زمانے میں پنڈت ڈونگر مل درس قرآن دیا کرتے تھے۔ کشمیر میں بعض لوگوں نے درس و تدریس میں حصہ لیا اور مسلمانوں کی کتابیں پڑھیں۔ شروع شروع میں انہوں نے اپنا نام بدستور رہنے دیا مگر جب اسلام ان میں سرایت کر گیا تو انہوں نے اپنے نام بھی تبدیل کر لیے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ جن لوگوں نے نام تبدیل نہ کئے۔ ان میں پنڈت جوہر ناتھ کا نام سرفہرست ہے۔ انہوں نے قرآن، تفسیر اور حدیث کا علم حاصل کیا۔ حج کے لیے حجاز گئے اور ابن حجر عسقلانیؒ سے حدیث کی تکمیل کی۔ اسی طرح اور بھی بہت سے واقعات ہیں جو تاریخ کی ورق گردانی سے یکجا کیے جا سکتے ہیں"۔

مغرب کا وقت قریب تھا نماز کے بعد مولانا کو کہیں تشریف لے جانا تھا، اس لیے میں نے آخری سوال کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"آپ اپنے بزرگوں کی قرآنی خدمات اور قرآن سے ربط کے بارے میں کچھ بتائیں"۔
"اپنے بزرگوں کی قرآنی خدمات"؟ مولانا نے فرمایا۔

میں فقط اپنے والد حاجی جلال الدینؒ کو جانتا ہوں۔ وہ بالکل ان پڑھ تھے لیکن جب وہ اسلام کے بارے میں گفتگو کرتے اور قرآن کے نکات بیان کرتے تو کسی کو یقین نہ آتا کہ وہ ان پڑھ ہیں۔ بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ نے انہیں صدق مقال اور رزق حلال کی توفیق بخشی تھی۔ برائیوں سے اجتناب برتتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا۔

"جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے دو نمازوں کے سوا میں نے سب نمازیں مسجد میں باجماعت پڑھی ہیں۔ ایک بار میں سخت بیمار تھا اور دوسری دفعہ اتنی شدید بارش تھی کہ میں مسجد میں نہ جا سکا۔

مولانا نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

جن دنوں وہ اپنی فٹن چلایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک تانگہ اور اس کا آشنا ان کی فٹن میں سوار ہو کر دریا پر گئے۔ بارش سخت ہو رہی تھی۔ نماز کا وقت آیا۔ والد نے وضو کیا۔ نماز پڑھی اور سجدے میں گر کر رو رو کر اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ میں فقط اتنی آسودگی چاہتا ہوں کہ وقت پر نماز پڑھ لیا کروں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور ایک وقت آیا کہ وہ تیس تانگوں کے مالک تھے اور شہر میں معزز ترین انسان سمجھے جاتے تھے۔ ان کا عام وطیرہ یہ تھا کہ فجر کی نماز کے بعد مولانا نجم الدین پروفیسر اورینٹل کالج کے درس میں شریک ہوتے تھے۔ یہ درس مسجد خوجیاں اندرون موچی گیٹ میں ہوا کرتا تھا۔

"میرے والد نے پہلے اپنے بچوں کو قرآن پاک پڑھایا اور بعد میں سکولوں میں داخلہ دلوایا۔ اس کے علاوہ ہر کام قرآن وحدیث کی روشنی میں کرتے اور اس معاملے میں کسی کی پروانہ کرتے تھے۔ یہ قرآن پاک کی تعلیمات ہی کا اثر تھا۔ میرے سب بھائیوں نے قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کریم پڑھا۔ والد صاحب جب تک زندہ رہے، ہم سب بھائی ان کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے اور درس سننے جاتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے خاندان میں اب تک بچے کو پہلے قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور اس کے بعد اسکول میں داخل کرایا جاتا ہے"۔

قریب کی مسجد سے مغرب کی اذان ہوئی تو مولانا اٹھ کھڑے ہوئے۔ اٹھتے اٹھتے میں نے پوچھا۔

"مولانا! قرآن نمبر کے قارئین کے لیے کوئی پیغام"؟

"اچھا" مولانا نے فرمایا "سورہ بقرہ کی یہ آیات میری طرف سے قرآن نمبر کے قارئین تک بطور پیغام پہنچادیں۔ www.kitabosunnat.com

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ.

ترجمہ۔ (مسلمانو!) نیکی یہی نہیں ہے کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف کرو نیکی ان کی ہے جو اللہ اور روز قیامت اور ملائکہ اور کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھیں اور اپنا مال اللہ کی محبت میں قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں کی ضروریات اور (غلامی وغیرہ سے مظلوموں کی) گردنوں (کے چھڑانے) میں لگائیں اور نماز پڑھتے رہیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں اور جو عہد کریں اپنے عہد کو پورا کریں اور مفلسی، بیماری اور حالت جنگ میں صابر رہیں۔ یہ لوگ صادق ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں"

(بشکریہ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملکوتی تلاوت قرآن

حال ہی میں حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کی ایک کتاب "احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن" شائع ہوئی ہے اس کتاب میں حضرت گیلانیؒ نے اپنے اساتذہ کا تذکرہ بھی اپنے مخصوص انداز میں کیا ہے ان اساتذہ میں حضرت مفتی عزیز الرحمن قدس سرہ بھی شامل ہیں، ایک جگہ مذکورہ بالا عنوان کے تحت ان کی تلاوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "وہ قرآن کے حافظ تھے، میں نے سنا ہے کہ مغرب کے بعد اوابین والی نماز میں آٹھ پارے روزانہ پڑھنے کے ملتزم تھے، اپنی مسجد میں امامت خود کرتے تھے، ان کی قراءت پر ایک سیدھے سادے ہندوستان کے قصباتی مسلمان کے لب ولہجہ کا رنگ غالب تھا، اگرچہ اصولاً تجوید کے ہر قاعدے کی پوری رعایت کی جاتی تھی بلکہ شاید تجویدی اصولوں کے مطابق قرأت ان کی عادت ہو گئی تھی، لیکن مصنوعی قرأت سے دور کا سروکار بھی انکی یہ قرأت نہیں رکھتی تھی، کبھی کبھی کسی کسی وقت کی نماز کے پڑھ لینے کی سعادت اس کورحت کو بھی اللہ کے اس ولی کے پیچھے میسر آجاتی تھی، یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا شبیر احمد مرحوم پر صوفیانہ مشاغل کا غلبہ تھا، مفتی صاحب کی مسجد کے حجرے میں دو چلہ کش تھے، فقیر بھی تراویح کے وقت حاضر ہو جاتا، اور چند ٹوٹے پھوٹے سننے والے مسلمانوں کے ساتھ یہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا، ایسا کیوں کرتا تھا، نہ قرأت ہی میں کان کو کوئی خاص لذت ملتی تھی نہ کچھ اور تھا، لیکن دل یہی کہتا تھا کہ شاید زندگی میں پھر ایسے سیدھے سادے لہجے میں قرآن سننے کا موقع نہ ملے گا، اور دل کا یہ فیصلہ صحیح تھا، نمازیوں میں مولانا شبیر احمدؒ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریک رہتے تھے، اسی زمانے میں ایک دفعہ جو واقعہ پیش آیا، اب بھی جب اسے سوچتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل کانپنے لگتا ہے، مفتی صاحب قبلہ حسب دستور وہی اپنی نرم نرم سبک رو آواز میں قرآن پڑھتے چلے جاتے تھے، اسی سلسلہ میں قرآنی آیت وبرزوا للہ الواحد القھار "اور کھل کر لوگ سامنے آگئے اللہ کے جو اکیلا ہے اور سب پر غالب ہے" پر پہونچے، نہیں کہہ سکتا کہ مفتی صاحب خود کس حال میں تھے، کان میں قرآن کے یہ الفاظ پہونچے اور کچھ ایسا معلوم ہوا کہ کائنات کا سارا حجاب سامنے سے اچانک ہٹ گیا، اور انسانیت کھل کر اپنے وجود کے آخری سرچشمے کے سامنے کھڑی ہے، گویا جو کچھ قرآن میں کہا گیا تھا، محسوس ہوا کہ وہی آنکھوں کے سامنے ہے اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا تھا، شاید خیال یہی تھا کہ غالباً میرا یہ ذاتی حال ہے۔ مگر پتہ چلا کہ میرے اغل بغل جو نمازی کھڑے ہوئے تھے، ان پر بھی کچھ اسی قسم کی کیفیت طاری تھی، مولانا شبیر احمد صاحبؒ کو بے ساختہ چیخ نکل پڑی، یاد آرہا ہے کہ چیخ کر غالباً وہ تو گر پڑے، دوسرے نمازی بھی لرزہ براندام تھے چیخ وپکار کا ہنگامہ ان میں بھی برپا تھا، لیکن مفتی صاحب کو وہ قارنے ہوئے امام کی جگہ اسی طرح کھڑے تھے، جدید کیفیت ان پر جو تھی وہ صرف یہی تھی کہ خلاف دستور بار بار اس آیت کو مسلسل دہراتے چلے جاتے تھے، جیسے جیسے دہراتے، نمازیوں کی حالت غیر ہوتی چلی جاتی، آخر صف درہم برہم ہو گئی، کوئی ادھر گرا ہوا تھا، کوئی ادھر پڑا ہوا تھا، آہ آہ کی آواز مولانا شبیر احمد کی زبان سے نکل رہی تھی صف پر ایک طرف وہ بھی پڑے ہوئے تھے، کچھ دیر کے بعد لوگ اپنے آپ میں واپس ہوئے، تازہ وضو کر کر کے پھر نئے سرے سے صف میں شریک ہوئے جہاں تک خیال آتا ہے۔ مفتی صاحب دارو گیر چیخ وپکار، صیحہ اور نعرہ کے ان تمام ہنگاموں میں اپنی جگہ کھڑے ہوئے، اس آیت کریمہ کی تلاوت میں مشغول رہے، جب دوبارہ صف بندی ہوئی تب پھر آگے بڑھے۔ (احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن - ۱۹۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

افادات حکیم الامت نور اللہ مرقدہ

ترتیب : مولانا محمد اقبال قریشی

رمضان اور قرآن

رمضان اور قرآن کا باہمی تعلق گل و بلبل کی مانند ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ط (البقرہ آیت ۱۸۵) ماہ رمضان المبارک وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ اور قرآن دونوں بندہ کے لئے شفاعت کرتے ہیں روزہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ میں نے اس کو دن میں کھانے اور پینے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجئے اور قرآن شریف کہتا ہے کہ یا اللہ میں نے رات کو اس کو سونے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجئے پس دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(احمد، ابن ابی الدنیا، طبرانی)

قبر میں جب عذاب بائیں طرف سے بڑھتا ہے تو روزے اس کو روکنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ الصوم جنۃ روزہ ڈھال ہے۔

اسی طرح قبر میں جب عذاب سرہانے کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو قرآن اسے روکنے کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے جو اس کے دماغ میں محفوظ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق القرآن

عبیدہ ملیکیؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اے قرآن والو قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔
کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں تدبر کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچو اس کا بدلہ دنیا میں طلب نہ کرو کہ (آخرت) میں اس کے لئے بڑا اجر و بدلہ ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حقوق تلاوت

تین قسم کے ہیں ظاہر، باطن اور ابطن، سب سے مقدم ظاہری ہے اور سب سے مؤکد ابطن۔ حق ظاہری ترتیل ہے۔ جب قرآن مجید پڑھے باوضو، پاک کپڑا ہو، جگہ پاک ہو وہاں بدبو نہ ہو، قبلہ رو ہو تو بہتر ہے حرف صاف صاف پڑھے جب بالکل دل نہ لگے اس وقت موقوف کر دے۔ پڑھتے وقت دل حاضر ہو۔ (فروع الایمان)
اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑو مت، پڑھتے جاؤ۔ ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ اگر قرآن پڑھا ہو تو اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول جاؤ گے اور سخت گنہگار ہو گے (تعلیم الدین)
اور حق باطنی معانی کا سمجھنا اور ابطن عمل ہے۔ اب لوگ حق اول جو سب سے سہل ہے چھوڑ بیٹھے نفس کے اس کہنے سے کہ تم قرات میں عاصم یا حفص تو نہیں ہو سکتے پھر سیکھنے سے کیا فائدہ۔
دوسرا حق تلاوت فہم معانی ہے جو محض ترجمہ دیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسرا حق تلاوت عمل ہے یہ سب سے مؤکد ہے اس کی ہمت کرو اور اس کے ذریعہ یعنی علم کو اختیار کرو۔ علم کو کسی طرح نہ چھوڑو حتی کہ اول میں اگر علم کا عزم بھی دل میں نہ پاؤ تب بھی پڑھے جاؤ علم خود دل کو درست کر دے گا۔ تمہارے ذرا سے ارادے کی دیر ہے اس سے سب حقوق قرآن ادا ہو سکتے ہیں۔ (حقوق القرآن ص ۴۲، ۴۳، ۴۴)

قرآن مجید کا ادب

قرآن مجید کا بہت ہی ادب کرنا چاہئے۔

۱۔ اس کی طرف پاؤں نہ کرو۔

۲۔ اس کی طرف پیٹھ نہ کرو۔

۳۔ اس سے اونچی جگہ پر مت بیٹھو۔

۴۔ اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ رحل یا تکیہ پر رکھو۔

۵۔ اگر وہ پھٹ جائے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑے دفن کر دو۔ (حیوٰۃ المسلمین ص ۱۱۶)

اوراق قرآن کہنہ جو نا قابل تلاوت ہو جاویں ان کو پاک پارچہ میں باندھ کر قبرستان کی کسی محفوظ جگہ میں دفن کر دینا مناسب ہے۔ اوراق کی تمزیق (چیرنا پھاڑنا) خلاف ادب و احترام ہے۔ (کمالات اشرفیہ ص ۲۱۶)

(حضرت حکیم الامت تھانوی کا ارشاد ہے۔ قرآن مجید کو پاک جگہ دفن کیا جائے مگر اس پر بغیر کسی حائل کے مٹی نہ ڈالی جائے بلکہ جس طرح میت کی قبر میں تختے یا پتھر کی سلیں وغیرہ رکھ کر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی تدفین میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے کیونکہ اس صورت میں ادب و احترام اور اعزاز و اکرام زیادہ ہے)

۶۔ قرآن پاک کا ضروری ادب یہ ہے کہ اس کو بلا وضو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ بعض لوگ قرآن مجید سے بچوں کے نام نکلواتے ہیں۔ اور بعض اس سے فال نکالتے ہیں یہ دونوں کام خلاف ادب ہیں۔ قرآن پاک اس مقصد کے لئے نازل نہیں ہوا تفصیل کے لئے دیکھئے۔

(اصلاح انقلاب امت ج ا ص ۵۵ تا ۵۷)

۸۔ قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی موجودگی میں ہمبستری نہ کرے۔ اور اگر ایسا کرنا چاہے تو قرآن مجید کو ڈھانپ لے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے وان لا یجامع بحضرتہ فان اراد سترہ۔

آداب تلاوت

آداب تلاوت بہت ہیں مگر طریق ذیل سب کا جامع ہے۔

ا۔ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے۔ وضو کر کے روبقبلہ اگر سہل ہو ورنہ جیسے موقع ہو خشوع کے ساتھ بیٹھے۔

۲۔ یہ تصور کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ قرآن پڑھ کر سناؤ۔

۳۔ یہ تصور کرے کہ اگر کوئی مخلوق مجھ سے ایسی فرمائشیں کرتی تو میں کیسا پڑھتا۔ تو خدا تعالیٰ کی فرمائش کی تو زیادہ رعایت چاہئے۔ اور اس کے بعد تلاوت شروع کرے۔

(اصلاح انقلاب امت ج ا ص ۵۳)

بعض گا گا کر پڑھتے ہیں۔ اور بعض نے ایک اور طریق اختراع کیا ہے کہ ایک قاری ایک آیت پڑھتا ہے۔ دوسرا اس سے اگلی آیت اور تیسرا اس سے اگلی واضح ہو کہ یہ سب ادبِ قرآن کا ضائع کرنا ہے۔ اس میں تغنی مذموم اور قطع کلمات واختلال نظم یہ مفاسد علیحدہ ہے۔

(اصلاح انقلاب امت ج ا ص ۵٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ تلاوت

تحریر مولانا ابرار عالم مدرس مدرسہ جامعہ نوریہ

تلاوت کا مفہوم۔

تلاوت کا مادہ پورے قرآن کریم میں مختلف صیغوں میں ۶۳ مرتبہ استعمال ہوا ہے قاموس القرآن ص۔ ۸۸ میں لکھا ہے کہ ان تمام مقامات میں تلاوت کا لفظ اپنی مختلف شکلوں میں صرف چار معانی میں استعمال ہوا ہے۔(۱)نزول کے معنی میں (۲) کتابت کے معنی میں (۳) قراءت کے معنی میں (۴)اتباع کے معنی میں۔ لیکن جب کوئی شخص قرآن کریم پڑھ رہا ہو تو ان چار مذکورہ معانی میں سے صرف آخری دو معانی ہی لیے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم آخری دو معنی کی مناسبت تلاوت قرآن سے کر کے دکھاتے ہیں۔

اگر تلاوت کا معنی قرأت لیا جائے تو اس وقت تلاوتِ قرآن کا مطلب ہو گا قراءتِ قرآن اور معنی واضح ہے جیسا کہ سورہ فاطر آیت ۲۹ میں تلاوت، قرأت کے معنی میں مستعمل ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ (ای یقرأونه).

"بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں" یعنی اس کو پڑھتے ہیں۔

اور اگر تلاوت کا معنی اتباع، فرمانبرداری اور پیچھے چلنا مراد لیا جائے جیسا کہ "سورۃ الشمس" میں ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا (ای تبعها).

"قسم ہے سورج کی اور اس کے چاشت کے وقت کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے"

تو اس وقت تلاوت قرآن کا مطلب ہو گا قرآن کی تابعداری و فرمانبرداری یعنی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم جب قرآن پڑھے تو اس وقت اس کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ میں قرآن کو اپنا رہبر اور رہنما بنا کر اس کی تابعداری کروں گا اور اس کے نقش قدم پر چلوں گا اور اس کی ہدایت میں اپنی پوری زندگی گزاروں گا چاہے وہ ہدایت ہماری طبیعت اور خواہشات نفسانی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اور چاہے وہ ہماری فہم و فراست سے ماورا ہی کیوں نہ ہو۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر تلاوت کا معنی اتباع لیا جائے تو اس وقت یہ مفہوم ذہن میں رہنا چاہیے۔ اور اسی لیے تلاوت کا لفظ قراءتِ قرآن کے معنی میں مستعمل ہوا ہے کہ اس میں تابعداری کا مفہوم بھی چھپا ہوا ہے چنانچہ اگر کوئی شخص تلاوت قرآن کے وقت اس بات کو ذہن میں نہ رکھے بلکہ اس لیے تلاوت کرے کہ اپنی قائم کردہ رائے کے مطابق کوئی دلیل مل جائے تو پھر اس کو تلاوت نہیں کہیں گے کیونکہ یہ قرآن کو اپنا تابع بنانا اور پیچھے لگانا ہوا اور مفہومِ تلاوت کی خلاف ورزی ہوئی۔ اسی لیے آنحضور ﷺ نے منع فرمایا ہے اور کہا۔

من قال فی القرآن برایہ واصاب فقد اخطأ۔

جس نے قرآن میں اپنی رائے کا استعمال کیا اور ٹھیک کہا لیکن پھر بھی اس نے غلطی کی۔ کیونکہ اگرچہ وہ اس مقام پر صحیح مفہوم تک پہنچ گیا لیکن دوسرا اس سے بھاری نقصان بھی اٹھائے گا کہ اس کو تفسیر بالرای کی عادت لگ جائے گی اس طرح وہ کسی جگہ لغزش کھا کر گمراہی کے گڑھے میں گر جائے گا اور یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔

اس حدیث کا یہ مفہوم ہرگز نہ لیا جائے کہ اہل اجتہاد کے لیے قرآن میں اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا اور ایک مفہوم کے علاوہ دوسرا مفہوم جو اصول شریعت کے عین مطابق ہو نہیں لیا جا سکتا۔ کیونکہ کلام الٰہی تو کجا خود کلام النبی ﷺ وسیع المفہوم ہوا کرتا تھا۔ اور آپ جوامع الکلم تھے حتیٰ کہ حدیث ابو عمیر سے علماء کرام نے ۱۰۰ سے زیادہ مسائل مستنبط کیے ہیں (دیکھیے فتح الباری)۔ جب ایک حدیث سے اتنے مسائل مستنبط ہوتے ہیں تو بتایئے کلام الٰہی کتنا وسیع المفہوم ہو گا جو چودہ سو سال سے ہر زمانے کی مطابقت کرتا آ رہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک کرتا رہے گا کیونکہ اسکا قیامت تک کے لیے نزول ہوا ہے۔ اور اگر پھر بھی کسی کو شبہ ہو تو مانفدت کلمات اللہ کی تفسیر اٹھا کر دیکھ لیں۔

لہٰذا خلاصہ کلام یہ نکلا کہ قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے کے لیے تلاوت کرنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذموم ہے لیکن قرآن کو متبوع اور اپنے ذہن وخیال اور اپنے آرا کو تابع بنا کر قرآن کی تلاوت کرنا قابل ستائش ہی نہیں بلکہ یہ تو بندوں سے مطلوب ہے۔ بہر حال تلاوت کا لفظ اگر چہ قرآن میں چار معانی میں استعمال ہوا ہے لیکن عرف عام میں تلاوت صرف قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتابوں کے پڑھنے کو کہتے ہیں کسی دوسری کتاب کے پڑھنے کو تلاوت کہنا منع ہے اگر چہ معانی قرآن میں تبدیلی نہ ہو تب بھی۔ لہذا اگر کوئی اردو زبان میں یا انگریزی زبان میں حتیٰ کہ خود عربی زبان میں بھی معانیِ قرآن بیان کرے تو اس کو تلاوت نہیں کہیں گے۔ اور نہ ہی اس سے نماز صحیح ہو گی۔

دلیل اس کی یہ ہے کہ قرآن نظم و معنی دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ نہ تو صرف الفاظِ قرآن ہی قرآن بن سکتا ہے اگر معانی بالکل تبدیل کر دیے جائیں اور نہ ہی معنی قرآن قرآن بن سکتا ہے اگر الفاظِ قرآن کو بدل دیا جائے۔ اور اس پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ قرآن اپنے الفاظ اور معانی سمیت قرآن ہے۔ اور لوح محفوظ سے الفاظ و معانی دونوں نازل ہوئے لہذا تلاوت کا لفظ صرف اور صرف قراءتِ الفاظِ قرآن یا دوسری آسمانی کتابوں کی قراءت کے ساتھ خاص ہے۔

تلاوت اور ترغیبِ قرآن۔

تلاوتِ قرآن کریم آپ ﷺ کے فرائض میں سے ایک فریضہ تھا جیسا کہ سورۃ النمل آیت۔ ۹۱ میں ہے۔

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ.

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں اسی طرح سورۃ الجمعۃ آیت۔ ۲ میں آپ کے فرائض بتائے گئے ہیں۔

هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

اللہ وہ ذات ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول کو مبعوث کیا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور ان کو قرآن اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن آپ کا ایک مستقل فرض منصبی تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو تلاوت قرآن کا حکم دیا اسی طرح اس امت کو بھی قراءتِ قرآن کا حکم دیا جیسا کہ سورۃ المزمل میں ہے۔

"فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآن."

ترجمہ۔ قرآن جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔

اسی بناء پر ہر آدمی کے لیے اتنا قرآن سیکھنا فرض ہے جس سے اس کی نماز کی ادائیگی ہو سکے۔ اور ہر علاقہ میں ایک شخص کا ایسا ہونا جو پورے قرآن کا حافظ ہو فرض کفایہ ہے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ اور ہر فرد کے لیے تلاوت قرآن مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مختلف انداز سے مسلمانوں کو تلاوت قرآن کی ترغیب دی ہے۔ جیسا کہ سورۃ "فاطر" آیت ۲۹ میں ہے۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ."

ترجمہ۔ جو لوگ کتاب کی تلاوت مع العمل کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماندنہ ہوگی۔

اس آیت سے تلاوت قرآن کی فضیلت بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

تلاوت اور ترغیب حدیث۔

آنحضور ﷺ نے بھی تلاوت قرآن کا حکم دیا ہے۔

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ تعلموا القرآن فاقرأوہ فان مثل القرآن لمن تعلّم فقرأ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکا تفوّح ریحہ کل مکان ومثل من تعلّمہ فرقد وھوفی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک.

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرۃؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف کو سیکھو، پھر اس کو پڑھو۔ اس لیے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا اور پڑھتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس شخص نے سیکھا اور پھر سو گیا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

(ابن ماجۃ ص ۹ اباب فضل من تعلم القرآن وعلمہ)

(۲) عن عبیدہ الملیکیؒ قال قال رسول ﷺ یا اھل القرآن لاتتوسدوا القرآن واتلوہ حق تلاوتہ من آناءالیل والنھار وافشوہ وتغنوہ وتدبّروا مافیہ لعلکم تفلحون ولاتعجلوا ثوابہ فانّ لہ ثوابا. نمبر ۷ . ص ۲۴۶. نقلا عن البیھقی فی شعب الایمان.

ترجمہ۔ عبیدہ ملیکیؒ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے قرآن والو قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز اس طرح کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں تدبر کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچو اور اس کا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو کہ (آخرت میں) اسکے لیے بڑا اجر و بدلہ ہے۔

اس حدیث میں بھی آنحضور ﷺ تلاوت کا حکم پورے آداب کیساتھ دے رہے ہیں جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے۔

(۳) آپ ﷺ نے ترغیب دینے کے لیے مثالوں کے ذریعہ بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

عن ابی موسیٰؓ قال قال رسول ﷺ مثل المومن الذی یقرا القرآن. مثل الاترجۃ ریحھا طیب وطعمھا طیب ومثل المومن الذی لایقرأ القرآن مثل التمرۃ لاریح لھا وطعمھا حلو ومثل المنافق الذی لایقرا القرآن کمثل الحنظلۃ لیس لھاریح وطعمھا مر ومثل المنافق الذی یقرا القرآن مثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر. (نمبر ۲ کتاب فضائل القرآن ص ۲۲۹۔ نمبر ۳۔ ص ۱۱۰)

حضرت ابو موسیٰؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اس کی مثال ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ، اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ شیریں ہوتا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا نور اللہ مرقدہ نے اس حدیث کے ماتحت بہت مفید باتیں لکھی ہیں۔ قارئین کے لیے پیش کی جاتی ہیں۔ فضائل قرآن ص ۲۱۷۔

"مقصود اس حدیث سے غیر محسوس شئے کو محسوس کے ساتھ تشبیہ دینا ہے تاکہ ذہن میں فرق کلام پاک پڑھنے اور نہ پڑھنے میں سہولت سے آجائے ورنہ ظاہر ہے کہ کلام پاک کی حلاوت و مہک سے کیا نسبت ترنج و کھجور کو۔ اگر چہ ان اشیاء کے ساتھ تشبیہ میں خاص نکات بھی ہیں جو علوم نبویہ سے تعلق رکھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے علوم کی وسعت کی طرف مشیر ہیں مثلاً ترنج ہی کو لے لیجیے۔ منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے، معدہ کو صاف کرتا ہے، ہضم میں قوت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ منافع ایسے ہیں کہ قراءت قرآن شریف کے ساتھ خاص مناسبت رکھتے ہیں۔ مثلاً منہ کا خوشبودار ہونا، باطن کا صاف کرنا، روحانیت میں قوت پیدا کرنا، یہ منافع تلاوت ہیں جو پہلی مناسبت کے ساتھ بہت ہی مشابہت رکھتے ہیں ایک خاص اثر ترنج میں یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ جس گھر میں ترنج ہو وہاں جن نہیں جاسکتا اگر یہ صحیح ہے تو پھر کلام پاک کے ساتھ خاص مشابہت ہے"۔

(۴) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاحسد الاعلی اثنین رجل اتاہ اللہ القرآن فھویقوم بہ اناءاللیل واناء النھار ورجل اتاہ اللہ مالا فھوینفق منہ اناءاللیل و اناءالنھار ۔ ۴ کتاب فضائل قرآن۔ ص ۲۷۲۔

ابن عمرؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے دوسرے وہ جس کو حق سبحانہ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہے۔

اس حدیث سے تلاوت قرآن کی فضیلت صاف ظاہر ہے اور آپ ﷺ کا مقصود ہی ترغیب ہے۔ البتہ یہاں حسد اپنے حقیقی معنی میں مستعمل نہیں کیونکہ حسد کرنا قرآن و حدیث کی روشنی میں بالاتفاق حرام ہے۔ یہاں غبطہ یعنی رشک مراد ہے جو دینی امور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بالا تفاق مستحب ہے یا علی سبیل الفرض والتقدیر کہا گیا ہے کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان دو صورتوں میں جائز ہونا چاہیے تھا لیکن جب ان دو شخصوں پر حسد کرنا جائز نہیں تو پھر معلوم ہو جانا چاہیے کہ بالکل منع ہے۔

بہر حال ان چار احادیث سے تلاوت قرآن کی ترغیب بالکل عیاں ہے۔

(۵) فضائل تلاوت اور اس کے مراتب۔

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جو سب سے افضل و اعلیٰ ہو گا اس کا کلام بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہو گا۔ اور جو سب سے ادنیٰ ہو گا اس کا کلام بھی سب سے ادنیٰ ہو گا۔ چنانچہ آپ ﷺ تمام انسانوں میں افضل تو آپ کا کلام بھی تمام انسانوں میں افضل ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ سب سے افضل و اعلیٰ تو اس کا کلام بھی اعلیٰ و اشرف ہو گا۔

قرآن پاک ایک ایسی ہستی کا کلام ہے جو حکیم و علیم ہے۔ اور جو حکیم و علیم ہے وہ اپنے بندوں کے لیے وہی احکامات تجویز کرے گا جو اس کے لیے ہر اعتبار سے موزوں اور مفید ہوں جس طرح کہ ایک طبیب اپنے مریضوں کے لیے اپنی معلومات کی حد تک وہی نسخہ تجویز کرتا ہے جو مریض کے لیے ہر اعتبار سے موزوں اور مفید ہو حالانکہ طبیب کتنا ہی ماہر ہو لیکن پھر بھی اس سے غلطی کا امکان ہے کیونکہ وہ ناقص العلم ہے۔

تو بھلا بتایئے وہ ذات جو حکیم اور کامل العلم ہے اس سے کیسے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لیے احکامات کے ایسے نسخے تجویز کرے گا جو بندوں کے لیے مضر ہوں جبکہ وہ اپنے بندوں سے بنسبت ماں کے ستر گنا زیادہ محبت کرتا ہے؟

جب یہ معلوم ہوا کہ یہ کلام الٰہی رشد و ہدایت اور علم و حکمت کا منبع و خزینہ ہے اور تمام مضرتوں سے بچنے کا ذریعہ ہے تو پھر کسی بندہ کے لیے مناسب نہیں کہ اس کو سمجھے اور عمل کیے بغیر پڑھے یا طوطا کی طرح رٹ لیا جائے۔ اور بس۔ نہ تو قرآن کے نزول کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی اس سے ہمیں رہنمائی ملے گی۔

بلکہ نزول قرآن کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس کو سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے اور انفس و آفاق میں غور و فکر کر کے (جیسا کہ قرآن جابجا کہتا ہے) اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی جائے اور اس کی قربت حاصل کی جائے جو دونوں جہاں کی سعادت کا ذریعہ ہے لیکن افسوس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صد افسوس کہ آج مسلمانوں کی کثیر تعداد خاص طور سے بر صغیر میں ایسے لوگوں کی ہے جو صرف قرآن کو کسی طرح پڑھ لیتے ہیں اور معانی بالکل نہیں سمجھتے۔ دوسرے نمبر پر ایسے مسلمان ہیں جو ناظرہ پڑھتے بھی ہیں اور معانی سمجھتے بھی ہیں لیکن عمل سے خالی ہیں تیسرے نمبر پر ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں اور چوتھے نمبر ایسے لوگ ہیں جو پڑھنے سمجھنے، عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں فکر و تدبر بھی کرتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ہر ایک طبقہ کے لیے فضائل تلاوت علیحدہ ہوں اس لیے اب ہم بالترتیب ہر ایک طبقہ کو ذکر کرتے ہیں اور ان کے فضائل بھی۔

۱۔ تلاوت بلا فہم معانی۔

آنحضور ﷺ کے زمانہ میں اول مخاطب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے اور وہ سب کے سب اہل لسان تھے اس بنا پر عام طور پر جب تلاوت کرتے تھے تو سمجھتے بھی تھے البتہ چند جگہوں پر ان کو سمجھنے میں غلطی بھی ہو جاتی تھی جیسا کہ خیط ابیض اور خیط اسود اور ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اور اسی طرح دوسری جگہوں پر صحابہ کرامؓ سے سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی۔ اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم.

ہم نے آپ کے اوپر قرآن اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے کھول کھول کر اسے بیان کریں جو ان کے لیے نازل کیا گیا۔ اور سورہ جمعہ میں یعلمھم الکتاب کے ذریعے تعلیم کتاب بھی آپ کا فرض منصبی شمار کیا گیا ہے۔

لہذا عین ممکن ہے کہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ تلاوت قرآن کے سلسلے میں جو فضائل وارد ہوئے ہیں وہ سمجھ کر پڑھنے اور عمل کرنے والوں کے لیے ہیں بلا سمجھے تلاوت کرنے والوں کے لیے نہیں تو اس کا سب سے بہترین جواب مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے سورۃ بقرۃ کی آیت ۱۲۹ میں دیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ من وعن قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تاکہ خود فیصلہ کر لیں۔

کیونکہ آج ایک طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ طوطا کی طرح رٹ لینے سے کیا فائدہ یہ تو تضیع اوقات ہے چنانچہ مفتی صاحب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں۔

"یہاں پہلی بات قابل غور ہے کہ تلاوت کا تعلق الفاظ سے ہے اور تعلیم کا معانی سے یہاں تلاوت و تعلیم کو الگ الگ بیان کرنے سے یہ حاصل ہوا کہ قرآن کریم میں جس طرح معانی مقصود ہیں اسی طرح اس کے الفاظ بھی مستقل مقصود ہیں ان کی تلاوت و حفاظت فرض اور اہم عبادت ہے۔(ص ۳۴۲۔ ج ۱)

آجکل بہت سے حضرات قرآن کریم کو دوسری کتابوں پر قیاس کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک کسی کتاب کے معنی نہ سمجھیں تو اس کے الفاظ کا پڑھنا وقت ضائع کرنا ہے مگر قرآن کریم میں ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن الفاظ اور معنی دونوں کا نام ہے جس طرح اس کے معانی کا سمجھنا اور اس کے دیے ہوئے احکام پر عمل کرنا فرض اور اعلیٰ عبادت ہے اسی طرح اس کے الفاظ کی تلاوت بھی ایک مستقل عبادت اور ثواب عظیم ہے۔ (ص ۳۴۳۔ج ۱)۔

مذکورہ باتوں سے معلوم ہوا کہ تلاوت بلا فہم معانی بھی عبادت ہے اس کے علاوہ اگر اس نکتہ پر بھی غور کیا جائے تو مفہوم اور کھل کر آجاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ تو اہل لسان تھے ایک مرتبہ پڑھ لینا ہی یا ایک مرتبہ آپ ﷺ کا سمجھا دینا ہی عمل کرنے کے لیے کافی تھا کیونکہ نزول قرآن کا مقصد اور قرآن فہمی کا مقصد بھی تو یہی ہے لیکن احادیث بتاتی ہیں کہ صحابہ کرام اہل لسان ہونے کے باوجود پوری زندگی تلاوت کو اپناتے رہے بعض ایک دن میں بعض دو دن میں بعض تین دن میں اور اکثر ایک ہفتہ میں قرآن کو ختم کیا کرتے تھے۔اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہ لوگ تلاوت قرآن کو مستقل عبادت سمجھتے تھے نیز آنحضور ﷺ کا تعلیم کتاب کے علاوہ تلاوت قرآن کا بھی فرض منصبی ہونا اسی بات کی غمازی کرتا ہے۔

اب چند احادیث ایسی پیش کرتا ہوں جو تلاوت بلا فہم معانی کی فضیلت پر دلالت کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں اگر چہ فضیلت ادنی درجہ کی کیوں نہ ہو کیوں کہ بہرحال اعلی درجہ یہی ہے کہ سمجھ کر پڑھا جائے۔

۱. عن ابی سعیدؓ قال قال رسول ﷺ یقول الرب تبارك وتعالی من شغله القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقه.(رواہ الترمذی نقلا عن فضائل القرآن)

ترجمہ۔ ابو سعیدؓ سے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ حق سبحانہ وتقدس کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے کے لیے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالی شانہ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ خود حق تعالی شانہ کو تمام مخلوق پر۔

یہ حدیث عام ہے خواہ یہ مشغولیت قرآن یاد کرنے کی وجہ سے ہو یا پڑھنے کی وجہ سے یا سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی وجہ سے سب اس فضیلت کے مستحق ہیں۔

۲. عن عثمانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ خیرکم من تعلم القرآن وعلمه.
(نمبر ۳ باب ماجاء فی تعلیم القرآن ص ۱۱٤)

ترجمہ۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔

قرآن کریم چونکہ الفاظ و معانی سمیت قرآن ہے اس لیے محض الفاظ کا سیکھنا سکھانا بھی باعث ثواب ہوگا کیونکہ الفاظ کی حفاظت پر ہی معانی کا دارومدار ہے۔

۳. عن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة والذی یقرأ ویتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران

(۲۔ کتاب فضائل القرآن ص ۲۶۹۔ ۳ باب ماجائی فضل قاری القرآن ص ۱۱۴۔)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ نے حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن کے ماہر کو لکھنے والے نیک فرشتوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے اور وہ لوگ جو قرآن کو اٹکتا ہوا پڑھتے ہوں اور ان پر شاق گزر رہا ہو تو ان کو دوگنا اجر ملے گا۔

اس حدیث سے ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ ماہر بالقرآن کو کم ثواب ملا اور اٹکنے والے کو زیادہ لہٰذا کیا فائدہ مہارت حاصل کرنے کا اٹک اٹک کر ہی پڑھو تا کہ دوگنا اجر ملے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں مقصد یہ نہیں بتانا ہے کہ وہ ماہر بالقرآن سے افضل ہے بلکہ اس احساس کمتری کا دور کرنا ہے جو اس کو ماہر بالقرآن کو پڑھتے ہوئے دیکھ کر ہوتی ہے اور مزید اس کی حوصلہ افزائی کرنی ہے اور حقیقت بھی کچھ یوں ہی نظر آ رہی ہے کہ بعض لوگ اس تلاوت قران کی برکت و ثواب سے محروم رہتے ہیں صرف یہ سوچ کر کہ ہمیں اچھی طرح روانی سے پڑھنا نہیں آتا۔ آنحضور علیہ السلام نے گویا ۷۵ فیصد ایسے بوڑھوں اور عورتوں پر رحم کر دیا کہ اٹک اٹک کر پڑھنے کی اجازت ہی نہیں بلکہ دوگنا ثواب کا وعدہ فرمایا ایک تو پڑھنے کی وجہ سے دوسرا اٹکتے ہوئے پڑھنے کی پریشانی کی وجہ سے اکثر اوقات دل اچاٹ ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی اپنے نفس پر دباؤ ڈال کر پڑھتا ہی رہتا ہے۔

نیز یہ اصول شریعت بھی ہے کہ اجرت بقدر محنت چنانچہ یہی نہیں ایک اور موقع پر آپ علیہ السلام نے دوگنا اجر کا وعدہ کیا ہے چنانچہ روایت ہے کہ جو غلام اپنے آقا اور اللہ تعالیٰ دونوں کا حق ادا کرتا ہو اسی طرح جو یہودی و عیسائی یہودیت و عیسائیت کو چھوڑ کر (حالانکہ یہ ان کے اندر رچ بس چکی تھی) اسلام قبول کرے تو اس کو بھی دوگنا اجر ملے گا کیونکہ یہ خاصا مشکل کام ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

احادیث اور بھی ہیں لیکن موضوع بہت طویل ہو جائے گا اس لیے اسی پر اکتفا کرتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

۲۔ تلاوت مع فہم معانی بلا عمل بالقرآن۔

اس عنوان کے تحت وہی احادیث آسکتی ہیں جو تلاوت بلا فہم معانی میں گزری ہیں البتہ ان کو نہ سمجھنے والوں کے بنسبت تھوڑی سی شاید زیادہ فضیلت حاصل ہو جائے کیونکہ علم محض یہ عبادت نہیں بلکہ علم کا مقصد بھی عمل ہی ہے جو اس صورت میں مفقود ہے۔ البتہ قرآن پڑھتے وقت آیات موعظت پر کچھ اچھے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور آیات خوف پر تھوڑی دیر کے لیے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن عمل بالکل نہیں تو ممکن ہے ان احساسات کی بنا پر پہلے نمبر والوں پر کچھ فضیلت حاصل ہو جائے جسکو انگریزی میں یوں کہتے ہیں۔

Some thing is batter than nothing.

کہ نہ ہونے سے کچھ ہونا اچھا ہے۔ لیکن اگر اس کی بد عملی میں اضافہ ہی ہوتا رہا تو پھر دوسری جانب اس کی وعید بھی ہے کہ قرآن نے ایسے لوگوں کو جو علم کے باوجود عمل نہیں کرتے اس گدھے سے تشبیہہ دی ہے جس پر کتابوں کے بوجھ ہوں اور ان تمام وعیدوں کے مستحق ہوں گے جن آیات میں ظالمین پر لعنت و وعید آتی ہے کیونکہ یہ خود ہی ظالم ہے اور تلاوت بھی کر رہا ہے کہ ظالم پر اللہ تعالی کی لعنت ہو۔ یا خود گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور تلاوت کر رہا ہے کہ ایسے گنہگاروں کے لیے عذاب الیم ہے تو یہ تلاوت بذات خود اس کی لعنت کا ذریعہ بن رہی ہے۔

۳۔ تلاوت مع فہم معانی والعمل۔

اس صورت میں تلاوت کرنے والوں کے لیے وہ تمام فضائل ثابت ہوں گے جو ترغیب کے باب میں اسی طرح وہ تمام فضائل جن کا احادیث میں ذکر آیا ہے کیونکہ مقصد ہی عمل تھا اور وہ حاصل ہے پھر بھی دو حدیثیں پیش کرتا ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱ . عن معاذالجهنیؓ قال قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن وعمل بمافيه البس والداه تاجايوم القيامة ضوءه احسن من ضوء الشمس فی بيوت الدنيا لوكانت فيكم فماظنكم بالذی عمل بهذا . ٤ باب فی ثواب قراءة القرآن. (ج ۱ . ص ۲۰۵)۔

ترجمہ۔ حضرت معاذ جہنیؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ الحدیث مولاز کریاؒ فضائل قرآن ص ۲۲۷ میں لکھتے ہیں "یعنی آفتاب اتنی دوری سے اس قدر روشنی پھیلاتا ہے اگر وہ گھر کے اندر آجائے تو یقیناً بہت زیادہ روشنی اور چمک کا سبب ہوگا تو پڑھنے والے کے والدین کو جو تاج پہنایا جائے گا اس کی روشنی اس روشنی سے زیادہ ہو گی جس کو گھر میں طلوع ہونے والا آفتاب پھیلا رہا ہے اور جب والدین کے لیے یہ ذخیرہ ہے تو خود پڑھنے والے کے اجر کا خود اندازہ کر لیا جائے کہ کس قدر ہو گا کہ جب اس کے طفیلیوں کا یہ حال ہے تو خود اصل کا حال بدرجہا زیادہ ہو گا کہ والدین کو یہ اجر صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہ اس کے وجود یا تعلیم کا سبب ہوئے ہیں"۔

۲ . عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين. (كتاب فضائل القرآن ص ۲۷۲)

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب واضح ہے کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لا کر اس پر عمل بھی کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ عطا کرتے ہیں اور جو عمل نہیں کرتے ان کو ذلیل کر دیتے ہیں اس مفہوم سے قرآن وحدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

مثلاً۔ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو گمراہ اس کتاب کے ذریعہ کر دیتے ہیں اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں ہم قرآن میں وہ حصہ بھی نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے شفا اور رحمت کا ذریعہ بنتا ہے لیکن ظالم لوگوں کو اور نقصان ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔

بہر حال اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں تلاوت کرنے والوں کو جو عامل بھی ہوں جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

۴۔ تلاوت مع فہم المعانی والعمل والتدبر۔

ایسے تلاوت کرنے والے لوگ جو معانی سمجھ کر عمل ہی نہیں بلکہ قرآن میں تدبر و تفکر کرتے ہوں خواہ مسائل استنباط کرنے کے لیے یا اللہ تعالیٰ کی مصنوعات میں غور کر کے اس کی معرفت حاصل کرنے کے لیے ایسے لوگوں کو بالا تفاق پچھلے مذکورہ تینوں طبقات پر فوقیت حاصل ہو گی کیونکہ قرآن کریم میں جابجا انفس و آفاق میں غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

لہذا جو ان آیات کا امتثال کریں گے تو ان کو زائد ثواب ملے گا ہی۔

۵۔ تلاوت مع حفظ القرآن والعمل۔

مذکورہ چار طبقوں کے علاوہ پانچواں طبقہ یہ بھی ہے جن کے لیے خصوصیت سے احادیث میں فضائل وارد ہوئے ہیں ویسے جو بھی قرآن پڑھے اور عمل کرے قرآن وحدیث

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی ستائش ہے ہی لیکن حافظ قرآن کو علیحدہ قسم کی فضیلت ملی ہے جو ان سب سے جدا ہے۔

۱. عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتّل کماکنت ترتّل فی الدنیا فان منزلك عند آخر آیۃ تقراھا (نمبر ۳. ج ۲. ص ۱۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے (کہ قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔

اس حدیث میں "صاحب قرآن" سے مراد حافظ قرآن ہے اگرچہ ناظرہ خواں کا بھی احتمال ہے جو عامل بالقرآن ہوں لیکن اصلاً یہاں حافظ قرآن جو عامل بالقرآن ہیں وہی مراد ہیں کیونکہ اگر عامل نہ ہو تو اس کی تو مذمت گزر چکی ہے۔

نیز یہاں ترتیل کا مطلب اس طرح واضح پڑھنا کہ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف استعمال نہ ہو جہاں وقف لازم ہو وہاں وقف کرنا تاکہ معنی میں التباس اور فساد پیدا نہ ہو اسی طرح حرکتوں کو بھی واضح کرے۔

۲۔ ایسے حافظ جو عامل بالقرآن بھی ہوں ان کے لیے فضائل میں ماہر بالقرآن والی حدیث اور شغل بالقرآن والی احادیث جو پہلے گزر چکی ہیں ان کے حق میں صادق آتی ہیں لہذا وہاں دیکھ لی جائیں۔

۶۔ سامع تلاوت کی فضیلت۔

جس طرح تلاوت کرنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں جیسا کہ حدیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من قرا حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشرا مثالھا لااقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف.(۳ ج ۲. ص ۱۱۵ . باب ماجاء فیمن قرا حرفا من القرآن مالہ من الاجر۔)

ترجمہ۔ ابن مسعودؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

اسی طرح سے بالاتفاق تلاوت سننے والے کو بھی ثواب ملے گا۔

۱. عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من استمع آیۃ من کتاب اللہ کتبت لہ حسنۃ مضاعفۃ ومن تلاھا کانت لہ نورایوم القیامۃ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سنے اس کے لیے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے اور جو تلاوت کرے اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔

(الحجھور علی ان الحسن لم یسمع من ابی ہریرۃ فی ھذا الحدیث) یہ حدیث محدثین کے نزدیک اگرچہ موقوف ہے لیکن دوسری روایات اس کی مؤید ہیں ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن شریف سناؤ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ پر تو خود نازل ہی ہوا حضور ﷺ کو کیا سناؤں ارشاد ہوا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں سنوں۔ اس کے بعد انہوں نے سنایا تو حضور ﷺ کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۲. عن فضالة بن عبیدؓ قال قال رسول الله ﷺ الله اشداذنا الی قاری القرآن من صاحب القینة الی قینه.

(رواه ابن ماجة نقلا عن فضائل القرآن).

ترجمہ۔ فضالہ بن عبیدؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ قاری کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتے ہیں جو اپنی گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔

اس سے بڑھ کر فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تلاوت کرنے والوں کی تلاوت کو اتنی محبت سے سنتے ہیں اور توجہ دیتے ہیں یہاں صرف ایک چیز میں تشبیہ دینا ہے اور وہ ہے توجہ سے سننا کہ جس طرح مالک اپنی باندی کے گانے کو خوب توجہ سے سنتے ہیں ویسے اللہ تعالیٰ بھی توجہ سے سنتے ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حسن صوت کے لیے گانا کی طرح پڑھنا شروع کر دے کیونکہ مشبہ کو مشبہ بہ سے کسی ایک چیز میں مشابہت کافی ہے ہر ہر جزء میں نہیں جیسے اگر یہ کہا جائے کہ زید شیر کی طرح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہادری میں شیر کی طرح ہے نہ یہ کہ زید کے دم بھی ہو گی جس طرح شیر کی ہوتی ہے۔ اور زید کے دانت بھی ایسے ہونگے جس طرح شیر کے ہوتے ہیں۔

بہر حال قرآن کا سننا باعث ثواب ہے بلکہ بعض علماء نے تو فتویٰ بھی دیا ہے کہ قرآن پڑھنا نفل ہے اور سننا فرض ہے اور فرض کا درجہ نفل سے زیادہ ہوتا ہے اسی طرح قرآن کریم کی سورہ الاعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ.

ترجمہ۔ جب قرآن پڑھا جائے تو خوب غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت اگرچہ نماز و خطبہ جمعہ و عیدین کے بارے میں ہے لیکن استحباباً بالاتفاق ان تمام لوگوں کو حکم ہے جن کے پاس قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو کہ اس کو سنیں اور ایک عظیم کلام کا ادب یہ ہونا بھی چاہیے کہ اس کے سننے والے بھی فیض سے خالی نہ ہوں۔

۷۔ جائے تلاوت کی فضیلت۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال مااجتمع قوم فی بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدار سونه بينهم الانزلت عليهم السكينه وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا درد نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

آپ ذرا غور کریں تالی کی تلاوت سے کون کون لوگ فیضیاب ہوئے اور ہو رہے ہیں عجیب بات ہے کہ جائے تلاوت بھی رحمت و برکت سے فیض پاتی ہے۔ اور آپ ذرا غور کریں کہ اس حدیث میں کیسی کیسی نعمت کا ذکر ہے کہ انسان سن کر تڑپ اٹھتا ہے کہ ایک ادنیٰ عاشق کا ذکر معشوق کی زبان سے معشوق کی محفل میں ہو رہا ہو واہ کیا بات ہے۔ اگر اسی نعمت پر غور کرے تو تالی، اللہ تعالیٰ کی اس یاد خیر پر اپنی جان تک قربان کر دے لیکن تلاوت نہ چھوڑے تاکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے کہ فرشتو دیکھو فلاں کا بیٹا فلاں قرآن پڑھ رہا ہے۔

www.kitabosunnat.com

الحمدللہ ثم الحمدللہ علی ذالک۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن کی اہمیت اور مروجہ کوتاہیاں

مولانا محمد صادق

کسی بھی صاحب عقل ذی ہوش وحواس انسان سے یہ سوال کیا جائے کہ وہ کونسی کتاب ہے جو دنیا بھر میں ہر جگہ سب کتابوں سے زیادہ تلاوت کی جاتی ہے پڑھی جاتی ہے تو بلا مبالغہ اس کا ایک ہی جواب ہوگا کہ وہ کتاب "قرآن مجید ہے" اگر سوال کا انداز یہ ہو کہ وہ کونسی کتاب ہے جسے دنیا بھر میں تمام زبانوں کے بولنے والے کم وبیش افراد پڑھتے ہیں تو بھی جواب یہی آئیگا "قرآن مجید" اگر یہی سوال کچھ اس طرح سے پوچھا جائے کہ وہ کونسی کتاب ہے جسے پڑھ سکنے والی عمر کے افراد سے لیکر ارذل عمر تک کے افراد یکساں طور پر پڑھتے ہیں تو اس کا جواب بھی یہی ہوگا کہ "قرآن مجید"۔ اگر سوال اس طرح ترتیب دیا جائے کہ وہ کونسی کتاب ہے جسکا پڑھنے والا ساری عمر وہی ایک کتاب بار بار پڑھتا ہے تو اس کا جواب بھی اس کے علاوہ اور نہیں ہوگا کہ "قرآن مجید"۔ اگر سوال کا موضوع یہ ہو کہ وہ کونسی کتاب ہے جس کی زبان نہ جاننے اور نہ سمجھنے کے باوجود بڑی محبت سے بار بار بغیر اکتاہٹ کے مکمل پڑھی جاتی ہے تو بھی جواب یہی ہوگا "قرآن مجید"۔ پوچھنے والا یہ پوچھے بتاؤ وہ کونسی کتاب ہے جو دنیا بھر میں کہیں نہ کہیں ہر وقت تلاوت ہوتی ہو تو بھی جواب یہی نکلے گا "قرآن مجید" (دنیا بھر میں ہر لمحہ کہیں نہ کہیں اسکی تلاوت ہوتی ہے اوقات کا کوئی لمحہ تلاوت کے بغیر نہیں گذرتا)۔ اگر کوئی یہ جاننا چاہے کہ دنیا بھر میں وہ کونسی کتاب ہے کہ بغیر کسی جبر واکراہ کے پوری عقیدت کے ساتھ اسکی تلاوت انسان اپنی سعادت سمجھتا ہے تو اس کا جواب بھی "قرآن مجید" ہی ہوگا۔ اگر کسی کا ذوق جستجو یہ ہو کہ وہ کونسی کتاب ہے جو پوری کی پوری یاد (حفظ) کی جاتی ہے اور حفظ ہو جاتی ہے تو اس کی جستجو کا حاصل بھی یہی رہے گا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قرآن مجید"۔ اگر کوئی متلاشی اس بات کی تلاش میں سرگرداں ہو کہ وہ کونسی کتاب ہے جو چودہ سوانیس سال سے مسلسل متعدد بار پڑھنے پڑھانے کے باوجود روزاول کی طرح اپنی افادیت رکھتی ہو تو اس کی سرگردانی کا ماحصل ہوگا "قرآن مجید" کوئی ڈھونڈنے والا یہ ڈھونڈے کہ وہ کونسی کتاب ہے جسکی ضرورت ہر صدی کے افراد نے یکساں محسوس کی تو اس کے ہاتھ نتیجہ یہی آئیگا کہ "قرآن مجید"۔ قرآن مجید کو یہ امتیاز کیوں نہ حاصل ہو جبکہ اس کو خود اللہ رب العزت مالک دو جہاں نے تلاوت کیا جبرئیل امین جیسے مقرب اور فرشتوں کے سردار نے اللہ رب العزت مالک کائنات سے سنا اور محبوب رب العالمین ﷺ کے سامنے پڑھا۔ رحمت اللعالمین ﷺ نے جبرئیل امین سے سنا اور صحابہ کرامؓ کے سامنے تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ نے جیسے سنا ویسا پورا کا پورا محفوظ کیا اس کی تلاوت کا باقاعدہ اہتمام فرمایا آگے آنے والوں تک اسی طرح پہنچایا۔ سیدنا عثمان ابن عفانؓ کا تو دنیا کا محبوب ترین مشغلہ ہی قرآن پاک کی تلاوت تھا حتی کہ جب جان جان آفرین کے سپرد فرمائی اس وقت بھی تلاوت قرآن ہی آخری مشغلہ کے طور پر تھا۔ قرآن مجید دنیا میں وہ واحد کتاب ہے جس کی تلاوت کے لیے آداب کا اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ خود قرآن کا حکم یہ ہے کہ اس کو ناپاک چھو بھی نہیں سکتا۔ وضو اور غسل (اگر وضوء کی ضرورت ہو تو وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرکے) کی ضرورت پوری کر کے ہی اسے ہاتھ لگانے اور چھونے کی اجازت ہے۔

اس کی تلاوت کے لیے نہایت ادب واحترام سے بیٹھا جاتا ہے کوشش کی جاتی ہے کہ نشست قبلہ رخ ہو۔ اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال بھی مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ نہایت توجہ سے تجوید کی رعایت کر کے حروف ومخارج کی ادائیگی کے ساتھ تلاوت کی جاتی ہے۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے قرآنی حکم کے مطابق اعوذ باللہ الخ پڑھ کر اللہ کی حفاظت اور پناہ شیطان مردود سے مانگی جاتی ہے۔ تلاوت کا آغاز بسم اللہ الخ پڑھ کر کیا جاتا ہے سوائے سورۃ براءۃ کے کہ اس کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں کی گئی۔ حضرت عکرمہؓ جب کلام پاک پڑھنے کے لیے کھولا کرتے تھے تو بے ہوش ہو کر گر جایا کرتے تھے اور زبان پر جاری ہوتا تھا ھذا کلام ربی (یہ میرے رب کا کلام ہے یہ میرے رب کا کلام ہے) کلام پاک کی تلاوت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے وقت الفاظ کی ادائیگی اس طرح ہوتی ہے کہ اسمیں ہونٹ بھی ہلتے ہیں اور اسی پر تلاوت کا اطلاق ہوتا ہے اگر ہونٹ نہ ہلیں اور صرف نظریں الفاظ کے ساتھ چل رہی ہوں تو اسے مطالعہ کہا جاتا ہے اور اس پر تلاوت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ سارے ثمرات تلاوت پر ہیں اور تلاوت کے لیے ہونٹ کا ہلنا لازمی شرط ہے۔ اس طرح آداب کی رعایت رکھتے ہوئے تلاوت قرآن مقدس میں مشغولی ہو اور دعاء مانگنے کی فرصت نہ ہو تو یہ تلاوت کرنے والا ایسا معزز و مکرم ہے کہ بغیر مانگے مانگنے والوں سے زیادہ حاصل کرتا ہے۔ اس طرح تلاوت کرنے والا ایسا قابل رشک ہے کہ اگر حسد کرنا جائز ہوتا تو اس پر جائز ہوتا (لیکن حسد بالاجماع حرام ہے) تلاوت کلام پاک پر جو ثمرات مرتب ہوتے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ کتاب اللہ کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکی کے برابر اجر ملتا ہے۔ بلکہ بیہقی کی روایت کے مطابق کلام شریف کا حفظ پڑھنا ہزار درجے ثواب رکھتا ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار تک بڑھ جاتا ہے (دیکھ کر پڑھنے سے غلط پڑھنے سے محفوظ رہتا ہے قرآن پاک پر نظر رہتی ہے) قرآن شریف کا دیکھ کر پڑھنا نگاہ کے لیے بھی مفید ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے دلوں کا زنگ بھی دور ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے ابوذرؓ کی درخواست پر انہیں وصیت فرمائی کہ تلاوت قرآن کا اہتمام کرو کہ دنیا میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ۔ قرآن پاک کی تلاوت اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ جو لوگ زیادہ تر اپنے اوقات کا اکثر حصہ تلاوت میں گذارتے ہیں قرآن مقدس کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں وہ اللہ کے اہل اور خواص بن جاتے ہیں تلاوت کرنے والے اور خوش الحانی سے پڑھنے والے کی طرف اللہ رب العزت توجہ اور کان لگاتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کلام مجید پڑھا جاتا ہے تو اس کے اہل و عیال کثیر ہو جاتے ہیں اس میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے ملائکہ اس میں نازل ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہیں ہوتی اس گھر میں تنگی اور بے برکتی ہوتی ہے ملائکہ اس گھر سے چلے جاتے ہیں اور شیاطین اس میں گھس جاتے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کا مستقل اہتمام رکھنے والے کے لیے قرآن شفیع بنے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ دنیا میں تلاوت کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے قرآن کو مقدم رکھا آخرت میں قرآن اسے جنت کی طرف کھینچ گا۔ تلاوت کرنے والا اگر رات میں دس آیات کے بقدر تلاوت کرتا ہے تو غافلین میں شمار نہیں ہوتا سو آیات کے بقدر تلاوت کرتا ہے تو قانتین میں لکھا جاتا ہے اور وہ کلام اللہ شریف کے مطالبے سے بچ جائے گا۔ فتنوں کے ظاہر ہونے کے زمانے میں تلاوت قرآن کی برکت فتنوں سے خلاصی کا سبب بنے گی۔ گویا تلاوت قرآن کرنے والا قلعے میں محفوظ ہو جاتا ہے دشمن کسی بھی طرف سے حملہ آور ہو تو اللہ کا کلام محافظ بنے گا اور وہ اس دشمن کو دفع کر دے گا۔

محمد اللہ تعالی ہمارے زمانے میں بھی قرآن مقدس کی تلاوت کا خوب اہتمام ہے۔ جسمیں سرفہرست دینی مدارس اور قرآنی مکاتیب میں شب وروز کا اکثر حصہ طلباء کرام کا تلاوت قرآن ہی میں گذرتا ہے بفضلہ تعالی جگہ جگہ دینی مدارس قائم ہیں اور تقریباً ہر مسجد کے ساتھ قرآنی مکاتیب ہیں جن میں مسلمانوں کے بچے تعلیم قرآن کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس کے ساتھ ہی اقراء کے اداروں میں سینکڑوں بچے حفظ قرآن کی سعادت کے حصول کے لیے کوشاں ہیں جن کا اکثر وقت تلاوت قرآن اور اس کے یاد کرنے میں گذرتا ہے۔ تقریباً تمام مساجد میں ایک معتدبہ تعداد قرآن پاک کے نسخوں کی الماریوں میں رکھی ہوئی ہے اور ہر نماز کے بعد کوئی نہ کوئی نمازی تلاوت قرآن میں لگا ہوتا ہے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں اس تعداد میں غیر معمولی نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بعض مساجد میں قرآن مقدس کے نسخوں کی تعداد کم پڑ جاتی ہے یہ ایک قابل تحسین کام ہونے کے باوجود اسمیں تھوڑی سی کوتاہی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے اور یہ قابل اصلاح کوتاہی دو طرح سے پائی جاتی ہے جس کا پہلا حصہ یہ ہے کہ فی زمانہ بڑی اور پکی عمر کے افراد پرانی عورتوں سے پڑھے ہوئے ہیں جن میں مجہول پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہے یا اگر معروف پڑھ بھی رہے ہیں تو اس میں اکثر مقامات پر فحش غلطیاں باقی ہیں یہ کوتاہی دور ہو سکتی ہے اگر ائمہ حضرات اپنی اپنی مساجد میں اپنی زیر نگرانی تعلیم بالغان کا شعبہ کھول لیں اور نمازیوں کے اوقات کی رعایت رکھتے ہوئے ان پکی عمر کے لوگوں کے لیے کوئی مناسب وقت مقرر فرمالیں اور ان کی غلطیوں کی اصلاح فرمادیں یقیناً پکی عمر ہونے اور بچپن سے غلطی کے پختہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی وجہ سے دقت کا سامنا تو ہوگا لیکن ایسے لوگ دھرے اجر کے مستحق ہوں گے۔
ایک تلاوت کا اجر اور دوسرے مشقت کے اٹھانے کا اجر دوسری کوتاہی یہ ہے جو پہلی سے اشد تر ہے کہ قرآن مقدس کے نسخے چھاپنے والے ادارے بے توجہی سے نادانستہ اغلاط سے بھرے ہوئے نسخے چھاپ رہے ہیں اور ہر ہر نسخے میں کئی فحش غلطیاں رہ جاتی ہیں اور انہی غلطیوں کے ساتھ مسلمان تلاوت کر رہا ہے جس کے متعلق قرآن نمبر کی پہلی جلد میں تفصیلی مدلل گفتگو ہوئی ہے اس کے لیے آسان ترین راستہ تو یہ ہے کہ ائمہ حضرات اپنی اپنی مساجد میں رکھے ہوئے قرآنی نسخوں کا بالاستیعاب مطالعہ فرمائیں اور غلطیوں کی واضح نشان دہی فرما کر اسکی اصلاح فرمادیں تاکہ دوران تلاوت کسی مسلمان بھائی سے غلطی کا امکان کم سے کم ہو جائے۔ گھروں میں بڑی بوڑھی عورتیں اکثر یا تو قرآن کی تعلیم سے محروم ہیں یا انہوں نے بھی مجہول پڑھا ہوا ہے ان کے لیے گھروں کی آج کی بچیاں کام آسکتی ہیں جنہوں نے مدارس اور مکاتیب کے ذریعے معروف تعلیم حاصل کی ہے وہ ان بوڑھی عورتوں کی اصلاح کر سکتی ہیں۔ نئی زمانہ تلاوت قرآن کا ایک ذریعہ نئے مکان نئی دوکان اور نئی فیکٹری وغیرہ میں قرآن خوانی کا ہے جو عموماً برکت کے واسطے کی جاتی ہے اس کا قرون اولیٰ میں ڈھونڈنا مشکل امر ہے۔ اس کا رواج شاید ہندوپاک میں زیادہ ہوگا اسمیں بھی برکت کے واسطے اجرت پر پڑھایا جاتا ہے یا شناساؤں کو جمع کیا جاتا ہے جو دینی نقطۂ نگاہ سے بلاضرورت معلوم ہوتا ہے اس کے لیے از خود پڑھ لینا بلکہ روز پڑھتے رہنا کافی ہے اس عنوان سے اجتماع غیر ضروری ہے اور اس میں اخلاص کا عنوان سرے سے ناپید دکھائی دیتا ہے۔ میزبان اس لیے اہتمام کرتا ہے اگر نہیں کیا گیا تو طعنہ زنی کا شکار ہوگا۔ مہمان اس لیے آتا ہے کہ نہیں گیا تو میزبان برا مانے گا یا ہمارے ہاں کون آئے گا۔ جہاں ابتدائی نیت یہ ہو اس پڑھنے پڑھانے پر کیا اجر ملے گا اور اس سے کیسے برکت کا حصول ہوگا۔ اجرت پر پڑھوانا تو اس سے زیادہ اشد تر ہے پھر دین متین کی طرف سے اس کا کوئی مطالبہ بھی نہیں ہے۔ قرون اولیٰ میں پایا بھی نہیں جاتا اس لیے قابل ترک عمل کے زمرے میں آتا ہے۔ تلاوت قرآن کا ایک ذریعہ ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کا بھی ہے اس کی دو صورتیں پائی جاتی ہیں ایک اجتماعی قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوانی جسمیں تیجے دسویں چالیسویں اور برسی کے مواقع پر باقاعدہ اہتمام ہوتا ہے اور شناساؤں رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ ایسا اجتماع بذات خود محل نظر ہے کہ شریعت نے ایسے کسی بھی اہتمام کا مطالبہ نہیں کیا۔ پھر یہاں بھی اخلاص نیت کا فقدان نمایاں ہے ثواب تو لوجہ اللہ کیے جانے والے کاموں پر ملتا ہے۔ اسمیں بلانے والا طعنہ زنی سے بچنے کے لیے بلاتا ہے کہ سننا پڑے گا "مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود" اور آنے والے اس لیے آتے ہیں کہ ناراضگی ہوگی یا ہمارے ہاں کون آئیگا؟ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بچوں اور بچیوں کے ذریعے پڑوسیوں کے ہاں سپارے بھجوائے جاتے ہیں اس میں بھی چند قباحتیں ہیں جس میں سر فہرست قرآنی سپاروں کو بے وضو ہاتھ لگانا ہے۔ اور زبردستی پڑھوانا ہے اس طرح ایصال ثواب کرنا ناقابل فہم ہے اور ایسی تکلیف ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اجتماعی قرآن خوانی میں ایک اور کوتاہی دیکھی گئی ہے کہ وقت بچانے کے لیے ایک ہی وقت میں ایک سیپارے کو دو آدمی اس طرح پڑھتے ہیں کہ ایک صفحہ ایک پڑھتا ہے اور دوسرا صفحہ دوسرا پڑھتا ہے یہ قرآن کی بے ادبی ہے اور اس کے اکرام کے خلاف ہے۔ ان سب کا اصلاحی پہلو یہ ہے کہ ان امور کو چھوڑا جائے اور خود روزانہ جتنا بشاشت سے تلاوت کر سکے اس کا ثواب اپنے مردوں کو پہنچایا کرے۔ اس ضمن میں ایک قابل اصلاح کوتاہی یہ بھی ہوتی ہے کہ دوران تلاوت آنے والے سجدے کی آیت پر عدم توجہی کی بناء پر سجدہ نہیں کیا جاتا جو فوراً اور بعد میں کیا جاسکتا ہے اگر نہ کیا جائے تو پڑھنے والے کے ذمے رہتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا گناہ بھی ہو سکتا ہے۔ تلاوت کا ایک ذریعہ یہ بھی رواج پکڑ چکا ہے کہ اجرت پر قبرستان میں اپنے متعلقین کی قبروں پر پڑھنے والے مقرر کیے جاتے ہیں قبرستان میں تلاوت قرآن کا اگرچہ جواز ہے لیکن اجرت پر پڑھوانے کا کوئی حاصل نہیں۔ قبرستان اپنی عبرت کے لیے جانے کا جواز ہے وہاں اپنے متعلقین کی قبروں پر خود پڑھ کر ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ایصال ثواب کا تعلق ہے اس کے لیے قبرستان کی حاضری بھی ضروری نہیں ہر جگہ سے تلاوت قرآن اور دیگر نفلی اعمال کا ثواب پہنچایا جاسکتا ہے اور ایسا کرتے بھی رہنا چاہیے۔ اسی طرح کم وبیش ایک رواج یہ بھی ہے کہ روزانہ صبح کے اوقات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اجرت پر دو کانوں میں تلاوت کروائی جاتی ہے عموماً برکت کے لیے ایسا کیا جاتا ہے لیکن اس کا اجرت پر کروانا معیوب ہے مناسب یہ ہے کہ ایسا خود کرنا چاہئیے۔ تلاوت قرآن مجید کا خصوصی اہتمام رمضان المبارک کے مہینے میں ہوتا ہے جس کا طریقہ کار ایک تو یہ ہے ہر پڑھا ہوا شخص اس بات کی کوشش صرف اس ایک مہینے میں ایسی کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مرتبہ پورے قرآن مجید کی تلاوت کرلے یہ ایک مستحسن اور مبارک عمل ہے اور قرآن پاک سے عقیدت کا مظہر بھی ہے لیکن پڑھنے اور بیٹھنے میں آداب کی رعایت ضروری ہے۔ پڑھنے میں جلدبازی کا مظاہرہ ہوتا ہے اور بیٹھنے میں لیٹنے کا سا انداز ہو جاتا ہے یہ آداب قرآن کے خلاف ہے پورے وقار سے بیٹھا جائے اور پورے اطمینان سے تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھا جائے۔ نیک کام میں تنافس (ایک دوسرے سے بڑھنے کا جذبہ) اچھا عمل ہے لیکن تفاخر معیوب بات ہے۔ لیکن قرآن مجید کو رمضان المبارک کے ساتھ خصوصی مناسبت کے باوجود اس کا حق ہے کہ غیر رمضان میں بھی ایسا اہتمام ہو۔ روزانہ ایک مقدار مقرر کر کے پابندی کے ساتھ اس کے اہتمام کی کوشش ہو۔ رمضان المبارک میں تراویح کا اہتمام ہوتا ہے جس میں حفاظ ایک ترتیب کے ساتھ مقدار مقرر کر کے پورے ماہ میں تکمیل قرآن کرتے ہیں اگر اس میں ایسی تیزی کا عنصر نہ ہو جس میں الفاظ کٹتے ہوں تو ایک مبارک عمل ہے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم ہو سکتا ہے۔ آخرت میں گرفت کا اندیشہ ہے کہ نعوذ باللہ ترتیل کے خلاف پڑھ کر قرآن کی گت بنائی جائے۔ تراویح کوئی ایسا زبردستی کا عمل تو نہیں ہے کہ سر سے اتارنے کے لیے بالکل برباد کردیا جائے۔ بعض مساجد نہیں بلکہ اکثر مساجد میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ حافظ کا اور گھڑی کا مقابلہ ہے اور اس میں اکثر اوقات حافظ ہی جیتتا ہے رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ یعلمون تعلمون ہی سمجھ میں آتا ہے۔ ایسے پڑھنے سے نہ پڑھنا بہتر ہے کہ کم از کم قرآن کا اکرام تو ملحوظ رہے دانستہ معصیت کا ارتکاب تو نہ ہو۔ اگر حفاظ کو ایسی ہی تیزی دکھانی ہو تو نماز میں ثناء تسبیحات وغیرہ میں کمی کرلے قرآن تو ترتیل کے ساتھ صاف صاف پڑھا جائے۔ بعض جگہ حفاظ معاوضہ طے کر کے قرآن سناتے ہیں اس طرح معاوضہ طے کرنا بالکلیہ حرام ہے لہذا اس سے اجتناب کیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی جگہ اجرتی حافظ کے علاوہ نہ ملتا ہو تو آخری دس سورتوں سے تراویح کی ادائیگی کر لی جائے۔ ہمارے علاقوں میں رمضان المبارک میں تراویح کے بعد باجماعت شبینوں کا بھی رواج ہے۔ ان شبیوں کی کوئی اصل نہیں ہے احناف کے نزدیک فرائض اور تراویح اور رمضان المبارک میں وتروں کی جماعت کے علاوہ نفل جماعت کی اجازت نہیں ہے۔ سعودی عرب حجاز مقدس میں دونوں حرموں میں قیام اللیل کے عنوان سے باجماعت کچھ رکعات کی ادائیگی ہوتی ہے لیکن یہ جماعت احناف کے ہاں مشروع نہیں ہے۔ پھر شبینوں میں خوش الحان قاریوں کو جمع کیا جاتا ہے اس میں بھی تیز رفتار کو ترجیح دی جاتی ہے جو اپنی پوری اسپیڈ سے باجماعت نفل نماز میں تلاوت کرتا ہے۔ اسی جگہ پر مجتمع لوگوں میں سے بعض تو جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور اکثر بیٹھ کر خوش گپیوں اور چائے وغیرہ پینے اور سگریٹ پھونکنے میں مشغول ہوتے ہیں جبکہ قرآن کی تلاوت کے دوران قرآنی حکم ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ کان لگا کر سنا جائے اور خاموش رہا جائے اس حکم کی صریح خلاف ورزی ہوتی ہے۔ پھر سامع صاحب جن کی ذمہ داری غلطیاں بتلانا ہے وہ نہایت بے توجہی کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوتے ہیں اور بامر مجبوری نیت باندھ کر نماز میں شامل ہو کر غلطی بتلاتے ہیں اور بعض جگہوں پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کے بعد نماز توڑ کر خود علیحدہ ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک اپنے انفرادی اعمال میں جو کہ اس وقت غیر ضروری ہوتے ہیں مشغول رہتے ہیں جب تک کہ دوبارہ نماز میں شامل ہونے کی مجبوری نہ پیش آجائے ایسا کرنا قرآن کے ساتھ کھلا مذاق ہے اور اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے لہذا ان مروجہ شبینوں کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے اور جہاں جہاں اس کا رواج ہے اس کے ترک کی کوشش ہونی چاہئے۔ اس مبارک زمانے میں جب اللہ کی مغفرت عامہ کھلے عام مسلسل مل رہی ہو دانستہ عذاب اور غضب کا حصول دانشمندی نہیں۔ اب تو باقاعدہ مووی بنا کر ٹیلی وژن پر یہ شبینے دکھائے جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت امت مسلمہ کو تمام کوتاہیوں سے محفوظ فرمائے اور قرآن کا حق تلاوت اور عمل کے اعتبار سے ادا کرنے کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔ آمین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن

صاحب قرآن ﷺ کی نظر میں

سہیل فاضل عثمانی
استاد انجینئرنگ این ای ڈی یونیورسٹی کراچی

انسان کا معیار فضیلت علم و حکمت ہے اسی بناء پر وہ مسجود ملائک اور افضل الخلائق قرار پایا۔ پھر انسان کی رشد و ہدایت اور تبلیغ و نصیحت کے لیے انبیاء و رسل کا جو سلسلہ شروع کیا گیا اس کی بنیاد بھی علم و حکمت ہی قرار پائی۔ اسلام دین فطرت ہے جو آدمؑ سے خاتم الرسل ﷺ تک ایک مکمل اور حتمی دین رہا ہے یہی پیغام ہر دور اور ہر زمانے میں ہر بستی اور قوم کے انبیاء لے کر آتے رہے۔ درس و تدریس، تعلیم و تعلم اور علم و حکمت کے اس فریضے کو اللہ تعالی کا فرستادہ ہر نبی و رسول انجام دیتا رہا ہے اور خوبی کی بات یہ ہے کہ آج بھی انسان جب تعلیم و تدریس کے جو فطری اور نفسیاتی طریقے اختیار کرتا ہے تو اس کے لیے وہی اصول و ضوابط اور اہداف و منہاج مقرر کرتا ہے کہ جو اسلام نے ودیعت کر دیئے ہیں۔

مثلاً مادام مونٹیسوری نے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے مشاہدات اور ماڈلز کے ذریعہ جو طریقہ تعلیم تجویز کیا ہے۔ اسی طرح کنڈرگارٹن کی سطح پر بچوں کے لیے جو طریقہ تدریس وضع کیا گیا ہے ان سب میں اسلام کا فطری طریقہ تدریس جھلکتا نظر آتا ہے۔ اسی طرح "معلوم سے نامعلوم FromKnown to Unknown کی طرف" علم سکھانے کا جو انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ نیز امثال و نظائر اور مشاہدات و تجربات کے توسط سے جو طریقہ ہائے تدریس اختیار کیے جاتے ہیں ان میں الفاظ و عبارت کے دہرانے اسے زبانی یاد کرنے اور ذہن نشین کرانے کو جو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ان سب کے بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں جان ڈیوی، اینجل، وڈورتھ اور ولیم جیمز جیسے ماہرین نفسیات اور شعبۂ تعلیم سے وابستہ افراد نے مختلف آراء بیان کی ہیں جن کا لب لباب یہ ہے کہ بچوں یا طالب علموں کو بار بار ہر اک کوئی چیز یاد کرائی جائے تاکہ ذہن نشین ہو جائے۔

لیکن اسلام کی حقانیت کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ قرآن نے یہی فطری طریقہ تعلیم اختیار کیا ہے۔ کہ جس کی حکمت تک ایک عرصہ اور زمانہ کے بعد مختلف ماہرین نفسیات اپنے علم و تجربہ کے ذریعے پہنچے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. (آل عمران ۱۶۴)

ترجمہ۔ "بلاشبہ اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو انہی میں سے ہے وہ ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ (لوگ) کھلی گمراہی میں مبتلا تھے"

پس معلوم ہوا کہ تلاوت کرنے یا پڑھ کر سنانے کو تعلیم کا پہلا اصول قرار دیا گیا ہے جس کے لیے تزکیہ نفس یعنی خیر و شر کا امتیاز اور نیک و بد کی پہچان ایک لازمی و لابدی امر ہے۔ پھر اس کے بعد ہی "کتاب و حکمت" کی کوئی بات اپنا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے یعنی بعثت نبوی ﷺ سے پہلے چونکہ اس مہتم بالشان فریضہ کو انجام دینے والا تقریباً ۵۰۰ برس تک کوئی نہ تھا اس لیے اسے زمانہ جاہلیت اور گمراہی و ضلالت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یوں زیر نظر آیۃ میں بڑی جامعیت کے ساتھ تعلیم و تدریس کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ جس پر کسی قدر تفصیل سے گفتگو کی جا سکتی ہے لیکن اگر اس آیت کے محض پہلے نکتے "تلاوت" پر توجہ مرکوز کی جائے تو اس کے ایسے ایسے اسرار و رموز اور عقدہ ہائے حکمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وبصارت وا ہوتے ہیں کہ دین کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت ہو جاتی ہے۔

تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں اللہ کے کلام کو پڑھنا بھی عبادت ہے قرآن کے الفاظ کی ادائیگی اور مخارج کی صحت کو بھی موجب ثواب قرار دیا گیا ہے۔ پھر بار بار پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ عبارت ذھن نشین ہو جاتی ہے بلکہ اس کے معنی و مفہوم اور مطلب و موضوع پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ نت نئے پہلو اور عنوانات اجاگر ہوتے ہیں ہر بار فکر و تدبر کے ایک نئے زاویے اور انداز سے شناسائی ہوتی ہے قرآن یہ دعوت اپنے قاری کو بار بار دیتا ہے۔

علامہ بیضاوی اپنی معروف تفسیر القرآن میں رقمطراز ہیں کہ

"تقربا الی اللہ بقراته وتحفظالالفاظه واستكشا فا لمعانه فان القارى المتامل قدينكشف له اول ماقرء سمعه به" (۱)

ترجمہ "تاکہ اس کے پڑھنے سے اللہ کا قرب حاصل ہو اور اس کے الفاظ ذھن میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے معانی منکشف ہو جائیں کیونکہ بار بار بغور پڑھنے ہی سے ایسے مضامین سمجھ میں آتے ہیں جو پہلی دفعہ سمجھ میں نہیں آسکتے تھے"

فضیلت قرآن کو تمثیلی انداز میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ جیسے اللہ تعالی کی فضیلت ساری مخلوق خداوندی پر ہے اسی طرح دوسری تمام کتب سماوی پر قرآن کی فضیلت ہے۔

امام نووی نے تلاوت قرآن کو تمام اذکار سے بہتر قرار دیا ہے۔

اعلم ان المذهب الصحيح المختار الذى عليه من يعتمد من العلماء ان قراة القرآن افضل من التسبيح والتهلل وغيرهما من الاذكار. (۲)

"صحیح، پسندیدہ اور قابل اعتماد مذہب علماء کا یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت دوسرے تمام اذکار یعنی تسبیح و تہلیل وغیرہ سے بہتر ہے"۔

جبکہ علامہ آلوسی بغدادی ابن جریج کے حوالہ سے رقمطراز ہیں کہ

وعد بن جريج قرءة القرآن ذكرًا. (۳)

ابن جریج نے قرآن پاک کی تلاوت کو ذکر بتایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاتقان فی علوم القرآن میں علامہ سیوطیؒ نے بروایت نعمانؓ بن بشیر یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی افضل ترین عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔(۴)

حضرت علیؓ سے ایک حدیث میں یہ مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بہت جلد فتنہ برپا ہو گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس فتنے سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ ارشاد فرمایا قرآن اس میں اگلی پچھلی خبریں اور موجودہ احکام سب موجود ہیں۔ قرآن قول فیصل ہے وہ کوئی ہنسی دل لگی کی کتاب نہیں ہے۔ جو کوئی اسے تکبر کی وجہ سے چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تکبر کو توڑ ڈالے گا۔ جو شخص ماسوائے قرآن کے کسی دوسری کتاب سے ہدایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہی ذکر کلیم اور صراط مستقیم ہے۔ اس میں خواہش نفسانی کی وجہ سے کوئی کجی پیدا نہیں ہو سکتی۔ کوئی زبان اس کے ساتھ ملتبس نہیں ہو سکتی۔ علماء اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ وہ بار بار پڑھنے سے پرانی نہ ہو گی۔۔ اور اس کے عجائبات ختم نہ ہونگے۔(۵)

پھر قرآن وہ کتاب باکمال ہے کہ جو "یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا" کی خوبیوں کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تلاوت قرآن کو کامل مومنوں کا وصف قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا کہ

"اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ. (البقرة)

"یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسکی کماحقہ تلاوت کرتے ہیں وہی لوگ کامل مومن ہیں اور جو؟ کتاب پر ایمان نہ لائے وہ خسارہ اور گھاٹے میں ہے"۔

صحف سماویہ میں سے یہ اعزاز وامتیاز صرف قرآن ہی کو حاصل ہے کہ اس کی تلاوت کرنے والے کو طمانیت قلب۔ اور "سکینہ" کی صورت میں رحمت خاصہ میسر آتی ہے جو تلاوت قرآن کرنے والے کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہوا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے آپس میں سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان پر (سکینہ) اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ وہ ان پر چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والے (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے"۔(۶)

تلاوت قرآن کو صاحب قرآن ﷺ کی نظر میں یہ اہمیت حاصل ہے کہ ہر عبادت کے عامل کو اسکی نیت و خلوص کی بناء پر اجر و ثواب دیا جائے گا۔ لیکن روز حشر کو بعض ایسے نیک بخت اور پاک طینت افراد بھی ہونگے جو ہمہ اقسام کے حساب و کتاب سے مستثنیٰ اور ہر طرح کے حزن و ملال سے ماوراء ہونگے۔ من جملہ ان افراد میں وہ بھی ہوں گے جنھوں نے محض رضائے الٰہی کی خاطر قرآن پڑھنے کو اپنا معمول بنایا ہوگا۔ جیسا کہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تین قسم کے افراد ایسے ہونگے جن کو نہ خوف ہوگا اور نہ ان کو حساب و کتاب دینا پڑے گا اور جب تک مخلوق اپنے اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہوگی وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ (۱)۔ وہ شخص جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے قرآن پڑھا اور ان لوگوں کی امامت کی جو ان سے راضی ہیں۔ (۲)۔ وہ شخص جو خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے لوگوں کو نماز کی طرف بلاتا ہے۔ (۳)۔ وہ شخص جو اپنے ماتحتوں سے اچھا برتاؤ کرے"۔(۷)

درج بالا حدیث سے تلاوت قرآن اور قیام صلوۃ کی اہمیت واضح ہو گئی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ قرآن اور صلوۃ لازم و ملزوم اور جزو لاینفک ہیں کہ کسی ایک کے بغیر دوسری عبادت کا تصور محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"نماز اور قرآن کی تلاوت سے اپنے گھروں کو منور کرو"۔(۸)

اس موقع پر یہ بھی بیان کر دینا مناسب ہوگا کہ جناب رسالتماب ﷺ نے گھروں میں عبادت کرنے کا نہ صرف حکم دیا ہے بلکہ بیوت و مساجد کو عبادت سے آراستہ کرنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خصوصی تلقین کرنے کے ساتھ ساتھ قبرستان میں عبادت سے منع بھی فرمایا ہے کہ گھروں کو قبرستان نہ بنایا جائے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ایک جانب گھروں میں عبادت (تلاوت قرآن اور ادائے صلوۃ) کا رواج کم بلکہ مفقود ہوتا جارہا ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ فرائض کے علاوہ بقیہ نماز گھر میں ہی ادا فرماتے تھے۔اور دوسری جانب آج ہم قبرستان میں عبادت (آذان، دعا، قرآن خوانی) جیسے افعال وانکار انجام دے کر فرمان نبوی ﷺ کی صریحاً خلاف ورزی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ جبکہ ارشاد رسول ﷺ ہے کہ۔
"جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں خیروبرکت کی کثرت ہوتی ہے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اس کی خیر وبرکت میں کمی آجاتی ہے"۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی اجنبی اور غیر زبان آکر ہم سے ہماری زبان میں گفتگو کرتا ہے تو اس کا فطری اثر یہ ہوتا ہے کہ ہم اس سے مزید خوشدلی سے ملتے ہیں کہ باوجود اجنبی اور ہماری زبان سے ناآشنا ہونے کے وہ ہماری زبان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ہماری ہی زبان میں اپنا مدعا بیان کرنا چاہتا ہے تاکہ اجنبیت ختم ہو یہی گمان کرتے ہوئے ذرا غور فرمایئے کہ قرآن جو کلام الٰہی ہے جب ہم اسکی تلاوت کرتے ہیں تو اجنبیت ختم کرکے ہم کس قدر تقرب الٰہی کے حقدار ٹھرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تلاوت قرآن کو "اللہ تعالی سے ہمکلام ہونے کے مصداق قرار دیا گیا ہے"۔(۹)

جب قرآن کی یہ فضیلت ہے تو پھر اسکی تلاوت سے جو فیوض وبرکات حاصل ہوتی ہیں ان کی بھی کوئی حدونہایت نہ ہوگی یعنی تلاوت قرآن کے ذریعہ انسانی شخصیت پر اخلاقی وسماجی فوائد اور اثرات وثمرات بھی مرتب ہوتے ہونگے۔اس بارے میں شارع علیہ السلام نے فرمایا کہ

"جس نے قرآن پڑھ لیا اس نے علوم نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں میں لے لیا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسکی طرف وحی نہیں کی جاتی چنانچہ حامل قرآن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔ جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے سینہ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے"۔(۱۰)

قرآن کی تلاوت و تعلیم انسانی کامیابی و کامرانی کی کلید ہے کیونکہ جب کوئی شخص اللہ کے کلام سے شغف رکھتا ہے تو وہ اسکی ذات کی طرح اسکے کلام کو محبوب رکھتا ہے اور جو کلام الٰہی کو محبوب رکھتا ہے وہ اس پر غور اور توجہ دیتا ہے اس کے اوامر پر "آمنا و صدقنا" کہہ کر عمل سے سند قبولیت حاصل کرتا ہے اور قرآن کے نواھی سے اجتناب برتتے ہوئے دائرہ اطاعت میں داخل ہوتا ہے یوں وہ قرآن کے متعین کردہ دونوں راستوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی ملک کے آئین و قانون سے ناواقف رہے تو اسکی خلاف ورزی کے مرتکب ہونے کا اغلب امکان موجود رہتا ہے کہ نادانستگی میں ایسا شخص متعلقہ قانون سے تجاوز کر جائے گا۔ پس قرآن بھی وھدینا ہ النجدین کہہ کر اندھیرے اجالے، حق و باطل، نیک و بد، خیر و شر جائز و ناجائز ضلالت و ہدایت کی راہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے مابین حد فاصل اور واضح پہچان پیدا کر دیتا ہے جسے بڑے ہی تمثیلی اور لطیف انداز میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

"لوگو! تم قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کو پڑھو اس لیے کہ جو شخص اس کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر اسے پڑھتا ہے اور اس کا اہتمام کرتا ہے تو اس کی مثال اس تھیلی جیسی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہے اور اس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہے۔ اور جو شخص اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر اس سے (غافل ہو کر) سو جاتا ہے۔ اس طرح ہے کہ قرآن اس کے سینے میں ہوتا ہے تو اس کی مثال اس تھیلی جیسی ہے۔ جس کے منہ (تھیلی کے منہ) کو بند کر دیا گیا ہو"۔(۱۱)

"تلاوت قرآن کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس کے پڑھنے سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں کتب احادیث بخاریؒ و مسلمؒ میں یہ مشہور روایت ملتی ہے کہ حضرت اسید بن حضیرؓ ایک روز تہجد میں سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے اور گھوڑا ان کے قریب ہی بندھا ہوا تھا کہ اچانک گھوڑا بدکنے لگا۔ جب وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑے نے بدکنا بند کر دیا۔ ابن حضیرؓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بد کنے لگا۔ وہ پھر خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بد کا۔ اس کے بعد ابن حضیر رک گئے۔ کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا۔ انہیں ڈر ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل نہ ڈالے۔ جب لڑکے کو وہاں سے ہٹا کر ابن حضیرؓ نے آسمان کی طرف سر اونچا کیا تو آسمان دکھائی نہ دیا۔ اس کے بجائے اوپر ایک سائبان تھا جسمیں شمعیں روشن تھیں۔ ابن حضیرؓ نے صبح کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے ابن حضیر تو پڑھتے جاتا۔ اے ابن حضیر تو پڑھے جاتا۔ تو وہ بولے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ بچہ گھوڑے کے قریب تھا مجھے ڈر ہوا کہیں گھوڑا بچے کو کچل نہ ڈالے۔ اس لیے میں یحییٰ کی طرف لوٹ گیا۔ اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عجیب سی چھتری ہے۔ جس میں بہت سے چراغ روشن ہیں۔ پھر میں باہر نکل آیا تو وہ مجھے نظر نہ آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے معلوم ہے وہ کیا تھا۔ ابن حضیر بولے مجھے معلوم نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ فرشتے تھے۔ تیری آواز سن کر تیرے پاس آ گئے تھے۔ اگر تو صبح تک پڑھتے جاتا تو لوگ انہیں واضح طور پر دیکھ لیتے"۔ (۱۲)

"جہاں قرآن کی تلاوت کے بے پایاں برکات و ثمرات ہیں وہاں اس کے تلاوت نہ کرنے، اس سے غفلت برتنے، اسے پڑھ کر بھول جانے اور نظر انداز کرنے کی صورت میں طرح طرح کی وعیدیں بھی آئی ہیں۔ مثلاً اللہ کا ذکر نہ کرنے، اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے سے دلوں کی سختی اور ان پر قفل لگ جانے یا مہر ثبت ہونے نیز دلوں پر گناہوں کی آلودگی سے زنگ لگ جانے کے ضمن میں احادیث مبارکہ اور خود قرآن میں ایسی نوعیت کی متعدد اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ صیقل قلب سے متعلق یہ حدیث مبارک تو خاصی معروف ہے جو عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے دلوں پر اسی طرح زنگ لگتا ہے جس طرح پانی لگ جانے سے لوہے کو زنگ لگتا ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا پھر اس کی صفائی کی کیا صورت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا"۔ (۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن ان اعمال عبادت میں سے ہے کہ یہ قرآن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا۔بالکل اسی طرح جس طرح کہ صوم روزہ دار کے حق میں سفارش کرے گا اور اسکی شفاعت قبول کی جائے گی۔ بعینہ تلاوت قرآن کرنے والے کے لیے قرآن کی سفارش کو درجہ قبولیت حاصل ہو گا۔ اور یہ فضیلت و فوقیت تلاوت کرنے والے کو دیگر عابدوں سے ممتاز و ممیّز کر کے ان کے لیے ابدی فوز و فلاح کا باعث ہو گی۔ اس سلسلے میں شافع محشر ﷺ کا یہ قول مذکور ہے کہ

"قرآن ایسا شفیع ہے جسکی سفارش کی گئی اور ایسا جھگڑالو ہے ہے کہ جس کا جھگڑا تسلیم کیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اسے پس پشت ڈال دے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے"۔

اور آج امت مسلمہ کا المیہ یہی ہے کہ جو صحیفہ آخر غار حرا سے نازل ہونا شروع ہوا تھا اور خطبہ حج کے موقع پر جس کا پیغام آخر، دین حنیف پر مہر تام ثبت کر رہا تھا۔ اسے حریر ریشم اور اطلس و کمخواب کے غلافوں میں تو سجایا جاتا ہے۔ احترام ظاہری کی خاطر اونچے مچانوں اور طاقوں پر تو رکھا جاتا ہے۔ لیکن وہ صرف طاق کی زینت نہیں بلکہ طاق نسیان ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہم اس کی تلاوت ہی نہیں بلکہ اسکی تعلیمات سے بھی یکسر نابلد اور ناآشنا ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس قول کے مصداق بنتے جا رہے ہیں جسکی نشاندہی خود قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے کہ

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا. (الفرقان)

اور رسول نے کہا کہ اے میرے پروردگار بلاشبہ میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر دیا تھا۔

قرب قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس دور میں بظاہر قرآن کو ظاہری حسن اور صوتی اثرات کے ساتھ خوش الحانی سے تلاوت کرنے والے تو ہوں گے لیکن انکے دل خشیت الہیہ سے خالی اور تعلیمات قرآن سے ان کی زندگی بے بناز اور عاری ہو گی۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس دور میں بعض ایسے بھی ہونگے کہ جو قرآن کو ذریعہ معاش بنا ڈالیں گے۔ پس حصول دنیا کی خاطر قرآن پڑھنے والوں کا آخرت میں کوئی معاوضہ اور بدلہ نہ ہوگا۔

حسد ایک عادت بد اور صفت مذمومہ ہے کہ جسکی بہر صورت ممانعت کی گئی ہے کہ حاسد خود اپنی آگ میں ہی جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔ لیکن ماسوائے دو چیزوں یا اعمال صالحہ کے انسان کو کسی اور معاملے میں حسد سے کام لینے سے منع کر دیا گیا ہے حسد کی وہ استثنائی صورتیں یہ ہیں کہ ایک وہ شخص جسے مال دیا گیا ہو اور وہ اس سے دوسروں کی مدد کرے اور دوسرا وہ شخص جسے قرآن کا علم دیا گیا ہو اور وہ اسکی تلاوت کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو سنوارنے کا کام لیتا ہے۔ (یہاں حسد رشک کے معنی میں ہے)

قرآن کی تلاوت کرنا ازبس کہ ایمان میں اضافہ کا ذریعہ اجر و ثواب کا باعث اور رجوع الی اللہ کا موثر طریقہ ہے لیکن اس تلاوت میں بھی عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع ایک لازمی وصف ہے۔ تلاوت میں نصیحت حاصل کرنے کا جذبہ اور شوق دل میں رکھنا، تضرع اور گریہ وزاری کی کیفیت پیدا کرنا بھی خوف خدا اور تقوی وورع کی علامات ہیں۔ کہ مالک کو انسان سے یہی متاع عاجزی درکار ہے۔

اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّداً وَّبُکِیّاً. (مریم)

"جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ گریہ وبکاء کے ساتھ سجدے میں گر پڑتے ہیں۔"

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے کہ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّداً (بنی اسرائیل ۱۲)

جن لوگوں کو قرآن سے پہلے دوسری آسمانی کتابوں کا علم دیا گیا ہے جب یہ قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

اسی خشوع وخضوع کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ تلاوت قرآن سے اہل ایمان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس خشوع میں اضافہ ہوتا ہے۔ گویا تلاوت ایک ایسی عبادت ہے کہ جو معیار عبادت تقویٰ تک انسان کو اس طرح پہنچا دیتی ہے کہ اسکی زندگی پر موثر کن انداز میں تبدیلی اور اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جسکی صراحت اس حدیث سے ہوتی ہے۔

صالح مری کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یا صالح هذه القرآءة فاين البكاء۔ یعنی یہ تو صرف تمہاری قرات ہے اور اس کے ساتھ تمہارا رونا کہاں گیا ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ

اقرؤ القرآن وابكوا فان لم تبكو افتبا كوا.

قرآن پڑھو اور روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنالو، یعنی رونے کی بہ تکلف کوشش کرو۔

اس سلسلے میں بعض مشاہدات وہ ہیں جو اصحاب کرامؓ اور دیگر سلف صالحین سے منقول ہیں جبکہ خود رسول اللہ ﷺ کا بھی قرینہ یہ تھا کہ آپ ٹھہر ٹھہر کر عاجزی اور بعض مقامات پر رک کر عبارت والفاظ کی تکرار کر کے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے نماز میں ایک ہی آیت کی تکرار کرتے کرتے صبح کر دی۔ وہ آیت یہ تھی۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (المائدہ ۱۱۸)

''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو بلا شبہ تو بڑی قوت والا اور حکمت والا ہے''۔

حضرت عبداللہؓ ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ کی ہدایت پر وہ قرآن پڑھ رہے تھے جب وہ سورہ نساء کی آیت ''فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد'' پر پہنچے تو رسول ﷺ نے فرمایا بس بس۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے جو نگاہ اٹھا کر دیکھا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔(۱۴)

حضرت ابو صالحؒ کہتے ہیں کہ یمن کے لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے۔ جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو رونے لگے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ھکذا کنا۔ یعنی ہم لوگ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔(۱۵)

حضرت عبداللہؓ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آیت انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ پڑھ کر اتنی شدت سے روتے کہ میں پچھلی صف میں ہونے کے باوجود نماز میں ان کے رونے کی آواز سنتا تھا۔(۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب سورہ الحدید کی یہ آیت پڑھتے تو بے حد متاثر ہوتے اور دیر تک روتے رہتے تھے۔ وہ آیت یہ ہے۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ. (الحدید)

"کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت اور جو دین اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے اس کے سامنے جھک جائیں"۔

ایک بار عمر بن عبدالعزیزؒ تلاوت قرآن کر رہے تھے کہ آیت وقفوھم انھم مسؤلون۔ پر پہنچے تو اسے بار بار پڑھتے رہے۔

"انھیں ذرا ان کو ٹھہراؤ ان سے پوچھا جائے گا"

ایک شب امام ابو حنیفہؒ آیت وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰسین) پڑھ رہے تھے کہ رونے لگے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"قیامت کے روز مجرموں کو حکم ہو گا کہ دنیا میں تو سب ملے جلے رہے مگر آج مجرم اور غیر مجرم سب الگ الگ ہو جائیں گے"۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم فضیل بن عیاضؒ کے پاس گئے اور ان کے گھر کے باہر سورہ التکاثر پڑھی گئی۔ تو وہ گھر سے باہر نکل آئے۔ اور حالت یہ تھی کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔(۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن کے دوران بکاء اور قرات ٹھہر ٹھہر کر کرنے سے متعلق شریعت مطہرہ سے متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ علامہ ابن کثیر آیت وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔

ای اقراه علی تمهل فانه يكون عونا علی فهم القرآن وتدبره۔ یعنی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ تاکہ اس کے سمجھنے اور غور وفکر کرنے میں مدد ملے۔ (۱۸)

لیکن آج امت مسلمہ اس آخری صحیفہ رشد وہدایت سے حد درجہ غافل ہوگئی ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ یا تو اس سرچشمہ ہدایت کو کھول کر دیکھنے اور اسے پڑھنے کی سعادت سے ہی ہم محروم رہتے ہیں یا پھر ہم محض نمائشی اور رسمی طور پر قرآن پڑھتے ہیں کہ جس کے بارے میں سخت وعید آئی ہے بلکہ اسے قرب قیامت کی علامت قرار دیا گیا ہے کہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

مابقی من الاسلام الا اسمه وما بقی من القرآن الا رسمه۔

یعنی ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام باقی نہ رہے گا سوائے اس کے کہ اس کا محض نام باقی رہ جائے گا۔ مراد یہ ہے کہ ہم کسی کو صرف اس کے نام سے پہچان سکیں گے کہ فلاں شخص مسلمان ہے۔ اور اسی طرح ایک وقت ایسا آئے گا کہ قرآن باقی نہ رہے گا ما سوائے اس کہ صرف رواجی طور پر قرآن کی تلاوت رہ جائیگی۔

حدیث بالا کی روشنی میں آج اس معاشرہ کا جائزہ لیں تو ہمیں دونوں ہی علامات مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں قرآن کے اصل معنی ومفہوم کو سمجھنے اور اسکی تلاوت خوف وبکاء سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس کے معانی ومطالب کو سمجھ کر دین ودنیا میں فلاح وکامرانی کے مستحق قرار پائیں۔

حواشی

(۱) تفسیر بیضاوی کامل تفسیر اتل ما اوحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲)البیان فی حملۃ القرآن
(۳)روح المعانی الجزء الثانی
(۴)الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ص ۱۵۲ ج ۲
(۵)ترمذی
(۶)بروایت ابی ھریرۃ مسند احمد صحیح مسلم سنن ابی داؤد
(۷)طبرانی
(۸)بیھقی
(۹)مسند ابی شبہ
(۱۰)مسند حاکم بیھقی
(۱۱)ترمذی ابن ماجہ نسائی
(۱۲)بخاری مسلم

نوٹ۔ اس قسم کا ایک مشاہدہ راقم کو رمضان المبارک کے مہینے میں وقت تہجد کے دوران تلاوت ہوا کہ دور افق پر روشنی کی چمک قمقموں کی مانند آئی جیسے کہ پرندے حرکت کررہے ہوں اور ان کے پروں سے روشنی نکل رہی ہو۔

(۱۳)رواہ البیھقی فی مراسیلہ بحوالہ الترغیب ص ۳۵۴ ج ۲
(۱۴)بخاری باب البکاء عند قرأۃ القرآن
(۱۵)التبیان فی آداب حملۃ القرآن
(۱۶)مؤطا امام مالک (باب ماجاء فی صلوۃ اللیل)
(۱۷)صفوۃ الصفوۃ بحوالہ تبع تابعین
(۱۸)تفسیر ابن کثیر ج ۱۲۔ تفسیر سورہ مزمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متفرق سورتوں اور آیتوں کے فضائل وخواص

مولانا حبیب الرحمٰن خیر آبادی اعظمی

احادیث میں خاص خاص سورتوں کے فضائل بکثرت آتے ہیں، اور بہت سی خاصیتیں بتائی گئی ہیں۔ اور ان سے شفاء پانے کے صدہا واقعات کتب تاریخ وسیر میں مذکور ہیں۔

سورہ فاتحہ:۔

صحیح بخاری میں ہے کہ سورہ فاتحہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ولقد آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم۔

یعنی ہم نے تم کو سبع مثانی اور قرآن عظیم مرحمت فرمایا۔

پس اس آیت میں سبع مثانی اور قرآن عظیم سے یہی سورہ مراد ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ ایسی سورہ کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی (۱)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس سے گزرے اور انھیں پکارا وہ نماز پڑھ رہے تھے اس لئے کوئی جواب نہ دیا۔ مختصر نماز پڑھ کر آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ وعلیک السلام ابی اور فرمایا جب میں نے تمھیں پکارا تو تم نے جواب کیوں نہ دیا۔ حضرت ابیؓ بولے یا رسول اللہ ﷺ! میں اس وقت نماز میں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمھیں یہ حکم نہیں ملا۔ استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم (یعنی جس وقت اللہ اور رسول تمھیں بلائیں تو ان کا جواب دو) حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ہاں یہ حکم قرآن میں ہے، آئندہ انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمھیں ایسی سورۃ بتادوں جس کے مانند کوئی سورہ نہ تو توریت وانجیل میں اتری اور نہ زبور میں بلکہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورۃ نہیں۔ حضرت ابی ؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتائیے۔ ارشاد ہوا تم نماز میں قرآن پاک کس طرح پڑھتے ہو؟ حضرت ابی ؓ نے سورہ فاتحہ پڑھی آپ نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سورہ کے مثل نہ تو کوئی سورہ توریت وانجیل میں ہے اور نہ زبور اور قرآن میں (۲)۔ حضرت عبدالملک بن عمیر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سورہ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے (۳)۔

شعبی ؒ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر درد گردہ کی شکایت کی۔ شعبی ؒ نے کہا "اساس القرآن" پڑھ کر درد کی جگہ دم کرو۔ اس شخص نے پوچھا اساس القرآن کیا چیز ہے؟ شعبی ؒ نے کہا سورہ فاتحہ ہے۔ مشائخ نے لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے اسے ہر مطلب کے واسطے پڑھنا چاہئیے۔

حضرت عبداللہ بن جابر ؓ سے مروی ہے کہ سورہ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سورہ فاتحہ بجز موت کے ہر مرض کیلئے شفاء اور دواء ہے اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سورہ فاتحہ زہر سے شفاء دیتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ سوتے وقت جو کوئی سورہ فاتحہ اور قل ہواللہ پڑھ لے تو وہ موت کے سوا ہر شے سے مامون ہوجاتا ہے۔

سورہ بقرہ

سورہ بقر کے بارے میں آیا ہے کہ جس گھر میں یہ سورۃ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ دو تروتازہ چیزوں کو پڑھا کرو، سورہ بقرہ اور آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی، اور خدائے تعالی سے لڑ جھگڑ کر اس کی مغفرت کرائیں گی۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اوپر سے دروازے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٹھا کر دیکھا اور کہنے لگے کہ آج آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے قبل کبھی نہیں کھلا۔ اس کے بعد اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ حضرت جبریلؑ نے کہا یہ فرشتہ آج سے قبل کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ فرشتہ نے آکر سلام کیا اور حضور سے عرض کی کہ آپ ﷺ کو خوشی ہو۔ آپ کو دو نور عطا کئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی اخیر آیات۔ ان دونوں میں سے اگر آپ صرف ایک بھی پڑھیں گے تو اس کا کامل ثواب آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔

حضرت ابو مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں شب میں پڑھ لیا کرے تو (پھر قیام لیل کی ضرورت نہیں) یہی دونوں آیتیں اس کو کافی ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خدائے تعالیٰ نے آسمان وزمین کے پیدا ہونے سے پہلے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں سے دو آیتیں اتاری گئی ہیں اور انھیں سے سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے جس گھر میں یہ دو آیتیں تین رات پڑھی جائیں گی اس کے پاس شیطان نہ آئے گا۔

سورہ آل عمران

اس سورہ کی فضیلت میں ایک حدیث ابھی ذکر کی جا چکی ہے۔ دوسری حدیث حضرت نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن اور قرآن پر عمل کرنے والے قیامت کے روز اس طرح آئیں گے کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ان کے آگے ہوں گی۔ پھر حضور ﷺ نے ان کی مثال بھی بیان فرمائی کہ وہ دونوں اس طرح آئیں گے کہ گویا وہ سایہ دار ٹھنڈے سائبان ہیں اور ان کے بیچ کے شگاف سے روشنی آتی ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے پڑھنے کا ثواب اس طرح متشکل ہوکر آئے گا۔

سورہ انعام

سورہ انعام جب اتری تو نبی کریم ﷺ نے تسبیح پڑھی اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس سورہ کے نزول کے وقت آسمان کے کنارے فرشتوں سے بھرے ہوئے تھے۔

سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے تھے۔

سورہ کہف

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اچانک اس نے دیکھا کہ اس کی سواری کا جانور بدک رہا ہے اور بدلی کے مانند اس کے پاس کوئی چیز آگئی ہے۔ اس نے حضور ﷺ کی خدمت میں آکر واقعہ ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہی اطمینان قلب ہے جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا۔

حضرت ابوالدرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کرلے تو فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اور بعض روایات میں سورہ کہف کی آخری دس آیات کا ذکر ہے۔

سورہ کہف کے بارے میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اس کو پڑھے گا اس کیلئے دوسرے جمعہ تک ایک نور ہوگا۔

سورہ یسین

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے اور جس نے سورہ یسین ایک بار پڑھی خدائے تعالیٰ دس بار پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ یسین شروع دن میں پڑھے گا اس کیلئے پورے دن کی حاجتیں پوری ہوجائیں گی۔
سورہ یسین تمام قرآن مجید کا دل ہے جو شخص اسے اللہ کیلئے پڑھے گا وہ بخش دیا جائے گا۔
اس سورۃ کو اپنے مردوں پر پڑھنا چاہئیے۔

جو شخص صبح کو یہ سورہ پڑھ لیا کرے تو شام تک خوش وخرم رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھ لیا کرے تو وہ صبح تک خوشی محسوس کرے گا۔ اس حدیث کے راوی یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں نے بتایا ہے جنھوں نے خود تجربہ کیا ہے۔

سورہ الم سجدہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب تک الم سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے رات کے وقت سورہ حٰمٓ دخان پڑھی ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں جو انھیں سے مروی ہے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کی شب میں حٰمٓ دخان پڑھی وہ بخش دیا جائے گا۔

سورہ واقعہ

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر شب میں سورہ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اپنی لڑکیوں کو حکم فرمایا کرتے کہ ہر شب میں یہ سورۃ پڑھ لیا کرو۔

حضرت ابن مسعودؓ اپنی لڑکیوں کو حکم فرمایا کرتے کہ ہر شب یہ سورہ پڑھ لیا کرو۔

سورہ حشر

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے اس کیلئے اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کیلئے شام تک دعائے رحمت و مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ اسی روز مر جائے تو شہید ہوگا اور جو اسے شام کے وقت پڑھے تو اس کا بھی یہی ثواب ہے۔

مسبحات

حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں جناب رسالت مآب ﷺ سونے سے پہلے مسبحات (یعنی وہ سورتیں جو سبحان، سبح، یسبح اور سبح سے شروع ہوتی ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

سورہ ملک

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک صحابی نے کسی قبر پر خیمہ نصب کیا اور انھیں علم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص کی قبر ہے اور وہ سورہ ملک پڑھ رہا ہے، یہاں تک کہ اس کو آخر تک پڑھ گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر وہ صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا تھا مگر میں یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانتا نہ تھا کہ یہ قبر ہے، اچانک مجھے کسی کے سورہ ملک پڑھنے کی آواز سنائی دی اور وہ اس کو آخر تک پڑھ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ سورہ عذاب قبر کو روکنے والی ہے جو اسکو پڑھتا ہے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

یہ سورہ اپنے پڑھنے والوں کو عذاب سے بچاتی ہے جس شخص نے اسے رات میں پڑھا اس نے بہت نیکی کا کام کیا۔

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر سورہ پر ستر گنا نیکی کی فضیلت رکھتی ہیں۔

سورہ زلزال

سورہ اذا زلزلت کے بارے میں آیا ہے کہ اس کو پڑھنے سے نصف قرآن کے برابر ثواب ملتا ہے۔

سورہ کافرون ونصر

سورہ قل یاایھا الکافرون کو ایک چوتھائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے اسی طرح سورہ اذا جاء پڑھنے کا ثواب بھی چوتھائی قرآن کے برابر ملتا ہے۔

سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک شب میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کی حضور تہائی قرآن کیونکر پڑھا جاسکتا ہے۔ فرمایا قل ھواللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

حضرت قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کردیئے ہیں، جس میں سے ایک حصہ قل ھواللہ احد کو قرار دیا ہے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ علامہ مازریؒ نے حدیث کا معنی یہ بتایا کہ قرآن تین قسموں پر منقسم ہے، قصے، احکام، اور اللہ تعالیٰ کی صفات تو قل ھواللہ ان سورتوں میں سے ہے جن میں محض خدائے تعالیٰ کی صفات ذکر ہے اور بعض لوگ یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ اس کے پڑھنے کا ثواب تہائی قرآن کے ثواب کے برابر ہوگا۔ لیکن یہ ثواب دس گنا اضافہ کئے بغیر ملے گا۔

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا جمع ہوجاؤ۔ میں تہائی قرآن سناؤں گا۔ حکم پاتے ہی جمع ہونے والے جمع ہوگئے۔ حضور ﷺ دیر میں تشریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لائے اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت کر کے پھر کاشانہ نبوت میں داخل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ہمارے خیال میں کوئی خبر حضور ﷺ کے پاس آسمانی آئی ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے، تھوڑی دیر کے بعد پھر بر آمد ہوئے اور ارشاد فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ تہائی قرآن پڑھ کر سناؤں گا، سنو! یہ سورہ تہائی قرآن ہے، دوسری روایت میں ہے کہ یہ فرمانے کے بعد حضور ﷺ نے سورہ قل ھو اللہ پوری تلاوت فرمائی۔

حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ یہ شخص اپنے ہمراہیوں کو نماز پڑھاتا تھا، اور ہمیشہ نماز میں قل ھو اللہ ہی پڑھا کرتا تھا۔ لوگوں نے جہاد سے واپس آنے کے بعد آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے دریافت کرو ایسا کیوں کرتا تھا۔ لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا۔ چونکہ اس سورہ میں رحمن کے صفات مذکور ہیں، اس لئے میں اسی کو پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو اطلاع دیدو کہ اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے آگے چلا تو ایک شخص کو آپ ﷺ نے سورہ اخلاص (قل ھو اللہ) پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا "واجب ہو گئی" میں نے عرض کیا حضور ﷺ کیا چیز واجب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بہشت"۔

معوذتین

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو نہیں معلوم کہ آج رات چند آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں جن کی نظیر اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی۔ یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ مسند احمد بن حنبل میں بھی حضرت عقبہ ہی سے اس طرح مروی ہے کہ مجھے ایک مرتبہ سفر میں نبی کریم ﷺ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ میں آپ ﷺ کی سواری کھینچ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، عقبہ! کیا میں تمہیں دو بہترین سورتیں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کی ضرور ارشاد فرمایے۔ تو آپ ﷺ نے قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھنے کو فرمایا۔

حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کیلئے آپ ﷺ کے مرض میں معوذتین سے دعا حفاظت کرتی تھیں، اور دم کر کے آپ ﷺ کے چہرے پر آپ کا ہاتھ پھیرتی تھیں۔

حضرت ابن عائش ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابن عائش!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا میں تمھیں سب سے بہتر دعائے حفاظت نہ بتادوں۔ ابن عائش نے عرض کی ضرور بتائیے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دونوں صورتیں ہیں قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب یہ دونوں سورتیں نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئیں تو آپ ﷺ انھیں کا ورد فرمانے لگے جنات کے شر یا انسان کے حسد وغیرہ سے بچنے کیلئے جو دوسری دعائیں پڑھا کرتے تھے، انھیں چھوڑ دیا۔

آیۃ الکرسی

سورتوں کی طرح آیات بھی اپنے اندر خواص رکھتی ہیں۔

چنانچہ آیت الکرسی کے متعلق حدیث میں ہے کہ قرآن کی تمام آیتوں میں سب سے زیادہ عظمت اسی کو حاصل ہے اور یہ تمام آیتوں کی سردار ہے۔

حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، ابومنذر کیا تم کو معلوم ہے کہ قرآن میں کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا خدا اور اس کے رسول ﷺ ہی بخوبی واقف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا۔ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ میں سب سے زیادہ بزرگی رکھنے والی کون سی آیت ہے۔ میں نے عرض کیا۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

یہ سن کر حضور ﷺ نے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابومنذر تم کو علم مبارک ہو۔

صحیح بخاری شریف میں ایک دلچسپ واقعہ آیت الکرسی کے بارے میں ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ پر محافظ بنایا۔ پس ایک رات ایک شخص میرے پاس آیا اور کھانے کی چیزوں کو اکٹھا کرنے لگا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تمھیں نبی کریم ﷺ کے پاس لے چلوں گا۔

اس شخص نے معذرت کی اور کہا کہ میں ایک محتاج اور غریب بال بچے دار آدمی ہوں مجھے بڑی سخت ضروری ہے، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ...... میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا! ابوہریرہؓ! رات تمھارے قیدی نے کیا کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوھریرہؓ نے عرض کیا۔ حضور اس نے اپنی ضرورت کا اظہار کیا اور بال بچے کی شکایت کی، تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے، (رات میں) پھر آئے گا۔ ابوھریرہؓ کو یقین ہوگیا اس لئے اس کی گھات میں لگ گئے۔ چنانچہ جب رات ہوئی تو وہ آیا اور کھانے کی چیزیں سمیٹنے لگا۔ انھوں نے پھر اس کو پکڑا اور کہا آج تمھیں نبی کریم ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے پھر خوشامد کی کہ مجھے چھوڑ دیجئے، میں بہت غریب آدمی ہوں اور میرے بال بچے پریشان ہوں گے۔ اچھا اب وعدہ کرتا ہوں کہ نہیں آؤں گا

ابوھریرہؓ کو رحم آگیا اور پھر چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے ان سے وہی سوال فرمایا انھوں نے وہی جواب دیا جو اوپر گزر چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے گا۔ ابوھریرہؓ تیسری شب بھی گھات میں رہے چنانچہ وہ آیا اور کھانا لینے لگا۔ ابوھریرہؓ کہتے ہیں، میں نے کہا یہ تیسرا واقعہ ہے اور تم نے ہر مرتبہ وعدہ خلافی کی آج یقیناً تم کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے چلوں گا۔ اس نے کہا اگر آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں آپ کو ایسے کلمات سکھاؤں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت فائدہ پہنچائے گا۔ انھوں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں؟ تو اس نے کہا! جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اللہ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر ہوجائے گا۔ اور صبح تک شیطان قریب نہ آسکے گا۔ ابوھریرہؓ نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا " ہے تو وہ جھوٹا لیکن بات اس نے سچی کہی "۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوھریرہؓ کو خطاب کرکے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون شخص تھا؟ ابوھریرہؓ نے کہا جی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ شیطان تھا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا ہے کہ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے حفاظت کیلئے ایک نگراں اللہ تعالیٰ مقرر فرما دیتا ہے جو پڑھنے والے کی نگرانی کیا کرتا ہے۔ اس کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نفع بخش وظیفہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ وہ تمھاری اور تمھاری ذریت کی بلکہ آس پاس کے گھروں کی حفاظت کرتی ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ **آخر آیت** تک پڑھ لینا قرضہ کی ادائیگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے بہت مجرب ہے۔ اگر روزانہ ہر فرض نماز کے بعد سات دفعہ اس کو اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھا جائے تو چالیس روز پورے ہونے سے پہلے انشاء اللہ اس کا اثر ظاہر ہونے لگے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ آخر آیت تک کشتی پر سوار ہوتے وقت پڑھ لیا جائے تو ڈوبنے سے محفوظ رہتی ہے۔

سورہ کہف کے آخر میں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ آخر تک پڑھ کر یہ ارادہ کرکے سوئے کہ رات کے فلاں حصہ میں اٹھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ اٹھ جائے گا۔ اس پر بہت سے لوگوں کا تجربہ بھی ہے۔

آیت کریمہ:

لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ مصیبت کے وقت پڑھی جائے تو کیسی ہی بڑی مصیبت کیوں نہ ہو دور ہوجائے گی۔

اگر کسی عورت کو بچہ نہ پیدا ہو تو یہ کلمات کاغذ پر لکھ کر پلائے جائیں بہت مفید ہے۔

بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الحلیم الکریم سبحان اللہ وتعالیٰ رب العرش العظیم۔ الحمدللہ رب العالمین كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا۔ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

اگر دل میں برے خیالات اور وسوسے آئیں تو هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ پڑھ لینے سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب جاتے رہیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سواری کا جانور شوخی کرے تو یہ آیت کریمہ پڑھ دو سیدھا ہوجائے گا۔

آیت یہ ہے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ دفع بلا، حصول صبر اور نعم البدل وغیرہ کیلئے نہایت مجرب ہے۔

(۱) مستدرک حاکم

(۲) ترمذی شریف ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ سورۃ فاتحہ

(۳) رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان

(۴) بیہقی بحوالہ اتقان ص ۱۵۲ ج ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۵) اتقان ص ۱۵۳ ج ۲
(۶) مسلم فضائل القرآن
(۷) مسلم
(۸) مسلم ج ۱ کتاب فضائل القرآن باب فضل الفاتحہ وخواتیم سورۃ البقرۃ
(۹) مسلم ج ۱ کتاب فضائل القرآن باب فضل الفاتحہ وخواتیم سورہ البقرہ
(۱۰) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب آخر آیات سورۃ البقرہ
(۱۱) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ آل عمران
(۱۲) اتقان ج ۲ ص ۱۵۴
(۱۳) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ بنی اسرائیل وزمر
(۱۴) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ سورۃ کہف
(۱۵) مسلم جلد ۱ کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ کہف ص ۲۹۴
(۱۶) مستدرک حاکم
(۱۷) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ یٰسین
(۱۸) دارمی
(۱۹) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ حم الدخان
(۲۰) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ حم الدخان
(۲۱) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ الدخان
(۲۲) رواہ البیہقی فی شعب الایمان
(۲۳) ترمذی جلد دوم ابواب فضائل القرآن
(۲۴) مشکوۃ فضائل القرآن
(۲۵) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ الملک
(۲۶) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ الملک
(۲۷) مذکورہ بالا
(۲۸) ترمذی
(۲۹) مسلم ج ۱ باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۰) مذکورہ بالا
(۳۱) نووی بر حاشیہ مسلم ج ۱ ص ۲۷۱
(۳۲) مسلم ج ۱ باب فضل قراء ۃ قل ھواللہ احد
(۳۳) مذکورہ بالا
(۳۴) ترمذی ج ۲ ابواب فضائل القرآن باب فضیلۃ سورۃ الاخلاص
(۳۵) مسلم ج ۱ کتاب فضائل القرآن
(۳۶) مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۱۵۳
(۳۷) ابن سعد جزرابع
(۳۸) مذکورہ بالا
(۳۹) اتقان ج ۲ ص ۱۵۴
(۴۰) مسلم شریف
(۴۱) مسلم شریف ج ۱ فضل آیۃ الکرسی
(۴۲) بخاری بحوالہ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن
(۴۳) اتقان جلد دوم ص ۱۶۴
(۴۴) طبرانی بحوالہ اتقان ج ۲ ص ۱۶۴
(۴۵) اتقان ج ۲ ص ۱۴۴
(۴۶) دارمی بحوالہ اتقان ج ۲ ص ۱۶۴
(۴۷) ترمذی بحوالہ اتقان ج ۲ ص ۱۶۴
(۴۸) بیہقی بحوالہ اتقان ج ۲ ص ۱۶۴
(۴۹) ابوداؤد بحوالہ اتقان ج ۲ ص ۱۶۴

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاوت سے متعلق متفرق مسائل

مسئلہ: تلاوت کی حالت میں بات کرنا یا کسی دوسرے کام میں مصروف ہونا مکروہ ہے۔ **مسئلہ:** تلاوت کے وقت ہمہ تن اسی طرف متوجہ رہے ایسا نہ ہو کہ دل میں ادھر ادھر کے خیالات ہوں، اور زبان پر الفاظ جاری ہوں۔ **مسئلہ:** تلاوت کے درمیان سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے، اگر سورہ توبہ سے تلاوت شروع کرے تو اعوذ باللہ، بسم اللہ دونوں پڑھے۔ **مسئلہ:** قرآن مجید کی سورتوں کو اسی ترتیب سے پڑھنا چاہئیے، جس ترتیب سے قرآن میں لکھی ہوتی ہیں۔ اور اگر بچوں کی آسانی کے خیال سے خلاف ترتیب پڑھایا جائے جیسا کہ آج کل پہلے پارہ عم پڑھانے کا دستور ہے تو یہ بلا کراہت کے جائز ہے۔ **مسئلہ:** مختلف سورتوں کی آیتوں کو ایک ساتھ ملا کر ثواب کی غرض سے تلاوت کرنا مکروہ ہے جھاڑ پھونک کے لئے اس طور پر پڑھنا جائز ہے۔ **مسئلہ:** قرآن مجید نہایت اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ بہت عجلت سے پڑھنا مکروہ ہے **مسئلہ:** جس جگہ قرآن پڑھا جاتا ہو، وہاں سب لوگوں کو چاہئے کہ ہمہ تن اسی طرف متوجہ رہیں۔ کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہوں۔ **مسئلہ:** اگر لوگ کسی ضروری کام میں ہوں جس کی وجہ سے تلاوت کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتے تو پڑھنے والے کو چاہیے کہ آہستہ آواز سے پڑھے، ورنہ خود ہی گنہگار ہوگا۔ **مسئلہ:** اگر کوئی لڑکا یا حافظ یاد کرنے کی غرض سے بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور لوگ اپنے ضروری کاموں میں مشغول ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ شریعت نے اتنی اجازت دی ہے کیونکہ آہستہ پڑھنے میں عادۃً یاد نہیں ہوا کرتا، **مسئلہ:** تلاوت کے درمیان اگر کسی سے دنیاوی بات چیت کرنا چاہے تو قرآن مجید بند کر کے کرے، پھر اعوذ باللہ کہہ کر شروع کرے۔ **مسئلہ:** جس مجلس میں قرآن مجید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھا جارہا ہو وہاں سلام نہ کرنا چاہئے۔ اس سلام کا جواب دینا بھی ضروری نہیں ہے۔ اگر کسی نے سلام کیا تو اشارہ سے جواب دینا کافی ہے۔ اگر جواب نہ دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر سلام کا جواب زبان سے دیا یا کوئی بات چیت کی تو پھر اعوذ باللہ پڑھ کر تلاوت کرے، **مسئلہ**: تلاوت کے درمیان ہنسنا یا بلافائدہ کام کرنا خلاف ادب ہے۔ **مسئلہ**: تلاوت کرتے کرتے بلا وجہ دیر تک ٹھہرا رہا تو اعوذ باللہ پڑھ کر شروع کرے۔ **مسئلہ**: اگر قرآن مجید کے معنی سمجھنے سمجھانے یا قرات و تجوید کے مسائل بتانے کی غرض سے تاخیر ہوئی ہو تو پڑھتے وقت بغیر اعوذ باللہ کہتے ہوئے پڑھے، مگر یہ اس وقت ہے جب کہ پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو، لیکن اگر ارادہ منقطع ہوگیا ہو تو شروع کرتے وقت پھر اعوذ باللہ پڑھنا چاہئے۔ **مسئلہ**: اگر درمیان تلاوت میں سجدہ تلاوت کرلیا تو پھر شروع کرتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا ہوگا۔ **مسئلہ**: اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے اور دونوں کو شروع سورہ سے علیحدہ پڑھنا نیز آمین کو ولاالضالین سے علیحدہ پڑھنا مستحب ہے۔ **مسئلہ**: تلاوت شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پڑھنا مسنون ہے۔ **مسئلہ**: جب کسی کو بھوک لگی ہو یا پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو تو ایسی حالت میں تلاوت نہ کرے۔ **مسئلہ**: جنابت کی حالت میں تلاوت کرنا حرام ہے۔ عورتوں کو حیض اور نفاس کی حالت میں قرآن چھونا اور تلاوت کرنا حرام ہے۔ جنبی حائضہ اورنفاس والی اگر قرآن بقصد تلاوت نہ پڑھیں، بلکہ بقصد دعا پڑھیں تو جائز ہے۔ **مسئلہ**: قرات سبعہ کا جاہلوں اور تنگ خیال لوگوں کے سامنے پڑھنا ممنوع ہے۔ **مسئلہ**: اگر کچھ لوگ ذکر اذکار میں مشغول ہوں تو وہاں قرآن جہر سے پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ان کے قریب نہ بیٹھے۔ **مسئلہ**: خارج نماز میں قرآن مجید کا سننا واجب اور ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔ **مسئلہ**: قرآن کی کسی سورہ یا آیت کو بطور عمل پڑھنا جائز ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کا پڑھنا اس کے ترجمہ پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، البتہ فرض قرآن کی مقدار سیکھ لینے کے بعد زیادہ ثواب کا باعث ترجمہ ہوتا ہے۔ **مسئلہ**: کسی عورت سے قرآن مجید اجنبی مردوں کو سننا، بغیر شرعی ضرورت کے جائز نہیں۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کی چولی یا جزودان ریشمی کپڑے کا بنانا اور اس میں تلاوت کرنا جائز ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کو ماں کرام میں لکھنا مکروہ ہے۔ دیواروں، محرابوں اور فرشوں پر قرآن مجید کی آیتیں لکھنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کی کسی سورہ یا آیت کو فریم کروا کے برکت کیلئے رکھنا جائز ہے۔ اور زینت کیلئے رکھنا خلاف ادب ہے۔ **مسئلہ**:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں مور کا پر رکھنا جائز ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کی جلد پر سونے کے ورق سے بیل بوٹا بنانا جائز ہے لیکن عرض میں چار انگشت سے زیادہ نہ ہو۔ **مسئلہ**: فونوگراف کی وہ پلیٹ جس پر قرآن مجید کی آواز بھری ہو، اس کو بغیر وضو چھونا جائز ہے۔ **مسئلہ**: گراموفون میں قرآن مجید کا ریکارڈ سننا مکروہ ہے۔ **مسئلہ**: لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرآن کی تلاوت کرنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ **مسئلہ**: ریڈیو پر قرآن مجید کی محض تلاوت معاوضہ لے کر جائز نہیں اور ایسی قرات کا سننا بھی اہانت گناہ ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کی آیات پڑھ کر شفاء کے واسطے مریض یا پانی وغیرہ پر دم کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ **مسئلہ**: کسی کتاب میں قرآن مجید کی آیتیں لکھی ہوں تو اس کو بغیر وضو چھونا اور پڑھنا جائز ہے۔ البتہ جس مقام پر آیت لکھی ہوئی ہے اس کو بلاوضو نہ چھوے۔ **مسئلہ**: بغیر وضو کے قرآن مجید چھونا جائز نہیں ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید اگر اونچی جگہ سے گر جائے تو اناج وغیرہ کچھ صدقہ کرنا یا اس کو بوسہ دینا اور پیشانی سے لگانا ضروری نہیں، لیکن ادب واحترام کی خاطر ایسا کرے تو جائز ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے۔ قرآن مجید کلام الٰہی ہے اس کی جس قدر تعظیم وتکریم ہو بجا ہے۔ **مسئلہ**: قبر یا مکان یا کسی دوسری جگہ پر میت کے ثواب کے واسطے قرآن پڑھنا پڑھوانا درست ہے۔ بشرطیکہ لوجہ اللہ ہو اور اجرت کا خیال دونوں میں سے کسی کو نہ ہو۔ اگر اجرت پر پڑھا تو جائز نہیں۔ علیٰ ہذا عرف کے مطابق جو چنے وغیرہ تقسیم کئے جاتے ہیں، یہ بھی اجرت کے حکم میں ہے۔ لہذا اس کا لینا اور تقسیم کرنا دونوں ناجائز ہے اور ایسے پڑھنے کا ثواب نہ پڑھنے والے کو ملتا ہے نہ میت کو۔ **مسئلہ**: قبرستان میں قرآن مجید بلند آواز سے آہستہ اور زبانی ہر طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ **مسئلہ**: قرآن مجید کی تلاوت اجرت لے کر کرنا حرام ہے اور اس کا سننا جائز ہے۔ لہذا بعض حافظ قرآن جو باجرت تراویح میں قرآن سناتے ہیں تو اس صورت میں سننے کا ثواب ہوگا۔ لیکن یہ اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ اگر حافظ کے دل میں لینے کا خیال نہ تھا اور پھر کسی نے دیا تو درست ہے۔ اور جو رواج اور عرف کے مطابق دیا جاتا ہے اور حافظ بھی لینے کے خیال سے پڑھتا ہے اگرچہ زبان سے کچھ نہیں کہتا تو جائز نہیں ہے۔ (اور آج کل تمام حفاظ لینے ہی کے خیال سے پڑھتے ہیں)۔ **مسئلہ**: بعض جگہ یہ دستور ہے کہ کسی حافظ کو طے کر لیتے ہیں کہ روزانہ ہمارے گھر آکر پڑھ جایا کرو اور روزانہ دو چار آنے دیدیا کرتے ہیں، یہ بالکل ناجائز ہے۔ قرآن مجید کی اجرت لینا یا دینا دونوں حرام ہے۔ ہاں قرآن مجید کی تعلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دینے پر اجرت لے تو متاخرین نے ضرورت کی وجہ سے جائز کہا ہے۔ **مسئلہ:** اگر کوئی نابالغ حفظ کرتا ہو اور قرآن مجید کو بغیر وضو چھوتا ہو تو جائز ہے۔ لیکن اگر بالغ ہو تو اس کو اجازت نہیں۔ **مسئلہ:** جنابت کی حالت میں قرآن مجید جزو دان میں یا کسی شے سے پکڑ کر اٹھانا جائز ہے۔ **مسئلہ:** قرآن مجید کے ایسے اشتہارات اور پروف جنہیں ایک جانب قرآن مجید اور دوسری جانب اشتہار ہوتا ہے اکثر کوچوں میں گرے پڑے رہتے ہیں، ان کو جلا دینا جائز ہے۔ اور ادب کے خیال سے اس کی راکھ پانی میں گھول کر دریا میں بہادی جائے۔ لیکن زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ ان سب کو جمع کرتے رہیں۔ جب معتدبہ ذخیرہ ہوجائے تو دفن کردیا جائے۔ **مسئلہ:** قرآن مجید کا اس طور پر ترجمہ لکھنا کہ عربی عبارت نہ ہو، ناجائز اور حرام ہے۔ اس میں اخلال اور تحریف کا اندیشہ ہے۔ **مسئلہ:** بعض عاملوں کا طریقہ ہے کہ نام نکالنے کیلئے لوٹے پر سورہ یٰسین پڑھتے ہیں تو وہ گھومتا ہے۔ یہ عمل اگر چور کا حال معلوم کرنے کیلئے ہو تو جائز نہیں، اور اگر اس غرض سے کیا جائے کہ چور خوف کی وجہ سے چرائی ہوئی چیز دے دے گا تو جائز ہے۔ **مسئلہ:** رمضان میں ختم قرآن کی رات فضول روشنی کرنا اسراف اور بدعت ہے اور شیرینی کو ضروری سمجھ کر بانٹنا بھی بدعت ہے۔ **مسئلہ:** بعض لوگ سورہ توبہ کے شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں۔ اعوذ باللہ من النار و من شر الکفار و من غضب الجبار والعزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ **مسئلہ:** حفظ قرآن اور درس وتدریس میں اگر ایک کی آواز دوسرے سے ٹکرائے تو جائز ہے۔ حضرت ابوالدرداء قرآن پڑھاتے اور آپ کے شاگرد سب کے سب پڑھتے کہا جاتا ہے کہ پہلے پہل مساجد میں درس قرآن ہشام بن اسمٰعیل نے ایجاد کیا۔ اور وہاں سب ایک ساتھ قرآن پڑھتے۔ **مسئلہ:** جہاں چند آدمی قرآن پڑھتے ہوں وہاں بلند آواز سے نہ پڑھنا چاہیئے اس لئے کہ آوازیں ایک دوسرے کی ٹکرائیں گی۔ **مسئلہ:** جہاں چند آدمی پہلے سے موجود ہوں وہاں بہتر یہ ہے کہ آہستہ آہستہ پڑھے۔ **مسئلہ:** اگر کسی نمازی کے قریب تلاوت کررہا ہو تو چاہیئے کہ آہستہ پڑھے۔ **مسئلہ:** قرآن مجید کو بوسہ دینا اور سروچشم پر رکھنا مستحب ہے۔ قرآن مجید کو خوشبودار کرنا، رحل پر رکھنا یا تکیہ وغیرہ پر رکھنا، پاک وصاف اور نفیس غلاف میں رکھنا، اس کی دفتی اور جدول کاغذ اور خط عمدہ اور خندہ کرنا اولیٰ ہے۔ **مسئلہ:** بعض قراء نے جو لکھا ہے کہ قرآن میں چند مقام ایسے ہیں جہاں زیر زبر پیش کے بدل جانے سے پڑھنے والا کافر ہوجاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ **مسئلہ:** قرآن مجید کے نمونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اشتہار کا بذریعہ ڈاک بھیجنا بے ادبی نہیں۔ مسئلہ: بعض لوگ آپس میں بحث کرتے ہیں کہ قرآن مجید آنحضرت ﷺ سے افضل واشرف ہے یا آنحضرت ﷺ قرآن شریف سے افضل ہیں۔ یہ بحث ضروریات دین سے نہیں ہیں۔ اور شریعت نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا، اس لئے ایسی فضول بحثیں کرنا ممنوع ہے۔ مسئلہ: قرآن پاک پر تحقیر واستخفاف کے خیال سے پاؤں رکھ دینا کفر ہے۔ مسئلہ: قرآن کو درودیوار پر لکھنا یا برتن اور لباس وغیرہ کو اس سے مزین کرنا خواہ تبرک ہی کے خیال سے کیوں نہ ہو مکروہ ہے۔ قرآنی آیات اور اسمائے الٰہی خط جلی میں لکھ کر تذکیر ونصیحت کے خیال سے مکان میں چسپاں یا آویزاں کئے جائیں تو بہتر ہے۔ لیکن اگر محض زینت کے خیال سے ہو تو مکروہ ہے۔ مسئلہ: قرآن مجید جلی اور خوش خط لکھنا چاہئے، ابو حکیمہ فرماتے ہیں میں قرآن لکھ رہا تھا حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرے اورفرمایا قلم جلی کرو۔ میں نے قط دیا اور پھر لکھنے لگا تو انھوں نے فرمایا اچھا ہے اسے روشن کرو، جیسا کہ اللہ نے نورانی بنایا ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے پاس قرآن باریک خط میں دیکھ کر سزا دی۔ مسئلہ: قرآن کو بہت باریک لکھنا جیسا کہ کاتب اپنی پوری صنعت دکھانے یا تعویذ بنانے کیلئے لکھتے ہیں مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس غرض سے باریک لکھے کہ سفر میں آسانی کے ساتھ رکھ سکے، اور تلاوت میسر ہوسکے تو کوئی حرج نہیں۔ مسئلہ: قرآن کو بطور مشق لکھنا یا تلاوت کے علاوہ کسی اور غرض کیلئے لکھنا مثلاً در ودیوار کی زینت یا کلاہ و دستار کی تحسین کیلئے تومکروہ ہے۔ قرآن کسی نجس چیز سے لکھنا یا بحالت نجاست لکھنا حرام ہے۔ البتہ اگر کاتب اس طور پر لکھے کہ مکتوب مس نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ مسئلہ: قرآن کو عربی خط کے علاوہ دوسرے خط میں اشاعت و تعلیم کی غرض سے لکھنا جائز ہے۔ مسئلہ: قرآن کو مُذہّبَ (سنہرا) کرناامام غزالیؒ نے بہتر بتایا ہے اور حضرت ابن عباسؓ حضرت ابوذرؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ سے کراہت مروی ہے، اور حضرت ابن مسعودؓ نے ایک سنہرا قرآن دیکھ کر فرمایا، قرآن کے اعلیٰ درجہ کی زینت یہ ہے کہ اس کی تلاوت اچھے طور پر کی جائے۔ پس تزئین وتکلف جائز ہے۔ لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ مسئلہ: اگر کسی ایسی جگہ وقف کیاجائے جہاں وقف کی کوئی علامت نہ ہو یا کوئی وصل کی علامت ہو جیسے لا اور صل تو اعادہ کرنا چاہئے اور اگر کسی ایسی جگہ وقف کیا جائے جہاں علامات وقف، م، ط، ج، ز، ص، ـــ قف، ق ر وغیرہ میں سے کوئی علامت ہو تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ: صحیح حدیث سے وقف صرف آیات پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے اور بقیہ علامات وقف جیسے ج، ط، ص، ز، صلی، سکتہ، صل، وقف، لازم، وقف غفران، وقف النبی، وقف جبریل، وقف منزل، ---------- وغیرہ ہیں۔ ان پر وقف کرنا ممانعت نہیں۔ یہ سب ابو طیفور خراسانی سجاوندی کا اختراع کیا ہوا ہے۔

مسئلہ: وقف لازم میں لزوم۔ وجوب یا فرضیت کے معنی میں نہیں بلکہ مستحسن (موکدہ) کے معنی میں ہے، اور حقیقت میں اس کا مدارا یہام پر ہے یعنی اگر ملا کر پڑھنے سے کسی دوسری بات کا وہم ہوتا ہو تو وہاں ٹھہرنا ضروری ہوتا ہے۔ مسئلہ: جب تلاوت کر چکے تو صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْمِ پڑھنا مسنون ہے۔ مسئلہ: قرآن مجید ختم کر کے یہ دعا پڑھے۔

اللھم انس وحشتی فی قبری اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم واجعلہ لی اماماً ونوراً وھدیً ورحمۃ اللھم ذکرنی منہ مانسیت وعلمنی منہ ماجھلت وارزقنی تلاوتہ اناء الیل واطراف النہار واجعلہ لی حجۃ یارب العالمین۔

ترجمہ: اے اللہ قبر میں میری وحشت کے وقت قرآن کو انیس بنا اور قرآن کی برکت سے مجھ پر رحم فرما اور میرے لئے اس کو امام نور اور ہدایت ورحمت بنا۔ اے اللہ قرآن سے جو کچھ میں نہیں جانتا مجھے بتادے اور رات دن اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما اور اے رب العالمین قرآن کو میرے لئے حجت بنا۔

سجدہ تلاوت:۔ مسئلہ: آیت سجدہ پڑھنے سے فوراً سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ مسئلہ: اگر کسی شخص نے تلاوت کے وقت آیت سجدہ پڑھی اور اس خیال سے فوراً سجدہ نہ کیا کہ تلاوت کے بعد کرلیں گے تو جائز ہے اور اس مدت میں وہ گنہ گار نہ ہوگا۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص پورا قرآن ختم کر کے ایک ساتھ کل سجدے کر لے تو جائز ہے۔ مسئلہ: اگر تلاوت کے کئی سجدے کرنے ہوں تو ایک ہی مرتبہ بیٹھ کر ان سب کو ادا کرے تو بھی جائز ہے۔ اور ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ کرے تو بھی جائز ہے۔ مسئلہ: اگر آیت سجدہ کے ایک یا دو لفظ کسی شعر یا مثنوی میں تقریر کے موقعہ پر پڑھے جائیں تو پڑھنے اور سننے والے دونوں کے اوپر سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ مسئلہ: آیت سجدہ کی تلاوت خواہ پوری آیت کی ہو یا صرف اس لفظ کی ہو جس میں سجدہ ہے دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ اگر بعینہ آیت سجدہ پڑھنے کے بجائے اس کا ترجمہ کسی زبان میں پڑھا تو بھی سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ مسئلہ: اگر کسی نے نیند کی حالت میں آیت سجدہ تلاوت کی تو مطلع ہونے کے بعد سجدہ واجب ہوگا۔ مسئلہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طوطے وغیرہ سے اگر آیت سجدہ سنی جائے تو سجدہ واجب نہیں۔ **مسئلہ**: اگر کسی نے آیت سجدہ اصل قاری کی زبان سے سننے کے بجائے گنبد یا کنویں یا پہاڑ کی بازگشت سے سنی تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ **مسئلہ**: کسی نے مجنوں کی زبان سے کوئی آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ **مسئلہ**: سجدہ تلاوت اگر کئی آدمی مل کر کریں اس طور پر کہ ایک شخص کو آگے کھڑا کردیں اور بقیہ لوگ مقتدی کی طرح اس کا اتباع کریں تو صحیح ہے۔ **مسئلہ**: اگر کوئی شخص سجدہ کی تمام آیتیں ایک مجلس میں تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات کو دور فرمادیتا ہے۔ اس وقت تمام سجدے آخر میں ایک ساتھ کرے یا ہر ایک آیت پر سجدہ کرتا جائے دونوں جائز ہے۔ **مسئلہ**: اگر آیت سجدہ فرض نماز میں پڑھی جائے تو اس کے سجدے میں سبحان ربی الاعلی پڑھنا بہتر ہے اور کسی نے نفل نماز میں یا خارج نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی تو اختیار ہے چاہے سبحان ربی الاعلی پڑھے یا کوئی اور تسبیح مثلاً سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ پڑھے اور دونوں پڑھے تو اور اچھا ہے۔ **مسئلہ**: اگر کسی نے آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سن لیا تو اس پر سجدہ واجب ہوجائے گا۔ نماز سے فارغ ہوکر سجدہ کرے اور اگر نماز ہی میں سجدہ کرلیا تو کافی نہ ہوگا۔ **مسئلہ**: اگر کسی نے آیت سجدہ نماز میں پڑھی اور فوراً (یعنی آیت سجدہ کے بعد ایک دو آیت سے زیادہ نہ پڑھی) رکوع میں چلا گیا اور سجدہ تلاوت کی نیت کرلی تو یہ رکوع سجدہ تلاوت کا قائم مقام ہوجائے گا، یعنی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا اور اگر نیت نہیں کی تو ادا نہ ہوگا اور اسی نماز ہی میں سجدہ تلاوت کرنا ہوگا۔ **مسئلہ**: اگر امام نے سجدہ تلاوت کی نیت کرلی اور مقتدی نے نہ کی تو امام کا ادا ہوجائے گا اور مقتدی کا ادا نہ ہوگا۔ **مسئلہ**: اگر فوراً رکوع نہ کیا بلکہ ایک یا دو آیت کے بعد سجدہ کی نیت کے ساتھ رکوع کیا تو سجدہ ادا ہوجائے گا

مسئلہ: اگر آیت سجدہ کے بعد کئی آیتیں پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں سجدہ کی نیت کی تو ادا نہ ہوگا۔ **مسئلہ**: کسی نے آیت سجدہ نماز میں پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا اور تشہد اخیر کے بعد اسے یاد آیا تو سجدہ تلاوت کرکے سجدہ سہو کرے۔ **مسئلہ**: اگر آیت سجدہ پڑھ کر فوراً رکوع میں چلا گیا اور سجدہ کی نیت نہیں کی تو پھر نماز کے سجدہ میں خود ادا ہوجائے گا خواہ اس میں نیت کرے یا نہ کرے۔ مگر فوراً جانا شرط ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں چند الفاظ ایسے ہیں جو صاد سے لکھے ہوتے ہیں مگر وہ سین سے پڑھے جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر چھوٹی سی سین لکھی ہوتی ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ سورہ بقرہ میں لفظ یبصط سورہ اعراف میں بصطۃ سورہ طور میں ام ھم المصیطرون۔

بعض مقامات ایسے ہیں جہاں لام کو الف زائد کے ساتھ لکھا گیا ہے ان کو بغیر الف کے پڑھنا چاہئیے ورنہ معنی میں فرق ہوجائے گا۔ وہ مواقع یہ ہیں۔ سورہ آل عمران میں لاالی اللّٰہ، سورہ توبہ میں، ولااوضعوا سورہ نمل میں اولااذبحنہ سورہ والصافات میں لاالی الجحیم سورہ حشر میں لاانتم اشد سورہ ہود، فرقان عنکبوت اور سورہ النجم میں ثمودا سورہ مائدہ میں ان تبوء ا ان سب کا الف وصل، وقف کی حالت میں نہیں پڑھا جائے گا۔ اور سورہ کہف میں لکنا سورہ دھر میں سلاسلا اور پہلا قواریرا سورہ احزاب میں الظنونا الرسولا اور السبیلا۔ ان لفظوں کے آخر کا الف وصل کی حالت میں نہیں پڑھا جائے گا۔ اور وقف کی حالت میں پڑھا جائے گا۔ لتتلوا سورہ کہف میں لن ندعو سورہ محمد میں ولکن لیبلوا اور نبلوا۔

آیتوں کا جواب:- حضرت مسلم بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، اور آپ نے سورہ بقرہ پڑھی۔ پھر سورہ نساء اس کے بعد سورہ آل عمران میں ختم کی، آپ نہایت اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ جب کسی آیت تسبیح پر پہنچتے تو آپ سبحان اللہ کہتے۔ جب کوئی سوال کی آیت پڑھتے تو دعا مانگتے اور جب تعوذ کی آیت پڑھتے تو پناہ طلب کرتے تھے۔

ابن قانع حضرت ابن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں دوزخ کا بیان ہے تو فرماتے ویل لاھل النار اعوذ باللّٰہ من النار۔ **مسئلہ:** سورہ فاتحہ جب ختم کرے تو آمین کہے۔ **مسئلہ:** جب سورہ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھے اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ۔ پر پہنچے تو کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ۔ **مسئلہ:** جب سورہ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ پڑھے اور اَلَیْسَ ذَالِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی۔ پر پہنچے تو کہے بلی وعدہ ربنا۔ **مسئلہ:** جب سورہ المرسلات پڑھے اور فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ پر پہنچے تو یہ کہے امنا باللّٰہ تعالی۔ **مسئلہ** جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔

(ماخوذ از قرآن اور اس کے حقوق مصنف مولانا حبیب الرحمن خیر آبادی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن اور اس کے دو اہم پہلو

مفتی عتیق الرحمن فاضل مدینہ یونیورسٹی

قرآن کریم کے بے شمار امتیازات و خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی تلاوت بھی عبادت ہے اور آسمانی کتابوں میں سے کسی دوسری کتاب کے لئے یہ خوبی ثابت نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تلاوتِ قرآن کا مفہوم کیا ہے؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں "تلاوت" اور "قرآن" کے لفظوں پر الگ الگ غور کرنا ہوگا!

تلاوت ناقص واوی ہے۔ علامہ مجد الدین فیروز آبادی نے لکھا ہے:

تلوت القرآن او کل کلام تلاوۃ ای قراۃ

یعنی میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی یا کسی بھی کلام کو پڑھا۔

(القاموس المحیط ص ۱۶۶۲ ج ۲)

اس پر قاموس کے محشی محمد عبدالرحمن المرعشلی لکھتے ہیں:

اشار الی الخلاف فی التلاوۃ. جزم الاکثر بانھا الخاصۃ بالقرآن

یعنی علامہ فیروز آبادی نے "او" کا لفظ استعمال کر کے لفظ تلاوت کے معنی میں علماء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بعض علماء صرف قرآن کریم کے پڑھنے ہی کو تلاوت کہتے ہیں۔ جبکہ بعض ایسے بھی ہیں جو کسی بھی کلام کے پڑھنے کو تلاوت کہتے ہیں۔ مگر علماء کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ تلاوت کا لفظ قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے کسی دوسرے کلام یا کتاب کے پڑھنے کو تلاوت نہیں کہتے۔

قراءت کا لفظ بھی پڑھنے ہی کے معنی میں آتا ہے مگر وہ جس طرح قرآن کریم کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح دوسری کتابوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

وھو اخص من القرآۃ فکل تلاوۃ قراءۃ ولیس کل قراءۃ تلاوۃ

یعنی لفظ تلاوت لفظ قراءت سے خاص ہے چنانچہ ہر تلاوت قراءت ہے مگر ہر قراءت تلاوت نہیں ہے۔ (المفردات ص ۷۵)

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ "تلاوت" قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے مخصوص لفظ ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ تلاوت صرف ذہن میں الفاظ قرآنی کے تصور کر لینے سے متحقق ہو جاتی ہے یا اس کے لئے زبان کی حرکت کا بھی عمل دخل ہے؟ اس بات پر تمام علماء متفق ہیں کہ قراءت اس وقت متحقق ہوتی ہے جب زبان کو حرکت دیکر حروف کو ان کے مخارج سے ادا کیا جائے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ اپنے کانوں تک آواز آنی ضروری ہے یا نہیں اس موضوع پر اگرچہ علماء کرام میں معرکۃ الآراء اختلاف پایا جاتا ہے مگر ہم نے یہاں علامہ ابو الحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو اختیار کیا ہے علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ادنی المخافۃ تصحیح الحروف لان القراءۃ فعل اللسان دون الصماخ

(ہدایہ ص ۱۰۷ ج ۱)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آہستہ قراءت کا کم از کم درجہ حروف قرآنیہ کو اپنے مخرج سے ادا کرنا ہے کیونکہ قراء ت زبان کا کام ہے۔ کانوں کا نہیں ہے۔ مندرجہ بالا بحث سے ایک طرف تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر قرآنی حروف اپنے مخرج سے ٹھیک ادا ہو رہے ہیں تو وہ قراءت اور تلاوت ہے اگرچہ آواز اپنے کانوں تک نہ آرہی ہو اور دوسری طرف یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ کسی حافظ قرآن کا الفاظ قرآنیہ کو اپنے ذہن میں سوچ لینا یا کسی ناظرہ خواں کا کہیں لکھے ہوئے حروف کو دیکھ کر اپنے ذہن میں انکا تصور قائم کر لینا قراءت نہیں، کہلاتا بلکہ اس کے لئے زبان کو حرکت میں لانا ضروری ہے۔

اب ہم دوسرے لفظ یعنی "قرآن" کے متعلق کچھ گفتگو کرتے ہیں۔

: پہلے لفظ قرآن کے بارے میں ہم لغوی اعتبار سے بحث کرتے ہیں۔ قرآن مستقل اسم (علم مرتجل) ہے یا مشتق؟ اس کے بارے میں دونوں قسم کے اقوال ملتے ہیں۔

ا۔ خطیب بغدادیؒ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ قرآن کا لفظ "کتاب اللہ" کا مستقل نام ہے جس طرح تورات وانجیل حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے نام ہیں۔ یہ "قرأ" سے مشتق نہیں ہے ورنہ ہر کلام مقروء (پڑھا جانیوالا کلام) قرآن کہلاتا۔

(تاریخ بغداد ص ۶۲ ج ۲)

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نقطہ نظر کے مطابق "القرآن" میں ہمزہ (ء) کی آواز نہیں آئیگی یعنی یہ لفظ مہموز نہیں ہے۔ راء پر زبر اور اس کے بعد الف پڑھا جائے گا۔ اس کی تائید ناظم قراءت سبعہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مصرعہ سے بھی ہوتی ہے جس میں انہوں نے امام قراءت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی قراءت کو بیان کرتے ہوئے قصیدہ شاطبیہ میں کہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ونقل قرآن والقرآن دواء نا یعنی لفظ قرآن معرف باللام ہو یا غیر معرف باللام اس میں ہمزہ نہیں پڑھا جائے گا بلکہ ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف صحیح ساکن "را" کی طرف منتقل کر دی جائے گی یعنی "راء" کو مفتوح پڑھا جائے گا۔

اور جو علماء لفظ قرآن کو مشتق کہتے ہیں ان میں بھی دو قسم کی آراء پائی جاتی ہیں:

۱۔ غیر مہموز ہے یہ رائے امام اللغۃ والنحو فراء اور امام المتکلمین اشعری کی ہے۔ فراء کے نزدیک "قرائن" سے ماخوذ ہے چونکہ آیات قرآنیہ باہم مشابہت و مماثلت رکھتی ہیں اس لئے اسے قرآن کہا جاتا ہے اور اشعری کی رائے کے مطابق "قرن" سے ماخوذ ہے۔ اس کے اندر "ضم" اور "جمع" کے معنی پائے جاتے ہیں اس لئے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق الف اور ھمزہ زائدہ ہیں اور نون اصلی ہے اور یہ فعال کے وزن پر ہے۔

۲۔ مہموز ہے۔ یہ رائے "معانی القرآن" کے مصنف ابو اسحاق ابراھیم بن السری الزجاج اور ابو الحسن علی بن حازم اللحیانی اللغوی کی ہے۔ ان کے نزدیک قرآن فعلان کے وزن پر ہے۔ امام زجاج کے مطابق قرء سے ماخوذ ہے جس کے معنی جمع کرنے کے ہیں۔ چونکہ قرآن کریم سابقہ کتب سماویہ کے تمام علوم کا جامع ہے اور اس میں تیئیس سال کے طویل عرصہ میں متفرق طریقہ پر نازل شدہ آیات وسور کو جمع کیا گیا ہے۔ اس لئے قرآن کہلاتا ہے۔ اور عربی لغت کے امام لحیانی کے مطابق قرأ سے ماخوذ ہے اور چونکہ اس قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے اسے پڑھا۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ پڑھتے رہے اور تمام مسلمان اسے پڑھتے اور اسکی تلاوت کرتے ہیں گویا کہ اس کی تلاوت کا عبادت ہونا اسکا خاصہ ہے اس بناء پر اسے قرآن کہا گیا۔ یہاں مصدر بمعنی اسم مفعول ہے۔

لفظ قرآن کی لغوی تحقیق کے بعد ہم اس کے اصطلاحی معنی بیان کرتے ہیں:

قرآنی علوم کے ماہرین نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے اس کی تعریفات بیان کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض نے "القرآن مابین الدفتین" کہا اور بعض نے احتیاط کا دامن مضبوطی سے تھامتے ہوئے یہ کہدیا کہ "بسم اللہ........ سے....... والناس"۔ تک سارا قرآن کریم ہے۔ لیکن بہت سے علماء نے جنس اور فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کی علمی طریقہ پر جامع و مانع تعریف بیان کی ہے۔

"القرآن هو كلام الله تعالى، المنزل على محمد صلى الله عليه وسلم المتعبد بتلاوته"

مندرجہ بالا تعریف کی وضاحت کرتے ہوئے دکتور عبداللہ دراز فرماتے ہیں۔

"الکلام" جنس ہے جو کہ ہر کس و ناکس کے کلام کو شامل ہے۔

"اللہ" کی طرف اس کی اضافت نے جن وانس اور ملائکہ کے کلام کو اس سے خارج کر دیا اور "المنزل" سے وہ کلام خارج ہو گیا جو اللہ تعالی کا کلام تو ہے مگر اسے نازل نہیں کیا گیا اور "علی محمد" سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ کلام جیسے تورات و انجیل وغیرہ اس سے خارج ہو گئیں اور "المتعبد بتلاوته" سے قراءت شاذہ اور احادیث قدسیہ وغیرہ اس سے خارج ہو گئیں"

(النبا العظیم ص ۱۴)

بعض علماء نے مندرجہ بالا تعریف میں "المنقول الینا بالتواتر" کا اضافہ کیا ہے اسی طرح "المعجز" یا "المتحدی" کا بعض علماء نے اضافہ کیا ہے۔ لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو مذکورہ بالا تعریف میں معنوی طور پر یہ مفہوم موجود ہے لہذا اس اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ہم اس بات میں غور کریں گے کہ "تلاوت قرآن" کے لئے پورا قرآن پڑھنا شرط ہے یا کچھ حصہ کی تلاوت بھی "تلاوت قرآن" ہی کہلاتی ہے۔

شیخ محمد عبدالعظیم الزرقانی فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"لا شك ان القرآن يطلق على الكل و على ابعاضه فيقال لمن قرا اللفظ المنزل كله: انه قرا قرآنا وكذالك يقال لمن قرء ولو آية منه انه قرء قرانًا"

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن پورا پڑھیں یا کچھ حصہ وہ قرآن ہی ہے۔ چنانچہ جو پورا قرآن پڑھے اسے بھی کہا جائے گا کہ اس نے قرآن پڑھا اور جو قرآن کا بعض حصہ (چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو) پڑھے اسے بھی کہا جائے گا کہ اس نے قرآن پڑھا۔

(مناھل العرفان ص ۲۲ ج ۲)

صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وادنى مايجزى من القراء ة فى الصلوة آية عند ابى حنيفة وقالا ثلث آيات قصار او آية طويلة لانه لايسمى قاريا بدونه فاشبه قرائة ماد ون الاية وله قوله تعالى:

فاقرؤا ماتيسر من القرآن من غير فصل الا ان مادون الآية خارج والاية ليست فى معناه."

ترجمہ: "اور کم از کم مقدار جو نماز میں قراءت سے کفایت کرتی ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک آیت ہے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ تین چھوٹی آیتیں یا ایک لمبی آیت کیونکہ اس سے کم میں وہ قاری نہیں کہلائے گا تو یہ ایک آیت سے بھی کم پڑھنے کے مشابہ ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل ارشادِ باری ہے "پڑھو جس قدر آسان ہو قرآن میں سے" یہ بلا کسی تفصیل کے ہے لیکن ایک آیت سے بھی کم ہو تو یہ خارج ہے۔ اور پوری آیت اسکے معنی میں نہیں ہے"۔

(ہدایۃ ص ۱۰۷ ج ۱)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل کی تشریح کرتے ہوئے مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"امام صاحب کی دلیل ارشاد باری ہے فاقروا ما تيسر من القرآن کہ اس میں قدر آسان قراءت کا حکم ہے اور ایک آیت یا اس سے زیادہ ہونے کی کوئی تفصیل نہیں ہے کیونکہ کلمۃ "ما" ہر قلیل وکثیر مقدار کو شامل ہے۔ لیکن آیت سے کم بالاجماع اس سے خارج ہے۔ بخلاف پوری ایک آیت کے کہ وہ اس معنی میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ قرآن ہے حقیقۃً بھی اور حکماً بھی۔ حقیقۃً قرآن ہونا تو ظاہر ہے اور حکماً اس لئے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے پوری ایک آیت کی قراءت حرام ہے بخلاف مادون الآیۃ کے کہ وہ حرام نہیں ہے علی ما ذکرہ الطحاوی"

(غایۃ السعایۃ ص ۲۰۶ ج ۳)

مندرجہ بالا حوالہ جات اور فقہاء کرام کی تصریحات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قرآن کریم کی کم از کم ایک آیت پڑھنا "تلاوت قرآن" کہلائے گا۔ اگر کسی نے آیت سے کم پڑھا تو وہ قرآن پڑھنا نہیں کہلائے گا لہٰذا اس پر تلاوت قرآن کا اجر و ثواب بھی نہیں ہو گا۔

اب میں اس موضوع کا دوسرا پہلو جو ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ نہایت اہم اور گہرے غور و فکر کا متقاضی ہے اور وہ یہ ہے کہ علماء قراءت نے قرآن کے قرآن ہونے کے لئے ایک شرط ذکر کی ہے جس سے عموی طور پر فقہاء کرام نے کوئی تعرض نہیں کیا اور وہ ہے "التلقی من المشائخ" یعنی قرآن کریم کو مستند استاد اور شیخ سے حاصل کرنا علماء قراءت اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ اگر کسی شخص نے قرآن کریم کو متواتر سند کے ساتھ حاصل نہ کیا ہو اور کسی مستند شیخ یا استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہ کیا ہو تو اسے اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ دوسروں کو قرآن سکھانے اور پڑھانے کے لئے استاد بن کر بیٹھ جائے چنانچہ دکتور عبدالعزیز القاری فرماتے ہیں:

"وقد حرص علماء الاسلام واهل القراءة منهم خاصة على العناية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بشرط الاسناد والتثبت منه عندالاقراء فلم یکن احد یستطیع التصد ر للاقراء مالم یکن مجازاً من لدن مقری متصل السند معروف بالاتقان والعلم وقد کان نظام الاجازة فی علم القراء ة علما و شعارا للاسناد وصلة تربط اهل القرآن بعلمهم الاول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و ضابطًا دقیقًا یمیز بین المتقنین الحافظین و بین غیر هم من ادعیاء الفن والغرباء علیه وان اهمال هذا النظام بین اهل القراء ة فی زماننا هذا الا القلیل النادر لهو دلیل علی ضیا ع العلماء.

(مجلۃ کلیۃ القران ص ۱۱۰، ۱۴۰۲ھ)

علماء اسلام، خاص طور پر علماء قراءت سند قرآن اور پڑھانے کیلئے اس کے ثبوت کا اہتمام کرتے رہے ہیں۔ کوئی شخص بھی قرآن کریم کی تدریس کے لئے اس وقت تک نہیں بیٹھ سکتا تھا جب تک اس کے پاس کسی معروف و مستند استاد کا اجازت نامہ نہ ہو۔ چنانچہ علم قراءت میں اجازت کا نظام سند کی پہچان اور شناخت سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسا رابطہ تھا جو اھل قرآن اور ان کے معلم اول رسول اللہ ﷺ کے درمیان قائم تھا اور ایک دقیق ضابطہ تھا جو اجنبی اور نام نہاد قاریوں اور حقیقی اور صحیح قرّاء میں فرق اور تمیز کرتا تھا۔ اور ہمارے زمانہ کے معدودے چند قاریوں کے علاوہ، اھل قراءت کا اس نظام کو نظر انداز کر دینا، علماء کے ضائع ہو جانے کی واضح دلیل ہے" اس سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ بلا اجازت اور سند کے کوئی شخص مدرس قرآن کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا مگر استاد کی مدد کے بغیر اپنے طور پر اگر کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے تو وہ تلاوت قرآن کا ثواب پائے گا یا نہیں؟

دکتور القاری اپنے معرکۃ الآراء مضمون "حدیث الاحرف السبعۃ وصلتہ بالقراءات القرآنیۃ" میں لکھتے ہیں۔

ثم ان الاحرف القرآنية تنحصر روايتها ويقتصر تلقيها على نوع واحد من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انواع التلقی والروایة وهو المشافهة فلا بد ان یسمع الراوی من شیخه الاحرف وقال بعضهم لا بد ان یعرضها علیه، ای یقرا بها القرآن والشیخ یسمع منه اذ لیس کل سامع بالضرورة قادرا علی القراء ة بما یسمع والذی اوجب هذه الطریقة من طرق التلقی والروایة دون غیرها ان القرائة امر یتعلق بکیفیات النطق وهذه لا تعلم الا بالتطبیق العملی والسماع فلایمکن تلقیها من الکتب .

(ایضا ص ۱۱۰)

"پھر قرآن کریم کی روایت اور تلقی، انواع الروایت والتلقی کی ایک ہی نوع پر منحصر ہے اور وہ ہے "بالمشافہ روایت" لہذا ضروری ہے کہ روایت کرنے والے نے اپنے شیخ سے وہ الفاظ سنے ہوں اور بعض کا تو یہ کہنا ہے کہ مکرر دوبارہ اپنے شیخ کو سنائے بھی ہوں۔ کیونکہ ضروری نہیں ہے کہ ہر سننے والا، جو کچھ سنا ہے اسے پڑھنے پر بھی قادر ہو۔ طرق التلقی والروایۃ میں سے بالمشافہۃ نقل کرنے کی قسم کے ضروری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قراءۃ کا تعلق ادائیگی اور نطق سے ہے اور یہ عملی تطبیق اور سماع کے بغیر حاصل ہو ہی نہیں سکتا لہذا کتاب میں سے دیکھ کر اپنے طور پر اسے پڑھا ہی نہیں جا سکتا"

اس اقتباس کے نقل کرنے کے بعد میں ان لوگوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جو اپنے طور پر خود رو مطالعہ سے یا کسی غیر مستند شخص سے قرآن کریم پڑھ کر اسکی تلاوت کرتے ہیں کیا انکا پڑھنا "تلاوت قران" کے زمرے میں آئے گا یا نہیں؟ یہ فیصلہ مفتی حضرات اور علوم قرآن کے ماہرین کے مشترکہ غور و خوض کا تقاضا کرتا ہے اور کسی کی انفرادی رائے یا موشگافی اور بذلہ سنجی سے حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مبین لے کے آئے ہیں

حضور آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت، علم و حکمت، آدمیت لے کے آئے ہیں

کوئی صدیقؓ سے پوچھے صداقت کن سے حاصل کی
عمرؓ ہیں اس کے شاہد وہ عدالت لے کے آئے ہیں

کہا عثمانؓ نے میری سخاوت ان کا صدقہ ہے
علیؓ دیں گے شہادت وہ شجاعت لے کے آئے ہیں

رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ ان کا
وہ قرآن مبین نور ہدایت لے کے آئے ہیں

خدانے رحمتہ للعالمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی رحمت ہی رحمت لے کے آئے ہیں

امین بن کر امانت اہل دنیا تک وہ پہنچا دی
جو جبریل امین ان تک امانت لے کے آئے ہیں

قناعت، حریت، فکر و عمل، مہر و وفا، تقویٰ
وہ انسان کے لیے عظمت ہی عظمت لے کے آئے ہیں

خدا نے دین کامل کر دیا ہے اے امیںؔ ان پر
محمد پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں

سیّد امین گیلانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متکلمہ بالقرآن

عبدالسبحان

اللہ کی ایک نیک بندی جس نے اپنے اوپر لازم کرلیا تھا کہ اپنی زبان سے قرآن کے سوا کوئی دوسرا لفظ نہیں نکالے گی پھر اس نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا یہاں تک کہ اپنی روز مرہ کی زندگی میں وہ اظہار مافی الضمیر کیلئے قرآنی آیات وکلمات ہی کا سہارا لیتی تھی اس کا مشہور واقعہ جس کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے ہم "الاشرف" کے قارئین کیلئے بیروت کے مکتبہ دارالایمان سے شائع ہونے والی ایک کتاب کی مدد سے پیش کررہے ہیں اس کتاب کا نام ہی "المتکلمہ بالقرآن" ہے اور اس کی ابتداء اسی واقعہ سے ہوتی ہے آگے چل کر اس میں دوسری بہت سی ذہین، غیور، بہادر، حق گو اور صاحب علم خواتین کے دلچسپ اور عبرت آموز واقعات بھی ذکر کئے گئے ہیں اس کتاب کے مرتبین کے طور پر ٹائیٹل پر حمیدی زمزم اور محمد عبداللہ کے نام دیئے گئے ہیں۔ ناچیز کے کہنے پر مولوی عبدالسبحان نے اسے اردو میں منتقل کیا ہے، آیات کا ترجمہ تفسیر ماجدی سے لیا گیا ہے۔ (م۔ ا۔ ش)

مشہور محدث، مصنف، مجاہد اور تاجر حضرت عبداللہ بن مبارک جن کی زندگی حج، جہاد، اور تجارتی اسفار اور حدیث وفقہ کی خدمت واشاعت میں بسر ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ اور روضہ اطہر کی زیارت کے ارادہ سے نکلا تو دوران سفر ایک سن رسیدہ خاتون سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی جو راستے سے بھٹک گئی تھی اور اس نے قمیص اور چادر پہن رکھی تھی اس بوڑھی خاتون سے میری یوں گفتگو ہوئی۔

حضرت عبداللہ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

بڑھیا: سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ:۔ ا) ترجمہ: سلام انہیں کیا جائے گا پروردگار مہربان کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ: اللہ آپ پر رحم کرے آپ اس جگہ کیا کرتی ہیں؟

بڑھیا: مَن يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ(۲) : ترجمہ: جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

حضرت عبداللہ: میں سمجھ گیا کہ یہ راستہ بھول گئی ہے،

حضرت عبداللہ: آپ کہاں جانا چاہتی ہیں؟

بڑھیا: سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى(۳)۔ ترجمہ: پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندہ کو راتی رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا۔

حضرت عبداللہ: میں سمجھ گیا کہ اس نے حج ادا کرلیا ہے اور اب بیت المقدس جانا چاہتی ہے،

حضرت عبداللہ: آپ یہاں کتنے دنوں سے قیام فرما ہیں؟

بڑھیا: ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا(۴):۔ تین راتیں نہ بول سکو گے درآنحالیکہ تم تندرست ہوگے۔

حضرت عبداللہ: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کھانا نہیں ہے؟

بڑھیا: هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ(۵): ترجمہ: وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

حضرت عبداللہ: آپ وضو کس چیز سے کرتی ہیں؟

بڑھیا: فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا(۶): ترجمہ: پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔

حضرت عبداللہ: اگر آپ کھانا چاہیں تو میرے پاس کھانا موجود ہے۔

بڑھیا: ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ(۷): ترجمہ، پھر روزہ کو رات ہونے تک پورا کرو۔

حضرت عبداللہ: مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ روزہ رکھے ہوئے ہے تو میں نے کہا کہ یہ مہینہ رمضان کا مہینہ نہیں ہے؟

بڑھیا: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ(۸): ترجمہ: اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر خیر کرے سو اللہ بڑا قدردان ہے ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ: ہمارے لئے سفر میں افطار کرنا جائز ہے۔

بڑھیا: وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۹): اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تمھارے حق میں یہی ہے کہ تم روزے رکھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ: جب مجھے یقین ہوگیا کہ یہ قرآن کے علاوہ سے بات نہیں کرتی تو میں نے اس سے کہا آپ میرے ساتھ اس طرح بات کیوں نہیں کرتیں جس طرح میں آپ کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔

بڑھیا: وَمَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (۱۰)۔ ترجمہ: وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس کے آس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے۔

حضرت عبداللہ: آپ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟

بڑھیا: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (۱۱) ۔ ترجمہ: اس چیز کے پیچھے مت ہولیا کرو جس کی بابت تجھے علم صحیح نہ ہو بے شک کان اور آنکھ اور دل ان کی پوچھ ہر شخص سے ہوگی۔

حضرت عبداللہ: یقیناً مجھ سے غلطی ہوئی آپ مجھے معاف فرمائیں۔

بڑھیا: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (۱۲): ترجمہ، آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تمھیں معاف فرمائے۔

حضرت عبداللہ: کیا آپ اس بات کو مناسب سمجھو گی کہ میں آپ کو اپنی اونٹنی پر سوار کراؤں تاکہ آپ اپنے قافلہ کے ساتھ مل سکو۔

بڑھیا: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (۱۳): ترجمہ: اور جو کوئی بھی نیک کام کرو گے اللہ کو اس کا علم ہو کر رہے گا۔

حضرت عبداللہ: میں نے یہ کہہ کر اپنی اونٹنی کو بٹھایا۔

بڑھیا: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۱۴): آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظر نیچی رکھیں۔

حضرت عبداللہ: میں نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور اس سے کہا کہ آپ سوار ہوجائیں، جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بدکی جس کی وجہ سے اس کا کپڑا کجاوے میں الجھ کر پھٹ گیا۔

بڑھیا: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (۱۵)۔ ترجمہ: اور جو مصیبت بھی تمھیں پہنچتی ہے وہ تمھارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے سے پہنچتی ہے۔

حضرت عبداللہ: آپ کچھ دیر انتظار کریں تاکہ میں اس کو باندھ کر کجاوے کے تسمے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درست کروں۔

بڑھیا: فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمٰنَ (١٦)۔ ترجمہ: سو ہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمان کو دیدی۔

حضرت عبداللہ: میں نے اونٹنی کو باندھ کر اس کے کجاوے کے تسمے درست کئے اور اس سے کہا کہ سوار ہو جائیے، پھر وہ سوار ہوئی اور کہنے لگی۔

بڑھیا: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ۔ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (١٧)۔ ترجمہ: پاک ذات ہے وہ جس نے ہمارے تابع کر دیا اس سواری کو اور ہم تو ایسے تھے نہیں کہ اس کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو تو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

حضرت عبداللہ: میں نے اونٹنی کی لگام تھامی اور شور کرتے ہوئے تیز تیز چلنے لگا۔

بڑھیا: وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (١٨)۔ ترجمہ: اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو اور اپنی آواز کو پست رکھو۔

حضرت عبداللہ: پھر میں شعر پڑھتے ہوئے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

بڑھیا: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (١٩)۔ ترجمہ: سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ: (میں نے کہا) مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہے (اور یہ کہہ کر قرآن پڑھنا شروع کر دیا)

بڑھیا: وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (٢٠)۔ ترجمہ: اور نصیحت کو بس صاحبان فہم ہی قبول کرتے ہیں۔

www.kitabosunnat.com

حضرت عبداللہ: جب میں ان کو لے کر تھوڑی دور چلا تو میں نے اس سے کہا کہ کیا آپ کا خاوند زندہ ہے؟

بڑھیا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (٢١)۔ ترجمہ: اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔

حضرت عبداللہ: پھر میں نے اس سے بات نہیں کی یہاں تک کہ ہم قافلے تک پہنچ گئے تو میں نے اس سے کہا کہ یہ رہا آپ کا قافلہ اس میں آپ کا تعلق دار کون ہے؟

بڑھیا: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (٢٢) ترجمہ: مال اور اولاد دنیوی زندگی کی رونق ہیں۔

حضرت عبداللہ: میں سمجھ گیا کہ اس کی اولاد اس قافلے میں ہے تو میں نے پوچھا کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قافلے میں کیا کام سرانجام دیتے ہیں؟

بڑھیا: وعلامات۔ وبالنجم هم یهتدون۔ (۲۳) ترجمہ: علامتیں بھی بنائیں اور ستاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ: تو میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکے قافلے کے رہبر ہیں میں اس کو لیکر لوگوں کے خیموں تک پہنچ گیا اور کہا کہ یہاں لوگ مجتمع ہیں آپ کا ان میں کون ہے؟ (آپ کے بیٹوں کے نام کیا ہیں)؟

بڑھیا: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (۲۴)۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (۲۵)۔ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ۔ (۲۶) ترجمہ: اور اللہ نے تو ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا، اور اللہ نے موسیٰ سے خاص طور پر کلام فرمایا۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوط پکڑو۔

حضرت عبداللہ: میں نے ان چاند جیسے نوجوانوں کو ان کے نام لیکر پکارا کہ اے ابراھیم، اے موسیٰ، اے یحییٰ وہ ہمارے پاس آئے ابھی میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اس بڑھیا نے کہا۔

بڑھیا: فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ (۲۷) ترجمہ: اپنے میں سے کسی ایک کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو سو وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا پاکیزہ ہے پھر اس میں سے کچھ کھانا تمھارے پاس لے آئے۔

حضرت عبداللہ: پھر ان میں سے ایک کھانا لیکر آیا اور میرے سامنے رکھ دیا۔

بڑھیا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (۲۸) ترجمہ: کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے بدلے میں جو تم گزشتہ ایام میں کر چکے ہو۔

حضرت عبداللہ: میں تمھارے اس کھانے کو ہرگز نہیں کھاؤں گا جب تک تم مجھ کو اس سارے معاملے کی صحیح صحیح اطلاع نہ دو۔

اولاد: یہ ہماری والدہ ہیں اور ان کو چالیس سال ہو چکے ہیں کہ کبھی قرآن کے علاوہ بات نہیں کی اس بات کا خوف کرتے ہوئے کہ کبھی کوئی بات منہ سے ایسی نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائے۔ پس وہ پاک ذات ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت عبداللہ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ (۲۹) (یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ فضل ہے جس کو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں، اور وہ بڑے فضل والے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حواشی:

۱۔ سورہ یٰسین الآیۃ: ۵۸ ۲۔ سورہ الاعراف الآیۃ: ۱۸۶ ۳۔ سورہ الاسراء الآیۃ: ۱
۴۔ سورہ مریم الآیۃ: ۱۰ ۵۔ سورہ الشعراء الآیۃ: ۷۹ ۶۔ سورہ النسآء الآیۃ: ۴۳
۷۔ سورہ البقرہ الآیۃ: ۱۸۷ ۸۔ سورہ البقرہ الآیۃ: ۱۵۸ ۹۔ سورہ البقرہ الآیۃ: ۱۸۴
۱۰۔ سورہ ق الآیۃ: ۱۸ ۱۱۔ سورہ الاسراء الآیۃ: ۳۶ ۱۲۔ سورہ یوسف الآیۃ: ۹۲
۱۳۔ سورہ البقرہ الآیۃ: ۱۹۷ ۱۴۔ سورہ النور الآیۃ: ۳۰ ۱۵۔ سورہ الشوریٰ الآیۃ: ۳۰
۱۶۔ سورہ الانبیآء الآیۃ: ۷۹ ۱۷۔ سورہ الزخرف الآیۃ: ۱۳، ۱۴ ۱۸۔ سورہ لقمان الآیۃ: ۱۹
۱۹۔ سورہ مزمل الآیۃ: ۲۰ ۲۰۔ سورہ البقرہ الآیۃ: ۲۶۹ ۲۱۔ سورہ المائدہ الآیۃ: ۱۰۱
۲۲۔ سورہ الکھف الآیۃ: ۴۹ ۲۳۔ سورہ النحل الآیۃ: ۱۶ ۲۴۔ سورہ النسآء الآیۃ: ۱۲۵
۲۵۔ سورہ النسآء الآیۃ: ۱۶۴ ۲۶۔ سورہ مریم الآیۃ: ۱۲ ۲۷۔ سورہ الکھف الآیۃ: ۱۹
۲۸۔ سورہ الحاقۃ الآیۃ: ۲۴ ۲۹۔ سورہ الجمعۃ الآیۃ: ۴

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی باتیں

قرآن پاک سے شاہ صاحب کی شیفتگی اور والہانہ محبت کا اندازہ اس تقریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"میرے لئے جو کچھ ہے قرآن مجید میں موجود ہے اس سے باہر جو بھی ہے باطل ہے اور ایک باطل شے کے مطالعہ کے لئے میرے پاس وقت نہیں اگر آج دنیا قرآن کو چھوڑ کر دوسری کتابوں پر نگاہ کر سکتی ہے تو میں دوسری کتابوں سے روگردانی کر کے صرف آخری کتاب الٰہی پر اپنی توجہ کیوں نہ مرتکز کر دوں! میں تو قرآن کا مبلغ ہوں میری باتوں میں اگر کوئی تاثیر ہے تو وہ صرف قرآن کی ہے۔ جو چیز مجھے قرآن سے الگ کرے اسے آگ لگا دو"۔

شاہ صاحب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ عشق تھا جو بات بات میں زبان پر آتا۔ چنانچہ ایک موقع پر فرمایا:

"خدا کی عبادت، رسول کی اطاعت انگریز کی بغاوت یہ میرا ایمان ہے اور رہے گا۔ خدا معبود ہے محمدؐ محبوب اور انگریز مغضوب خدا کو جو جی میں آئے کہو اس کا محاسب وہ خود کرے گا۔ مگر محمدؐ کے متعلق سوچ لینا یہ معاملہ عقل و خرد کا نہیں عشق کا ہے۔ عشق پر زور نہیں ہوتا اور نہ اپنے پر اختیار پھر یہ نہیں سوچا جائے گا کہ قانون کیا کہتا ہے اور زمانہ کیا چاہتا ہے پھر جو ہونا ہوگا۔ ہو جائے گا اور جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از مولانا ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی

اسلام نے جہاں عہد جاہلیت کے عربوں میں ایک بے مثال اور خوش آئند تغیر رونما کیا وہیں اس نے بہت سے قدیم عربی الفاظ کو نئے معانی عطا کئے جن کو ہم اسلامی یا قرآنی مصطلحات کے نام سے یاد کرتے ہیں، ان میں صلاۃ، زکوۃ حج، فطرہ، دعاء وغیرہ کے الفاظ ہیں، اور انہی میں سے لفظ تلاوت بھی ہے۔ (جس کا عربی میں صحیح املاء تلاوۃ ہے)

یہاں اس امر کی ضرورت نہیں کہ ہم ان الفاظ کے قدیم لغوی معانی اور اسلامی اصطلاحی معانی سے بحث کریں، اب تمام عرب اور غیر عرب مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی ان الفاظ کے اسلامی اصطلاحی معانی سمجھتے ہیں۔ صرف ایک مثال لفظ صلاۃ (نماز) کی لے لیجئے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اپنے لغوی معنی میں بھی استعمال ہوا ہے اور اصطلاحی معنی (نماز) میں بھی۔

سورۃ الانفال میں ہے۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً۔ (آیت ۳۵) یعنی ان (کفار مکہ) کی کعبہ کے پاس صلاۃ اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ وہ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدیم عربی شاعر اعشیٰ نے کہا ہے۔

وصبهاء طاف يهوديها

وابرزها، وعليها ختم

وقابلها الريح في دنها.

وصلّى على دنّها وارتسم

صاحب لسان العرب نے ان اشعار کے ایراد کے بعد جو شراب. اس کے مٹکے اور شراب فروخت کرنے والے یہودی سے متعلق ہے۔ صلّى على دنّها کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس یہودی نے شراب کیلئے یہ دعا مانگی کہ یہ کھٹی اور خراب نہ ہو۔

اس طرح صلاۃ کے لغوی معنی جہاں دعا کے ہیں وہیں اس کے معنی رحمت و استغفار کے بھی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَآئِكَتُهٗ (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳) یہاں اہل لغت اور مفسرین کے اقوال کے مطابق اللہ کی طرف سے صلاۃ سے مراد رحمت ہے۔ اور فرشتوں کی طرف سے يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ کے معنی ہیں کہ وہ تمھارے (اہل ایمان) لئے استغفار کرتے ہیں۔ اس طرح صلاۃ کے لغوی معانی دعاء واستغفار ورحمت کے ہیں، لیکن مسلمانوں پر جو صلاۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کی گئی ہے وہ صرف دعا و استغفار سے عبارت نہیں ہے بلکہ وہ رکوع و سجود اور قیام و قعود اور قراءۃ فاتحہ و قرآن والی عبادت کی ایک خاص شکل ہے۔ اور یہ عبادت پانچ مخصوص اوقات میں کی جاتی ہے، اسی لئے قرآن میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا. (سورۃ النساء آیت ۱۰۳) یعنی صلاۃ (نماز) اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے اس کے اوقات میں، اور اس کے علاوہ دسیوں آیات میں وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے الفاظ آئے ہیں، اور اقامت صلوٰۃ کے الفاظ سے ایک خاص نوع کی بدنی عبادت کا مفہوم ذہن میں آتا ہے۔ جس کی تفصیل رسول اللہ ﷺ نے حسیت صلاۃ (نماز) اور اوقات نماز، اور رکعات نماز کے ضمن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں بیان فرمادی ہے، اور اب لفظ صلاۃ سے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن لغوی معنی کا بھی نماز سے ایک نوع کا تعلق ہے، یعنی اس میں دعا بھی موجود ہے، یہ دعا سورۃ فاتحہ میں بھی ہے اور التحیات کے آخر میں بھی۔

صلاۃ کی طرح لفظ تلاوت بھی ایک قرآنی و اسلامی اصطلاح ہے جس کے معنی قرآن پڑھنا ہیں، حالانکہ لغت میں تلا، یتلو، تلواً کے معنی، کسی چیز کا تسلسل سے واقع ہونا ہے، اور جب اسی لفظ کا مصدر تلاوۃ ہو تو اس کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ اور قرآن کریم میں یہ لفظ ان دونوں معانی میں آیا ہے، لغوی معنی میں ہے وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا (سورۃ والشمس آیت ۲) یعنی چاند کی قسم جو سورج کے بعد آتا ہے اور دوسرے لغوی معنی جو مصدر تلاوۃ کی بناء پر ہیں، وہ ہیں۔ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ (البقرۃ آیت ۱۰۲) ظاہر ہے کہ یہاں شیاطین کے تلاوت کرنے یا پڑھنے کے معنی قرآن کی تلاوت نہیں ہے۔ لیکن جب قرآن میں رسول اللہ ﷺ کو خطاب کر کے کہا گیا اتل مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ (سورہ العنکبوت، آیت ٤٥) تو اس سے تلاوت قرآن ہی مراد ہے، اسی طرح سورۃ النمل میں ہے۔ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ ... ☆ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ (آیت ۹۱، ۹۲) یعنی "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکۃ المکرمۃ) کے رب کی عبادت کروں جس نے اس کو مقدس ٹھہرایا ہے، اور ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے، اور (مجھے اس کا بھی حکم دیا گیا ہے) کہ میں قرآن کی تلاوت کروں"۔

بعض مفسرین نے ان آیات میں وارد لفظ اتل اور اتلوا سے ابلاغ کے معنی مراد لئے ہیں۔ یعنی جو کتاب اللہ تم پر وحی کی گئی ہے۔ وہ پہنچادو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قرآن تم کو پہنچادوں۔

لیکن ہمارے خیال میں یہ بے جا تکلف ہے اگرچہ یہ معنی بھی نکلتے ہیں۔ ہمارے خیال کی تائید ان آیات سے ہوتی ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ انبیاء کرام اور خاتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النبیین ﷺ کے اللہ کا پیغام پہنچانے کیلئے تلاوت کا صیغہ نہیں بلکہ تبلیغ کا صیغہ استعمال کیا ہے ،جس کے لفظی معنی پہنچانے ہی کے ہیں ،سورۃالمائدہ کی آیت نمبر ۶۷ میں رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔یَآ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ. (یعنی اے رسول پہنچا دیجئے جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے)اسی طرح حضرت نوح اور حضرت ھود علیھما الصلاۃ والسلام نے پیغام الٰہی کو اپنی قوموں کو پہنچانے کیلئے یہی لفظ استعمال کیا ہے۔اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ (سورۃ الاعراف آیات ۶۲، ۶۸) یعنی میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں۔

اس تمہید کے خاتمہ سے قبل میں دو اہم باتوں کی طرف اشارہ ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ تلاوت کے مفہوم میں وہ بنیادی معنی بھی شامل ہے جس کا ذکر ہم نے ابتداء میں کیا تھا یعنی کسی چیز کا تابع کے ساتھ وقوع پذیر ہونا جو اس فعل کے مصدر تلوًا میں پنہاں ہے ،اور تلاوت میں بھی یہ معنی پائے جاتے ہیں۔کیونکہ قرآن کریم کا صرف ایک یا دو لفظ پڑھنے کو تلاوت نہیں کہا جاتا ہے ،یعنی کوئی شخص اگر صرف سَیَقُوْلُ پڑھ کر یا سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ پڑھ کر خاموش ہوجائے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے تلاوت کی ،ہاں اگر وہ چند آیات یا صرف ایک پوری آیت بھی پڑھے تو اس پر تلاوت کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ اگرچہ اہل لغت نے تلاوت کے معنی قراءت یعنی پڑھنے کے لکھے ہیں ،لیکن ہم قرآن کے علاوہ کسی اور کتاب کے پڑھنے کے عمل کو تلاوت ہرگز نہیں کہتے ہیں۔اس طرح تلاوت کے معنی قرآن پڑھنا ہی ہیں۔اور پھر اس ضمن میں بھی مجھے ایک بات کا خیال آتا ہے اگرچہ اہل لغت زمخشری ،ابن منظور ،فیروز آبادی ،وغیرہ اور راغب الاصفہانی صاحب المفردات فی غریب القرآن نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے ،اور وہ یہ ہے کہ تلاوت کا مفہوم صرف پڑھنا نہیں بلکہ اونچی آواز سے پڑھنا ہے جس کو دوسرا سن سکے اور اس مفہوم کے شواہد قران میں بہت سے ہیں۔مثلاً وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا (سورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الانفال آیت ۳۱) وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا (الانفال آیت ۲)
قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰكُمْ بِهٖ (سورہ یونس، آیت ۱۶) یعنی
اللہ اگر چاہتا تو میں اس (قرآن) کو تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ اللہ تم کو اس کی خبر دیتا۔
ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ تلاوت آواز سے قرآن پڑھنے کیلئے ہی آیا ہے ورنہ کفار کس طرح یہ کہتے کہ ہم نے سن لیا۔(الانفال، آیت ۳۱) اور جب صحابہ کرام حضور ﷺ سے بآواز بلند اللہ کی آیات سنتے تھے تب ہی وہ ایمان میں پختہ تر ہوتے تھے۔(الانفال آیت ۲)۔
اس ضمن میں راغب اصفہانی کی بات مجھے بہت پسند آئی جس سے میرے گزشتہ قول کی تائید ہوتی ہے۔وہ کہتا ہے فکل تلاوة قراء ة ولیس کل قراء ة تلاوة۔ یعنی ہر تلاوت کو ہم پڑھنا کہہ سکتے ہیں، لیکن ہر پڑھنے کو ہم تلاوت نہیں کہہ سکتے، راغب نے اپنے اس قول کے بعد یہ مثال دی ہے۔لا یقال تلوت رقعتك وانما یقال فی القرآن فی شئی اذا قرأته. یعنی یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ میں نے تمھارے خط کی تلاوت کی البتہ قرآن میں سے اگر کچھ پڑھا جائے تو اس وقت یہ کہا جاتا ہے۔
قرآن میں دو مقامات کے علاوہ جہاں تلا کے معنی بعد میں آنے والی شے یا شخص کے ہیں یعنی والقمر اذا تلاها (سورہ والشمس) اور ویتلوہ شاهد منکم (سورۂ ھود، آیت ۱۷) اور یہ معنی اس صیغہ کے مصدر تلو، سے ماخوذ ہیں۔ ان دو مقامات کے علاوہ بیسیوں دیگر آیات میں جہاں لفظ تلاوۃ یا اس سے مشتق دوسرے صیغے، یتلو، تتلوا، تتلی، نتلو وغیرہ آئے ہیں وہ بیشتر قرآن کی یا اس کی آیات کی تلاوت سے متعلق ہیں، یا دیگر کتب آسمانی کی تلاوت سے متعلق ہیں۔کتب آسمانی کیلئے تلاوت کا لفظ ان آیات میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ. (سورہ البقرۃ آیت ۱۱۳) یعنی یہودیوں نے کہا کہ تمھارے پاس (دین کے نام کی) کوئی شے نہیں، اور نصرانیوں نے یہودیوں سے کہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمھارے پاس (دین کے نام کی) کوئی شے نہیں۔ حالانکہ وہ کتاب (یعنی تورات وانجیل) پڑھتے ہیں۔ یہ ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو نویں سال ہجرت میں پیش آیا تھا جب نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور وہاں کے یہودیوں سے حضور علیہ ﷺ کے سامنے مناظرہ یا جھگڑا ہوا تو یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ تمھارے پاس کیا دین رکھا ہے اور عیسائیوں نے یہودیوں سے کہا تمھارے پاس کون سا دین رکھا ہے؟ تم نے اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کیا ان کو قتل کرانے کی کوشش کی، تم کافر ہو، اور ظاہر ہے کہ یہاں کتاب کی تلاوت سے متعلق جوبات ہے، وہ ان کی اپنی آسمانی کتابوں کی طرف اشارہ ہے اور بھی کئی آیات میں ان کے اپنی کتابوں کی تلاوت کی طرف اشارہ ہے، ایک مقام پر خاص تورات کیلئے تلاوت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ. (آل عمران، آیت ۹۳) ترجمہ: اے نبی علیہ ﷺ (ان سے) کہیئے کہ لاؤ تورات کو اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔

اس کے علاوہ قرآن میں اللہ تعالی نے تلاوت کو خود اپنی ذات جل وعلا سے بھی منسوب فرمایا ہے۔ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ (آل عمران آیت ۵۸) یہ ہم تم پر (اے نبی علیہ ﷺ) تلاوت کرتے ہیں آیات اور قرآن حکیم سے۔ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ (القصص آیت ۳) ہم (اے نبی علیہ ﷺ) تم پر تلاوت کرتے ہیں یا تم کو پڑھ کر سناتے ہیں موسیٰ اور فرعون کی حقیقی خبر سے متعلق (بات)۔ اس کے عام متبادر معنی تو یہ ہیں کہ اللہ تعالی کی طرف سے جبریل علیہ السلام حضور علیہ ﷺ کو یہ آیات پڑھ کر سناتے اور یہ قصہ بتاتے ہیں، لیکن راغب اصفہانی نے ایسی آیات کی مناسبت سے نتلوہ کے معنی ننزل لکھے ہیں، جو ایک تکلف ہے اور اس کی چنداں ضرورت نہیں۔

البتہ ایک جگہ قرآن میں کفار مکہ کے ان الزامات کی تردید میں کہ رسول اللہ علیہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پرانے لوگوں کی کہانیاں سن کر ان کو لکھ لیتے ہیں یہ کہا گیا ہے۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ. (العنکبوت، آیت ۴۸) یعنی (اے نبی) نہ تو تم کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے (اگر ایسا ہوتا) تو ان باطل پرستوں کیلئے شک کی کوئی گنجائش ہو سکتی تھی۔

تلاوت سے متعلق اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دو مقامات کے علاوہ جہاں یہ لفظ پڑھنے کے عام معنی میں استعمال ہوا ہے باقی بیسیوں مقامات پر لفظ تلاوت یا اس سے مشتق الفاظ عام طور پر قرآن اور آیات قرآنی کی تلاوت کیلئے ہیں۔ چند مقامات پر یہ دوسری آسمانی کتب یعنی تورات و انجیل کیلئے بھی آئے ہیں۔ اور اس کے معنی آواز سے پڑھنے کے ہیں۔ انگریزی میں اس کیلئے لفظ recitation ہے، بہر حال جیسا ہم نے ابتداء عرض کیا تھا یہ لفظ صلاۃ و زکاۃ و حج وغیرہ کی طرح ایک اسلامی اصطلاح اور اس کا اطلاق قرآن کے با آواز بلند پڑھنے پر ہوتا ہے۔

اس ضروری طویل تمہید کے بعد ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ کس طرح تلاوت فرماتے تھے، آپ کی اس ضمن میں کیا ہدایات ہیں؟ یا آپ کس قسم کی تلاوت پسند فرماتے تھے؟

سیرت نگاروں میں سے حافظ ابن القیمؒ (وفات ۷۵۱ھ) نے اپنی بے نظیر اور مستند کتاب زاد المعاد فی ھدی خیر العباد (مختصر: زاد المعاد) میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے، لیکن اس سے قبل ہم صحیح بخاری سے آنحضرت ﷺ کی تلاوت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المزمل میں اپنے نبی ﷺ کو قرآن کی تلاوت کا طریقہ بتایا تھا۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا. (آیت ۴) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۶)، ایک تیسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (سورہ القیامۃ آیت ۱۶)۔
امام بخاریؒ نے کتاب فضائل القرآن میں اول الذکر دو آیات کو باب نمبر ۲۸ کا عنوان بنایا ہے، اور ساتھ ہی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے ایک قول کو بھی جو باب مذکور کے تحت پہلی حدیث موقوف یا اثر ہے۔ اس باب کا عنوان بنایا جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔
حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں سورۃ المزمل کی مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے، ای اقرأه علی تمهل فانه يكون عونا علی فهم القرآن وتدبره، وكذلك كان يقرأ صلوات الله وسلامه عليه. (یعنی اے نبی اس (قرآن) کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، اور ایسا پڑھنا فہم قرآن اور اس کے تدبر میں تمہارا مددگار ہوگا)۔ اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ "حضور ﷺ کی قراءت ایسی ہی تھی"۔
اور اس سے ملتی جلتی اس آیت کی تفسیر حافظ ابن حجرؒ نے تفسیر طبری سے نقل کرتے ہوئے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد مجاہدؒ سے نقل کی ہے۔ اور اس معنی کی تائید سورہ بنی اسرائیل کی مذکورہ آیت سے بھی ہوتی ہے جس کا مفہوم ہے کہ ہم نے قرآن کو علیحدہ علیحدہ آیتوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ اے نبی تم اس کو لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ۔(۱)
امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں دونوں مذکورہ آیات قرآنی کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی حدیث کا ایک ٹکڑا بھی نقل کیا ہے، جس سے ترتیل اور فرقنا کی تشریح ہوتی ہے۔ اور وہ امام بخاری کے الفاظ میں ہے۔ وما يكره ان يهذّ كهذّ الشعر۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے ترجمہ الباب یا عنوان باب میں فرقناه کے معنی بھی ان الفاظ میں نقل کر دیئے ہیں۔ قال ابن عباسؓ ! فرقناه فصلناه (ابن عباسؓ نے فرمایا کہ فرقناه کے معنی ہیں ہم نے جدا کر دیا)۔
اس کے بعد جو پہلی حدیث امام بخاری نے بیان کی ہے۔ وہ حضور ﷺ کی تلاوت سے متعلق ہے۔ حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے کہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے کل رات قرآن کی سور مفصل یعنی آخری منزل (سوا چار پارے) پڑھے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے یہ تمام سور تیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے (معترضانہ) کہا۔ هذا کهذ الشعر۔ یہ تو ایسا ہے جیسے کوئی جلدی جلدی شعر پڑھتا ہے، اور پھر فرمایا کہ مجھے وہ مسلسل سورتیں یاد ہیں جو حضور ﷺ سور المفصل سے تلاوت فرماتے تھے، وہ ان میں سے اٹھارہ سورتیں تھیں اور دو سورتیں حم سے۔

مقصود اس حدیث سے یہ ہے کہ حضور ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور تم سے بہت کم سورتیں پڑھتے تھے۔ اور یہی بات ترتیل سے مناسبت رکھتی ہے۔ اور اسی کو حافظ ابن القیم الجوزیہ نے حضور ﷺ کے طریقہ تلاوت کے ضمن میں اس طرح کہا ہے۔ و کانت قراء ته ترتیلا لا هذا ولا عجلة، بل قراء ة مفسرة حرفا حرفا وکان یقطع قراء ته آیة آیة (۲) (آپ ﷺ کی تلاوت ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی حروف کاٹ کاٹ کر جلدی جلدی نہ ہوتی تھی بلکہ ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ صاف ہوتا تھا، اور اپنی تلاوت میں آپ ﷺ ایک ایک آیت علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھتے تھے)۔

امام بخاریؒ نے اسی کتاب فضائل قرآن میں باب مدالقرآن میں حضرت انسؓ کی ایک حدیث حضور ﷺ کی تلاوت سے متعلق بیان فرمائی ہے۔ مشہور تابعی حضرت قتادہؒ نے ان سے پوچھا کہ حضور ﷺ کس طرح قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔ تو انہوں نے کہا کان یمدّ مدًا (یعنی جہاں ضرورت ہوتی تھی وہاں آپ کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے)۔

اور پھر امام بخاریؒ نے حضرت انسؓ ہی کی ایک دوسری حدیث بیان کی ہے جس میں انہوں نے اپنے اس جملے کی تشریح فرمائی جو انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پڑھ کر واضح کی یہ کہتے ہوئے یمدّ بسم اللہ ویمد بالرحمن ویمد بالرحیم اس کی تشریح میں حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ لفظ الجلالة یعنی اللہ میں (ھا) سے قبل جو لام ہے۔ اور الرحمٰن میں جو (میم) ہے اور الرحیم میں جو (ی) ہے۔ (۳) حروف علت کو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح ایک مد کے ساتھ پڑھنے کی تائید حضرت قطبہؓ ابن مالک کی ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ جو ابن ابی داؤد نے روایت کی ہے۔ اس میں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر میں سورہ (ق) پڑھتے سنا اور جب آپ نے آیت لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ پڑھی تو (نضید) پر مد پڑھا یعنی اس کی (ی) پر (۴)

اس موقع پر حافظ ابن القیمؒ نے کہا ہے کہ اپنی تلاوت میں آپ پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا کرتے تھے۔ (زاد المعاد ۱/۴۸۲)

امام بخاریؒ نے حضور ﷺ کی تلاوت کے متعلق تیسری بات اسی کتاب فضائل القرآن کے باب ۳۰ میں آنحضرت ﷺ کی "ترجیع" کی ہے۔ اور اس میں صرف ایک حدیث حضرت عبداللہ ابن مغفلؓ سے روایت کی ہے جو یہ ہے۔ رایت النبی ﷺ یقرأ وهو على ناقته . وهي تسير به وهو يقرأ سورة الفتح اومن سورة الفتح قراء ة لينة يقرأ وهو يرجع یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر سوار جبکہ وہ چل رہی تھی سورۃ الفتح یا سورۃ الفتح سے آہستہ آہستہ پڑھتے دیکھا اور آپ اس میں ترجیع فرماتے جاتے تھے۔

حافظ ابن حجرؒ ترجیع کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے معنی حلق میں آواز کی تکرار کے ہیں۔ لغت میں ترجیع کے معنی پڑھتے ہوئے یا اذان دیتے ہوئے یا گاتے ہوئے آواز کی تکرار کے ہیں۔ (لسان العرب مادہ رجع) حضرت عبداللہ ابن مغفلؓ کی ایک دوسری حدیث سے جو کہ کتاب التوحید میں ہے اس کی تشریح اس طرح ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کے دہن مبارک سے آ آ آ کی آواز نکلتی تھی، اس پر علماء کے درمیان اختلاف ہوا ہے کہ یہ ترجیع یا نغمگی یا آہنگ کیا اونٹنی کے اپنی رفتار میں ہلنے سے ہوتی تھی یا خود حضور ﷺ شعوری طور پر ایسا فرماتے تھے، اس موقعہ پر حافظ ابن حجرؒ نے شمائل ترمذی، النسائی اور ابن ماجہ وغیرہ سے حضرت ام ھانی رضی اللہ عنھا کی ایک حدیث پیش کی ہے کہ حضور ﷺ کی یہ ترجیع یا خوش الحانی اونٹنی کی رفتار کی وجہ سے نہ تھی کیونکہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو قرآن پڑھتے سنتی تھی۔ جبکہ میں اپنے فرش پر سوئی ہوتی تھی۔ اور آپ اپنی قراءت میں ترجیع فرماتے تھے، اور پھر حافظ ابن حجرؒ نے یہ وضاحت کی ہے کہ ترجیع درحقیقت ترتیل سے بڑھ کر ایک چیز ہے۔ اور یہاں انہوں نے شیخ ابو محمد ابن ابی جمرہ سے روایت کی ہے کہ ترجیع کے معنی تحسین تلاوت کے ہیں نہ کہ گانے کے انداز میں آواز کی تکرار۔

ہم نے ترجیع کی بحث کو قدرے تفصیل سے پیش کیا ہے کیونکہ اس کا تعلق ایک دوسری حدیث اور اس کی تشریح سے ہے، جس کے بارے میں علماء کے مابین کافی اختلاف ہے اور وہ حدیث ہے۔ لیس منا من لم یتغن بالقرآن۔ یہ حدیث حضرت ابو ھریرہؓ سے بخاری میں بھی مروی ہے لیکن کسی راوی کے تشریحی اضافے کے ساتھ۔ (۵)

امام بخاریؒ نے کتاب فضائل القرآن میں باب من لم یتغن بالقرآن کے تحت ایک حدیث بیان کی ہے جس سے تغنی بالقرآن سے متعلق حدیث مذکورۂ بالا کی تائید ہوتی ہے اور وہ ہے۔ ماأذن اللہ لشئی ماأذن للنبی ان یتغنی بالقرآن۔ یہاں حدیث نبوی ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد امام بخاریؒ راوی حدیث سفیان ابن عینیہ کی لفظ تغنی کی تشریح ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ قال سفیان. تفسیرہ: یستغنی بہ. حدیث مذکور کا ترجمہ یہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے جو اجازت اپنے نبی کو اس بات کی دی ہے کہ وہ قرآن کو تحسین کے ساتھ پڑھے ایسی اجازت کسی اور چیز کی نہیں)۔

اس سے پہلے کہ ہم اس تغنی بالقرآن کے موضوع پر بحث کریں، اور متقدمین کی رائے اس بارے میں پیش کریں۔ ہم اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ امام بخاری نے پہلی حدیث کو کتاب التوحید میں روایت کرتے ہوئے تغنی بالقرآن کے معنی اس کو جہر یعنی بلند آواز سے پڑھنے کے لیئے ہیں اور دوسری حدیث میں اسی عبارت کے معنی حضرت سفیان ثوری بن عینیہ کے حوالے استغناء بالقران کے لیے۔ یعنی مال و دولت کے ذریعہ غنی بننے کی کوشش نہ کرے بلکہ قرآن کی تلاوت کے ذریعہ غنی بنے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن القیمؒ نے زاد المعاد میں حضور ﷺ کی ترجیع قرآن (یعنی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کو) یتغنی بالقرآن کے ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے، اور اس پر بڑی مفصل بحث کی ہے۔ ہم اس کو مختصراً یہاں پیش کریں گے۔ وہ فرماتے ہیں۔ وکان ﷺ یتغنی به ویرجع صوته به احیانا کما رجّع یوم الفتح فی قراء ته . انافتحنا لك فتحًامبینا. وحکی عبدالله بن المغفل ترجیعه آ آ آ ثلاث مرات. ذکره البخاری یعنی حضور ﷺ قرآن کو تحسین کیساتھ پڑھا کرتے تھے اور کبھی اس کو پڑھتے ہوئے اپنی آواز کی تکرار بھی کرتے تھے، جیسے آپ نے فتح مکہ کے موقعہ پر کیا۔ صحابی عبداللہ ابن المغفل نے آپ کی اس ترجیع یا تکرار آواز کو تین مرتبہ آآآ کہنے سے تعبیر کیا ہے، جیسا کہ امام بخاریؒ نے ذکر کیا ہے۔

اپنے اس بیان کے بعد یعنی یہ کہ آنحضرت ﷺ قرآن کو خوش الحانی سے اور ترجیع کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حافظ ابن القیمؒ نے تغنی بالقرآن سے متعلق ابوداؤد اور امام بخاریؒ کی دونوں احادیث کے ساتھ امام بخاری ہی کی ایک اور حدیث زینوا القرآن باصواتکم (یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو) ذکر کی ہے، اور اس کے بعد وہ ترجیع (یعنی مبینا، عزیزا، حکیما، وغیرہ کے آخر میں تکرار آواز) کے مسئلہ پر جو تبصرہ فرماتے ہیں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اب اگر ان تمام احادیث کو تم جمع کرو گے، تو تم کو معلوم ہوگا کہ حضور ﷺ کی یہ ترجیع اختیاری تھی۔ اونٹنی کی رفتار میں اس کے ہلنے کی وجہ سے اضطراری نہ تھی۔ کیونکہ اگر اونٹنی کے چلتے ہوئے ہلنے کی وجہ سے ہوتی تو اس کو اختیاری نہیں کہا جاسکتا تھا۔ اور نتیجۃً نہ عبداللہ بن مغفل اس کو بیان کرتے اور نہ خود اس پر عمل کرتے کہ ان کی اقتداء کی جائے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی تلاوت میں ترجیع فرماتے تھے، اس طرح انہوں نے ترجیع کو آپ ﷺ کے عمل کی طرف منسوب کیا، اگر یہ اونٹنی کے چلتے ہوئے ہلنے کی وجہ سے ہوتا تو یہ حضور ﷺ کا فعل نہ ہوتا کہ اس کو ترجیع کہا جاتا۔

حافظ ابن القیمؒ نے اس طرح حضور ﷺ کی حدیث فعلی (ترجیع سے متعلق) اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث قولی (تغنی بالقرآن اور زینوا القرآن باصواتکم) کو جمع کیا ہے ، اور ان کے نزدیک دونوں باہم مربوط ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کا حضرت ابی موسیٰ اشعریؓ کی تلاوت اتفاقاً سننے کا بھی معاملہ ہے جس سے ان کے نقطۂ نظر کی تائید ہوتی ہے۔ جو بعض مستند روایات میں اس طرح آیا ہے کہ کسی رات کو حضور ﷺ نے چلتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی تلاوت سنی، آپ کھڑے ہو کر سنتے رہے، دوسرے روز صبح کو حضور ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو یہ بات بتائی جس پر انہوں نے کہا۔ لو كنت أعلم انك تسمعه لحبّرته لك تحبيراً (۶) یعنی اگر مجھ کو اس کا علم ہوتا کہ آپ سماعت فرما رہے ہیں تو میں اس کو اور بہتر خوش الحانی کے ساتھ پڑھتا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ایک اور حدیث اس مضمون کی ہے جو زیادہ مشہور ہے اور جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا کہ لورأيتنى وأنااستمع لقراء تك البارحة، لقد أوتيت مزمارا من مزامير آل داود (۷) یعنی "کاش کہ تم مجھے دیکھتے جب کل رات میں تمھاری تلاوت سن رہا تھا۔ تم کو آل داؤد کے مزامیر سے ایک مزمار ملا ہے"۔ یعنی لحن داؤدی ملا ہے۔)

اس طرح احادیث فعلیہ و قولیہ و تقریریہ سے خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

اس سب کے باوجود صحابہ اور علمائے سلف و خلف میں خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں اختلاف رہا ہے، لیکن ہمارا یہ موضوع نہیں ہے، جس کسی کو اس موضوع پر سیر حاصل اور عمدہ بحث پڑھنا ہو وہ حافظ ابن القیمؒ کی زاد المعاد جلد اول میں صفحات ۴۸۴ سے ۴۹۳ تک پڑھ سکتا ہے، خود اس محقق عظیم نے اپنے امام احمد بن حنبل کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کو ترجیح دی ہے۔ مگر یہ وہ خوش الحانی ہے جو انسان کی طبیعت میں ودیعت ہوئی اور جس سے دل میں محبت و سرور کی کیفیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوتی ہے، یا کبھی رنج و غم کا احساس ہوتا ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے وعدو وعید اور جنت و جہنم کے ذکر کو پڑھنے اور سننے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس خوش الحانی سے موسیقی کے انداز کی تلحین و نغمگی مقصود نہیں جس کے لئے بڑی تعلیم و مشق یا موسیقاروں کے الفاظ میں ریاض کی ضرورت ہوتی ہے۔

بڑی خوشی اور اطمینان کی بات ہے کہ ایسی ہی طبعی خوش الحانی ہمارے امام ابو حنیفہؒ امام اعظم اور امام شافعیؒ کو بھی پسند تھی اور مشہور مفسر و محدث وفقیہ امام محمد ابن جریر طبریؒ کو بھی، جبکہ امام مالک اور امام احمد تلاوت میں خوش الحانی کے خلاف تھے۔

زاد المعاد از حافظ القیم کے علاوہ یہ بحث ان سے قبل امام قرطبی کی تفسیر الجامع لاحکام القرآن کے مقدمہ صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۱۷ تک (الجزء الاول) میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اور انہوں نے اپنے امام مالک کی رائے ہی کو ترجیح دی ہے۔ اور ابن القیم کے بعد حافظ ابن حجر نے فتح الباری لشرح صحیح البخاری جلد ۹ صفحہ ۶۸ سے صفحہ ۷۲ تک باب من لم یتغن بالقرآن کے تحت اس موضوع پر محد ثانہ انداز میں بحث کی ہے۔ اور ذاتی طور پر ترنم یعنی خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کو ترجیح دی ہے۔ کہ اس سے آدمی کا شوق بیدار ہوتا ہے۔ آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں (۸)۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ انہوں نے برخلاف امام قرطبی اور حافظ ابن القیم کے اس ضمن میں امام ابو حنیفہؒ کی رائے ان کے نام کے ساتھ پیش نہیں کی ہے۔ اگرچہ بعض حنفی ائمہ کا ذکر کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کے سلسلہ میں ترتیل وترجیع ومد القراءۃ (یعنی وضوح وخوش الحانی) کے علاوہ ایک اہم بات بلکہ بہت اہم بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں تلاوت فرماتے تھے تو آپ کا سینہ سوزش سے ایسا جوش مارتا تھا جیسے دیگچی ابلتی ہے اور آواز کیساتھ اس کا پانی یا سالن باہر گرنے لگتا ہے۔ اسی طرح اس جوش نہانی سے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ صحابی رسول عبداللہ ابن الشخیرؓ سے شمائل ترمذی باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماجاء فی بکاء رسول اللہ ﷺ میں روایت ہے۔

اتیت رسول اللہ ﷺ وھو یصلی ولجوفہ از یزکاز یزالمرجل من البکاء

یعنی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے سینہ مبارک سے گریہ کے سبب ایسی آواز آرہی ہے جیسے دیگچی کے ابال کی آواز ہوتی ہے۔ یہ وہ کیفیت تھی جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (سورۃ الزمر آیت ۲۳) اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام اتارا ہے۔

ایک ایسی کتاب جس میں باہم ہم دگر مشابہ اور مکرر (آیات) ہیں۔ جس کو پڑھ کر وہ لوگ جن کے قلوب خشیت الٰہی سے معمور ہیں ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر ان کی جلد نرم پڑ جاتی اور ان کے قلوب اللہ کے ذکر کی طرف مائل رہتے ہیں۔

اور کائنات میں حضور ﷺ کے قلب سے زیادہ کس کا قلب خشیت الٰہی سے معمور ہو سکتا ہے؟ اور آپ ﷺ کی اثنائے تلاوت اس گریہ وزاری کو جس کا ذکر شمائل ترمذی کی صحیح حدیث میں ہے علامہ اقبال نے اپنے ایک مصرع میں اس طرح بیان کیا ہے۔

روز ہیجا تیغ او آہن گداز
دیدۂ او اشکبار اندر نماز

یہی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی چشمہائے مبارکہ اپنی تلاوت کے دوران اشکبار ہوتی تھیں، بلکہ بعض صحابہ کرام سے بھی قرآن سن کر آپ کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔ امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں سورۃ النساء کی آیت ۱۴ کی تفسیر اور کتاب فضائل القرآن باب البکاء عند قراءۃ القرآن میں حضور ﷺ کا ایک ایسا ہی واقعہ ایک حدیث میں بیان کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں جبکہ یہ آپ ہی پر نازل ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں دوسرے سے اس کو سنوں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میں نے سورہ والنساء پڑھنا شروع کی، حتی کہ میں آیت فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا۔ (پھر اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، اور ان سب پر تم کو (اے نبی) گواہ بنائیں گے۔) تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا بس کرو، اور پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔(فرأیت عینیه تذرفان)۔

شمائل ترمذی میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زبانی ہی ہے، اس میں ہے: فرأیت عینی رسول الله تهملان (۱۰) یعنی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام نوویؒ کا قول نقل کیا ہے۔البكاء عند قراءة القرآن صفة العارفين وشعار الصالحين. (۱۱)(قرآن کی تلاوت کے وقت گریہ عارفین کی صفت اور صالحین کا شعار ہے) کیوں نہ ہو جبکہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ اور قرآن میں متعدد مقامات پر ان کی یہ صفت بیان ہوئی ہے۔ امام غزالی نے قرآن پڑھتے اور سنتے ہوئے رونے کو مستحب کہا ہے۔ (۱۲)

علاوہ ازیں حضور ﷺ کی تلاوت کی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ جب آپ کسی آیت وعید کو پڑھتے تھے جس میں جہنم اور اس کے عذاب یا احوال قیامت کا ذکر ہوتا تھا تو آپ اللہ سے پناہ مانگتے تھے، تفاسیر میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اور جب جنت، اس کی نعمتوں، اور روز حساب کی آسانیوں کا ذکر کیا جاتا تھا تو آپ اس کے حصول کی دعا فرماتے تھے، مثال کے طور پر عرض کیا جاتا ہے۔ تفسیر ابن کثیر (ج ۴ ص ۴۸۹) میں سورہ الانشقاق کی دو آیتوں فَأَمَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ. فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ کی تفسیر کے ضمن میں حافظ ابن کثیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بیان کی ہے جس میں حضرت عائشہؓ خود فرماتی ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو (رات کی) کسی نماز میں یہ دعا اللھم حاسبنی حسابایسیرا۔ (اے اللہ میرا احساب آسان لینا)۔ کرتے دیکھا جب آپ نے نماز ختم فرمائی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! آسان حساب سے کیا مطلب ہے، آپ نے فرمایا کہ کسی بندے کے نامہ اعمال کو اللہ تعالیٰ دیکھے اور اس میں لکھے ہوئے سے وہ صرف نظر فرمائے۔ کیونکہ اے عائشہ جس کسی کا اس روز (روز محشر) حساب کیا جائیگا وہ تو برباد ہو جائے گا۔

جہاں تک حضور ﷺ کی تلاوت بآواز بلند یا خاموشی و آہستگی سے کرنے کا تعلق ہے اس میں دونوں قسم کی روایات ہیں۔ شمائل ترمذی میں ام ھانی رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے جس کے الفاظ ہیں وکنت اسمع قراءة النبی ﷺ باللیل وانا علی عریشی (۱۳) یعنی میں رات کو حضور ﷺ کی تلاوت اپنی چھت پر سنتی تھی۔

اس طرح جہری تلاوت کی تائید شمائل ترمذی ہی میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی حدیث نمبر ۳۲۲ سے ہوتی ہے جو سنن بیہقی میں ان الفاظ سے ہے۔ کان یقرأ فی بعض حجرہ فیسمع قراءته من فی الخارج (۱۴)۔ حضور ﷺ اپنے کسی حجرے میں تلاوت فرماتے تھے اور جو شخص باہر ہوتا تھا وہ آپ کی تلاوت کو سن سکتا تھا شمائل ترمذی ہی میں ایک دوسری حدیث حضرت عائشہؓ سے عبداللہ بن قیس کے ایک سوال کے جواب میں ہے جنہوں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا تھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بغیر آواز کے خاموشی سے تلاوت فرماتے تھے یا آواز سے ؟ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کل ذلك قد کان یفعل قد کان ربما اسرّو ربما جهر یعنی دونوں طریقوں پر رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا کبھی آپ بغیر آواز کے خاموشی سے پڑھتے تھے اور کبھی آواز کے ساتھ۔ اس پر حضرت عبداللہ بن قیس نے کہا: الحمد اللہ کہ اس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احادیث وتفاسیر کے تتبع سے واضح ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی اکثر تلاوت نوافل میں ہوتی تھی اور رات کے نوافل یعنی تہجد میں آپ کی قراءت اکثر جہری ہوتی تھی جسکی بنا پر ہمیں یہ معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ کبھی آپ ﷺ تہجد میں پوری سورۂ بقرۃ یا سورۂ آل عمران تلاوت فرماتے تھے ظن غالب ہے کہ دن کے وقت نوافل میں آپ سرّی تلاوت فرماتے تھے۔

ایک انتہائی اہم بات جس کی طرف اشارہ ضروری ہے یہ ہے کہ حضور ﷺ سورۂ فاتحہ کی تلاوت میں ہر آیت کو علی حدہ علی حدہ پڑھتے تھے۔ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے۔

وکان النبی ﷺ یقطع قراء ته؛ یقول (الحمدلله رب العالمین) ثم یقف، ثم یقول! (الرحمن الرحیم) ثم یقف. وکان یقرأ (مالك یوم الدین) (۱۵)

اس حدیث نبوی میں ہماری مساجد کے ان بہت سے پیش اماموں کیلئے بڑا سامان عبرت ہے، جو بعض مصری قاریوں کی نقل میں ان تینوں آیتوں بلکہ چوتھی آیت (ایاک نعبد وایاک نستعین) کو ایک ہی سانس میں ملا کر پڑھتے ہیں، جو بہت غلط اور خلاف سنتِ رسول ﷺ ہے۔ اس طرح کی غیر مسنون جلدبازی کی قراءت سے انسان اس مناجات الٰہی سے محروم رہتا ہے جس کا ذکر صحیح مسلم میں حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی اس حدیث میں ہے۔

سمعت رسول الله ﷺ یقول: قال الله تعالٰی قسمت الصلاة بینی وبین عبدی نصفین، ولعبدی ماسأل،فاذا قال العبد: (الحمدلله رب العالمین). قال الله تعالٰی: حمد نی عبدا، واذا قال: (الرحمن الرحیم)، قال الله تعالٰی: اثنی علیّ عبدی. واذا قال (مالك یوم الدین) قال الله تعالٰی: مجدّنی عبدی (وقال مرة: فوض الی عبدی). واذا قال (ایاك نعبد وایاك نستعین) قال: هذا بینی وبین عبدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ولعبدی ماسأل ، واذا قال: (اهدناالصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولاالضالین) قال: هذالعبدی، ولعبدی ما سأل.

ترجمہ ؛حضرت ابو ھریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور میرے بندے کے مابین آدھی آدھی تقسیم کی گئی ہے، اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔ جب میرا بندہ کہتا ہے۔ (الحمدللہ رب العالمین) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب وہ کہتا ہے (الرحمٰن الرحیم) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ (اور ایک بار آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے معاملہ میرے سپرد کردیا۔) اور جب وہ کہتا ہے (ایاك نعبد وایاك نستعین) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے مابین ہے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا ہے، اور جب وہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقیم .... ولاالضالین. تو اللہ فرماتا ہے یہ میرے بندے کیلئے ہے، اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا ہے۔

آخر میں تلاوت سے متعلق حضور ﷺ کے عمل میں جو سہولت مسلمانوں کیلئے ہے اس کو بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حافظ ابن القیمؒ نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ قیام کی حالت میں، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، باوضو اور بے وضو ہر طرح سے تلاوت فرماتے تھے، بس جب آپ حالت جنابت میں ہوتے تھے تو تلاوت نہیں فرماتے تھے۔ (۱۶) صلی اللہ علیہ وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل فرمان الٰہی يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کے عین مطابق تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو سنت نبوی کے مطابق تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو قرآن کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) عام طور پر عرب مفسرین اور اردو کے مترجمین نے فرقناہ کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ ہم نے اس کو علیحدہ علیحدہ کر کے نازل کیا ہے، لیکن امام رازی نے وہ معنی بیان کئے ہیں جو ہم نے اختیار کئے ہیں۔ اور عربی لغت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔فرق الشعر کے معنی ہیں بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنا اور کچھ ایسے ہی معنی مولانا محمود الحسنؒ کے ترجمہ سے بھی متبادر ہوتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہم نے قرآن کو جدا جدا کر کے ------ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے حاشیہ "اسی لئے سورتیں اور آیتیں جدا جدا رکھیں"۔ سے بات واضح ہو جاتی ہے۔

(۲) زاد المعاد ۱ ۴۸۲

(۳) فتح الباری ۹ ۹۱ میں یہاں غلطی سے (ی) کے بجائے الحاء چھپا ہے۔

(۴) فتح الباری ۹۔۹۱ حافظ ابن حجرؒ نے ابن ابی داؤد کی کتاب کا نام نہیں لکھا ہے وہ کتاب المصاحف ہے اور ہماری نظر سے گذری ہے۔

(۵) سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۱۴۷۱، کتاب الصلوۃ، ابو داؤد میں یہ روایت حضرت ابو لبابہ سے ہے۔ امام بخاری نے یہ حدیث کتاب التوحید میں آیت واسّروا قولکم او اجھروا بہ۔ کے باب میں حضرت ابو ھریرہؓ سے بیان کی ہے، اور الفاظ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ وزاد غیرہ یجھر بہ۔ یعنی ایک دوسرے روائی نے تغنی بالقرآن کی تفسیر یہ کی ہے کہ اس کو جہری آواز سے پڑھے۔ اس سے امام بخاری کے اپنے مسلک کا پتہ چلتا ہے۔ ورنہ ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند احمد مستدرک الحاکم، صحیح ابن حبان میں یہ اضافہ نہیں، ملاحظہ ہو۔ حاشیہ نمبر ۲ زاد المعاد ۱ ۴۸۳

(۶) مجمع الزوائد ھیثمی ۷ ۷۰ احوالہ زاد المعاد ۱ ۴۸۴۔

(۷) یہ الفاظ مسلم کی کتاب الفضائل باب تحسین الصوت بالقرآن میں خود ابو موسی الاشعریؓ کی زبانی ہیں جو بقول الحافظ ابن حجر (فتح الباری ۹ ۹۳) صحیح بخاری میں اختصار کے ساتھ ہیں اور جو بخاری کی کتاب الفضائل باب تحسین الصوت بالقرأت للقرآن میں صرف اس قدر ہیں یا اباموسی لقد اوتیت مزمارا من مزامیر آل داؤد۔ مزمار عربی زبان میں شھنائی کو کہتے ہیں لیکن مصر کی مشہور عربک اکیڈمی (مجمع اللغۃ العربیۃ) کی ڈکشنری کے مطابق مزامیر داؤد ان مناجاتوں کو کہا جاتا ہے جو وہ ترنم کے ساتھ پڑھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۸) قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ اس طرح پڑھنے کی صلاحیت کہ انسان کا دل قرآن کی طرف کھنچنے لگے اور اس کے سننے والے پر وہ تاثیر ہو جو گانا سننے کے شوقین آدمی پر گانے کی ہوتی ہے ایک خداداد صلاحیت ہوتی ہے مجھے اپنے بچپن کی ایک بات یاد آتی ہے۔ میری عمر تقریباً ۵ سال تھی اور میں ابھی قرآن کریم حفظ کر کے فارغ ہوا تھا کہ اس وقت کی ریاست رام پور (یعنی ۶۰ سال پہلے) میں دہلی کے ایک مشہور قاری حامد صاحب کو جامع مسجد میں تراویح پڑھانے کے لئے بلایا گیا۔ میں بھی ان کے پیچھے تراویح پڑھنے جاتا تھا، ان کی آواز میں بڑا سوز، بڑی دلکشی و دلآویزی تھی۔ یہ نواب رام پور کی کوٹھی خاص باغ میں ٹھہرائے گئے تھے۔ بہر حال ایک مرتبہ ان کی قرأت کی ایک محفل منعقد کی گئی جس میں میں نے اولین و آخری مرتبہ اپنے ملک کی مشہور شخصیت صاحبزادہ یعقوب علی خاں کے والد سر عبدالصمد کو دیکھا جو نواب رضا علی خاں روف رام پور کے سسر تھے میں ان قاری حامد صاحب کی ایسی نقل کرنے لگا کہ جب صبح کو میں گھر میں تلاوت کرتا تھا تو میرے والدین ہمہ تن محو ہو کر میری تلاوت سنتے تھے، اور بڑے خوش ہوتے تھے، افسوس کہ بعد کی طویل تعلیمی و مسافرانہ زندگی میں میں وہ طریقہ بھول گیا۔

(۹) شمائل ترمذی تحقیق سید ابن عباس الحلیمی، المکتبۃ التجاریۃ مکہ المکرمۃ ۱۹۹۵ء ص ۲۶۳۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی میں بھی ہے، اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

(۱۰) شمائل ترمذی، مذکورہ ایڈیشن ص ۲۶۴۔

(۱۱) فتح الباری ۹: ۹۸۔

(۱۲) ایضاً۔

(۱۳) شمائل ترمذی مذکورہ ایڈیشن ص ۲۶۰ دوسری کتب میں اس حدیث کی تخریج کے لیے ملاحظہ ہو حاشیہ محقق۔ حدیث ۳۱۹۔

(۱۴) شمائل ترمذی، حاشیہ حدیث نمبر ۳۲۲، ص ۲۶۲، دوسری کتب حدیث میں اس حدیث کی تخریج کیلئے ملاحظہ ہو محقق کا فاضلانہ حاشیہ ص ۲۶۱، ۲۶۲۔

(۱۵) شمائل ترمذی، مذکورہ ایڈیشن، ص ۲۵۹، اس حدیث کی دوسری تخریجات کیلئے ملاحظہ ہو، ص ۲۵۸، ۲۵۹۔

(۱۶) زاد المعاد ۱: ۴۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم اور ہمارے اسلاف

قاضی عبدالکریم کلاچی

ایک زمانہ تھا جبکہ مسلمان قرآن کریم کی ہر قسم کی خدمت کو سرمایۂ سعادت سمجھتا رہا۔ اس کی تلاوت سے اس کے کام و دھن کو شیرنی ملتی تھی۔ اس میں تدبر و فکر کو وہ اپنے ذھن اور قلب کے ذریعہ قرار و سکون پاتا تھا۔ اور اس کے سننے میں لطف و سرور محسوس کرتا تھا۔

(۱) شاہ جہان بادشاہ نے ایک قاری سے چند آیتیں سنیں تو پورا گاؤں انعام میں دیدیا۔

(۲) خواجہ فرید الدین شکر گنجؒ کے خدام میں سے بعض حضرات روزانہ چار چار ختم قرآن مجید کا معمول رکھتے تھے۔

مولانا گیلانی مرحوم نے غالباً نظام تعلیم و تربیت میں لکھا ہے کہ محمد تغلق مرحوم کے محل سرائے میں ایک ہزار کنیز وہ تھیں جنہیں قرآن مجید یاد تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے اسلافؒ نے قرآن کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کی حفاظت کو اپنا سب سے اہم فریضہ قرار دیا تھا۔ قرأۃ سبعہ متواتر کو بہ اہتمام تام محفوظ رکھا۔ حضرت عاصم کوفیؒ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ آپ حفاظت قرآن کے لیے اس حد تک کربستہ رہے کہ چالیس سال تک آپ کے لیے بستر تک نہیں بچھایا گیا۔ اور اس تمام عرصہ میں رات کو استراحت کے لیے زمین سے پیٹھ نہیں لگائی۔ تیس ۳۰ سال تک روزانہ قرآن مجید کا پورا ختم کرتے رہے۔

دم وصال آپ کی ہمشیرہ رونے لگیں تو فرمایا غم نہ کرو تیرے بھائی یعنی خود میں نے اس مکان کے اس گوشہ میں دو چار نہیں اٹھارہ ہزار ختم قران مجید کیئے۔ مطلب یہ تھا کہ سفر اگر چہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طویل ہو چلی ہے مگر جب اتنا سازوسامان ساتھ لیے جارہا ہوں تو پھر رونے کی کیا بات ہے یہی حال دیگر قرأعظام اور ان کے ارشد تلامذہ کا رہا۔

نہ صرف الفاظ بلکہ اداء تک کو محفوظ رکھنے کی سعی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی تھی صاحب اتقان نے ذیل کی روایت کو ذکر کر کے فرمایا ہے "ورجالہ ثقات" سند اس کی صحیح اور مضبوط ہے۔

روایت یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے سامنے کسی نے آیت انما الصدقات للفقراء کی تلاوت کی۔ اور اس طرح کہ لفظ فقرآء کو مد کے ساتھ نہیں پڑھا تو آپ نے سختی سے تنبیہ کی اور فرمایاھکذا اقرا ینھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے ایسا نہیں پڑھایا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ پھر حضور ﷺ نے کس طرح پڑھایا تو آپ نے الفقر آء پر مد کو خوب ظاھر کر کے فرمایا حضور ﷺ نے اس طرح پڑھایا تھا۔

یہ تو دور سعادت کے صرف چند واقعات تھے جو کہ بطور نمونہ عرض کر دیئے گئے۔ آخری دم تک مسلمان اس نعمت سے محروم نہیں رہا۔ حضرت مولانا زکریاؒ شیخ الحدیث سہارنپور اپنے والد ماجدؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب ان کا دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ پارہ قرآن مجید یاد تھا۔ (حکایات صحابہ)

شیخ التبلیغ حضرت مولانا الیاسؒ کی والدہ ماجدہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ گھر کے کام کاج اور دیگر اور اد وظائف کے ساتھ ساتھ ماہ رمضان المبارک میں چالیس ۴۰ ختم قرآن کے کیا کرتی تھیں۔ (ملفوظات)

خود ہمارے ہاں ایک بزرگ جناب کرم شاہ صاحب مرحوم کے متعلق خاندانی روایات کے مطابق مشہور ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے ایک لاکھ ختم کیے تھے۔ کثرت تلاوت سے یہاں تک زبان جاری ہو گئی تھی کہ قضاء حاجت کے وقت زبان کو پکڑنا پڑتا تھا۔ تاکہ اس حالت میں زبانی تلاوت سے بے ادبی نہ ہو۔ موصوف مرحوم کی قبر شہر کلاچی کے ایک مشہور قبرستان میں واقع ہے جو قبرستان حافظ محمد کرم شاہ کے ساتھ مشہور ہے۔ (مرسل مولانا احتشام الحق)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاء قرآن کی حیات جاوداں

از قاضی عبدالکریم کلاچی والے

هنوز آں ابر رحمت. درفشاں است
خم و خمخانہ با مہر و نشان است

ماأشبہ الیوم بالبارحۃ

ماہ مبارک کی آمد آمد ہے۔ بلا شبہ عاشقان قرآن کریم کے ارواح طیبہ پھڑ پھڑا (پر تول) رہی ہوں گی کہ پھر بہار آئی چمن میں زخم دل کھلنے لگے ایک کے ستر گونہ لیتے رہیں گے اور اگر تقدیر آڑے آئی اور وقت موعود پہلے پہنچ گیا تو بھی انما لا مری مانوی نقد وقت ہے، عزم بالجزم ہو تو سودا پھر بھی خسارے کا نہیں فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ نص صریح ہے اور دوسرا شاہد وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اصرح مافی الباب ہے بلکہ بعض اوقات تو نیۃ المؤمن خیر من عملہ کے مطابق اس کا نتیجہ خلاف توقع اور بھی نفع مند نکل آتا ہے۔ کہ ایک طرف عجب سے حفاظت رہتی ہے اور دوسری جانب حسرت و ارمان کا عوض اضعاف مضاعف مل جاتا ہے مشکوۃ شریف کی روایت ملاحظہ فرمایئے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کے ارادہ سے بروقت نکلا اور اتفاقی عارضہ کی وجہ سے جماعت نہ پاسکا تو اسے نہ صرف یہ کہ ایک نماز کے بجائے دس کے پچیس یا ستائیس ملیں گے بلکہ اس جماعت میں جتنے نمازی شریک تھے ان سب کے مجموعہ درجات کا ثواب مل جائے گا۔ مثلاً اس جماعت میں بیس آدمی شریک تھے تو اب آپ پچیس کو بیس میں ضرب دے دیں جو حاصل نکلے وہی شریک نہ ہو سکنے والے کے میزان حسنات میں تمام کر دیا جائے گا۔ فسبحان اللہ العظیم الکریم کریماں را از برائے کرم بہانہ کافیست کہ وہ بہا اور قیمت نہیں چاہتے اپنے کرم کی بلکہ بہانہ ہی کافی سمجھ لیا کرتے ہیں۔ جریدہ الاشرف نے رمضان نمبر کے لئے کچھ ایسے حضرات کی نشاندہی کی خواہش کی ہے جو رمضان المبارک میں کثرت تلاوت کے عادی بلکہ عاشق تھے۔ گذارش یہ ہے کہ اسلاف اور اکابرین میں تو ایسے حضرات معرف و مشہور ہی ہیں۔ خلف صالحین رحمۃ اللہ علیھم اجمعین میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ آسودہ جنت البقیع نے اپنی جوانی کے زمانہ مبارک کا حال جو خود اپنے قلم سے علۃ للاصاغر تحریر فرمایا ہے اس کو آپ بیتی میں ایک بے تکلف دوست یا ناصح مشفق کی اس مخلصانہ یا مشفقانہ تنقید کو بصد خوشی و مسرت عجیب انداز سے ظاہر فرمادیا کہ جب اس کو کوشش کے باوجود مجھ سے ملاقات کیلئے فارغ وقت نہ مل سکا تو دور ہی سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

بھائی زکریا میں تمہارا کوئی وقت نہیں لینا چاہتا مگر اتنا سن لو کہ بھائی ماہ رمضان ہمارے ہاں بھی آتا ہے مگر ایسا اخبار نہیں جیسے تمہارے ہاں بس اس ایک مثال سے ہی ہم سمجھنا چاہیں تو سمجھ سکتے ہیں کہ ہمارے اکابر کی رمضان المبارک میں قرآن خوانی کی مقدار کتنی ہو گی۔ اور پھر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر انصاف کریں کہ ہم اپنے اکابر پر ناز کرتے ہیں لیکن عملاً کیا ان کی گرد کو بھی پہنچ رہے ہیں۔ اور اگر نہیں تو پھر کیا پدرم سلطان بود کا نعرہ ہمیں کتنا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے قیامت کی گھڑی تو عرصہ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

ناامیدی حرام ہے صحت اعتقاد بڑی دولت ہے۔ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ بڑی امید افزا نص صریح ہے لیکن لمبی تان کر سو جانا محنت قربانی اور نفس امارہ کی مخالفت سے جان چرانا کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔ اور اھل اللہ سے نسبت رکھنے والوں کے لئے تو بڑی عار کی بات ہے بلکہ ان کو بدنام کرنے والی بات ہے واللہ الموفق۔

اگرچہ تمہید لمبی ہو گئی مگر ایک بات اور بھی عرض کرتا جاؤں اور وہ یہ کہ ہمارے ان ماضی قریب کے اکابرین نے اپنے ان اعمال شاقہ اور مجاہدات و ریاضات فاخرہ سے اپنے اسلاف کی عملاً تصدیق فرمادی جسکو مخالفین مبالغہ ہائے معتقدین پر حمل کرتے ہوئے انکار کر دیا کرتے ہیں۔ مثلاً سراج الامہ امام الائمۃ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس قسم کے روایات کہ آپ رمضان المبارک میں اکسٹھ ختم قرآن کریم کے کیا کرتے تھے۔ ایک دن کو، ایک رات کو اور ایک تراویح میں قراءۃ یا سماعاً۔ محسنین کے لئے حق تعالےٰ کی جانب سے طی زمان کی کرامت اور اعزاز تو ان کی سمجھ سے باہر ہے۔

تو ند یدی گہی سلیمان را
چہ شناسی زبان مرغاں را

جس نے کبھی سائیکل نہ دیکھی ہو وہ ہوائی جہاز کی تیز رفتاری پر کیونکہ یقین کر سکتا ہے؟ اس لئے آسان طریقہ "لانسلم" انکار کا اختیار کر کے بہت سے برکات سے محروم رہ جاتے ہیں اللھم فلا تجعلنا منھم --- بہر حال اس دور کے اھل اللہ کی عملی کارگذاریاں دیکھ کر تو ان کو ان کے اسلاف کے کارناموں سے انکار نہیں کرنا چاہئے واللہ ہو الھادی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تازہ واقعات:

اب مضمون کے عنوان "ھنوز آں ابر رحمت" سے متعلق چند واقعات حاضرہ کی نشاندہی کرتا ہوں کیونکہ گذشتہ اور ماضی بعید کے واقعات سن کر نفس امارہ ایک ہی جملہ سے ہمیں خاموش کر دیتا ہے کہ اجی وہ دوسرا دور تھا اس زمانہ کے حالات اور تھے اور وہ برکات اب کہاں مل سکتے ہیں یہ عذر لنگ سن کر ہم بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور تائید میں سر جھکا کر فارغ ہو جاتے ہیں مگر یہ غلط ہے خدا وہی ہے اس کی رحمتیں وہی ہیں قرآن کریم وہی ہے اس کی آیات قطعی اور یقینی محفوظ ہیں اور یہ ہمارا جزو ایمان ہے تو اس کی برکات بھی ختم نہیں ہوئیں اور دینے والا پکار پکار کہتا ہے... دامن دراز موجادامن فراز ہو جا

کفن کے نیچے تلاوت کی آواز:

پہلا واقعہ راقم آثم کے بھتیجے الغریق شہیدؒ کے ماتحت شہید حافظ عبد الحمید رفع اللہ درجاتہ اپنے ماموں جان مولانا قاضی امیر گل صاحب فاضل دیوبند مہتمم فیض المدارس دبن کے گھر سے واپسی پر ایک پہاڑی رود لونی سے گذرنے کے لئے پانی میں داخل ہوئے پانی غالب آیا اور آپ کو بہا کر لے گیا جمعہ کا دن تھا دہری شہادت نصیب ہوئی والدین کے فرمانبردار تھے اپنے دینی مدرسہ نجم المدارس کلاچی کے ابتدائی درجات کے طالب علم تھے تلاوت کلام پاک کے عادی تھے عام طلباء ان کے نوجوان ساتھی نماز جمعہ کے بعد تفریحی مجالس میں مشغول رہتے مگر آپ گھر بیٹھ کر تلاوت کلام پاک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہتے۔ شام کو رود کے کسی کنارے لاش الحمد للہ مل گئی۔ دوسرے دن تدفین ہوئی تھی قبیل صبح جبکہ حسب نصوص صریحہ صحیحہ رحمتوں کی بارش برسنے لگتی ہے ان کے والدین اور دو دوسرے صالح رشتہ داروں مولوی عبد الرزاق صاحب مرحوم اور مولوی حافظ عبد المنان صاحب مرحوم نے کفن کے نیچے سے کچھ آواز سنی کان لگایا تو معلوم ہوا تلاوت ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے کپڑا ہٹایا گیا تو منہ مبارک کے دونوں لبوں کے درمیان کچھ جھاگ سی محسوس ہو رہی تھی مگر آواز بند ہو گئی موت کے بعد مردہ کا بولنا اور تلاوت کرنا اور کسی زندہ کا اس کو سن لینا ہم لوگ جو زمانہ سعادت سے دور تر ہوتے جاتے ہیں ہمارے لئے مستبعد معلوم ہو گا مگر سنئے شاہد عدل کی خبر ہے۔

ماھنامہ المفتی دیوبند بابت ۶۰ ہجری میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ حضرت ربعی بن حراشؒ تابعی کا قصہ سناتے ہیں اور صفوۃ الصفوہ لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے ص ۱۵ ج ۳ کے حوالہ سے کہ ان کے بھائی فوت ہوئے آپ ان کے سرانے بیٹھ کر آنسو بہانے لگے تو مرحوم بھائی نے دفعتاً کفن سے ہاتھ نکالا اور چادر چہرہ مبارک سے ہٹادی اور کہا السلام علیکم میں نے کہا بھائی موت کے بعد یہ زندگی کیسی یعنی قیام قیامت سے پہلے فرمایا ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ مِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ نص قرانی ہے مگر اس میں عادت اللہ کو بیان فرمایا گیا ہے اور یہ میرا واقعہ یہ اللہ کی قدرت ہے جس کا اظہار مجھ سے پہلے بھی ہو چکا ہے سیدنا حضرت عزیرؑ نبی اللہ علے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ خود قرآن کریم نے ہی بیان فرمادیا ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم جد الانبیاء علی نبینا علیهم الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر کلام الٰہی نے بتلایا کہ ان کے سوال کیف تحی الموتی کے جواب میں ہم نے اس کو چار پرندے ذبح کرنے کا حکم دیا انہوں نے ان کو ذبح کیا پھر تفصیلاً وہ پرندے زندہ ہو کر ان کے پاس آگئے جس پر حضرت خلیل اللہ علے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ ہاں میرا رب ہر شئے پر قادر ہے تو یہ یوم یبعثون سے پہلے زندہ کر دینا ان کے قدرت کا کرشمہ ہے:

ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی نے یہ بھی حضرت ربعیؒ کو بتایا کہ میں نے اپنے رب کو بہت مہربان پایا اور یہ بھی بتایا کہ موت اور مابعد الموت کا معاملہ ایسا سخت نہیں جتنا کہ ہم گھبرا رہے ہیں ہاں یہ بھی تنبیہ کی کہ خبردار مغرور ہو کر عمل میں سستی نہ کرنے لگ جاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعہ دوم

عزیز مذکور کے والد ماجد اپنے بھائی قاضی حافظ عبد الرشید صاحب مرحوم فاضل خیر المدارس ملتان حضرت خیر الاساتذہ مولانا خیر محمد صاحبؒ کے چہیتے شاگرد بھی بہت ہی کثیر التلاوۃ تھے۔ مختصر سی دکان بنائی ہوئی تھی حمائل شریف ہمہ وقت جیب میں رہتی تھی جب بھی اور کچھ بھی فرصت پاتے تلاوت شروع کر دیتے زبان میں کچھ لکنت تھی محراب نہیں سنایا کرتے مگر بالالتزام بعد از تراویح وہی منزل نوافل میں پڑھ لیا کرتے میں کہا کرتا تھا ہمارا محراب سنانا معلوم نہیں کس نیت سے ہوتا ہے۔ فان الشيطان يجرى من الانسان مجرى الدم مگر ان کا سنانا تو محض اللہ خالص رضاء خالق کون و مکان اور اداء حق رمضان کیلئے ہے واللہ العظیم سالہا سال تک دکان کا شغل رہا مگر کبھی بھی نماز باجماعت ان سے نہیں چھوٹی بعد از وصال ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ایک چمکنے والا زرین تاج زیب سر ہے۔

واقعہ سوم

صوفی خدا بخش نامی صاحب ایک مسکین پابند صوم و صلوٰۃ متشرع مسلمان ۱۹۴۶ء میں شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہ کلاچی تشریف لائے تھے موصوف حضرت سے بیعت ہوئے حضرت کے وصال کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کی طرف رجوع کیا مختصر دکان رکھی ہوئی تھی عموماً ہمیشہ بالخصوص ماہ رمضان المبارک میں روزانہ دس پارہ قرآن مجید پڑھنے کا معمول تھا آخری ایام میں شمائل ترمذی کا ترجمہ وخصائل نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام احقر سے پڑھنا شروع کیا تھا سبق لینے احقر کے پاس آئے ظہر کی نماز مسجد میں پڑھی وہیں بخار چڑھا گھر جاتے ہوئے راستہ میں ضعف سے گر پڑے کچھ چوٹ بھی آئی دو چار دن بیمار رہے غالباً جمعہ کے دن گھر پر صبح کی نماز اور شاید تہجد کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نوافل بھی پڑھے بعد از نماز صبح حسب معمول وظیفہ پڑھا اشراق پڑھ کر بچوں سے کہا مجھے باہر دھوپ میں لیجاؤ سردی کا موسم تھا دونوں بازوؤں سے پکڑ کر باہر لائے چارپائی پر لٹایا ہی تھا کہ نزع کی حالت شروع ہوگئی اور کچھ دیر بعد ہی روح پرواز کر گئی۔

واقعہ چہارم

کوئٹہ بلوچستان میں حاجی عبدالواحد صاحب مہاجر ہندی کی زیارت ہوئی معلوم ہوا کہ پہلے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے حضرت کے وصال پر حضرت تھانوی رحمۃ علیہ کی طرف رجوع کیا مجھے بتلایا گیا کہ ایک عرصہ سے ان کا معمول روزانہ ایک ختم قرآن مجید کا ہے زیارت کا شوق ہوا حضرت مولانا عرض محمد صاحب مرحوم مہتمم مطلع العلوم براری روڈ کوئٹہ کی معیت میں انکی زیارت کیلئے گئے پوچھا گیا حضرت ماہ مبارک میں کتنے ختم کئے، رو کر فرمایا ایک دن مہمان آگئے تھے ایک ختم کی کمی رہ گئی ۲۸ ہوئے یہ سن کر حسنات الابرار سیات المقربین کے معنی میں آگئے۔

واقعہ پنجم

اپنے علاقہ میں چودھوان کا شہر یہاں سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں کے ایک حافظ صاحب امام بخش نامی مرحوم چند سال مدینہ منورہ میں رہے تہجد کے بعد صفہ میں بیٹھ کر اشراق کے بعد تک روزانہ ایک ختم قرآن مجید کا اپنا معمول رکھ لیا تھا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

واقعہ ششم

لونی کی بستی اپنے شہر کلاچی سے تقریباً سات میل دور واقع ہے اپنی خالہ صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ کو اللہ نے طویل عمر عطا فرمائی تھی پوری بستی کے مرد وزن نے انہیں سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا ان کے گھرانے میں ان کی شادی ہو چکی تھی مصائب بھی بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جھیلے اور انتہائی صبر سے وصال کے بعد ان کے بچے اور پوتے ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہے تھے ان کے ایک پوتے نور الحق شاہ صاحب نے بتلایا کہ میرا بھائی مطیع الحق شاہ مراہق قریب بلوغ بچہ تھا اس کا کہنا ہے کہ میں جلدی جلدی پڑھ رہا تھا تو ایک نہیں تین بار مجھے دادای صاحبہ نے کہا آرام سے پڑھو اور ٹھیک ٹھیک پڑھو۔ ہمارے دور کے نوجوانوں کو غالباً اس قسم کے واقعات سے تعجب ہو گا انفاس العارفین اس وقت سامنے نہیں ورنہ بحوالہ صفحہ وہ واقعہ عرض کرتا جسے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذمہ داری سے لکھا ہے بالکل ایسا ہی واقعہ ہے کہ قبر والے نے تلاوت کرنے والے کو تنبیہ کی کہ آرام سے پڑھو اور صحیح پڑھنے کا خیال رکھو سبحان اللہ -------

واقعہ ہفتم

کلاچی کے مشرقی جانب ایک قبرستان حافظ کرم شاہؒ کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں وہ اتنا کثیر التلاوت تھا کہ قیاماً قعوداً ہر وقت زبان چلتی رہتی تھی حتیٰ کہ بیت الخلاء میں کہتے ہین زبان کو پکڑ لیتا تھا۔ واللہ اعلم۔

واقعہ ہشتم

عجیب بات ہے چودھوان ہی کے ایک حافظ صاحب تھے نام عبد الرحمن تھا ہم لوگوں کے بچپن کا اور طالب علمی کا زمانہ تھا بہر حال ۱۹۱۹ء کے بعد کا زمانہ ہے وہ شبینہ پڑھا کرتا تھا ایک ایک رکعت میں بیس بائیس پارے بے تکلف پڑھ لیتا تھا اس کی عجیب خاصیتیں تھیں (۱) بہت صاف پڑھتے تھے۔ (۲) لقمہ دینے والوں کو کبھی غصہ نہیں کیا کرتے تھے (۳) اس علاقہ میں بہت زیادہ مچھر تھے مگر کسی نے ان کو دوران نماز ہاتھ ہلاتے نہیں دیکھا گویا بالکل بیخود اور مستی کی حالت میں کھڑے ہیں (۵) غلطی عموماً نہیں کرتا تھا اور زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ اس کی عام زندگی بالکل آزاد اور اوباشوں کی سی تھی واللہ بصیر بالعباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآن کے آداب

محمد یوسف اصلاحی

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت ذوق و شوق کے ساتھ دل لگا کر کیجئے اور یہ یقین رکھئے کہ قرآن مجید سے شغف خدا سے شغف ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا "میری امت کے لئے سب سے بہتر عبادت قرآن کی تلاوت ہے"

۲۔ اکثر و بیشتر وقت تلاوت میں مشغول رہئے اور کبھی تلاوت سے نہ اکتایئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا خدا کا ارشاد ہے "جو بندہ قرآن کی تلاوت میں اس قدر مشغول ہو کہ وہ مجھ سے دعا مانگنے کا موقع نہ پا سکے تو میں اس کو بغیر مانگے ہی مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ (ترمذی) اور نبی ﷺ نے فرمایا "بندہ تلاوتِ قران ہی کے ذریعہ خدا کا سب سے زیادہ قرب حاصل کرتا ہے۔ (ترمذی) اور آپ ﷺ نے تلاوتِ قران کی ترغیب دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا "جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ روزانہ اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی زنبیل کہ اس کی خوشبو چار سو مہک رہی ہے اور جس شخص نے قرآن پڑھا لیکن وہ اس کی تلاوت نہیں کرتا تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی بوتل کہ اس کو ڈاٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔" (ترمذی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ قرآن پاک کی تلاوت محض طلب ہدایت کے لئے کیجئے۔ لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے، اپنی خوش الحانی کا سکہ جمانے اور اپنی دینداری کی دھاک بٹھانے سے سختی کے ساتھ پرہیز کیجئے یہ انتہائی گھٹیا مقاصد ہیں اور ان اغراض سے قرآن کی تلاوت کرنے والا قرآن کی ہدایت سے محروم رہتا ہے۔

۴۔ تلاوت سے پہلے طہارت اور نظافت کا پورا اہتمام کیجئے۔ بغیر وضو قرآن مجید چھونے سے پرہیز کیجئے، اور پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر تلاوت کیجئے۔

۵۔ تلاوت کے وقت قبلہ رخ دو زانو ہو کر بیٹھیں اور گردن جھکا کر انتہائی توجہ، یکسوئی، دل کی آمادگی اور سلیقے سے تلاوت کیجئے۔ خدا کا ارشاد ہے۔

كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ.

"کتاب جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی برکت والی ہے۔ تاکہ وہ اس میں غور و فکر کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔"

۶۔ تجوید اور ترتیل کا بھی جہاں تک ہو سکے لحاظ رکھئے۔ حروف ٹھیک ٹھیک ادا کیجئے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ 'اپنی آواز اور اپنے لہجے سے قرآن کو آراستہ کرو" (ابو داؤد)

نبی ﷺ ایک ایک حرف واضح کر کے اور ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھا کرتے تھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے روز کہا جائے گا جس ٹھیراؤ اور خوش الحانی کے ساتھ تم دنیا میں بنا سنوار کر قرآن پڑھا کرتے تھے اسی طرح قرآن پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ۔ تمہارا ٹھکانا تمہاری تلاوت کی آخری آیت کے قریب ہے" (ترمذی)

۷۔ نہ زیادہ زور سے پڑھئے اور نہ بالکل ہی آہستہ بلکہ درمیانی آواز میں پڑھئے۔ خدا کی ہدایت ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا

اور اپنی نماز میں نہ تو زیادہ زور سے پڑھئے اور نہ بالکل ہی دھیرے دھیرے بلکہ دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کیجئے۔

۸۔ یوں تو جب بھی موقع ملے تلاوت کیجئے لیکن سحر کے وقت تہجد کی نماز میں بھی قرآن پڑھنے کی کوشش کیجئے۔ یہ تلاوتِ قرآن کی فضیلت کا سب سے اونچا درجہ ہے اور مومن کی یہ تمنا ہونی چاہئے کہ وہ تلاوت کا اونچے سے اونچا مرتبہ حاصل کرے۔

۹۔ تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم کرنے کی کوشش نہ کیجئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے تین دن سے کم میں قرآن پاک پڑھا اس نے قطعاً قرآن کو نہیں سمجھا۔

۱۰۔ قرآن کی عظمت وو قعت کا احساس رکھیئے اور جس طرح ظاہری طہارت اور پاکی کا لحاظ کیا ہے اسی طرح دل کو بھی گندے خیالات، برے جذبات اور ناپاک مقاصد سے پاک کیجئے۔ جو دل گندے اور نجس خیالات اور جذبات سے آلودہ ہے اس میں نہ قرآن پاک کی عظمت وو قعت بیٹھ سکتی ہے اور نہ وہ قرآن کے معارف وحقائق ہی کو سمجھ سکتا ہے۔ حضرت عکرمہؓ جب قرآن شریف کھولتے تو اکثر بے ہوش ہو جاتے اور فرماتے یہ میرے جلال وعظمت والے پروردگار کا کلام ہے۔

۱۱۔ یہ سمجھ کر تلاوت کیجئے کہ روئے زمین پر انسان کو اگر ہدایت مل سکتی ہے تو صرف اسی کتاب سے، اور اسی تصور کے ساتھ اس میں تفکر اور تدبر کیجئے اور اس کے حقائق اور حکمتوں کے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ فر فر تلاوت نہ کیجئے بلکہ سمجھ سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالئے، اور اس میں غور وفکر کرنے کی کوشش کیجئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ القارعہ اور القدر جیسی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو سوچ سمجھ کر پڑھنا اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ البقرہ اور آل عمران جیسی بڑی بڑی سورتیں فر فر پڑھ جاؤں اور کچھ نہ سمجھوں۔ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ساری رات ایک ہی آیت کو دہراتے رہے۔

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے خدا اگر توان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر توان کو بخش دے تو تو انتہائی زبردست حکمت والا ہے۔

۱۲۔ اس عزم کے ساتھ تلاوت کیجئے کہ مجھے اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بدلنا ہے اور اس کی ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی بنانا ہے اور پھر جو ہدایات ملیں اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے اور کوتاہیوں سے زندگی کو پاک کرنے کی مسلسل کوشش کیجئے۔ قرآن آئینے کی طرح آپ کا ہر ہر داغ اور ہر ہر دھبہ آپ کے سامنے نمایاں کر کے پیش کر دے گا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ ان داغ دھبوں سے اپنی زندگی کو پاک کریں۔

۱۳۔ تلاوت کے دوران قرآن کی آیات سے اثر لینے کی بھی کوشش کیجئے۔ جب رحمت، مغفرت، اور جنت کی لازوال نعمتوں کے تذکرے پڑھیں تو خوشی اور مسرت سے جھوم اٹھیے اور جب خدا کے غیظ و غضب اور عذاب جہنم کی ہولناکیوں کا تذکرہ پڑھیں تو بدن کانپنے لگے۔ آنکھیں بے اختیار بہہ پڑیں اور دل توبہ اور ندامت کی کیفیت سے رونے لگے۔ جب مومنین صالحین کی کامرانیوں کا حال پڑھیں تو چہرہ دمکنے لگے اور جب قوموں کی تباہی کا حال پڑھیں تو غم سے نڈھال نظر آئیں۔ وعید اور ڈراوے کی آیات پڑھ کر کانپ اٹھیں اور بشارت کی آیات پڑھ کر روح شکر کے جذبات سے سرشار ہو جائے۔

۱۴۔ تلاوت کے بعد دعا فرمایئے حضرت عمرؓ کی ایک دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اللهم ارزقنی التفکر والتدبر بما یتلوه لسانی من کتابك والفهم له والمعرفة بمعانیه والنظر فی عجآئبه والعمل بذالك ما بقیت ، انك علی کل شئی قدیر.

خدایا! میری زبان تیری کتاب میں سے جو کچھ تلاوت کرے، مجھے توفیق دے کہ میں اس میں غور و فکر کروں، خدایا، مجھے اس کی سمجھ دے مجھے اس کے مفہوم و معانی کی معرفت بخش اور اس کے عجائبات کو پانے کی نظر عطا کر اور جب تک زندہ رہوں مجھے توفیق دے کہ میں اس پر عمل کرتا رہوں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (ماخوذ از آداب زندگی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب

ڈاکٹر مسعود سعید فاضل مدینہ یونیورسٹی

قرآن کریم کے متعدد حقوق میں سے ایک بڑا اور اہم حق اس کی تلاوت ہے، جس کی طرف آیت امتنان میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ. (آل عمران)

یقیناً اللہ نے مؤمنین پر احسان کیا کہ انکی طرف انہی میں کا ایک رسول بھیجا جو انہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ یہ لوگ پہلے صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

اس آیت کریمہ میں حضور اکرم ﷺ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ "تلاوت آیات" کو بتلایا گیا ہے، یعنی وہ قرآن مجید کی آیتیں پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سناتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ "تلاوت" ایک اہم عبادت اور ایک اہم سنت نبوی علیہ الصلاۃ والسلام ہے جسکی طرف پوری امت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ کا عظیم احسان دیکھیں کہ اس عبادت پر اللہ تعالی نے اجر کو فہم کے ساتھ مشروط نہیں رکھا بلکہ چاہے سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے اجر کا مستحق ہوگا۔ اور یہ بات مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہو سکتی ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کریم کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اسکا مطلب یہ نہیں کہ (الم) ایک حرف ہے بلکہ "الف" ایک حرف اور "لام" دوسرا حرف اور "میم" تیسرا حرف ہے یوں (الم) پر تیس نیکیاں ملینگی، اور (الم) کی مثال سے یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ اجر کے لیے فہم شرط نہیں بغیر سمجھے بھی تلاوت پر اُجر ملیگا۔ کیونکہ حروف مقطعات کے بارے میں راجح قول یہ ہے کہ "اللہ أعلم بمرادہ" یعنی اللہ ہی انکی مراد جانتے ہیں۔

بہر حال تلاوت ایک عظیم الشان عبادت ہے اور ہر عبادت کچھ نہ کچھ آداب کا تقاضا کرتی ہے جسکی رعایت ضروری ہوتی ہے تاکہ عبادت حسن وخوبی ادا ہو سکے اور اس سے کماحقہ مستفید ہوا جاسکے اور وہ صرف ظاہری عبادت نہ رہے۔

اس کا خیال کرتے ہوئے ذیل میں کچھ آداب اور تلاوت کے طور طریقے ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ تلاوت کو ممتاز اور کامل و مکمل بنایا جاسکے اور عند اللہ اجر وثواب حاصل کیا جاسکے۔

ا۔ ہر عبادت کی قبولیت کے لیے بنیادی شرط اخلاص ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ہر عبادت خالصۃً صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو اور اسی کی رضاء وخوشنودی کے لیے ہو کیونکہ اسکے بغیر کوئی بھی عبادت نہ عبادت ہے اور نہ ہی اسپر کوئی اجر وثواب ملے گا۔ ایسی عبادت بدون اخلاص کے سوائے تعب ومشقت کے اور کچھ نہیں۔

اسی شرط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا۔

(وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ) الآیۃ البینۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالی نے اپنی عبادت میں اخلاص اور صرف اپنی رضاء کے حصول کو پیش نظر رکھنے کو کہا ہے۔

اسی کو بخاری شریف کی مشہور حدیث میں مثال دیکر یوں سمجھایا گیا ہے، فرمایا۔

"انما الاعمال بالنیات وانما لکل امری مانوی، فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ، ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبیھا أوامرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ماھاجرالیہ"

تمام اعمال پر ثواب واجر کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول ﷺ کی رضاء وخوشنودی کے لیے ہے تو وہ عنداللہ مقبول ہے اور جسکی ہجرت کا مقصد دنیا کمانا یا کسی عورت سے شادی کرنا ہے تو پھر اسکی ہجرت اسی مقصد کے لیے ہے اللہ اور رسول ﷺ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۔ تلاوت کے مستحبات میں سے یہ بھی ہے کہ انسان باوضوء تلاوت کرے اگر چہ محدث یعنی بغیر وضوء والے کے لیے بھی تلاوت جائز ہے لیکن بہتر اور کلام اللہ کے احترام وادب کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان باوضوء تلاوت کرے، کیونکہ تلاوت کرنے والا در حقیقت اللہ کا ہمنشین ہوتا ہے، لہذا اس مقام کا تقاضا یہ ہے کہ باوضوء کرے۔ جیسے حضور ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میری مجلس میں کوئی بغیر وضوء نہ بیٹھے، تو نبی ﷺ کی مجلس میں اگر بغیر وضوء بیٹھنے کی اجازت نہیں تو پھر خالق کائنات کی ہمنشینی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

بہر حال یہ استحبابی درجے کی بات ہے جواز وعدم جواز کی نہیں۔

۳۔ تلاوت کے لیے کلام اللہ کی عظمت وجلال کا خیال کرتے ہوئے پاکیزہ اور صرف ستھری جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔

۴۔ ہر عبادت کی طرح تلاوت کے وقت بھی خشوع وخضوع اختیار کر کے باوقار انداز اپنانا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔ منہ وغیرہ بھی صاف کر لیا کرے، اسکے لیے مسواک کر لے یا منجن وغیرہ استعمال کر لے تاکہ صاف ستھرے منہ سے تلاوت ہو۔

٦۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ یعنی "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لیا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) النحل

جمہور کی رائے یہی ہے اگرچہ بعض قراء وجوب کے قائل ہیں۔

۷۔ دوران تلاوت ترتیل و تجوید کا پورا خیال کرے یعنی ہر لفظ کو اسکے اپنے مخرج سے ادا کرنے کی کوشش کرے، اسی طرح ہر حرف کی صفات لازمہ وعارضہ یعنی تفخیم وترقیق، مدواد غام وغیرہ کی پوری پوری رعایت کرے۔

سورۂ مزمل کی آیت کریمہ (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا)

میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ترتیل و تجوید کے ساتھ تلاوت کرو۔

حدیث میں بھی اسکی طرف راہنمائی ملتی ہے، امام بخاری نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ جب ان سے حضور ﷺ کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اسمیں مد ہوتی تھی پھر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھا اور "اللہ" اور "الرحمٰن" اور "الرحیم" کو کھینچ کر پڑھا۔

انہی نصوص سے علماء نے فن تجوید کو اَخذ کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکی رعایت دوران تلاوت ضروری ہے۔

اپنے وقت کے مشہور عالم اور شیخ القراء علامہ ابن الجزری فرماتے ہیں۔

والاخذ بالتجوید حتم لازم به. من لم یجود القرآن آثم

یعنی تجوید کی رعایت ہر ایک پر ضروری ہے جس نے تجوید کی رعایت نہیں کی وہ گنہگار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔ دوران تلاوت معانی پر بھی غور و فکر کرے کیونکہ نزول قرآن کا یہی مقصد ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے اور پھر اس پر عمل کیا جائے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

(كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا آيَاتِهِ) ص ۲۹

ہم نے یہ کتاب آپ پر اس لئے نازل کی کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں۔

متعدد احادیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ حضور ﷺ دوران تلاوت مختلف قسم کی عذاب و رحمت والی آیتوں پر ٹھہر کر عذاب سے پناہ مانگتے اور رحمت کا سوال کرتے۔

۹۔ تلاوت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ آیات وعد و عید کے آثار پڑھنے والے پر ظاہر ہوں، مثلاً پڑھنے والے کے چہرے پر حزن و غم کے آثار ظاہر ہوں، یا رونے کی کیفیت کا ظہور ہو، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا۔ (وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا)۔ الاسراء / ۱۰۹

یعنی جب اہل ایمان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر کر روتے اور عاجزی ظاہر کرتے ہیں۔

حضور ﷺ سے بھی دوران تلاوت بکاء ثابت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قال ؛ قال لی رسول اللہ ﷺ اقراء علی القرآن ،قلت؛ یا رسول اللہ ؛ اقراء علیک وعلیک انزل؟ قال نعم! انی احب ان اسمعہ عن غیری فقراء ت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الآیۃ.

(فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) النساء / ۴۱

قال حسبک الآن فالتفت فاذا عیناہ تذرفان۔ (البخاری)

ترجمہ ؛ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور ﷺ نے قرآن پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی فرمائش کی تو میں نے تعجباً کہا کہ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں، جبکہ قرآن آپ پر اترا ہے؟ فرمایا ہاں سناؤ کیونکہ میں دوسروں سے سننا پسند کرتا ہوں، جب آپ ﷺ نے یہ فرمایا تو میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی۔ اور جب میں اس آیت پر (فکیف اذا جئنا) الخ پر پہنچا جس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد ﷺ اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی جب ہر امت کے گواہوں پر آپ کو بطور گواہ بنا کر پیش کیا جائے گا؟ تو حضور ﷺ نے کہا کہ بس کرو، تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

اس عظیم الشان اکرام واحترام پر آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

۱۰۔ دوران تلاوت اپنی آواز کو حتی الامکان خوبصورت بنانے کی کوشش کرے، ابن حبان کی روایت ہے زینوا القرآن باصواتکم۔ یعنی اپنی آواز سے قرآن کو مزین کرو، مطلب یہ کہ اپنی آواز اچھی بنا کر تلاوت کرو، تاکہ سننے والوں کو بھلا لگے، کیونکہ قرآن تو خود ہی مزین ہے انسان اپنی آواز سے کیا مزین کریگا؟

۱۱۔ تلاوت جہری ہو یعنی زور سے یا سری یعنی آہستہ آہستہ مرجح صحیح قول یہ ہے کہ اس سلسلے میں حالات وواقعات کی رعایت بہت ضروری ہے۔ اگر لوگ سننے کے خواہشمند ہوں اور ریاء کا بھی خطرہ نہ ہو تو پھر زور سے پڑھے۔

اور اگر ریاء کا خطرہ ہو یا کسی کے ایذاء کا خوف ہو یا قریب میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو پھر آہستہ پڑھے۔

۱۲۔ تلاوت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان اس میں غور وفکر کرے، اگر یہ بات مصحف دیکھے بغیر تلاوت سے حاصل ہو سکتی ہے تو پھر بغیر دیکھے تلاوت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر یہ بات حاصل نہ ہو تو پھر دیکھ کر تلاوت کرے تاکہ دوہرا اجر حاصل کر سکے ایک تلاوت پر اور ایک مصحف دیکھنے پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ دوران تلاوت وقوف اور علامات وقوف کی رعایت بھی بہت ضروری ہے کیونکہ صحیح وقف ہی صحیح مطلب تک پہنچا سکتا ہے، اور اگر ان کی رعایت نہ کیجائے تو پھر مفہوم ومطلب میں زبر دست گڑبڑ پیدا ہو گی۔ اور بعض مرتبہ تو یہ غلط مطلب اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ عمداً ہو تو اس کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جیسے آیت کریمہ (فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ)۔ البقرۃ / میں اگر کوئی واللہ پر وقف کرے تو مفہوم کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا، اور اگر یہ قصداً ہو تو پھر اس کے کفر میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو میرا مضمون قرآن کریم میں وقف وابتداء از ڈاکٹر مسعود سید (قرآن نمبر جلد نمبر ۱)

اس طرح ائمہ وخطباء حضرات سے یہی اپیل ہے کہ وہ خدارا اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دیں اور وقف قبیح یا ابتداء قبیح سے بچیں۔

اس سلسلے میں میں چند بڑی بڑی قباحتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

مثلاً عام طور پر خطیب حضرات دوران خطبہ سورہ نحل کی آیت (اِنَّ اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤئِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ). کی تلاوت کرتے وقت (والاحسان) پر وقف کر کے، (وایتاء ذی القربی) سے شروع کرتے ہیں، جس کی وجہ سے مامورات کو منہیات میں شامل کر دیتے ہیں۔

اور پھر (والبغی) سے شروع کر کے آیت ختم کرتے ہیں گویا اللہ تعالی ظلم وبغی کی نصیحت کرتے ہیں کہ کرو۔ اور یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اور یہ صرف وقف وابتداء کی عدم رعایت کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔ یہاں کوئی شخص نیت کا عذر پیش نہیں کر سکتا کیونکہ تلاوت کا تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلام سے یعنی اعمال ظاہرہ سے ہوتا ہے نہ کہ باطنی امور اور اعمال قلبیہ سے کہ نیت پر دارومدار ہو، بلکہ اس میں ظاہر کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔

اسی طرح ایک اور مشہورومعروف ابتداء قبیح میں ائمہ کرام مبتلا ہیں۔ جس میں زیادہ دخل ہماری طباعتی اسٹر کچر کا بھی ہے۔ جنہوں نے بے سمجھے بوجھے جگہ بے جگہ ع یعنی رکوع کی علامتیں لگادی ہیں، جس کی وجہ سے پڑھنے والا دھوکے میں پڑ جاتا ہے اور وہاں وقف کرتا ہے اور اس کے بعد سے ابتداء کرتا ہے، چاہے معنی مکمل ہو یا نہ ہو۔

اس سلسلے میں سورہ واقعہ میں (لاصحب اليمين) پر یمین کی علامت اور (ثلة من الاولين) سے نئے رکوع کی ابتداء اسی طرح (فلا صدق ولاصلى) سے نئے رکوع کی ابتداء سورہ قیامہ میں میرے دعوی کی شاہد عدل ہیں۔

دونوں مثالوں میں ابتداء رکوع کا تعلق ماقبل سے ہے لیکن اس کے باوجود وہاں رکوع کی علامت لگادی گئی ہے جس کی وجہ سے اچھے پڑھے لوگ بھی غلط ابتداء میں مبتلا ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خرابیاں موجودہ طباعتی کمپنیوں کی پیدا کردہ ہیں، تفصیلات کیلئے ملاحظہ ہو۔ میرا مضمون (قرآن کریم میں وقف وابتداء)

خلاصہ یہ ہے کہ ان رموزوعلامات کی تصحیح کی جہاں اشد ضرورت ہے وہاں اہل علم ائمہ وخطباء حضرات سے بھی گزارش ہے کہ اپنے علم کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے قبیح وقف وابتداء سے بچیں۔

اسی طرح طباعتی کمپنیوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ ماہرین فن کی خدمات حاصل کر کے شاندار مصحف پیش کریں۔ اور لوگوں کو غلطیوں سے بچانے میں تعاون کریں۔

فهل من مجيب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تعظیم اور تلاوت کے آداب

مولانا حبیب الرحمن خیر آبادی اعظمی

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب کسی بڑے کا مکتوب ہمارے پاس آتا ہے تو ہم ادب واحترام کے ساتھ بھیجنے والے کی بڑائی کا پورا خیال کرتے ہوئے اسے پڑھتے ہیں اور اس کے پڑھنے میں جو چیز مانع بنتی ہے اسے دفع کرتے ہیں اس طرح قرآن مجید بھی خدائے تعالیٰ کا ایک مکتوب ہے جو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور ہر قسم کی حلاوت اور لذت سے پر ہے، یقیناً اس کا ایک ایک حرف دلوں میں تیر کی طرح لگتا اور ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کی فصاحت وبلاغت کے اعجاز نے زبان دانوں کو گنگ بنادیا اور اس کی قوت تاثیر اور حسن موعظت نے مت گردں کو مت شکن بنادیا۔ جس کی عظمت شان اور رفعت مقام کا یہ حال ہے کہ کہ ایک حرف پڑھنے والے کو کم از کم دس نیکیاں ملتی ہیں اور اسی قدر گناہ دھلتے اور جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا عظیم الشان کلام پڑھنے میں جتنا بھی ادب واحترام ملحوظ خاطر رکھا جائے کم ہی ہے۔ اور صحیح معنوں میں اس کا حق ادا نہ ہوگا۔ اس لئے صوفیاء فرماتے ہیں کہ جو شخص تلاوت کے آداب میں جتنا ہی اپنے آپ کو قاصر سمجھے گا خدائے تعالیٰ کے ساتھ تقرب میں اتنی ہی ترقی ہوگی۔ فالحمد للہ علی ذالك.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن عزیز خدا کی جانب سے نازل کیا ہوا کلام ہے۔ اس کا ایک ایک حرف صحیح ہے۔ تمام عیوب اور ہر شک و شبہ سے پاک ہے۔ للذا اس کی تعظیم و تکریم کرنا واجب اور ضروری ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت تمیم داریؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔

ان رسول اللہ ﷺ قال الدین النصیحة قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمة المسلمین وعامتھم.(۱) ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دین نصیحت کا نام ہے۔ ہم لوگوں نے کہا کس کی نصیحت ارشاد ہوا اللہ کی۔ کتاب کی اس کے رسول کی، ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔

علماء نے لکھا ہے کہ کتاب اللہ کی نصیحت یہ ہے کہ قرآن پر ایمان لائے کہ یہ اللہ کا نازل کردہ کلام ہے اور مخلوق میں سے کوئی اس جیسا کلام نہیں بنا سکتا اور نہ اس کی قدرت رکھتا ہے۔ نیز قرآن کی نصیحت میں سے یہ ہے کہ اس کی تعظیم کرے۔ تلاوت کے حقوق ادا کرے۔ خضوع و خشوع اور اچھی آواز کے ساتھ حرف کو صحیح صحیح ادا کرکے پڑھے۔(۲)

ہمارے اسلاف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ قرآن پاک کا بہت زیادہ ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مسند دارمی میں حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل ادب و احترام کے خیال سے قرآن کو اپنے چہرے پر رکھتے اور فرماتے کتاب ربی کتاب ربی۔ یعنی یہ میرے رب کی کتاب ہے۔ یہ میرے رب کی کتاب ہے۔(۳)

سعید ابن المسیب فرماتے ہیں کہ تم لوگ مصحف (یعنی قرآن) کو مصیحف (یعنی چھوٹا قرآن) اور مسجد کو مسجد (چھوٹی مسجد) ہرگز نہ کہو، اس کی تعظیم کرو جس کی خدا نے تعظیم کی۔ کیونکہ جس کی خدا نے تعظیم کی وہ بزرگ و برتر ہے۔(۴)

محمد ابن عمر فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی الزناد مدینہ کے والی خراج تھے۔ علماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے مدد لیا کرتے تھے۔ اپنے کام میں بڑے فاضل اور کثیر الحدیث عالم تھے۔ ایک شخص نے انھیں قرآن سنایا۔ قراءت بڑی خوش آوازی سے کی جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں بعض ہنسے عبدالرحمٰن خاموش رہے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو انھوں نے ان لوگوں پر عتاب کیا۔ اور کہا کہ تم کو اس خلاف تہذیب حرکت پر شرم نہیں آتی۔(۵)

حضرت امام ابو یوسفؒ قرآن کا اس درجہ ادب واحترام کرتے تھے کہ ایک دفعہ دو شخصوں کو خرید وفروخت کے معاملہ میں جھگڑتے ہوئے دیکھا، ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا ہماری تمھاری مثال بالکل اس آیت کی طرح ہے۔

اِنَّ هٰذَا اَخِىْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا۔ یہ میرا بھائی ہے، اس کے یہاں ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے ایک ہی دنبی ہے پھر کہتا ہے مجھے وہ بھی سپرد کردے۔

امام ابویوسفؒ یہ سن کر بہت برہم ہوئے اور اس شخص کو بڑی سختی کے ساتھ ڈانٹا اور فرمایا۔ تجھے خدا کا خوف نہیں قرآن جیسی عظیم الشان کتاب کو تم نے مذاق بنا رکھا ہے صاحب قرآن کا فرض تو یہ ہونا چاہئے کہ وہ اسے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے نہ یہ کہ اسے لہوولعب سمجھے۔(۶)

محمد ابن زبیر حنظلی سے مروی ہے کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ نے ایک شخص کو دیکھا جو زمین پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ رہا تھا۔ انھوں نے اسے منع کیا اور کہا کہ دوبارہ نہ لکھنا۔(۷)

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کاتب کو محض اس وجہ سے معزول کردیا کہ اس نے بسم اللہ کو ہم لکھا اور س نہیں بنائی۔(۸)

شریعت نے قرآن پاک کے ادب واحترام کا یہاں تک لحاظ کیا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی آیت بھول جائے تو یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ ادب یہ بتایا گیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یوں کہے کہ فلاں آیت مجھے بھلادی گئی ہے۔(۹)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص قرآن ہمیں پیش کرے تو اس وقت احتراماً کھڑا ہو جانا مستحب ہے اور دلیل دی ہے کہ جب علماء کے ادب واحترام میں کھڑا ہو سکتا ہے تو قرآن کریم کے لیے بدرجہ اولی کھڑا ہوا جا سکتا ہے۔(۱۰)

محمد بن زید فرماتے ہیں کہ اگر کسی قرآن پڑھنے والے بچے کو کوئی کہہ دے کہ تمھارے استاد پر لعنت ہو۔ یا بطور حقارت اور بے ادبی کے یہ کہہ دے کہ تم کو تمھارے استاذ نے کیا پڑھایا تو ایسے شخص کو سزا دی جائے اور اگر نعوذ باللہ کسی نے قرآن ہی پر لعنت بھیجی تو وہ قابل قتل ہے۔(۱۰)

غرض قرآن کی عظمت شان کے لحاظ سے ہم جتنی بھی اس کی تعظیم و تکریم کریں کم ہے۔ خدا ہمیں اسلاف کے نقش قدم پر چلائے اور قرآن کا زیادہ سے زیادہ ادب واحترام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے کہ ہماری بے راہ روی کا ایک بڑا سبب قرآن کا احترام نہ کرنا بھی ہے۔

تلاوت کے آداب۔ تلاوت کے آداب چونکہ دو قسم کے ہیں ایک ظاہری اور ایک باطنی، اس لئے دونوں قسم کے آداب الگ الگ ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ تلاوت کے ظاہری آداب میں سے پہلا ادب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا باوضو ہو کر نہایت ادب و سکون کے ساتھ قبلہ رخ بیٹھے پالتھی مار کر اور ٹیک لگا کر نہ بیٹھے، بلکہ بیٹھک میں وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو ایک شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھنے میں اختیار کرتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ مسجد میں تلاوت کرے اور سب سے افضل طریقہ نماز میں تلاوت کرنا ہے۔ کیونکہ نماز میں قرآن کے ہر حرف پر سو نیکیاں ملتی ہیں۔(۱۱)

۲۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ ترتیل (یعنی ٹھہر ٹھہر کر اطمینان) کے ساتھ پڑھے۔ نبی کریم ﷺ اطمینان کے ساتھ ہر حرف کو الگ الگ (تجوید کی رعایت کرتے ہوئے) پڑھتے تھے۔ کیونکہ تلاوت کا مقصد قرآن میں غور و فکر کرنا ہے، اور ظاہر ہے کہ جلدی جلدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے میں یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں صرف سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ترتیل کے ساتھ اور غور و فکر کر کے پڑھنے کو جلدی جلدی پورا قرآن پڑھ جانے سے بہتر سمجھتا ہوں۔ بہر حال ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنا مستحب ہے۔ حتیٰ کہ وہ شخص جو قرآن کے معانی نہیں سمجھتا ہے اس کے لئے بھی ترتیل سے پڑھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس سے قرآن کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اور دل متاثر ہوتا ہے۔

۳۔ تیسرا یہ کہ تلاوت کرتے وقت روئے۔ آنحضرت ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ قرآن پڑھتے وقت رویا کرتے تھے، اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف روئے اور رونے والوں جیسی آواز بنائے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قرآن مجید کی تلاوت کرو تو روؤ۔ اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف روؤ۔(۱۲)

www.kitabosunnat.com

ایک دفعہ صالح مری نے آنحضرت ﷺ کو قرآن سنایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یا صالح هذه القراة فاين البكاء۔(۱۳)

اے صالح یہ تو محض تلاوت ہوئی رونا کہاں گیا۔

ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نماز میں یہ آیت وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ بار بار ترتیل کے ساتھ دہراتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ رونے کی آواز بھی آتی رہی۔ سچ ہے کہ ایک عاشق دل سوختہ کو سب سے زیادہ لذت اسی میں ملتی ہے کہ محبوب سے ہمکلام ہو اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں۔

بہ تکلف رونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دل میں رقت پیدا کرے اور رقت یوں پیدا ہو گی کہ تلاوت کے وقت قرآن مجید میں جو تہدید و وعید اور جو وعدے اور مواثیق آئے ہیں ان میں غور کرے پھر اوامر و نواہی کی تعمیل میں اپنی کوتاہیوں پر غور کرے۔ انشاءاللہ قلب میں رقت پیدا ہو گی اور رونے کی دولت نصیب ہو گی اور اگر رقت و بکاء کچھ بھی نہ پیدا ہو سکے تو اس کے فقدان ہی پر روئے۔(۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیتوں کے حقوق کی رعایت کرے یعنی رحمت کی آیت پڑھے تو رحمت و مغفرت کی دعا کرے اور وعید وعذاب کی آیت پڑھے تو اس سے پناہ مانگے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی معمول تھا اور اس کے متعدد واقعات احادیث و تفسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں اور جب سجدہ کی آیت پڑھے تو سجدہ تلاوت کرے۔ قرآن مجید میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔جو کہ اعراف۔ رعد، نحل، بنی اسرائیل۔ مریم، حج۔ فرقان۔ نمل۔الم تنزیل۔ ص۔ حم السجدہ۔ نجم۔انشقاق۔اور سورہ علق میں ہیں۔

سجدہ تلاوت کرنے کیلئے ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر تحریمہ نہ کہے اور نہ بعد میں تشہد پڑھے اور سلام پھیرے بلکہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے سیدھا سجدہ میں چلا جائے اور سجدہ کی تسبیح پڑھ کر اٹھ جائے سجدہ ادا ہو گیا۔

(۵) تلاوت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو شیطان مردود سے پناہ مانگو اور اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کی پناہ چاہو اور سورہ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ الخ پڑھنا چاہیے۔ اگر کسی سورہ کے درمیان سے تلاوت شروع کر رہا ہو تو وہاں اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں مگر برکت کے خیال سے پڑھ لینا چاہئے اور جب تلاوت سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ صدق اللہ تعالی وبلغ رسول اللہ ﷺ اللھم انفعنا به وبارك لنا فيه والحمدلله رب العالمين فاستغفر الله الحي القيوم.(۱۴)

۶۔ خوش آوازی سے پڑھے۔ نبی کریم ﷺ خوش آوازی سے پڑھنے کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے دیر لگادی۔ آپ انتظار فرما رہے تھے، جب وہ آئیں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہاں اتنی دیر لگادی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ایک خوش آواز قرآن پڑھ رہا تھا، اور میں سن رہی تھی۔ میں نے اس سے بڑھ کر خوش آواز اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تک کسی کو نہ پایا۔ یہ سن کر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور جا کر بہت دیر تک سنتے رہے۔ پھر جب واپس تشریف لائے تو فرمایا یہ سالم مولی ابی حذیفہؓ ہیں۔

آپ ﷺ نے خوش آوازی سے پڑھنے والے کو دعائیں دی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت ہیثمؒ نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ تمھی وہ ہیثم ہو جو قرآن کو بہت خوش آواز سے پڑھتے ہو، انھوں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ تو ان کو آپ ﷺ نے یہ دعا دی۔ جزاک اللہ خیرا۔ اسی لئے علماء نے خوش آوازی سے پڑھنے کو مستحب بتایا ہے۔ (۱۵)

۷۔ بلند آواز سے پڑھے بشرطیکہ ریا کا احتمال نہ ہو اور کسی نمازی کو تکلیف نہ ہو۔ آہستہ آہستہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ احادیث میں دونوں طرح سے پڑھنا ثابت ہے، لیکن علماء نے بلند آواز سے پڑھنے کو افضل بتایا ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سے فوائد ہیں۔

ا۔ دوسرے لوگ بھی سن کر ثواب حاصل کرتے ہیں۔ (۲) پڑھنے والے کا دل بیدار رہتا ہے۔ اور ہمہ تن پڑھنے ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ (۳) نیند جاتی رہتی ہے۔ (۴) پڑھنے میں نشاط زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور سستی دور ہو جاتی ہے (۵) دوسرا غافل اور سست آدمی اس کی اس چستی اور نشاط کو دیکھ کر اپنے اندر نشاط پیدا کرے گا۔ اور خدمت کا مشتاق ہو گا۔ ان نیتوں کیساتھ بلند آواز سے پڑھنا یقیناً افضل ہو گا۔ کیونکہ بکثرۃ النیات تضاعف الاجر و بکثرۃ النیات تزکوا اعمال الابرار۔ یعنی کثرت نیت کی وجہ سے اجر بڑھ جاتا ہے اور نیک لوگوں کے اعمال زیادہ شمار کئے جاتے ہیں۔ ایک عمل میں اگر کسی نے دس نیتیں کرلیں تو اس کو دس نیکیاں ملیں گیں۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ دیکھ کر تلاوت کرنا زبانی پڑھنے سے بہتر ہے۔

کیونکہ اس صورت میں پڑھنے کے علاوہ قرآن کا ہاتھوں میں لئے رہنا اور اس میں غور و فکر کرنا، آنکھوں سے دیکھتے رہنا۔ متعدد اعمال پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ ہمیشہ قرآن دیکھ کر تلاوت کرتے تھے، اور کثرت استعمال کی وجہ سے زندگی میں دو قرآن شریف بوسیدہ ہوگئے تھے۔ اور اکثر صحابہ کا تو یہ معمول تھا کہ وہ بغیر دیکھے ہوئے (یعنی دیکھ کر پڑھے بغیر) گھر سے باہر نکلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ حضرت امام شافعیؒ عشاء کی نماز پڑھ کر ہاتھ میں قرآن لیتے تو صبح تک پڑھا کرتے اور جب صبح ہو جاتی تو اس کو بند فرماتے۔ (۱۶) سبحان اللہ وبحمدہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان مراتب کے ساتھ نوازے۔

باطنی آداب

آداب تلاوت کی یہ دوسری قسم دل سے تعلق رکھتی ہے، یعنی سب سے پہلے دل میں قرآن مجید کی عظمت اور بزرگی کا خیال لانا چاہیئے کہ یہ اس خدائے پاک کا کلام اور اس کی صفت ہے جو سارے بادشاہوں کا بادشاہ اور صاحب عظمت وجلال ہے۔ بھلا ہم اس کی صفتوں کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی اس کی تاب نہ لاسکے اور غش کھا کر گر پڑے۔ اگر اللہ تعالیٰ انھیں ثابت قدم نہ رکھتا تو شاید خدا کا کلام سننے کی طاقت نہ رکھتے اور وہ بھی کوہ طور کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف لوح محفوظ میں کوہ قاف سے بھی بڑا ہے۔ حتیٰ کہ اگر تمام فرشتے بھی مل کر ایک حرف کو اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے۔ (۱۷)

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور اس کا فضل ہے کہ اس نے ہماری ہدایت ورہبری کیلئے قرآن پاک نازل فرمایا اور حسب استعداد سمجھنے کی قوت بخشی ورنہ یہ چیز انسانی طاقت سے باہر تھی۔

(۲) متکلم (یعنی اللہ تعالیٰ) کی عظمت وبڑائی کا تصور کرے، اور تلاوت کرتے وقت یہ یقین کرے کہ یہ کلام بشر کا کلام نہیں، بلکہ اللہ کا کلام ہے۔ اور اس کا پڑھنا بہت اہم کام ہے۔ خدا نے اس کی شان میں لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔ فرمایا کہ بغیر طہارت کے اس کو چھوا بھی نہیں جاسکتا، پس جیسا کہ قرآن پاک کے ظاہری جسے یعنی اس کی جلد اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراق چھونے کے لیے ہمارے ظاہری اعضاء کی تطہیر ضروری ہے۔ اسی طرح اس کے معانی اور مطالب کے افہام و تفہیم کیلئے ہمارے قلوب کا پاک وصاف ہونا اور قرآن کی تعظیم و توقیر سے لبریز ہونا ضروری ہے۔ پس جس طرح ہر ہاتھ اس کو چھو نہیں سکتا۔ اسی طرح ہر زبان اس کی تلاوت نہیں کر سکتی۔ نہ ہر قلب اس کے معانی و مطالب کو سمجھ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عکرمہ ابن ابی جہل رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کھولتے تو ان پر غشی طاری ہو جاتی اور فرماتے ھو کلام ربی . ھو کلام ربی۔ یعنی یہ میرے رب کا کلام ہے یہ میرے رب کا کلام ہے۔ تو دراصل کلام کی تعظیم متکلم کی تعظیم ہے اور یہ اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ بندہ باری تعالی کے جلال اور اس کے افعال میں غور کرے۔ (۱۸)

(۳) حضور قلب ہو یعنی پڑھنے والے کا دل پورے طور پر اس طرف متوجہ رہے۔ ادھر ادھر کے خیالات اس میں نہ آئیں۔ کسی نے ایک دفعہ ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو اس وقت دل میں دوسرے خیالات بھی آتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ کون سی چیز ایسی ہے جو خدائے تعالی کے کلام سے زیادہ محبوب ہے؟ جس کی طرف خیال جائے۔

سبحان اللہ کیسے کیسے لوگ تھے، کہ اپنے محبوب کا کلام پڑھنے میں ایسا محو ہو جاتے تھے کہ دنیا ومافیھا کی کچھ خبر نہ رہتی تھی، بعض بزرگان دین جب کوئی سورہ پڑھتے اور خیال اس وقت کسی دوسری طرف چلا جاتا تو اس کا اعادہ کرتے تھے۔ یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ کلام و متکلم دونوں کی عظمت دل میں پیدا ہو۔ اور اس کے پڑھنے سے ایسی انسیت ہو جائے کہ کبھی غافل نہ ہو۔ قرآن پاک میں وہ کشش اور جاذبیت ہے کہ اگر تلاوت کرنے والا کچھ اہلیت وصلاحیت رکھتا ہے تو پھر تلاوت کے وقت اس کا ذہن دوسری طرف نہیں جاسکتا جس طرح سیر گاہ میں تفریح کرنے والے کا ذہن دوسری طرف نہیں جاسکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس پارک کی گلکاریوں سے مسحور رہتا ہے۔اسی طرح قرآن میں سیر کرتے وقت قرآن کی بے مثال دلفریبی اور کشش قلب وذہن کو مسخر کر لیتی ہے اور پڑھنے والا اس درجہ بے خود ہو جاتا ہے کہ ماسوا کا تصور بھی فنا ہو جاتا ہے، اس لئے کہا گیا ہے کہ قرآن میں میدان بھی ہیں، باغات بھی ہیں، محلات بھی اور دلہنیں بھی ریشمی کپڑے بھی ہیں اور پارک اور سرائے بھی۔ پس الم قرآن کے میدان ہیں، اور الر قرآن کے باغات ہیں اور طٰہٰ اور کھیعص اس کے محلات ہیں اور سبح قرآن کی دلہنیں ہیں اور حم اس کے ریشمی کپڑے ہیں اور مفصل قرآن کا پارک ہے، اور ماسوائے اس کے سرائے ہے۔ لہٰذا جب تلاوت کرنے والا میدان میں اترے گا اور باغات سے پھولوں کو توڑے گا اور محلات میں داخل ہوگا اور دلہنوں کو دیکھے گا اور پارک میں سیر و تفریح کرے گا اور سرائے کے کمروں میں رہے گا تو وہ اسی میں مستغرق رہے گا اور دوسرے تفکرات وخیالات سے بے خبر ہو جائیگا۔(۱۹)

(۴) قرآن میں غور وفکر کرے، اور سمجھ کر پڑھے یہی وجہ ہے کہ بہت جلدی جلدی پڑنے سے روکا گیا ہے، کیونکہ جلدی میں سمجھ کر نہیں پڑھا جا سکتا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ لا خیر فی عبادۃ لافقہ فیھا ولا فی قرأۃ لاتدبر فیھا۔ (یعنی اس عبادت میں بہتری نہیں جو بغیر سمجھے ہوئے کی جائے۔ اسی طرح اس پڑھنے میں بھی بہتری نہیں جو بغیر سمجھے ہوئے پڑھا جائے۔ اگر ایک دفعہ پڑھنے میں نہ سمجھ میں آئے اور بار بار لوٹانے سے سمجھ میں آتا ہو تو بار بار پڑھے۔(۲۰)

ایک دوسری روایت میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ ایک رات آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور بار بار اسی کو دہراتے رہے۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الخ۔ ابو سلیمان درانی فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی آیت پڑھتا ہوں تو اس کے سمجھنے اور غور وفکر میں چار پانچ راتیں گزار دیتا ہوں اور جب تک اچھی طرح سمجھ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیتا آگے نہیں بڑھتا۔(۲۱)

بعض بزرگوں کے متعلق منقول ہے کہ انھوں نے سورہ ہود کو چھ مہینے میں ختم کیا بار بار پڑھا کرتے اور اس میں سوچا کرتے تھے۔(۲۲)

حضرت امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ مجھ سے بعض عارفین نے کہا کہ کچھ لوگ قرآن جمعہ جمعہ ختم کرتے ہیں اور کچھ لوگ پورے مہینے میں اور بعض سال بھر میں، اور میں تیس سال میں ایک دفعہ ختم کرتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ جو جتنا ہی زیادہ تفکر و تدبر کرے گا۔ اتنے ہی زیادہ دن میں ختم کرے گا۔(۲۳)

(۵) قرآن کے معانی سمجھنے کے سلسلے میں جو موانع ہیں ان سے دور رہے۔ شیطان نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ جما کر انھیں اندھا بنا رکھا ہے اور قرآن کے معانی واسرار کو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ اگر شیطان بنی آدم کے قلوب میں گردش نہ کرتا تو لوگ ملکوت کو دیکھنے لگتے اور قرآن کے اسرار و معانی بھی ملکوت ہی میں سے ہیں۔ مگر ہمارے قلوب پر شیطان ایسا مسلط ہے کہ وہ ملکوتی آثار نظر ہی نہیں آتے۔ امام غزالیؒ نے فہم قرآن کے چار موانع لکھے ہیں۔

(۱) پڑھنے والا تلاوت میں محض حروف کو اپنی مخارج سے نکالنے کی طرف متوجہ ہو۔

(۲) کسی مذہب کا ایسا مقلد ہو کہ اس کے علاوہ کسی اور کے معانی اور مطالب اور تفسیر کو نظر میں نہ لائے۔

(۳) کسی گناہ میں ایسا ملوث ہے کہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتا یا اس کے اندر تکبر ہے یا کسی دنیادی لالچ میں اس طرح پڑا ہوا ہے کہ شریعت کا کوئی پاس ولحاظ نہیں کرتا۔

(۴) ظاہری معنی و مطلب کو محدود سمجھے اور یہ خیال کرے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور مجاہدؒ کے علاوہ بتلائے ہوئے اور معانی درست نہیں ہو سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۶) تلاوت سے اس کا دل مختلف آثار کے ساتھ متاثر ہو یعنی جس قسم کی آیت پڑھے۔ اسی جیسا تاثر بھی ہو۔ اگر وعید اور جہنم سے خوف دلانے والی آیت پڑھے تو اس پر خوف طاری ہو جانا چاہئیے۔ اور اگر مغفرت اور جنت وغیرہ کی بشارت کا تذکرہ آئے تو خوشی کا اثر ہونا چاہئیے۔ غرضیکہ تلاوت میں زبان عقل اور قلب سب ہی شریک رہنے چاہئیں زبان سے حروف کو صحیح ادا کرے اور عقل سے معانی و مطالب کو سمجھے اور دل میں تاثر پیدا ہو اور نصیحت حاصل ہو۔ پس زبان واعظ ہے اور عقل مترجم ہے اور قلب نصیحت قبول کرنے والا ہے۔

(۷)۔ تلاوت کے درجات میں سے سب سے اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کی سعی کرے۔ تلاوت کے تین درجے بتائے گئے ہیں۔ ادنیٰ درجہ تو یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا اپنے کو یہ سمجھے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے سامنے ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے کو سن رہے ہیں۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا اپنے دل میں یہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں اور اس سے سرگوشی کرتے ہیں۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ قرآن کے کلمات میں وہ باری تعالیٰ اور اس کی صفات کو دیکھ رہا ہے۔ پس پہلی حالت میں اس کے اندر تضرع اور عاجزی پیدا ہو گی۔ اور دوسری کیفیت میں حیاء و تعظیم، توجہ اور فہم زیادہ ہو گا اور تیسرا درجہ میں قاری اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور ماسوا اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے اور اس کی توجہ کا مرکز صرف ذات باری تعالیٰ بن جاتی ہے۔ تلاوت کا یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ لہٰذا اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جو شخص ان درجات میں سے کسی ایک درجہ میں بھی نہ ہو تو اس کو غافلوں کے درجہ میں بتایا گیا ہے۔

اس ترقی درجات کے سلسلہ میں بعض علماء نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے کہ میں شروع میں جب تلاوت کرتا تھا، تو مجھے کوئی لذت نہیں ملتی تھی۔ پھر تلاوت کرتے کرتے میری یہ حالت ہوئی کہ تلاوت کرنے میں گویا میں آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک سے سن رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ وہ صحابہؓ کرام کے سامنے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ پھر اور ترقی کی تو میری یہ کیفیت ہوئی کہ گویا میں حضرت جبریل علیہ السلام سے سن رہا ہوں اور وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھ رہے ہیں۔ پھر اس کے آگے کی منزل پر پہنچا اور تلاوت میں گویا اللہ تعالیٰ سے سننے لگا۔ اس وقت مجھے تلاوت قرآن میں لذت محسوس ہوئی۔ فسبحان اللہ و بحمدہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان نیک بندوں کے طفیل میں تھوڑا سا حصہ میسر فرمائے۔ آمین

تلاوت کیلئے کون سا وقت بہتر ہے۔

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا درحقیقت خدائے تعالیٰ سے کلام کرنا ہے۔ پس جو شخص خدا سے جس قدر محبت رکھے گا اسی قدر اس سے ہم کلامی چاہے گا۔ اور اگر محبت اعلیٰ درجہ کی ہوگی تو ہمہ وقت اس سے ہم کلامی چاہے گا۔ اور تلاوت قرآن میں نہایت خوشی محسوس کرے گا اور اگر محبت میں کمی ہے یا درحقیقت محبت ہی نہیں ہے بلکہ محض محبت کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے تو وہ اس لطف سے محروم رہتا ہے جو اللہ کے سچے اور مخلص بندوں کو نصیب ہوتا ہے۔

تلاوت ایک ایسی عبادت ہے جس کیلئے کوئی وقت مخصوص نہیں رات دن کے جس حصے میں چاہے تلاوت کر سکتا ہے۔ کسی وقت کوئی کراہیت نہیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ عصر کے بعد تلاوت نہیں کرنا چاہئے یہ اسرائیلیات میں سے ہے اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت کے سلسلہ میں علماء نے لکھا ہے کہ سب سے بہتر نفل نمازوں میں پڑھنا اسکے بعد رات میں تلاوت کرنا افضل ہے اور اس میں بھی پچھلی رات کو بعضوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت بہتر بتایا ہے۔

احادیث وسیر کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف مختلف اوقات میں تلاوت فرمایا کرتے تھے کسی کا معمول فجر کی نماز کے بعد تلاوت کرنے کا تھا، کسی کا ظہر و عصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان اور کسی کا عصر و مغرب کے درمیان اور کتنے ایسے تھے جو بعد عشاء سے فجر تک تلاوت کرتے رہتے تھے۔ بعض تہجد کیوقت اور بعض دن بھر تلاوت میں مشغول رہتے۔ کوئی سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے۔ غرض ہمہ وقت کلام اللہ کی تلاوت میں ان کی زبان متحرک رہتی تھی۔ چونکہ دن میں تلاوت کیلئے سب سے بہتر وقت صبح کا ہے۔ اس لئے اکثر صحابہ کا معمول یہ تھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

دنوں میں سے بھی بعض دن ایسے ہیں جو اپنے اندر بڑی فضیلت رکھتے ہیں، اور اس میں تھوڑی سی عبادت کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے اس لئے ان دنوں میں تلاوت کرنا بھی افضل ہوگا اور اجر کے دوگنا تین گنا ہونے کا باعث ہوگا۔ اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ عرفہ کے دن، جمعہ، دوشنبہ اور جمعرات کے دن قرآن پڑھنا افضل ہے۔ اور زیادہ موجب ثواب ہے۔

اسی طرح بعض عشرے شریعت میں نہایت مہتم بالشان ہیں اور ان میں تلاوت اور دیگر عبادات کا ثواب چند در چند دیا جاتا ہے۔ جیسے رمضان کا آخری عشرہ اور اگر تلاوت کرنے والا معتکف ہو تو اور بھی بہتر ہے۔ اسی طرح ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ہے۔

مہینوں میں چونکہ سب سے افضل مہینہ رمضان کا مہینہ ہے کہ اس میں نیکی کا بھاؤ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک فرض کا ثواب ستر فرض اور نفل کا ثواب فرض کے برابر ملتا ہے۔ اس لئے اس ماہ میں تلاوت کرنا افضل اور بہت زیادہ ثواب کا کام ہے۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اس مہینہ کو قرآن کے ساتھ ایک خاص مناسبت ہے کہ وہ اسی مہینہ میں نازل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف اس مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ تلاوت کی کثرت کرتے آئے ہیں۔

قرآن کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیئے۔

ختم قرآن کے بارے میں اسلاف کے معمولات مختلف پائے جاتے ہیں۔ بعض ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن اور رات میں آٹھ ختم کرتے تھے، بعض چار ختم دن میں اور چار رات میں، اور بعض ایک دن رات میں چار ختم کرتے تھے، بعض تین بعض دو اور بعض ایک ختم بعض دو دن میں ایک ختم کرتے تھے۔ بعض ہر تیسرے دن بعض چوتھے دن۔ اور بعض پانچویں دن اور بعض کا معمول چھ دن میں ختم کرنا تھا۔ اور بعض کا سات دن میں بعض کا آٹھ دن میں۔ بعض کا دس دن میں۔ بعض ایک مہینہ میں اور بعض دو مہینہ میں ایک ختم کرتے تھے۔

ابن ابی داؤد حضرت مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قوی اور توانا صحابہ میں سے بعض سات دن میں ختم کرتے تھے، بعض ایک مہینہ میں بعض دو مہینہ میں اور بعض اس سے بھی زیادہ مدت میں ختم کرتے تھے۔(۲۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن ایک مہینہ میں پڑھا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے، آپ نے فرمایا دس دن میں ختم کرو، میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا سات دن میں ختم کرو۔ اور اس سے زیادہ نہ پڑھو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا فی کم تختم القرآن یعنی کتنے دن میں قرآن ختم کیا جائے، آپ نے فرمایا فی اربعین یوماً۔ چالیس دن میں۔

غرض کہ ختم قرآن کے بارے میں روایات بھی مختلف ہیں کسی سے بہت زیادہ پڑھنا معلوم ہوتا ہے اور کسی سے بہت کم۔ اس سلسلہ میں مختار اور پسندیدہ قول یہ ہے کہ قرآن کو سات روز میں ختم کیا جائے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن عمرؓ کو ہر ساتویں روز ایک ختم کرنے کو فرمایا۔ علاوہ ازیں حضرت عثمان غنیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن مسعودؓ اور ابی ابن کعبؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کا بھی معمول ہر جمعہ کو ختم کرنے کا تھا اور یہ حضرات اس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے تھے کہ انھوں نے قرآن میں منزلیں مقرر کرلیں تھیں۔ اور ہر روز ایک ایک منزل پڑھا کرتے تھے۔ اور قرآن میں سات منزلیں ہیں جیسے فمی بشوق کہتے ہیں۔ (۲۵)

اس طور پر کہ ہر منزل کی ابتدائی سورۃ کا پہلا حرف لے لیا گیا ہے چنانچہ ف سے سورہ فاتحہ م سے سورہ مائدہ ی سے سورہ یونس ب سے سورہ بنی اسرائیل، شین سے سورہ شعراء، و سے سورہ والصفات ق سے سورہ ق مراد ہے۔ (۲۶) پہلی منزل میں (علاوہ سورہ فاتحہ) کے تین سورتیں ہیں۔ دوسری میں پانچ، تیسری میں سات۔ چوتھی میں نو پانچویں میں گیارہ چھٹی میں تیرہ۔ ساتویں میں پینسٹھ۔ اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی معمول تھا۔ اور اس نہج پر پڑھنے کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے بعض حدیثیں بھی مروی ہیں۔ (۲۷)

علامہ نووی نے الاذکار میں لکھا ہے کہ یہ اختلاف دراصل اشخاص کے مختلف حالات کے پیش نظر ہے، بعض لوگ دقیق النظر ہوتے ہیں اور وہ تلاوت میں طرح طرح کی معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔

اور بعض لوگوں کو پڑھنے پڑھانے کے کام میں مصروفیت رہتی ہے۔ اور بعض حکومت کے نظم و نسق اور مسلمانوں کے مصالح عامہ کی انجام دہی میں مشغول رہتے ہیں۔ للذا ایسے لوگوں کو دیر میں ختم کرنا چاہیے تاکہ دیگر اہم فرائض کی بھی تکمیل ہوتی رہے۔ اور جن لوگوں کو ایسی مصروفیت نہ ہو انھیں جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے۔ (۲۸)

علماء نے لکھا ہے کہ روزانہ کم از کم پون پارہ ضرور پڑھنا چاہئے، تاکہ چالیس روز میں ختم ہو جائے اور اس سے زیادہ دن لگانے کو مکروہ بتایا گیا ہے۔ (۲۹)

ختم کے آداب۔

بہتر تو یہ ہے کہ ختم قرآن نماز کے اندر ہو اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو سکے تو شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رات یا شروع دن میں ہو اور اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت طلحہؓ مسیب بن رافع، حبیب بن ابی رحمہم اللہ اجمعین کا معمول تھا کہ ختم کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

جس وقت قرآن ختم ہو مستحب ہے کہ دوسروں کو بھی بلالے۔ کیونکہ یہ نزول رحمت، اور دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ حضرت انسؓ جب ختم کرتے تھے تو دوسروں کو بھی بلا لیتے تھے اور پھر اجتماعی طور پر دعا فرماتے تھے۔ ختم کرنے کے ساتھ سورہ بقرہ شروع کر دینا اور اولئک هم المفلحون تک پڑھنا مستحب ہے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

خير الاعمال الحل والرحلة.

یعنی بہترین عمل اترنا اور سفر کرنا ہے۔

پوچھا گیا کہ اترنے اور سفر کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن کا ختم کرنا اور شروع کرنا۔ (۳۰)

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ چیز پسند ہے کہ جب قرآن ایک مرتبہ ختم ہو جائے تو دوسرا شروع کر دیا جائے۔

ایک اور روایت جو بالکل صریح ہے۔ دارمی نے حضرت ابی ابن کعبؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ قرآن پاک ختم فرماتے وقت جب قل اعوذ بوب الناس پڑھتے تو اس کیساتھ ہی سورہ بقرہ شروع کر کے واولئك هم المفلحون۔ تک پڑھتے اس کے بعد دعا فرما کر وہاں سے اٹھتے تھے۔ (۳۱)

شروع دن یا شروع رات میں ختم کرنا بہتر ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر شروع دن میں کوئی ختم کرے تو فرشتے پورے دن اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ اور شروع رات میں ختم کیا تو صبح تک فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر شروع دن میں ختم کرنا ہے تو بہتر ہے کہ فجر کی نماز میں ختم کرے، اور شروع رات میں ختم کرنا ہے تو مغرب کی سنت میں ختم کرے۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گرمی ہو تو شروع دن میں ختم کرے اور اگر سردی کا موسم ہو تو شروع رات میں ختم کرے۔

غالباً اس میں مصلحت یہ ہوگی کہ گرمی میں دن اور سردی میں رات بڑی ہوتی ہے۔ تو اس صورت میں فرشتے دیر تک دعائے مغفرت کریں گے۔

دعا بعد ختم قرآن

ختم قرآن کے بعد دعا کرنا مستحب ہے۔ مسند دارمی میں حضرت حمید الاعرج سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔

من قرا القرآن ثم دعاامّن علی دعائه اربعةالاف ملك .

جو شخص قرآن پڑھنے کے بعد دعا کرتا ہے تو چار ہزار فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

اس وقت نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ تمام اہم امور کیلئے نیز اپنے اور تمام مسلمانوں کے حق میں دعا کرے۔

حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے اپنی سند کیساتھ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مبارکؒ جس وقت قرآن ختم کرتے تھے تو ان کی اکثر دعا تمام مسلمین و مسلمات کیلئے ہوا کرتی تھی۔

دعا کے الفاظ نہایت جامع ہوں۔ علماء نے جامع دعاؤں کو اکٹھا کر کے بتایا ہے ہم یہاں بعینہٖ انھیں الفاظ کو نقل کرتے ہیں اسے یاد کر لینا چاہیئے۔

اللهم اصلح قلوبنا وازل عيوبنا وتولنا بالحسنى وزينا بالتقوى واجمع لناخيرا الاخرة والاولى وارزقنا طاعتك مابقيتنا، اللهم يسرنا لليسرى وجنبنا العسرى واعذنا من شرور انفسنا وسيات اعمالنا واعذنا من عذاب النار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات وفتنة المسيح الدجال اللهم انا نسألك العفو والعافية فى الدين والدنيا والأخرة واجمع بيننا وبين احبابنا فى دار كرامتك بفضلك ورحمتك اللهم اصلح ولاة المسلمين ووفقهم للعدل فى رعاياهم والاحسان اليهم والشفقة عليهم والرفق بهم والاعتناء بمصالحهم وحببهم الى الرعية وحبب الرعية اليهم ووفقهم لصراطك المستقيم والعمل بوظائف دينك القويم .

اے اللہ ہمارے دلوں کو درست فرما اور ہمارے عیوب کو دور فرما، نیکیوں کی توفیق دے اور ہمیں تقوی کیساتھ آراستہ کر اور دنیاو آخرت دونوں جگہ کی بھلائیوں سے نواز تادم حیات اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ اے اللہ ہمیں آسانیوں سے نواز اور تنگیوں سے بچا۔ اور ہمارے نفس کے شر در اور اعمال کی برائیوں سے اور عذب قبر عذاب جنہم حیات و ممات اور مسیح دجال کے فتنوں سے بچا۔ اے اللہ ہم تجھ سے دین و دنیا اور آخرت میں بخشش اور عافیت کی درخواست کرتے ہیں اور اے اللہ محض اپنے فضل و کرم سے ہم کو اور ہمارے احباب کو اپنے عزت و شرف والے گھر میں رکھیو، اے اللہ مسلمان حاکموں کی اصلاح فرما اور انھیں رعایا کیساتھ عدل اور ان پر احسان شفقت، نرمی اور لوگوں کی طرف توجہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور ان کو رعایا سے اور رعایا کو ان سے محبت کرنے والا بنا۔ انھیں صراط مستقیم اور اپنے سیدھے دین پر قائم رکھ کر عمل کی توفیق دے۔

اپنی دعا کا آغاز اور اختتام ان الفاظ سے کرے۔

الحمدلله رب العٰلمين حمدًا يوا فى نعمه ويكا فى مزيده اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى ال محمدٍ كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابرهيم وبارك على محمدٍ وعلى ال محمدٍ كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابرهيم فى العٰلمين انك حميدٌ مجيد.

(بقیہ حواشی صفحہ ۲۴۸ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ کا شوقِ تلاوت

گروہ انبیاء کے بعد پوری انسانی برادری میں حضرات صحابہ کرام کا درجہ ہے۔ یہ وہ نصیبہ ور جماعت ہے جنہیں قسام ازل نے روز ازل سے ہی اپنے محبوب ﷺ کی صحبت و رفاقت کے لیے چن لیا تھا۔ یہ حضرات نزول قرآن کے عینی شاھد اور وحی الٰہی کے اولین مخاطب تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں گوناگوں اوصاف و کمالات سے نوازا تھا۔ وہ دین کے ایک ایک حکم پر جان وارنے کو تیار رہتے۔ یوں تو فرائض و واجبات سے لے کر کسی ادنیٰ مستحب تک

مفتی ابراہیم دارالعلوم محمودیہ صادق آباد

شریعت کا کوئی ایسا عمل نہ تھا جو ان کی عادت ثانیہ نہ ہو لیکن قرآن مجید کے ساتھ حد درجہ شغف و انہماک اور اس کی تلاوت کا ذوق و شوق ان حضرات کا ایک ایسا امتیازی وصف تھا جس میں وہ بلاشبہ ممتاز و منفرد تھے۔

پھر ان کے ہاں قرآن کی تلاوت صرف زبان و حلق تک محدود نہ تھی بلکہ تعبداللہ کانك تراہ کے مصداق یہ حضرات دوران تلاوت قرآن کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب ڈوب جاتے اور قرآنی آیات پڑھتے یا سنتے وقت ان پر وہ احسانی کیفیت طاری رہتی جسے قرآن نے مؤمنین کاملین کا خاص شعار بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے کسی نے سوال کیا کہ قرآن سنتے وقت صحابہ کرام کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ آپ نے جواب دیا:

تدمع اعينهم وتقشعر جلودهم كما نعتهم الله (شعب الايمان للبيهقى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص ۳۶۵ ج ۲) "کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے جیسا کہ اللہ تعالی نے ان کا وصف بیان کیا ہے"۔ اور ان حضرات کے ہاں قرآن یاد کرنے کا مطلب متعین طور پر یہی لیا جاتا تھا کہ جس قدر قرآن کسی مسلمان کو یاد ہو وہ اس کے گوشت پوست میں رچ جائے۔ نماز میں اور نماز سے باہر اس کی تلاوت کو ورد زبان بنالے، اس کے معانی و مطالب اور تفسیر کو سمجھ کر اس کے پڑھنے کا حق ادا کرے، ورنہ کیا وجہ ہے کہ زبان عربی سے بالکل ناآشنا ایک عجمی بچہ ڈیڑھ دو سال میں پورا قرآن حفظ کر لیتا ہے لیکن صحابہ کئی کئی سال ایک سورہ یاد کرنے میں صرف کر دیتے اس کی حکمت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں:

كنااذا تعلمنا من النبى صلى الله عليه وسلم عشر آيات من القرآن لم نتعلم من العشر الذى نزلت بعدها حتى نعلم مافيه (مستدرک الحاکم ص ۵۵۷ ج ۱)

وفى رواية : كنا نعلم ما انزل فى هذا العشر من العلم (شعب الایمان ص ۳۳۱ ج ۲)

ترجمہ: جب ہم نبی اکرم ﷺ سے قرآن کی دس آیات سیکھتے تو جب تک ان سے متعلقہ تمام علوم نہ سیکھ لیتے ان کے بعد اترنے والی مزید دس آیات نہ سیکھتے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ نے صرف سورۃ بقرہ سیکھنے پر بارہ سال صرف کئے اور اس کی تکمیل پر خوشی میں اونٹ ذبح کر دیا (الجامع لاحکام القرآن ص ۳۰ ج ۱)

اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس سورۃ کو سیکھتے سیکھتے آٹھ سال لگا دیئے مکث على سورة البقرة ثمانى سنين يتعلمها (موطا امام مالک ص ۱۹۰)

ایسی ہی پکی اور گہری تعلیم کا نتیجہ تھا کہ یاد کر لینے کے بعد قرآن ان کے رگ و پے میں سرایت کر جاتا اور تلاوت قرآن کے وقت وہ ہر ماسوا سے بے گانے ہو جاتے گو کہ بے سمجھے بوجھے صرف قرآنی الفاظ زبان سے ادا کرنا بھی اجر و ثواب سے خالی نہیں مگر صرف اسی بات پر اکتفا کرنے کو یہ حضرات قرآن کی حق تلفی سمجھتے تھے جب تک تلاوت کرنے والا قرآن کی گہرائیوں میں غوطہ زن نہ ہو اور تلاوت کو شب و روز کا مشغلہ نہ بنالے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر تیار کر کے کسی مہم پر روانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اور امیر چننے سے پہلے سب سے قرآن سنا۔ ایک نو عمر اور کمسن صحابی کی باری آئی تو آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا سورۃ بقرہ سمیت فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں آپ علیہ السلام نے تعجب سے پوچھا کیا سورۃ بقرہ یاد ہے؟ وہ نوجوان بولے جی ہاں یاد ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے خوش ہو کر فرمایا اذهب فانت اميرهم (جاؤ تم ہی امیر لشکر ہو) یہ سن کر لشکر میں سے ایک معزز شخص بولے۔

واللہ ما منعنی ان اتعلم البقرة الاخشية ان لا اقوم بها. الحدیث (جامع الترمذی ص ۱۱۶ ج ۲)

ترجمہ: واللہ: میرے لیے سورۃ بقرہ یاد کرنے سے صرف یہی اندیشہ مانع ہوا کہ میں اس طویل سورۃ کو نماز تہجد میں نہ پڑھ سکوں گا۔

واقعہ نقل کرنے سے مقصد صرف یہی آخری جملہ ہے گویا صحابہ کرام کے ہاں یہ بات طے شدہ تھی کہ قرآن کی جو سورۃ بھی یاد کی جائے اس وقت تک اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک اسے راتوں میں اٹھ اٹھ کر تہجد میں نہ پڑھا جائے اور جو شخص اس حق کی ادائیگی سے اپنے کو قاصر دیکھے اسے قرآن یاد کرنے کا حق ہی نہیں پہنچتا۔ صحابہ نماز تہجد میں اس قدر طویل قیام کرتے کہ پاؤں پر ورم آجاتا اور کثرت مجاہدہ سے رنگ زرد پڑ جاتے:

فانتفخت اقدامهم و انتقعت الوانهم (الجامع لاحکام القرآن ص ۳۶ ج ۱۰)

لیکن اس جاں گسل جہد و ریاضت پر بھی ان حضرات کے ذوق عبدیت کی پوری تسکین نہ ہوتی اس لیے ناظرہ تلاوت کا الگ اہتمام کرتے۔ ذیل میں صحابہ کرامؓ کے تعلق مع القرآن اور تلاوت کے چند ایمان افروز واقعات پیش کیے جا رہے ہیں۔

☆☆☆((۱))☆☆☆

صحیح بخاری کی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اسی میں آپ (نفل) نماز ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے (قرآن سن کر) مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے آپ پر ہجوم کر لیتے آپ (کی تلاوت) سے محظوظ ہوتے اور آپ کی طرف دیکھنے لگتے۔ حضرت ابوبکرؓ بہت گریہ کرنے والے انسان تھے تلاوت قرآن کے وقت آپ کو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا اس بات نے مشرکین قریش کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سرداروں کو فکر و تشویش میں مبتلا کر دیا (کہ ان کے بیوی بچے کہیں مسلمان نہ ہو جائیں)
حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا میں آپ کے پاس سے گذرا اور آپ (تہجد میں) آہستہ آواز سے قرآن پڑھ رہے تھے حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ جس ذات سے میں عرض معروض کر رہا تھا اس نے تو میری آواز سن لی (دوسروں کو سنانے سے کیا فائدہ؟ مگر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی آواز قدرے بلند کیجئے۔ اور حضرت عمرؓ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں آپ کے پاس سے بھی گذرا اور آپ تہجد میں بلند آواز سے پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میرا مقصد اس سے اونگھتے کو جگانا اور شیطان کو بھگانا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی آواز قدرے پست کیجئے۔ (جامع ترمذی ص ۱۰۰ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں جب سورۃ اذا زلزلت الارض نازل ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ رو پڑے رسول ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟
حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا یبکینی ھذہ السورۃ کہ مجھے یہ سورۃ رلا رہی ہے الحدیث (تفسیر ابن کثیر ص ۵۴۰ ج ۴)

☆☆☆ ((۲)) ☆☆☆

حضرت عمرؓ کی تلاوت کی کیفیت حسن بصریؒ بیان فرماتے ہیں کہ بسا اوقات قرآن پڑھتے ہوئے آپ کسی آیت پر گذرتے اور اس قدر خوف و گریہ طاری ہو جاتا کہ زمین پر گر پڑتے اور دو دو دن صاحب فراش رہتے لوگ آپ کو بیمار سمجھ کر عیادت و بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوتے۔ (شعب الایمان ص ۳۶۴ ج ۲)

عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی سورۃ یوسف پڑھتے ہوئے جب آپ اس آیت پر پہنچے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ تو روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں میں آخری صفوں میں کھڑے آپ کی ہچکیاں سنتا رہا۔ اسی طرح علقمہ بن وقاص بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی تو سورۃ یوسف پڑھتے ہوئے ہچکیوں کی آواز میں نے آخری صف میں کھڑے سنی (ایضاً ص ۳۶۴ ج ۲)
حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے سورۃ طور کی یہ آیت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھی ان عذاب ربك لواقع ماله من دافع تو آپ کا سانس پھول گیا اور ایسے بیمار پڑے کہ لوگ بیس دن تک عیادت کرتے رہے (فضائل القرآن لابی عبید قاسم بن سلام ص ۱۳۷)

اسی طرح معروف تابعی حضرت عبید بن عمیرؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ ہمیں نماز فجر پڑھاتے ہوئے سورہ یوسف کی اس آیت پر پہنچے وابیضت عیناه من الحزن فهو کظیم تو آپ پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ اسی آیت پر قرأت روک کر رکوع میں جھک گئے (ایضاً ص ۱۳۷)

اس کے علاوہ قرآن مجید کھول کر ناظرہ تلاوت کا بھی معمول تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

انه کان اذا دخل بیته نشر المصحف فقرأفیه (فضائل القرآن لابن کثیر ص ۲۱۰)

حضرت عمرؓ جب اپنے گھر میں تشریف لاتے تو قرآن مجید کھول کر اس میں تلاوت کرتے۔

مزید برآں دوسروں سے بھی قرآن سننے کے آپ شائق رہتے چنانچہ آپ حضرت ابو موسٰی اشعریؓ سے جو بہت خوش الحان اور خوش نوا قاری تھے یہ کہہ کر قرآن پڑھنے کی فرمائش کرتے۔

ذکّرنا ربّنا ہمیں اپنے رب کی یاد دلایئے اور حضرت ابو موسیٰؓ قرآن پڑھ کر ان کی فرمائش پوری کر دیتے (حلیۃ الاولیاء ص ۲۵۸ ج ۱)

اور کبھی ان سے کہتے:

شوّقنا الی ربّنا کہ ہمیں اپنے رب کی طرف شوق دلایئے اور حضرت ابو موسیٰؓ قرآن پڑھتے (کنز العمال ص ۲۸۵ ج ۲)

علاوہ بریں حضرت عمرؓ نے قرآن مجید کی جمع و ترتیب اس کی حفاظت و صیانت اور صحت الفاظ و اعراب کے سلسلے میں جو کوششیں کیں، نیز اپنی پوری قلمرو میں تعلیم قرآن عام کرنے کے لیے قرأ صحابہ کو دور دراز مقامات پر بھیج کر جگہ جگہ قرآنی مکاتب قائم کیے جس کے نتیجے میں حفاظ قرآن کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی یہ آپ کا ایک عظیم کارنامہ اور پوری امت مسلمہ پر اتنا بڑا احسان ہے جس سے وہ قیامت تک آپ کے زیربار رہے گی۔ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے بجا فرمایا:
امروز ہر کہ قرآن میخواند از طوائف مسلمین منت فاروق اعظمؓ درگردن اوست
(الفاروق ص ۲۶۲)

☆☆☆ ((۳)) ☆☆☆

طبقات ابن سعد میں حضرت عثمانؓ کے شب بھر میں قرآن ختم کرنے کا مستقل عنوان قائم کیا گیا ہے اس عنوان کے تحت یہ روایتیں مندرج ہیں۔۔۔

کہ حضرت عثمانؓ رات کو زندہ رکھتے اور ایک رکعت میں قرآن ختم کرتے تھے۔۔۔
عبدالرحمٰن بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے مقام کے پیچھے قیام کر رکھا تھا اور مجھے توقع تھی کہ آج رات مجھ پر کوئی شخص غالب نہ آسکے گا اس اثناء میں حضرت عثمانؓ قدوم فرما ہوئے اور ایک رکعت میں قرآن ختم کر کے چلے گئے۔ اسی طرح۔۔۔۔۔جب حضرت عثمانؓ کو جرعہ شھادت پلانے کا قصد کیا گیا تو ان کی زوجہ محترمہ نے فرمایا کہ یہ وہ بزرگ ہے جو ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرتا ہے کیا تمہیں زیب دیتا ہے کہ ایسی بزرگ ہستی کی جان لو؟
(سیرۃ ذوالنورین ص ۲۶۵)

حضرت حسن بصریؒ راوی ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے ارشاد فرمایا:
اگر ہمارے دل پاک ہوں تو اپنے پروردگار کے کلام سے کبھی بھی ہمیں سیری نہ ہو۔ اور مجھے یہ بات ناگوار ہے کہ میری زندگی میں کوئی ایسا دن گذرے جس میں میں دیکھ کر قرآن مجید کی تلاوت نہ کروں۔
جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کا قرآن مجید کثرت تلاوت کے سبب بوسیدہ ہو کر پھٹ چکا تھا (البدایۃ والنھایۃ ص ۲۱۴ ج ۷)
شھادت کے وقت بھی قرآن مجید آپ کے سامنے کھلا تھا جب ظالم دشمن نے آپ پر وار کیا تو خون کا پہلا قطرہ اس آیت پر گرا : فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
(ایضاً ص ۱۸۸ ج ۷)

☆☆☆ ((۴)) ☆☆☆

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی زبان سے خود رسول اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے قرآن سننے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں :

مجھ سے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ نساء مجھے پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا کیا میں آپ ﷺ کو سناؤں حالانکہ خود آپ ﷺ پر قرآن اترا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں : میں (پڑھنے کے علاوہ) دوسروں سے قرآن سننا بھی پسند کرتا ہوں، چنانچہ میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا تو کسی اشارہ کرنے والے نے مجھے اشارہ کیا میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ میری نظر میں ہمیشہ محبوب رہے اس لیے کہ میں نے خود نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سنا کہ :

قرآن ان چار آدمیوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ بن جبل، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم (متفق علیہ)

حضرت ابن عونؒ کی روایت ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے ایک رات نماز شروع کی جب اس آیت پر پہنچے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا تو اسی پر ٹھہر گئے اور صبح تک اسی ایک آیت کو دہراتے رہے (فضائل القرآن لابی عبید ص ۱۴۶)

تلاوت قرآن کے اس شغف کے ساتھ قرآن کی تعلیم و تدریس کا بھی آپ بہت اہتمام فرماتے، چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں :

انه كان اذا اجتمع اليه اخوانه نشروا المصحف فقرؤا وفسر لهم (ایضاً ص ۱۰۵)

حضرت ابن مسعودؓ کے احباب ان کے پاس جمع ہوتے تو قرآن مجید کھول کر پڑھتے اور آپ ان کے سامنے قرآن کی تفسیر بیان کرتے۔ نیز آپ کا ارشاد ہے:

اديموا النظر فی المصحف (ایضاً ۱۰۴)

ناظرہ تلاوت کا معمول ہمیشہ جاری رکھو۔

آپ تعلیم قرآن کے دوران اپنے شاگردوں کے قلوب میں قرآن کی عظمت و شوکت کا سکہ بھی بٹھا دیتے، چنانچہ جس شخص کو قرآن کی ایک آیت پڑھاتے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لهي خير مماطلعت عليه الشمس اوما على الارض من شئى .... رواه الطبرانی ورجال الجميع ثقات (مجمع الزوائد ص ۲۶۶ ج ۷)

کہ یہ روئے زمین کی سب سے قیمتی دولت ہے اور ہر ہر آیت پر یہ ارشاد دہراتے جاتے حتی يقول ذلك فى القرآن كله۔

☆☆☆ ((۵)) ☆☆☆

حضرت نافعؒ سے ان کے آقا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے خانگی معمولات دریافت کیے گئے کہ وہ گھر میں رہ کر کیا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ جو کچھ کرتے تھے اسے معمول بنانا عام لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ ان کا معمول تھا کہ ہر نماز کے لیے وضو کرنا اور نمازوں کے درمیان کے پورے اوقات قرآن مجید کھول کر تلاوت میں صرف کرنا (طبقات ابن سعد ص ۲۸۶ ج ۴)

حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ قرآن مجید کھول کر تلاوت میں مصروف ہیں۔ پھر فرمایا یہ میرا وہ معمول ہے جسے رات کو پورا کرتا ہوں (فضائل القرآن ص ۱۰۵)

سلیمان بن سحیم راوی ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو نماز پڑھتے دیکھا اس کا بیان ہے کہ آپ نماز میں ایک جانب جھک جاتے، لڑکھڑانے لگتے اور آہیں بھرتے، کوئی ناواقف دیکھے تو یہ سمجھے کہ شاید انہیں جنون ہے حالانکہ یہ کیفیت صرف جہنم کے خوف سے طاری رہتی تھی، قرآن مجید کی آیت وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا یا اس جیسی دوسری آیات پر گذرتے تو یہ حالت ہو جاتی (ایضا ص ۱۳۸)

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے: أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوٓا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ تو رو پڑتے اور اس قدر روتے کہ بے حال ہو جاتے (الاصابۃ ص ۳۴۹ ج ۲)

حضرت قاسمؒ فرماتے ہیں مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابن عمر کو سورۂ مطففین پڑھتے سنا تھا کہ آپ یہ سورۂ پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے يَوْمَ يَقُومُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو رو پڑے اور اس قدر روئے کہ روتے روتے گر پڑے اور آگے تلاوت بھی نہ کر سکے (حلیۃ الاولیاء ص ۳۰۵ ج ۱)

حضرت نافعؒ کا بیان ہے کہ آپ رات بھر نماز میں مشغول رہتے پھر مجھ سے پوچھتے کہ نافع! سحر ہو گئی؟ میں کہتا کہ نہیں ہوئی پھر نماز میں مشغول ہو جاتے جب میں کہتا کہ سحر ہو گئی تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور فجر تک استغفار میں مشغول رہتے (الاصابۃ ص ۳۴۹ ج ۲)

آپ دوسرے مسلمانوں کو بھی تلاوت قرآن کی ترغیب دیتے تھے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی آدمی بازار سے لوٹ کر گھر آئے تو اسے چاہیئے کہ قرآن مجید کھول کر تلاوت کرے اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھیں گے (کنز العمال ص ۲۱۹ ج ۱)

☆☆☆ ((۶)) ☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حق میں خود رسول ﷺ نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرما (بخاری)

ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک اور مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ رہا۔ آپ سفر میں دو رکعت پڑھتے تھے، کہیں پڑاؤ ڈالتے تو (معمول تھا کہ) نصف شب کو اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتے ایک ایک حرف جدا پڑھتے اور اس دوران کثرت سے روتے اور آہ وزاری کرتے اور یہ آیت تلاوت کرتے وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ (شعب الایمان ص ۳۶۵ ج ۲)

ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے عرض کیا کہ میں قرآن بہت تیز رفتاری سے پڑھتا ہوں اور تین روز میں پورا قرآن مجید ختم کر لیتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں پوری رات کھڑے ہو کر صرف سورۂ بقرہ پڑھوں اس طرح کہ اس میں غور و تدبر کرتا جاؤں اور اسے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے پڑھوں تو یہ بات تمہاری طرح پورا قرآن پڑھ جانے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ (ایضاً ۳۶۰ ج ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بقول آپ ترجمان القرآن تھے آپ کے قرآن پڑھنے اور قرآن بیان کرنے کا انداز اس قدر مسحور کن ہوتا کہ مخالف سے مخالف ترین شخص کا بھی دل موہ لیتا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت کے آخری سال آپ کو امیر حج بنا کر بھیجا خطبہ حج میں آپ نے سورۂ نور پڑھی اور اس کی تفسیر بیان فرمائی، سامعین عش عش کر اٹھے۔ ایک شخص بولے کہ اگر یہ خطبہ فارس وروم کے کفار بھی سن لیتے تو یقیناً مسلمان ہو جاتے (الاصابہ ص ۳۲۳ ج ۲)

آپ ہر شخص کو قرآن مجید تلاوت کرنے کی ترغیب دیتے تھے خواہ کوئی دینی کاموں میں مشغول ہو یا دنیا کے جھمیلوں میں پڑا ہو آپ کا ارشاد ہے :

مايمنع احدكم اذا رجع من سوقه او من حاجته فاتكأ على فراشه ان يقرأ ثلاث آيات من القرآن (سنن الدارمی ص ۵۲۸ ج ۲)

جب تم میں سے کوئی شخص اپنی دوکان یا اپنے کام کاج سے لوٹ آئے تو بستر پر ٹیک لگا کر ہی قرآن مجید کی تین آیات تلاوت کرلے۔ اتنا سا کام کر لینے میں بھلا تمہارے لیے کیا رکاوٹ ہے؟

☆☆☆ ((۷)) ☆☆☆

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اپنے منفرد انداز تلاوت اور خوش الحانی میں پوری جماعت صحابہ میں معروف تھے۔ خوش الحانی کی داد تو انہیں خود بارگاہ نبوت سے ملی تھی، چنانچہ حضرت بریدہؓ راوی ہیں کہ میں ایک رات مسجد سے نکلا تو اچانک دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور ایک شخص نماز میں مصروف ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بریدہ! تمہارا کیا خیال ہے یہ شخص ریاکار ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا مؤمن (بندہ) ہے جسے آل داؤد علیہ السلام کے مزامیر میں سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے (یعنی داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی) میں اس شخص کے قریب آیا (اور دیکھا) تو وہ ابو موسیٰ اشعری تھے میں نے ان کو یہ خوش خبری سنادی (صحیح مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو موسیٰؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس سے گذرے اور آپ اپنے گھر میں تلاوت کر رہے تھے یہ حضرات کان لگا کر ان کی قرأت سنتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اس کی اطلاع دی (یہ سن کر) آپ نے فرمایا اگر مجھے آپ ﷺ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں آپ کی خاطر مزید عمدگی اور خوبی سے تلاوت کرتا رواہ الطبرانی (مجمع الزوائد ص ۳۵۹ ج ۹)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کچھ لوگ جمع ہو کر آپ کی خدمت میں آئے، آپ نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت شروع کی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ابو موسیٰ کے بارے میں آپ ﷺ کو خوشی کی خبر نہ سناؤں؟ وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہیں لوگ ان کی خدمت میں جمع ہیں اور انھوں نے ان لوگوں کے سامنے قرآن کی تلاوت شروع کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے لیے یہ ممکن ہے کہ مجھے ایسی جگہ بٹھادو کہ ان میں سے کوئی شخص مجھے دیکھ نہ سکے؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نکلے اور اس شخص نے آپ ﷺ کو ایسی جگہ بٹھادیا جہاں ان میں سے کوئی شخص آپ ﷺ کو دیکھ نہ پاتا تو آپ ﷺ نے ابو موسیٰؓ کی قرأت سنی اور ارشاد فرمایا یہ مزامیر آل داؤد میں سے ایک مزمار پر (یعنی لحن داؤدی میں) قرآن پڑھتے ہیں رواہ ابو یعلی واسنادہ حسن (مجمع الزوائد ص ۳۶۰ ج ۹)

حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ ابو موسیٰؓ نے ایک رات تلاوت کی اور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کان لگا کر سنتی رہیں جب صبح ہوئی تو آپؓ کو اس کی اطلاع کی گئی یہ سن کر آپؓ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اس کا علم ہوتا تو مزید عمدہ طریقے سے پڑھتا اور ان کا شوق بڑھاتا۔ اسنادہ حسن (طبقات ابن سعد ص ۱۰۸ ج ۴)

یہ روایت ہم پیچھے نقل کر آئے ہیں کہ حضرت عمرؓ یہ فرما کر آپ سے قرآن سننے کی خواہش ظاہر کرتے ذکرنا یا ابا موسی! کہ ابو موسیٰ! ہمیں اپنے رب کی یاد دلا دیجئے اور حضرت ابو موسیٰؓ قرآن کی تلاوت شروع کر دیتے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ اشعری کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ بیٹھے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دے رہے تھے یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہ بڑے دانا انسان ہیں لیکن میری یہ بات ان تک مت پہنچانا۔ رجالہ ثقات (ابن سعد ص ۱۰۸ ج ۴)

حضرت ابو عثمان نھدیؒ فرماتے ہیں میں نے کسی باجے ستار اور چنگ (وغیرہ آلات مزامیر) میں وہ حسن و خوبی نہیں دیکھی جو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی آواز میں دیکھی، وہ ہمیں نماز پڑھاتے اور ان کی خوش الحانی کے سبب ہم دل میں یہ تمنا کرتے کہ کاش وہ نماز میں سورۂ بقرہ پڑھیں۔ اسنادہ صحیح (ابن سعد ص ۳۴۴ ج ۲)

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ جب اس آیت کی تلاوت کرتے : يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (اے انسان کس چیز نے تجھے دھوکے میں ڈال دیا اپنے رب کریم کے متعلق) تو فرماتے جہالت و نادانی نے (دھوکے میں ڈال دیا) اور روپڑتے اسی طرح جب اس آیت کی تلاوت کرتے ، اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ تو بھی روپڑتے (شعب الایمان ص ۳۶۵ ج ۲)

☆☆☆ ((۸)) ☆☆☆

سید القراء حضرت ابو منذر ابی بن کعب انصاریؓ فن قرأت کے مسلم امام تھے اس لیے بڑے بڑے صحابہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سمیت کئی اکابر صحابہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں آپ کی جلالت شان اور عظمت و رفعت کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا:

ان اللہ امرنی ان اقرأ علیك القرآن

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں۔

حضرت ابیؓ بولے کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لے کر فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں: پھر ابیؓ نے مکرر پوچھا کیا رب العلمین کے ہاں میرا تذکرہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں: یہ سن کر ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمن بن ابزیؓ نے حضرت ابیؓ سے پوچھا کیا آپ کو اس واقعہ سے خوشی ہوئی؟ تو آپ نے فرمایا خوشی کیوں نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ خود فرمارہے ہیں: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ (آپ کہہ دیجئے کہ پس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے) (مسند احمد)۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابیؓ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی سب سے عظیم اور بزرگ ترین آیت کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ تو آپ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابو المنذر تمہیں یہ علم مبارک ہو (صحیح مسلم)

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے حضرت علیؓ اور سب سے بڑے قاری حضرت ابیؓ ہیں۔ (بخاری)

اور حضرت عمرؓ ہی کا ارشاد ہے جو شخص قرآن کے متعلق پوچھنا چاہے وہ حضرت ابیؓ کی خدمت میں جائے جو فرائض کا مسئلہ پوچھنا چاہے وہ حضرت زیدؓ کی خدمت میں جائے جو فقہی مسئلہ دریافت کرنا چاہے وہ حضرت معاذؓ کی خدمت میں جائے اور جسے مال کی طلب ہو وہ میرے پاس آئے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خازن و قاسم مقرر کیا ہے (سیر اعلام النبلاء ص ۳۹۴ ج ۱)

حضرت عمرؓ نے نماز تراویح کے لیے لوگوں کو آپ کی اقتداء میں جمع کیا آپ ان کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے رہے (سنن ابی داؤد وغیرہ)

آپ کا معمول تھا کہ آٹھ راتوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے چنانچہ خود آپ کا ارشاد ہے۔ انا لنقروہ فی ثمان لیال یعنی القرآن اسنادہ صحیح اخرجہ ابن سعد (سیر اعلام النبلاء ص ۳۹۸ ج ۱)

آپ کی وفات پر حضرت عمرؓ نے فرمایا آج مسلمانوں کے سردار دنیا سے رخصت ہو گئے الیوم مات سید المسلمین (ایضاً ص ۴۰۰ ج ۱)۔

☆☆☆ ((۹)) ☆☆☆

معروف انصاری صحابی حضرت اسید بن حضیرؓ جن کے متعلق لسان نبوت نے شہادت دی کہ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نعم الرجل اسید بن حضیر (ترمذی باسناد جید) اسید بن حضیر بھلے آدمی ہیں۔
آپ بھی حضرت ابو موسیٰؓ کی طرح بڑے خوش نوا اور خوش الحان قاری تھے، ان کا یہ واقعہ معروف اور بہت سی کتب حدیث میں درج ہے کہ نماز تہجد میں سورہ بقرہ تلاوت کر رہے تھے۔ گھوڑا پاس ہی بندھا ہوا تھا اچانک وہ بدکنے لگا یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی سکون میں آ گیا۔ انہوں نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو وہ بھی پھر سے بدکنے لگا اور ان کے خاموش ہو جانے پر پھر ٹھہر گیا آخر تلاوت روک دی ان کا بچہ یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی سو رہا تھا۔ یہ ڈر گئے کہ گھوڑا اسے گزند نہ پہنچائے۔ جب بچے کو وہاں سے ہٹایا تو نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو سائبان کی طرح کوئی چیز نظر آئی جس میں چراغوں کی طرح روشنی ہے جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ سے یہ ماجرا بیان کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن حضیر تم تلاوت جاری رکھتے، ابن حضیر تم تلاوت جاری رکھتے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے یہ ڈر پیدا ہو گیا کہ گھوڑا کہیں یحییٰ کو نہ روند ڈالے وہ گھوڑے کے قریب ہی تھا اس اندیشہ سے (تلاوت روک دی) بچے کی طرف متوجہ ہو گیا اور نگاہ اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا تو سائبان کی طرح کوئی چیز نظر آئی جس میں چراغوں کی سی روشنی تھی اس لیے میں گھبرا کر گھر سے باہر نکل گیا کہ اسے دیکھ نہ سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا تھا؟ اسید نے فرمایا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر اتر آئے تھے، اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو صبح لوگ بھی ان فرشتوں کا نظارہ کرتے اور وہ ان کی نگاہوں سے مخفی نہ رہتے۔ (متفق علیہ واللفظ للبخاری)

☆☆☆ ((۱۰)) ☆☆☆

حضرت سالم مولی ابی حذیفہؓ بدری صحابہ میں ہیں آپ کا شمار بھی خوش آواز اور عمدہ قرآن پڑھنے والے چند صحابہ میں ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں تاخیر سے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ مسجد میں ایک شخص ایسی آواز میں تلاوت کر رہا ہے کہ اس سے بڑھ کر حسین اور بھلی آواز میں نے کبھی نہیں سنی۔ تو آپ ﷺ نے بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی شال اٹھائی اور باہر نکل کر اس کی تلاوت سننے لگے۔ دیکھا تو وہ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

الحمدلله الذی جعل فی امتی مثلك (احمد۔حاکم مع تصحیح الذہبی)

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے میری امت میں تم جیسے انسان پیدا کیئے''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب مھاجرین قباء کے قریب عصبہ مقام پر اترے تو ان کے امام حضرت سالم مولی ابی حذیفہؓ مقرر ہوئے اس لیے کہ آپ ان تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے جبکہ جماعت مھاجرین میں حضرت عمر اور ابو سلمہ بن الاسد جیسی ہستیاں موجود تھیں۔ (صحیح بخاری)

☆☆☆ ((۱۱)) ☆☆☆

حضرت تمیم داریؓ جن کے متعلق امام ذہبیؒ لکھتے ہیں کان عابد اتلاء لکتاب اللہ (سیر اعلام النبلاء ص ۴۴۲ ج ۲)

''کہ آپ عبادت گذار اور کتاب اللہ کی بہت کثرت سے تلاوت کرنے والے تھے''

ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورہ جاثیہ پڑھنا شروع کی جب اس آیت پر پہنچے :

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جاوے) تو اسے دھرانا شروع کیا صبح تک اسی ایک آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے (قیام اللیل للمروزی ص ۱۰۴)

امام محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں ایک رات حضرت تمیم داریؓ کی آنکھ نہ کھل سکی اور نماز تہجد قضاء ہو گئی تو اس کی تلافی میں ایک سال تک آپ نہ سوئے اور ساری رات بیدار رہ کر نماز ادا کرتے رہے (سیر الاعلام ص ۴۴۵ ج ۲)

آپ اپنی عبادت و تلاوت کے معمولات لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ رکھنے کا بہت اہتمام فرماتے ایک مرتبہ کسی شخص نے پوچھ لیا کہ آپ کی منزل پڑھنے کی مقدار کیا ہے؟ آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غصہ ہو کر جواب دیا کہ شاید تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جن میں ایک آدمی رات کو اٹھ کر قرآن پڑھتا ہے پھر صبح اٹھ کر لوگوں سے کہتا ہے کہ میں نے اس رات میں قرآن پڑھا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں (تنہائی میں) تین رکعت نفل ادا کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ ایک ہی شب میں پورا قرآن پڑھوں پھر صبح اٹھ کر لوگوں کو اس کی اطلاع دوں (ایضاً ۲۴۴ ج ۲)

☆☆☆ ((۱۲)) ☆☆☆

ابن ابی ملیکہؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل (تلاوت کے لیے) قران مجید اٹھاتے تو پہلے اسے چہرے پر رکھتے اور روتے ہوئے کہتے کلام ربی کتاب ربی (مستدرک حاکم ص ۲۴۳ ج ۳)

☆☆☆ ((۱۳)) ☆☆☆

مطلب بن عبداللہؒ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے رات کو اٹھ کر تلاوت شروع کی اور ایک آیت پر رک گئے اور صبح تک اسی کو پڑھتے رہے پھر حضرت ابن عباسؓ کو بلا کر فرمایا میں نے ایک آیت تلاوت کی جس نے ساری رات مجھے بیدار رکھا صبح تک سونے نہ دیا اور وہ یہ ہے:

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہ آیت آپ کو بیدار کرنے کے لیے نہیں تھی، اس کا مصداق تو اہل کتاب ہیں جن کے متعلق ارشاد ہے: وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ. قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ۔۔۔ دیکھیے ان آیات میں وہ ایمان کا اقرار کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں (قیام اللیل ص ۱۰۴)

☆☆☆ ((۱۴)) ☆☆☆

نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان صحابی کے پاس سے گذرے وہ قرآن کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (پھر جب پھٹ جائے گا آسمان تو وہ سرخ چمڑے جیسا گلابی ہو جائے گا)

یہ آیت پڑھ کر وہ ٹھہر گئے ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور آنسو بہاتے بہاتے دم گھٹنے لگا، روتے جاتے تھے اور کہتے تھے ہائے اس دن میرا کیا بنے گا جس میں آسمان پھٹ جائے گا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔اے جوان اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تمہارے رونے پر فرشتے بھی رو پڑے (قیام اللیل ص ۹۹)

☆☆☆ ((۱۵)) ☆☆☆

حضرت ابو ھریرۃؓ فرماتے ہیں جب یہ آیتیں نازل ہوئیں:

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ (سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو) تو اصحاب صفہ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آنسو ان کے رخساروں پر بہتے رہے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ بھی رو پڑے آپ ﷺ کے رونے پر ہم لوگ بھی روئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو یا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر پیہم اصرار کرنے والا جنت میں نہ جائے گا اگر تم لوگ گناہوں سے باز آگئے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو گناہ کریں گے اور توبہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائیں گے۔ اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان (الدر المنثور ص ۱۳۱ ج ۲)

☆☆☆ ((۱۶)) ☆☆☆

عورتیں بھی اپنے ذوق تلاوت اور شوق عبادت میں مردوں سے کسی طرح پیچھے نہ تھیں، حضرت عائشہؓ کے بھتیجے حضرت قاسمؒ فرماتے ہیں میرا معمول تھا کہ میں صبح اٹھ کر اول اول حضرت عائشہؓ کے گھر حاضری دیتا انہیں جا کر سلام کرتا، ایک دن علی الصبح میں نے حاضری دی تو وہ کھڑی نماز میں مصروف تھیں، اور یہ آیت تلاوت کر رہی تھیں:

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ (سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیا)

ساتھ ساتھ دعاء اور گریہ کر رہی تھیں، اسی آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، میں انتظار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھڑا رہا اور کھڑے کھڑے اُکتا گیا، اس لیئے اپنے کسی کام سے بازار روانہ ہو گیا پھر لوٹ آیا تو وہ اسی حال میں کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں اور رورہی تھیں (صفوۃالصفوۃلابن الجوزی ص ۳۱ ج ۲)

ام سلمہ ازدیہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا کہ قرآن مجید کھول کر تلاوت کر رہی ہیں جب آیت سجدہ پر گذرتی ہیں تو اٹھ کر سجدہ کر لیتی ہیں (شعب الایمان ص ۴۰۹ ج ۲)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے متعلق ان کے پوتے کی روایت ہے کہ آپ نے نماز میں سورہ طور کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچیں فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم تو میں بازار کسی کام سے چلا گیا پھر جب لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ اب تک اسی ایک جملے کو دہرا رہی ہیں ووقانا عذاب السموم (فضائل القرآن لابی عبید ص ۷۴)

آخر میں حضرات حفاظ وقراء اور طلبہ قرآن کی خدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو جس بے بہا نعمت سے نوازا ہے یہ روئے زمین پر موجود تمام نعمتوں میں سے اعلیٰ وافضل اور بزرگ و برتر نعمت ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اور شکر کا اولین تقاضا یہ ہے کہ قرآن کو مشعل راہ اور مقصد زندگی بنایا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس زریں نصیحت کو ہر حافظ قرآن حرز جان بنالے:

ینبغی لقارئی القرآن ان یعرف بلیله اذا الناس نائمون وبنهاره اذا الناس مفطرون وببکائه اذا الناس یضحکون وبورعه اذا الناس یخلطون وبصمته اذا الناس یخوضون وبخشوعه اذا الناس یختالون قال واحسبه قال وبحزنه اذا الناس یفرحون۔

قرآن پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ (اپنی ہر ہر ادا میں دوسروں سے ممتاز ہو) وہ اپنی رات (شب بیداری) سے پہچانا جائے جب لوگ سو رہے ہوں اپنے دن (کے روزے) سے پہچانا جائے جب لوگ کھا پی رہے ہوں۔ اپنے رونے سے پہچانا جائے جب لوگ ہنس رہے ہوں۔ اپنے تقویٰ واحتیاط سے پہچانا جائے۔ جب لوگ آپس میں گھل مل رہے ہوں اپنی خاموشی سے پہچانا جائے جب لوگ باتوں میں مشغول ہوں اپنی عاجزی (اور مسکنت) سے پہچانا جائے جب لوگ اترا رہے ہوں اور اپنے حزن (وملال) سے پہچانا جائے جب لوگ خوش وخرم ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلاف کا شغف بالقرآن

محمد اسلم شیخوپوری

انسانوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ خالی خولی مواعظ اور نکتہ آفرینیوں کے بجائے اپنے جیسے انسانوں کے حالات وواقعات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں شاید اسی لیے قرآن کریم میں امم سابقہ کے قصص کو خاص اہمیت دی گئی ہے اور سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول ﷺ تک مختلف انبیاء، اتقیاء اور ان کے مقابلے میں ابلیس اور فرعون جیسے فساق وفجار مشرکین اور کفار کے حالات اور ان کا انجام ذکر کر کے ہر دور کے انسان کے لیے غور وفکر اور عبرت کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔

مسلمان اس اعتبار سے بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کی تاریخ کا دامن ایسی شخصیات کے تذکرہ سے مالا مال ہے جو انسانیت کا نچوڑ اور سرمایہ افتخار تھے مبدأ فیاض نے انہیں ایمانِ حقیقی، اخلاص واستقامت اور نسبت مع اللہ کی دولت سے نوازا تھا، ان کے زہد وایثار، خوف وخشیت اور ذوقِ عبادت کے واقعات آج بھی دلوں کی سرد انگیٹھیوں کو گرم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

آج جب کہ یورپ کی دجالی اور مادی تہذیب کے حسن فتنہ ساماں پر بہت سے کلمہ گو مسلمان بھی فریفتہ ہو چکے ہیں اور ان کے لیے روحانیت، تضرع اور ابتہال، یقین واذعان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخلاص وامانت جیسی اصطلاحات اجنبی ہو چکی ہیں، ذکر ودعا اور تلاوت وبکا سے انہوں نے بیگانگی اختیار کرلی ہے۔ان حالات میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اسلاف کی حکایات کو باربار سنا اور سنایا جائے تاکہ خوابیدہ جذبات بیدار ہوں اور گم کردہ راہ مسلمانوں کے لیے صراط مستقیم پر چلنا آسان ہو جائے۔

طاؤس ورباب اور رقص وسرود کا عادی وہ مسلمان جس پر روزانہ چند آیات کا پڑھنا بھی گراں گذرتا ہے اسے یہ بتانے کی شدید ضرورت ہے کہ اس کے آباء واجدکی روحانی غذا تلاوت تھی، مادی غذا میسر آنے کے باوجود انہیں اس وقت تک چین نہیں آتا تھا جب تک کہ انہیں روحانی غذا میسر نہیں آجاتی تھی۔

ان میں بعض ایسے خوش قسمت بھی تھے جن کے روز وشب کا سب سے بڑا مشغلہ ہی قرآن کی تلاوت تھا اور ان کے لیے ہر روز پورا قرآن ختم کرلینا کوئی مشکل امر نہیں تھا۔

ممکن ہے ان عبرت انگیز واقعات کے مطالعہ سے ہم میں سے بعض کا قرآن سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو جائے بس اسی مقصد کو سامنے رکھ کر اس ناقص المطالعہ نے سینکڑوں صفحات کھنگال کر تابعین، تبع تابعین اور دیگر بزرگوں کے چیدہ چیدہ دسیوں واقعات اس مضمون میں جمع کیے ہیں۔

اس مضمون کی تیاری میں سب سے زیادہ استفادہ ''سیر الصحابہ'' سے کیا گیا ہے لیکن صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اصل مآخذ اور مراجع دیکھنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے چنانچہ مضمون کے آخر میں ان سب کا حوالہ دیا گیا ہے ان تمام واقعات کا محور ''اسلاف کا شغف بالقرآن'' ہے اس میں زیادہ زور تو ان کے معمولِ تلاوت پر ہی ہے لیکن اس کے ضمن میں ان کے زہدوتقوی، شخصی تعارف، حفظ وقرأت، تدبر فی القرآن اور درس وتفسیر کا ذکر بھی آگیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، سات سو نوافل روزانہ پڑھتے تھے، تلاوتِ قرآن کا والہانہ ذوق رکھتے تھے، نزولِ قرآن کے مبارک مہینے میں یہ ذوق عروج پر ہوتا تھا، مغرب اور عشاء کے درمیان سو جاتے اس کے بعد ساری رات قرآن پڑھتے تھے اور دو راتوں میں ایک قرآن ختم کر دیتے تھے۔

ساری زندگی کتاب مقدس کے ساتھ جو رشتہ رہا تھا اسے مرض الموت بھی کمزور نہ کر سکا، ایسے وقت میں جب کہ بیماری نے ایسا نڈھال کر دیا تھا کہ کروٹ بدلنا بھی مشکل تھا اپنے بھانجے ابراہیم نخعیؒ کا سہارا لے کر تلاوت قرآن سے لطف اندوز ہوتے تھے۔(۳)

ثابت بن اسلم بنانیؒ۔

بصرہ کے ممتاز علماء میں سے تھے، حضرت انس بن مالکؓ کی صحبت میں چالیس سال تک رہے اور خود حضرت انسؓ نے ان کے بارے میں یہ شہادت دی کہ "ہر شے کی ایک کنجی ہوتی ہے ثابت خیر کی کنجی ہیں ان کی زندگی کا سب سے محبوب مشغلہ اللہ کی عبادت تھا ایک دن رات میں پورا قرآن کریم ختم کر لیتے تھے۔

تہجد کی نماز میں تلاوت کا خاص اہتمام تھا کبھی یہ آیت کریمہ زبان پر جاری ہو جاتی تو بار بار پڑھتے اور زار زار روتے تھے۔(۴)

اَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ۔ اے انسان تو اس سے کفر کرتا ہے جس نے تجھ کو مٹی پھر نطفہ سے پیدا کیا۔

حسن بصریؒ۔

انہیں ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ عنھا کا رضاعی بیٹا ہونے کا شرف حاصل ہے کیونکہ بچپن میں جب ان کی والدہ (جو کہ لونڈی تھیں) گھر سے باہر جاتیں اور یہ بھوک کی وجہ سے روتے تو حضرت ام سلمہؓ انہیں دودھ پلا دیا کرتی تھیں، بارہ سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گئے تھے، ابو بکر ہذلی کہتے ہیں کہ جب تک وہ ایک سورۃ کی تفسیر و تاویل اور شان نزول وغیرہ سے پوری واقفیت حاصل نہ کر لیتے تھے اس وقت آگے نہ بڑھتے تھے۔

زہد و ورع کا مجسم پیکر تھے، ان پر ہمیشہ شکستگی اور حزن و ملال کی کیفیت چھائی رہتی تھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے تو آنکھیں برسنے لگتیں فرمایا کرتے تھے اللہ کی قسم یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی شخص قرآن پر ایمان رکھتا ہو اور پھر اس پر حزن اور غمگینی نہ چھائے اور اس کے اندر سوز و گداز پیدا نہ ہو۔

ایک اور موقع پر قسم کھا کر فرمایا "واللہ یا ابن آدم لئن قرأت القرآن ثم آمنت به، لیطولن فی الدنیا حزنك ولیشتد فی الدنیا خوفك ولیكثرن فی الدنیا بكائك"(۵) اے آدم کی اولاد! اللہ کی قسم اگر تم قرآن پڑھو اور اس پر ایمان لے آؤ تو دنیا میں تمہارا حزن طویل، تمہارا خوف شدید اور تمہارا گریہ و بکا کثیر ہو جائے۔

داؤد بن دینارؒ۔

قرآن کے ساتھ انہیں خاص شغف تھا، یہ شغف ایک خاص واقعہ کی وجہ سے پیدا ہوا خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں طاعون میں مبتلا ہو گیا بیہوشی کی حالت میں مجھے دو آدمی نظر آئے ان میں سے ایک نے میری زبان کی جڑ کو اور دوسرے نے میرے تلوے کو دبا کر اپنے ساتھی سے پوچھا کیا چیز معلوم ہوتی ہے، دوسرے نے جواب دیا کہ تسبیح، تکبیر، مسجد کی طرف چلنا اور تھوڑی سی قرآن کی قرأت، میں نے اس وقت تک قرآن کی تعلیم حاصل نہ کی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے بیماری سے شفا عطا فرمادی تو میں پوری طرح قرآن کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو گیا اور بالآخر اسے حاصل کر لیا یوں یہ خطرناک بیماری انہیں قرآن تک پہنچانے کا ذریعہ بن گئی۔ یقیناً بعض بیماریاں ظاہر و باطن کے لیے پیغام شفا ہوتی ہیں اور بعض تندرستیاں بیماریوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔(۴۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ربیع بن خثیمؒ۔

دیگر صحابہؓ کے علاوہ انہیں خاص طور پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی صحبت اور علوم سے مستفید ہونے کا زیادہ موقع ملا، اپنی عملی زندگی میں انہیں قرآن کے ساتھ زیادہ شغف تھا۔

ان کی عبادت کا خاص وقت شب کی تاریکی تھا، ساری رات عبادت کرتے اور طویل قرأت کرتے، وعدہ و عیدوالی آیات بار بار پڑھتے، ان کے غلام نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں کہ ربیع رات کی تاریکی میں تہجد پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچتے تو اس کو دہراتے دہراتے صبح کر دیتے تھے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ۔ (جاثیۃ)

کیا جنھوں نے برائیاں کی ہیں یہ گماں کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کریں گے جنھوں نے اچھے اعمال کیے جن کی زندگی اور موت برابر ہے وہ لوگ کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔

جو شخص نصیحت کی درخواست کرتا اسے قرآنی احکام لکھوا دیتے، ایک شخص نے درخواست کی کہ کچھ وصیت فرمایئے، اس کی درخواست پر کاغذ منگوا کر قل تعالوا اتل ما حرم سے لعلکم تتقون تک قرآن کی آیات لکھوادیں، اس شخص نے کہا میں آپ کے پاس اس لیے آیا تھا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیں گے۔ فرمایا بس اسی پر عمل کرو ربیعؒ اکثر خاموش رہتے تھے، فرماتے تھے کہ باتیں کم کیا کرو اگر ہو سکے تو فضول باتوں کے بجائے سبحان اللہ الحمد للہ، لاالہ الااللہ اللہ اکبر کا ورد کیا کرو لوگوں کو اچھی باتیں کرنے کی تلقین کیا کرو، بری باتوں سے روکا کرو، قرآن پڑھا کرو، اللہ سے بھلائی کی درخواست کیا کرو اور شر سے پناہ مانگا کرو۔

اپنی واعظانہ تقریروں میں بھی وہ نہایت موزونیت سے قرآنی آیات کو کھپاتے تھے، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا وعظ عموماً یہ ہوتا تھا۔

اے اللہ کے بندے! ہمیشہ بھلی بات کہا کر اور بھلائی پر عمل کیا کر، ہمیشہ بھلی خصلتوں پر رہا کر، اپنی مدت (حیات) کو زیادہ نہ سمجھ، اپنے دل کو سخت نہ بنا اور ان لوگوں کا مصداق نہ بن جو کہتے ہیں ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (انفال) سنا حالانکہ نہیں سنتے۔

اے اللہ کے بندے! اگر تو اچھے کام کرتا ہے تو ایک کے بعد دوسرا برابر کیے جا کیونکہ عنقریب تجھے وہ دن پیش آنے والا ہے، جب تجھ کو یہ حسرت رہ جائے گی کہ کاش زیادہ اچھے کام کیے ہوتے اگر تجھ سے کچھ برائیاں سرزد ہو چکی ہیں تو بھی اچھے کام کر، اللہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (ہود) بھلائیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے اے بندہ خدا! اللہ نے اپنی کتاب میں جو علم تجھے عطا کیا ہے اس پر اس کا شکر ادا کر اور جو اس نے تجھ کو نہیں دیا بلکہ اپنے لیے مخصوص رکھا ہے، اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر اور بناوٹ نہ کر کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ۔ (ص)

(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں قرآن دونوں عالموں کے لیے نصیحت ہے اور ایک وقت آئے گا جب تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ (۷)

سعید بن جبیرؒ۔

آپ وہ مشہور تابعی ہیں جنہیں حجاج بن یوسف کے ظلم کے مقابلے میں استقامت کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے بھی شہرت حاصل ہوئی۔

حضرت سعیدؒ قرآن کے انتہائی عمدہ قاری تھے، قرأت، ترجیع کے ساتھ کرتے تھے لیکن گا کر قرآن پڑھنا سخت ناپسند کرتے تھے، تمام مشہور قرأتوں کے عالم تھے اسمٰعیل بن عبدالملک کا بیان ہے سعید بن جبیر رمضان میں ہماری امامت کرتے تھے معمول تھا کہ ایک شب کو عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت کے مطابق قرآن سناتے تھے دوسری شب کو زید بن ثابتؓ کی قرأت کیمطابق اسی طریقہ سے وہ ہر شب کو باری باری سے تمام مشہور قاریوں کی قرأت سناتے تھے۔

ان کی نماز، تاثر اور خشوع و خضوع کی تصویر ہوتی تھی، کبھی کبھی ایک ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ موعظت والی آیات کو بار بار دہراتے تھے، سعید بن عبید کا بیان ہے کہ میں نے ابن جبیر کو امامت کی حالت میں اس آیت کو بار بار دہراتے سنا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ۔ (مومن)
جب کہ طوق ان کی گردنوں میں ہونگے اور زنجیریں اور وہ کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے گھسیٹے جائیں گے۔

قسم بن ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کو یہ آیت بیس مرتبہ سے زیادہ دہراتے سنا ہے۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ (بقرہ) اس دن سے ڈرو جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

رمضان میں ان کی عبادت و تلاوت بہت بڑھ جاتی تھی، مغرب سے عشاء تک کا وقت جو عموماً روزہ داروں کے آرام اور سکون کا وقت ہوتا ہے، تلاوت قرآن میں گذرتا تھا، رمضان میں کبھی کبھی ایک نشست میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ رمضان کے علاوہ بھی عموماً دو راتوں میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے صرف بیماری اور سفر کی وجہ ہی سے اس معمول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں فرق آتا تھا ان کی شہادت کا واقعہ بہت مشہور ہے، اس وقت بھی ان کی زبان پر قرآن کی آیات تھیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ زندگی بھر انسان کی زبان پر جو کچھ رہتا ہے موت کے وقت بھی وہی کچھ اس کی زبان پر ہوتا ہے حجاج نے جب طویل کٹ حجتی کے بعد جلاد کو حضرت سعیدؒ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو یہ حکم سن کر حاضرین میں سے ایک شخص رونے لگا، ابن جبیر نے اس سے پوچھا تم کیوں روتے ہو اس نے کہا آپ کے قتل پر، فرمایا اس کے لیے رونے کی ضرورت نہیں یہ واقعہ تو اللہ تعالی کے علم میں پہلے سے موجود تھا پھر یہ آیت تلاوت کی۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا۔ (حدید)

تم کو زمین اور اپنی جانوں میں جو مصیبتیں پہنچیں ان کو تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہم نے لکھ رکھا ہے۔

قتل سے قبل ابن جبیرؒ نے حجاج سے اتنی مہلت مانگی جس میں دو رکعت نماز پڑھ سکیں، حجاج نے کہا اگر مشرق کی سمت رخ کرو تو اجازت مل سکتی ہے فرمایا کچھ حرج نہیں "اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ" پھر یہ آیت پڑھی

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (انعام)

میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں نہیں"

حجاج نے حکم دیا سر کے بل جھکا دو، یہ حکم سن کر آپ نے یہ آیت تلاوت کی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔ (حم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے پھر اسی میں سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔

وہ مبارک ہستی جس کو ساری زندگی قرآن کریم کی تلاوت، خدمت اور اشاعت میں بسر ہوئی تھی، شہادت گاہ میں چمکتی تلوار اور جلاد کی شعلہ بار آنکھوں کے سامنے بھی اس نے مذکورہ آیت کی تلاوت کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ "الٰہی! میرے قتل کے بعد (حجاج) کو کسی کے قتل پر قادر نہ کرنا"

یہ دعا قبول ہوئی اور ایک لاکھ سے زیادہ انسانوں کا قاتل اس قتل ناحق کے بعد کسی دوسرے انسان کے خون سے ہولی نہ کھیل سکا۔

جلاد شمشیر بدست موجود تھا، حجاج کے حکم پر دفعۃً تلوار چمکی اور ایک سچے خادم قرآن کا سر زمین پر گر کر ہمیشہ کے لیے سجدہ ریز ہو گیا زمین پر گرنے کے بعد زبان سے آخری کلمہ لاالہ اللہ نکلا۔(۸)

حجاج اس اُشتمر حق سے کچھ بھی نہ چھین سکا اور ابن جبیرؒ کائنات کی سب سے بڑی دولت ساتھ لیے دنیا سے رخصت ہو گئے اور وہ دولت تھی۔ دولتِ ایمان

سعید بن مسیبؒ۔

آپ کی عبادت کا اصل وقت وہی تھا جو ہر دور کے اہل اللہ کے لیے مخصوص رہا ہے جب رات اپنی طنابیں کھینچ دیتی اور اہل دنیا محو خواب ہو جاتے تو آپ اپنے نفس سے خطاب کر کے کہتے اے برائیوں کے سر چشمہ اٹھ! میں تجھ کو اس اونٹ کی طرح خستہ کر کے چھوڑوں گا جو خستگی اور ماندگی سے چلنے میں لڑکھڑاتا ہے" پھر آپ تہجد میں مشغول ہو جاتے اور اس میں خوب طویل تلاوت فرماتے رات بھر کھڑے کھڑے دونوں پاؤں سوج جاتے، صبح کو پھر نفس سے مخاطب ہو کر فرماتے" تجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور تو اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز کے علاوہ بھی تلاوت کا معمول تھا اور اس کا کبھی ناغہ نہ فرماتے تھے سفر کی حالت میں سواری پر تلاوت کرتے تھے۔(۹)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ۔

ابن لیلیٰؒ اس اعتبار سے بڑے خوش قسمت تھے کہ انہیں صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کی زیارت اور ان سے استفادہ کی سعادت حاصل ہوئی، انہیں قرآن وحدیث اور فقہ وغیرہ جملہ فنون میں درک تھا۔

قرآن کی قرأت کا خاص ذوق تھا ان کے یہاں ہر وقت قراء کا مجمع لگا رہتا تھا، مجاہد کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن کے ایک خاص مکان میں بہت سے مصاحف رکھے رہتے تھے یہاں ہر وقت تلاوت و قرأت کا سلسلہ جاری رہتا تھا، صرف کھانے کے اوقات میں قراء یہاں سے ہٹتے تھے۔(۱۰)

عروہ بن زبیرؒ۔ آپ مشہور صحابی اور حواری رسول ﷺ حضرت زبیر بن عوامؓ کے فرزند تھے ان کی ماں اسماء حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں اس طرح عروہ کی رگوں میں ایک جانب حواری رسول اور دوسری جانب صدیق رسول ﷺ کا خون تھا۔

بڑے عابد وزاہد تھے، تلاوت قرآن محبوب ترین مشغلہ تھا۔ ایک چوتھائی قرآن دن میں ناظرہ پڑھتے تھے باقی رات کو تہجد میں پورا کرتے تھے اور تہجد تو اس قدر التزام کے ساتھ پڑھتے تھے کہ ایک شب کے سوا جب ایک مرض کے سلسلہ میں ان کا پاؤں کاٹا گیا تھا اور کبھی ناغہ نہ ہوئی۔(۱۱)

عطاء بن ابی رباحؒ۔

عطاء ایک حبشی غلام تھے لیکن بقول امام احمد بن حنبلؒ علم کے حقدار صرف عالی النسب لوگ نہیں بلکہ علم کا خزانہ اللہ تعالیٰ اسی کو دیتا ہے جسے محبوب رکھتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں علم سے بھی نوازا تھا اور مقبولیت و محبوبیت بھی ان کے حصے میں خوب آئی تھی۔
امام اوزاعیؒ کہتے تھے کہ عطاء نے جس وقت انتقال کیا اس وقت وہ لوگوں میں روئے زمین کے سب سے زیادہ پسندیدہ آدمی تھے۔
عبادت کا یہ حال تھا کہ کامل بیس سال تک مسجد کا فرش ان کا بستر رہا، تہجد میں روزانہ دوسو یا اس سے زیادہ آیتیں پڑھتے تھے، قرآن میں عبور حاصل تھا اور اس کا مستقل درس دیتے تھے۔(۱۲)

عمر بن عبدالعزیزؒ

آپ کی والدہ کا نام ام عاصم تھا جو کہ حضرت عمرؓ کے بیٹے عاصم کی صاحبزادی تھیں اس طرح عمر بن عبدالعزیزؒ کی رگوں میں حضرت عمر فاروقؓ کا خون بھی شامل ہو گیا تھا، آپ کو خلافت راشدہ کے احیاء کی سعادت حاصل ہوئی۔
حکومت اور سلطنت دلوں کو سخت اور مواخذہ سے بے خوف بنا دیتی ہے لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دل کو اس نے خشیت الٰہی سے لبریز کر دیا تھا آپ کا معمول تھا کہ عشاء کے بعد تنہائی میں مسجد میں بیٹھ کر رو رو کر دعائیں کرتے تھے اور اس حالت میں آنکھ لگ جاتی تھی، آنکھ کھلتی تو پھر یہی مشغلہ جاری ہو جاتا اسی طرح روتے دعائیں کرتے اور جاگتے سوتے ساری رات گذر جاتی تھی۔
قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ان پر عجب کیفیت طاری ہو جاتی تھی خصوصاً ایسی آیات جن میں مناظر قیامت اور اخروی محاسبہ کا ذکر ہوتا، پڑھ کر بے حال ہو جاتے ایک شب کو یہ آیت

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔
"جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کے مثل ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شل ہو گئے"تلاوت کر کے زور سے چیخے "واسوء صباحاہ" اور اچھل کر اس طرح گرے کہ معلوم ہوتا تھا کہ دم نکل جائے گا، پھر اس طرح ساکن ہو گئے کہ معلوم ہوتا تھا ختم ہو گئے پھر ہوش میں آگئے۔

ایک دن نماز میں یہ آیت

وقفوھم انھم مسؤلون

"ان کو بتادو کہ ان سے باز پرس کی جائے گی"

پڑھی تو اتنے متاثر ہوئے کہ اسی کو بار بار دہراتے رہے اور اس سے آگے نہ بڑھ سکے انتقال کے وقت بھی قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور یہ آیت زبان پر تھی۔(۱۳)

تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لایریدون علوافی الارض ولافسادا والعاقبۃ للمتقین۔

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں نہ برتری چاہتے ہیں اور نہ فساد کرتے ہیں اور عاقبت پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

علقمہ بن قیسؒ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے، انہوں نے ان کو ابتداء سے انتہا تک تعلیم دی، اسودؒ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ علقمہ کو جس طرح قرآن کی تعلیم دیتے تھے اسی طرح تشھد کی تعلیم دیتے تھے، حضرت ابن مسعودؓ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں جو کچھ پڑھتا اور جانتا ہوں وہ سب علقمہ پڑھتے اور جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں پرکشش آواز دی تھی خود فرماتے ہیں کہ مجھے خدا نے خوش آوازی عطا فرمائی تھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مجھ سے قرآن پڑھوا کر سنتے اور فرماتے میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، خوش آوازی کے ساتھ پڑھا کرو میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے کہ حسن صوت قرآن کی زینت ہے۔

تلاوت قرآن کے ساتھ ان کو غیر معمولی شغف اور انہاک تھا۔ عام معمول چھ دن میں قرآن ختم کرنے کا تھا۔ کبھی کبھی ایک رات میں پورا قرآن پڑھ ڈالتے تھے۔ ابراہیمؒ کا بیان ہے کہ علقمہ ایک مرتبہ مکہ گئے۔ شب کے وقت انہوں نے طواف شروع کیا۔ پہلے سات پھیروں میں انہوں نے طوال ختم کیں، دوسرے سات پھیروں میں مئین، تیسرے سات پھیروں میں مثانی اور چوتھے میں بقیہ سورتیں ختم کیں، اس طرح انہوں نے ایک شب میں طواف کی حالت میں پورا قرآن تمام کردیا۔

قرآن کے ساتھ اس شیفتگی کا یہ نتیجہ تھا کہ قرآنی آیات ان کی زبان پر اس قدر جاری ہو گئی تھیں کہ عموماً ہر کام قرآنی آیت کے اشارے سے شروع کرتے تھے، کھانے کے وقت قرآن کی اس آیت "فان طبن لكم عن شي منه نفسا فكلوه هنيئامريئا" پڑھ کر بیوی سے کھانا مانگتے کہ مجھے ان لذیذ اور خوشگوار کھانوں میں سے کھلاؤ۔

رکاب پر پاؤں رکھتے ہوئے پڑھتے۔(۱۴)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَاکُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ؛

قتادہ بن دعامہ سدوسیؒ

حضرت قتادہؒ بے مثال حافظہ کے مالک تھے حضرت سعید ابن میبؒ نے ایک موقع پر ان کی قوت حافظہ پر اظہار تعجب کرتے ہوئے فرمایا تھا "میں نہیں گمان کر سکتا تھا کہ خدا نے تمہارے جیسا شخص بھی پیدا کیا ہے"

علمی ذوق و شوق اور قوت حافظہ نے ان کو قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، زبان، لغت، ایام عرب اور نسب وغیرہ اس عہد کے جملہ مذہبی اور غیر مذہبی علوم کا دریا بنا دیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کے حافظ تھے اور نہایت اچھا یاد تھا۔ بڑی بڑی سورتوں میں ایک لفظ کی غلطی نہ ہوتی تھی، معمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قتادہؒ نے سعد بن ابی عروبہؒ کو قرآن دے کر سورہ بقرہ سنائی اور اس میں ایک حرف کی غلطی نہیں کی سنانے کے بعد ان سے پوچھا کیوں میں نے ٹھیک یاد کیا، انہوں نے کہا ہاں (۱۵)

محمد بن منکدرؒ

آپ قرآن کریم کے ممتاز قاری تھے امام مالکؒ انہیں سید القراء کہتے تھے۔

زہد و تقوی کا رنگ بہت گہرا تھا اپنے نفس کی اصلاح کے لیے وہ بڑی سخت ریاضتیں کرتے تھے مسلسل چالیس سال تک اپنے نفس پر ہر طرح کی سختیاں جھیلیں۔

ان کے دل میں اتنا گداز تھا کہ کلام اللہ کی مؤثر آیات پڑھ کر بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے، ایک شب کو وہ نماز پڑھتے ہوئے رونے لگے جب بہت دیر تک روتے رہے تو ان کے گھر والوں نے پریشان ہو کر رونے کی وجہ پوچھی مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اہل خانہ نے حضرت ابو حازمؒ کو بلوا لیا حضرت ابو حازمؒ نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا کہ دوران تلاوت ایک آیت سامنے آگئی جس نے مجھے رلا دیا پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ جب انہوں نے آیت بتائی تو حضرت ابو حازمؒ بھی زاروزار رونے لگے۔ وہ آیت یہ تھی

"وبدالهم من الله مالم يكونوا يحتسبون"

"ان لوگوں کے لیے اللہ کی جانب سے ایسی چیز ظاہر ہو گی جس کا وہ وہم و گماں بھی نہ کرتے تھے" شب خیزی، زہد و تقوی اور ذکر و تلاوت میں انہماک کی وجہ سے ان کے چہرے پر ایسے انوار برستے تھے کہ ان کی زیارت سے اللہ یاد آتا تھا اور نفس کی اصلاح ہوتی تھی، امام مالکؒ کا بیان ہے کہ جب میں اپنے قلب میں قساوت محسوس کرتا تھا تو جا کر ابن منکدر کو دیکھتا تھا۔ اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ چند دنوں تک نفس میری نگاہ میں مبغوض ہو جاتا تھا۔ (۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلم بن یسارؒ۔

حضرت طلحہؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، مسلم ان کے غلام تھے، اللہ تعالی کے ان مخصوص بندوں میں سے تھے جن کا دامن زندگی ہر طرح کی آلائشوں سے پاک رہتا ہے، ان کے نزدیک ایمان باللہ کے لیے یہ ضروری تھا کہ اس کی تمام ناپسندیدہ چیزوں کو ترک کر دیا جائے چنانچہ فرماتے تھے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بندہ کا ایمان کس کام آسکتا ہے اگر وہ خدا کی ناپسندیدہ باتوں کو نہیں چھوڑتا نماز اور نماز کے دوران تلاوت کا ازحد شغف رکھتے تھے، جب وہ نماز میں ہوتے تھے تو بے جان لکڑی معلوم ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پہلو میں آگ لگی اور آگ لگ کر بجھ بھی گئی لیکن ان کو مطلق خبر نہ ہوئی۔

کتاب اللہ کا اتنا احترام ملحوظ رہتا تھا کہ جس ہاتھ سے قرآن پکڑتے تھے اس کو محل نجاست سے مس نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں داہنے ہاتھ سے شرمگاہ کو مس کرنا برا سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے قرآن پکڑنا پڑتا ہے۔ (۱۷)

منصور بن ذاذان واسطیؒ۔

منصورؒ حضرت حسن بصریؒ کے خاص ساتھیوں میں سے تھے قرآن کی تلاوت کا خاص شغف تھا، بہت تیز قرآن پڑھتے تھے صبح سے دوپہر تک ایک قرآن ختم کر دیتے تھے۔ نوافل میں قرآن کا بڑا حصہ پڑھ ڈالتے تھے ہشام بن حسان کا بیان ہے کہ میں نے مغرب اور عشاء کے درمیان منصور کے پہلو میں نماز پڑھی۔ دوسری رکعت میں وہ سورہ نحل تک پڑھ گئے رمضان میں عبادت زیادہ بڑھ جاتی تھی، روزانہ قرآن ختم کر دیتے تھے۔ نماز میں اس شدت کا گریہ طاری ہوتا کہ آنسو پونچھتے پونچھتے عمامہ تر ہو جاتا۔

انہوں نے عبادت و ریاضت کو آخری حد تک پہنچا دیا تھا۔ ہشیم کا بیان ہے کہ وہ اتنی عبادت کرتے تھے کہ اگر ان سے کہا جاتا کہ موت کا فرشتہ دروازہ پر آگیا ہے تو جتنی عبادت وہ کرتے تھے اس میں زیادتی ممکن نہ تھی۔ (۱۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو اسحٰق سبیعیؒ۔

ابو اسحٰق عمرو بن عبد اللہؒ کی نشو و نما، علم و عمل کے مرکز کوفہ میں ہوئی انہوں نے علمائے کوفہ سے خوب خوب استفادہ کیا، وہ قرآن کے نہایت مشہور قاری تھے، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے اصحاب ان کو عمراء القاری کہتے تھے، جیسے علم میں ممتاز تھے یونہی عمل میں بھی نمایاں تھے۔ تین دن میں ایک قرآن ختم کر دیتے تھے، روزے بھی بکثرت رکھتے تھے۔

آخر عمر میں جب قویٰ ضعیف اور عبادت شاقہ کے متحمل نہ رہ گئے تھے اس وقت ان معمولات میں فرق آ گیا تھا لیکن پھر بھی مہینہ میں تین دن اور ہر جمعہ دو شنبہ کو اور اشہر حرم میں پابندی سے روزے رکھتے تھے اور ایک رکعت میں پوری سورہ بقرہ ختم کرتے تھے۔ (۱۹)

ابو العالیہ ریاحیؒ۔

ابو العالیہؒ قبیلہ ریاح کی ایک عورت کے غلام تھے، اس نے انہیں اللہ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا انسانوں کی غلامی سے آزادی مل گئی تو انہوں نے ہمیشہ کے لیے اللہ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈال لیا اور پھر علم و عمل میں وہ کمال حاصل کیا کہ ممتاز تابعین میں شمار ہونے لگے ان کا خاص موضوع کتاب اللہ تھا، قرآن کی تعلیم انہوں نے مشہور عالم قرأت حضرت ابی بن کعبؓ سے حاصل کی تھی، اس کا آغاز غلامی ہی کے زمانہ سے ہو گیا تھا ان کا خود بیان ہے کہ میں غلام تھا اپنے اہل کی خدمت کرتا تھا اور قرآن اور عربی کی کتاب سیکھتا تھا لیکن باضابطہ تعلیم قبول اسلام کے سات آٹھ سال کے بعد جب کہ وہ بڑی عمر کو پہنچ گئے تھے، شروع کی تھی اور اس شوق اور محنت سے حاصل کی کہ جماعت تابعین میں قرآن کے سب سے بڑے عالم بن گئے شب بیداری اور تلاوتِ قرآن ان کا خاص ذوق تھا۔ ایک زمانہ میں وہ رات بھر نمازیں پڑھتے تھے اور ایک شب میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے لیکن جب یہ گراں گذرنے لگا تو پھر دو راتوں میں ختم کرنے لگے جب یہ بھی نہ ہو سکا تو تین راتوں میں ختم کرنے لگے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب اس میں بھی تکلیف محسوس ہوئی تو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ ایک ہفتہ میں ختم کیا کرو چنانچہ ان کی ہدایت کے بعد رات کو عبادت وتلاوت کے بعد سونے کے لیے بھی مناسب وقت بچ جاتا اور وہ بار جاتا رہا۔(۲۰)

ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ۔

کوفہ کے قراء اور علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا ان کا خاص موضوع کتاب اللہ تھا اس کے قاری بھی تھے اور عالم بھی، قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ اس پر عمل بھی کرتے جاتے تھے چنانچہ فرماتے تھے ہم لوگ قرآن کے ساتھ اس پر عمل کرنا بھی سیکھتے ہیں ہمارے بعد ایسے لوگ قرآن کے وارث ہوں گے جو قرآن کو پانی کی طرح پئیں گے اور ان کے نرخرہ کے نیچے نہ اترے گا۔

کامل چالیس سال تک انہوں نے مسجد میں قرآن کا درس دیا لیکن درس قرآن پر معاوضہ لینا پسند نہ کرتے تھے۔(۲۱)

ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ۔

عالم اسلام کے جم غفیر اور عظیم اکثریت کے مقتدا اور رہنما امام اعظمؒ علم کے ساتھ ساتھ عمل میں بھی یگانہ روزگار تھے۔

عبداللہ بن مبارکؒ کا قول ہے کہ میں نے ابو حنیفہؒ سے زیادہ کوئی پارسا نہیں دیکھا اسد بن عمروؒ کا قول ہے کہ ابو حنیفہؒ شب کی نماز میں ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے، ان کے گریہ وزاری کی آواز سن کر پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا تھا، ان کا یہ بھی قول ہے کہ یہ روایت محفوظ ہے کہ انہوں نے جس مقام پر وفات پائی وہاں سات ہزار کلام مجید ختم کیے تھے۔

مسعر بن کدامؒ کا قول ہے کہ میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز کان میں آئی جس کی شیرینی دل میں اتر گئی۔ جب ایک منزل ختم ہوئی تو مجھ کو خیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ اب رکوع کریں گے، انہوں نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا، نصف ختم کیا اسی طرح پڑھتے رہے کہ کلام مجید ایک رکعت میں ختم ہو گیا میں نے دیکھا تو وہ ابو حنیفہؒ تھے۔

خارجہ بن مصعبؒ کہتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں چار اماموں نے پورا قرآن پڑھا ہے عثمان بن عفانؓ تمیم داریؓ، سعید بن جبیرؒ اور ابو حنیفہؒ!

زائدہؒ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے ابو حنیفہؒ کے ساتھ عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی، آدمی نماز پڑھ کر چلے گئے، ابو حنیفہؒ کو معلوم نہ ہوا کہ میں مسجد میں ہوں، حالانکہ تنہائی میں ایک مسئلہ میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا، انہوں نے کھڑے ہو کر نماز میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا، میں انتظار میں کھڑا انتظار رہا کہ فارغ ہوں تو مسئلہ پوچھوں، پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے (فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ) تو اس کو بار بار پڑھنا شروع کیا، اسی آیت کی تکرار میں صبح ہو گئی، یہاں تک کہ مؤذن نے فجر کی آذان دے دی۔

یزید بن الکمیتؒ جو برگزیدہ لوگوں میں سے ہیں کہتے ہیں کہ ابو حنیفہؒ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف شدید تھا ایک رات امام نے عشاء کی نماز میں سورہ اذازلزلت پڑھی، ابو حنیفہؒ جماعت میں تھے، جب نماز ختم کر کے آدمی چلے گئے تو میں نے دیکھا کہ ابو حنیفہؒ فکر میں غرق بیٹھے ہیں، تنفس جاری ہے، میں نے دل میں کہا، چپکے سے اٹھ چلو، ان کے شغل میں خلل انداز نہ ہو، چنانچہ قندیل روشن چھوڑ کر میں چلا آیا، اس میں تیل تھوڑا تھا، طلوع فجر کے بعد جب میں مسجد میں پھر آیا تو میں نے دیکھا کہ ابو حنیفہؒ اپنی داڑھی پکڑے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں

• یا من یجزی بمثقال ذرة خیر خیرا ویا من یجزی بمثقال ذرة شر شرا اجر النعمان عبدك من النار وما یقرب منها من السوء وادخله فی سعة رحمتك۔

اے ذرہ بھر نیکی کا اچھا بدلہ دینے والے اور اے ذرہ بھر برائی کا بدلہ دینے والے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندہ نعمان کو آگ سے اور اس کے لگ بھگ عذاب سے بچائیو اور اپنی رحمت کی فضاء میں داخل کیجیو، میں نے اذان دی، آکر دیکھا تو قندیل روشن تھی اور وہ کھڑے ہوئے تھے، مجھ کو دیکھ کر کہا کیا قندیل لینا چاہتے ہو، میں نے کہا صبح کی اذان دے چکا، کہا جو دیکھا ہے اس کو چھپانا، یہ کہہ کر صبح کی سنتیں پڑھیں اور بیٹھ گئے میں نے تکبیر کہی تو جماعت میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ صبح کی نماز اول شب کے وضو سے پڑھی

القاسم بن معین کا بیان ہے کہ ایک رات ابو حنیفہؒ نے نماز میں یہ آیت پڑھی

(بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر)

"بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت بڑی آفت اور بہت تلخ ہے"

تمام رات اس کو دہراتے رہے اور شکستہ دلی سے روتے رہے۔(۲۲)

ابو یوسف یعقوبؒ۔

امام ابو حنیفہؒ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے سو سے زائد مشائخ سے استفادہ کیا، فقہ، قضاء اور افتاء میں انہیں رسوخ اور مثالی ملکہ حاصل تھا وہ تین عباسی خلفاء کے دور میں قاضی رہے مہدی، ہادی اور ہارون رشید، مہدی نے انہیں صرف بغداد کے مشرقی حصہ کا قاضی مقرر کیا تھا مگر خلیفہ ہادی کے زمانہ میں وہ پورے بغداد کے قاضی بنا دیے گئے اور جب خلافت کی باگ ڈور ہارون کے ہاتھوں میں آئی تو اس نے انہیں تمام ممالک محروسہ کا قاضی القضاۃ بنا دیا۔

امام ابو حنیفہؒ کے درس کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ وہ حفظ قرآن کے بغیر اپنے درس میں کسی کو شریک ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

امام ابو یوسفؒ بھی حافظ قران تھے، قرآن کا اعزاز و احترام بھی انہوں نے استاذ سے سیکھا تھا ایک بار کہیں جا رہے تھے، راستہ میں دو آدمی خرید و فروخت کرنے میں جھگڑا کر رہے تھے، ان میں سے ایک شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میری اور تمہاری مثال تو قرآن کی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت کے مطابق ہے۔

ان ھذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیھا

"یہ میرا بھائی ہے جس کے پاس ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ ایک بھی مجھے دے دو"

امام ابو یوسفؒ نے یہ سنا توان پر غصہ اور افسوس سے ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی، قریب تھا کہ بے ہوش ہو جائیں، جب ذرا یہ کیفیت دور ہوئی تو اس شخص سے بڑے درشت لہجہ میں کہا کہ

"تو اللہ سے ذرا بھی نہیں ڈرتا، کلام الٰہی کو تو نے معمولی بات چیت بنالیا ہے، قرآن کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ اس کو نہایت خشوع وخضوع اور خوف وہیبت کے ساتھ پڑھے ایسا نہ ہو کہ وہ ناراضگی کا سبب بن جائے، میں تجھ میں یہ کیفیت بالکل نہیں پاتا کیا تیری عقل جاتی رہی ہے کہ تو نے کلام الٰہی کو لہو ولعب بنالیا ہے"

اسی طرح ایک بار ایک شخص کو سورہ طٰہٰ کی کوئی آیت بغیر توجہ الی اللہ کے پڑھتے ہوئے سنا تو اس کو بھی بہت ڈانٹا، محمد بن فضلؒ فرماتے ہیں کہ میں امام ابو یوسفؒ کو اس لیے ناپسند کرتا تھا کہ یہ حکومت کے ارکان سے اختلاط رکھتے ہیں لیکن جس روز سے ان کو یہ تنبیہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا اس روز سے ان سے محبت کرنے لگا موفق اور قرشی دونوں حضرات نے لکھا ہے کہ عہدہ قضا کے قبول کر لینے کے بعد وہ سو رکعت روزانہ نماز پڑھتے تھے، روزہ کا بھی اہتمام کرتے تھے، خصوصیت سے رجب شعبان میں پورے مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

قرآن کریم کی عجز وانکسار کے ساتھ تلاوت اور اس میں غور وتدبر ان کی روحانی غذا بن چکی تھی جس کے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔(۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محمد بن حسن شیبانیؒ۔

امام محمدؒ نے تیرہ چودہ سال کی عمر میں امامؒ کے حلقہ تلمذ میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔امام ابو حنیفہؒ نے اپنے دستور کے مطابق ان سے فرمایا کہ قرآن حفظ کر لو پھر میرے پاس آؤ، صرف ایک ہفتہ کے بعد وہ اپنے والد کے ساتھ دوبارہ امام صاحب کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا۔

نہایت صالح، عابد اور شب زندہ دار تھے، رات دن میں ایک ثلث قرآن تلاوت کر ڈالتے تھے، انہوں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تھا ایک حصہ میں درس و تدریس کا مشغلہ رہتا، دوسرے حصہ میں آرام فرماتے اور تیسرے حصہ میں نماز ادا فرماتے جس میں طویل قرأت فرماتے

تلاوت کے علاوہ تدبر و فکر اور اس سے استخراج مسائل کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں

استخرجت من کتاب اللہ نیفا و الف مسئلۃ.

میں نے قرآن سے ایک ہزار سے کچھ زیادہ مسائل مستنبط کیے ہیں۔(۲۴)

ابو عمرو عبدالرحمٰن اوزاعیؒ۔

دوسری صدی کے ممتاز مجتہدین مثلاً امام ابو حنیفہؒ، امام مالک اور سفیان ثوریؒ وغیرہ کے زمرے میں ان کا شمار ہوتا ہے

علم کے علاوہ عبادت و تقوی میں بھی ممتاز تھے۔ خصوصیت سے رات کا بیشتر حصہ ذکر ونوافل میں گزرتا تھا، فرماتے تھے کہ جو لوگ رات کی نمازوں میں جتنا طویل قیام کریں گے، اللہ تعالی اسی نسبت سے قیامت کے قیام کو ہلکا کر دے گا طویل قیام میں طویل قرأت فرماتے، اور اس میں ان پر ایسا گریہ طاری ہوتا کہ دیکھنے والوں کو ترس آتا، سجدے میں جاتے تو آنسوؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کثرت سے مصلی تر ہو جاتا تھا ایک بار ایک عورت ان کی اہلیہ سے ملنے آئی اس نے دیکھا کہ مصلے کا ایک حصہ تر ہے پوچھا کہ کیا مصلے پر کسی بچے نے پیشاب کر دیا ہے، نیک بخت بولیں "یہ شیخ کے آنسوؤں سے تر ہو گیا ہے، یہ روزانہ سجدوں میں اسی طرح رویا کرتے ہیں"

ابو مہر کا قول ہے کہ "اوزاعیؒ رونے اور نماز میں قرآن کی تلاوت میں رات ختم کر دیا کرتے تھے"

امام اوزاعیؒ فرماتے تھے کہ پانچ باتیں تمام صحابہؓ اور تابعینؒ میں مشترک تھیں۔

۱۔ اجتماعیت۔ ۲۔ اتباع سنت۔ ۳۔ تعمیر مساجد۔ ۴۔ تلاوت قرآن پاک۔ ۵۔ جہاد فی سبیل اللہ۔(۲۵)

مسعر بن کدامؒ۔

مسعر بن کدامؒ ممتاز ترین تبع تابعین میں تھے نہایت عابد و زاہد تھے ان کے صرف دو ٹھکانے تھے گھر یا مسجد، کثرت عبادت سے پیشانی پر اونٹ کے گھٹے کی طرح نہایت موٹا گھٹا پڑ گیا تھا

روزانہ شب کو نصف قرآن تمام کر ڈالتے تھے، ان کے صاحبزادے محمد کا بیان ہے کہ والد آدھا قرآن ختم کیے بغیر نہ سوتے تھے، تلاوت قرآن ختم کرنے کے بعد چادر لپیٹ کر سو جاتے، ایک ہلکی سی جھپکی لینے کے بعد پھر اس طرح چونک پڑتے جیسے کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو، اور وہ پریشان ہو کر اس کی تلاش کر رہا ہو، اٹھ کر وضو اور مسواک کرتے پھر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا تھا مگر اس زہد و عبادت کو انتہائی مخفی رکھتے تھے۔(۲۶)

عبد اللہ بن وھبؒ۔

امام مالکؒ کے ان تلامذہ میں سے ہیں جو ان کے علم و فضل کے صحیح وارث ہوئے، زہد و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت میں ممتاز تھے، خوف خدا کی کیفیت ہمہ وقت ان پر طاری رہتی تھی، پر تاثیر آیات سنتے تو ان کی آنکھیں بہہ پڑتیں بسا اوقات بے ہوش ہو جاتے تھے ایک بار کسی نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی،

واذ یتحاجون فی النار فیقول الضعفو اللذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فھل انتم مغنون عنانصیبا من النار قال الذین استکبروا انا کل فیھا۔

"یاد کرو جب دوزخی (اہل کفر) ایک دوسرے سے حجت کریں گے ایک گروہ کہے گا کہ ہم نے تمہاری بات مانی تھی ذرا کچھ عذاب کو ہلکا کرو تو وہ کہیں گے ہم تو خود ہی اس میں مبتلا ہیں"

آپ نے سنا تو غشی کی کیفیت طاری ہو گئی، اور بہت دیر تک یہ حالت رہی، خوف قیامت کی یہی شدت ان کی موت کا سبب بن گئی۔ (۲۷)

یحییٰ بن سعید قطانؒ۔ آپ غلام خاندان سے تھے لیکن علم و فضل کے لحاظ سے کئی آزادوں سے بھی آگے بڑھ گئے اور ان کا شمار ممتاز تابعین میں ہونے لگا۔

کلام الٰہی کی تلاوت سے خاص شغف تھا، ان کے صاحبزادے کا بیان ہے کہ عموماً دن رات میں ایک بار قرآن ختم کر لیتے تھے لیکن وہ محض قرآن خوان نہیں تھے، بلکہ ان پر قرآن کا وہی اثر ہوتا تھا جو قلب مومن پر ہونا چاہیے بلکہ بسا اوقات۔ قرآن کی زبان سے آخرت کا تذکرہ سن کر وہ بے خود ہو جاتے تھے۔

ممتاز محدث علی بن مدینیؒ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ ان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، حاضرین میں سے کسی سے فرمایا کہ قرآن پاک کا کوئی حصہ سناؤ اس نے سورہ دخان کی تلاوت شروع کی جوں جوں وہ پڑھتا جاتا تھا ان پر رقت طاری ہوتی جا رہی تھی جب وہ اس آیت

ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین

"فیصلہ کے دن سب لوگ حاضر ہوں گے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر پہنچا تو ان پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو گئے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر گھر کے بچے اور عورتیں رو پڑیں کچھ دیر کے بعد جب ان کی یہ کیفیت دور ہوئی تو ان کی زبان پر یہی آیت تھی

ان یوم الفصل میقاتھم اجمعین. (۲۸)

فضیل بن عیاضؒ۔

غلط صحبت کی وجہ سے فضیل ایک بڑے ڈاکو کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے، ڈاکہ زنی ہی میں ان کے روز و شب گذر رہے تھے کہ یکایک فضل ایزدی نے ان کا دامن پکڑا اور ان کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، ان کی توبہ کی داستان بھی بڑی عبرت انگیز ہے، ان کو کسی لڑکی سے عشق ہو گیا تھا مگر خواہش نفس کی تکمیل کی کوئی سبیل پیدا نہیں ہو رہی تھی ایک دن موقع پا کر اس کے گھر کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہونا چاہتے تھے کہ کسی بندہ خدا نے یہ آیت تلاوت کی

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ.

"کیا ابھی اہل ایمان کے لیے وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں"

کلام الٰہی کی یہ دل گداز آواز ان کے کانوں میں پہنچی اور کانوں کے ذریعہ دل میں اتر گئی ایمان کی دبی ہوئی چنگاریاں بھڑک اٹھیں، بے اختیار بول اٹھے اے پروردگار وہ وقت آ گیا کہ میں بحر معاصی سے نکل کر تیرے دامن رحمت میں پناہ لوں۔

اس توبہ نصوح کے بعد ان کو علم دین کی تحصیل کا شوق دامن گیر ہوا اور اس شوق کی تکمیل اس قدر محنت سے کی کہ انہیں امام الحرم، شیخ الاسلام اور قدوۃ الاعلام جیسے القاب سے خود اہل علم نے نوازا۔

قرآن کے ساتھ ان کو عشق تھا، خادم خاص ابراہیم بن اشعثؒ کہتے ہیں کہ فضیل کے دل میں خدا کی جس قدر عظمت تھی اتنی میں نے کسی کے دل میں نہیں دیکھی۔

ان کے سامنے جب خدا کا ذکر آ جاتا یا وہ قرآن کی کوئی آیت سن لیتے تھے تو ظہر بہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الخوف والحزن وفاضت عیناہ فبکی حتی یرحمه من بحضرته۔

"ان پر خوف و غم کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور اس طرح روتے تھے کہ دیکھنے والوں کو رحم آنے لگتا تھا"

امام احمد بن حنبلؒ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ فضیل بن عیاضؒ کے پاس گئے اور ان سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو اجازت نہیں ملی، کسی نے کہا کہ اگر وہ قرآن کی آواز سن لیں تو نکل آئیں گے ہمارے ساتھ ایک بلند آواز آدمی تھا، ہم نے اس سے کہا کہ قرآن کی کوئی آیت پڑھو، اس نے بلند آواز سے سورہ تکاثر پڑھنی شروع کر دی وہ فوراً نکل آئے اس وقت ان کا حال یہ تھا کہ داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔

وہ خود قرآن پڑھتے تو ان کی آواز نہایت غمگین اور پسندیدہ ہوتی اور ٹھر ٹھر کر پڑھتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہیں تاریخ کی کتابوں میں ان کے جو اقوال زریں منقول ہیں ان میں ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔

"حامل قرآن کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ اپنی کوئی ضرورت، امراء اور اہل دولت کے پاس لے جائے بلکہ ان کا منصب یہ ہے کہ خلق خدا اپنی حاجتیں اس کے پاس لیجائے۔"

یہ قول بھی انہی کا ہے کہ

"جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس سے اس طرح سوال کیا جائے گا، جس طرح انبیاء سے تبلیغ رسالت کے بارے میں سوال ہوگا کیونکہ قرآن پڑھنے والا انبیاء کا وارث ہے۔"(۲۹)

اسماعیل بن علیہؒ۔

ایک لونڈی کے بیٹے تھے لیکن اپنے عمل و فضل اور والدہ کی تربیت کے نتیجے میں ایسا مقام حاصل کر لیا کہ امام احمد بن حنبلؒ جیسا صاحب فضل و کمال انسان یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ

"بصرہ میں اتقان و تثبت ابن علیہ پر ختم ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن علیہؒ کو قرآن مجید کی تلاوت اور عبادت سے بے حد شغف بلکہ عشق تھا عہد شباب ہی سے ان کا شمار بصرہ کے عبادت گزاروں میں ہوتا تھا ابن مدینیؒ نے ایک رات ان کے ساتھ بسر کی تو انھوں نے دیکھا کہ حضرت ابن علیہؒ نے اسی شب میں تہائی قرآن مجید کی تلاوت کی۔

حمزہ بن حبیب زیاتؒ۔

یہ کوفہ کے خاندان آل عکرمہ بن ربعی کے غلام تھے چونکہ کوفہ سے زیتون لے جاکر حلوان میں فروخت کرتے تھے اس لیے ان کا لقب "زیات" پڑ گیا۔

قرآن اور فرائض میں ان کی مہارت اور دقیقہ ر سی پر علماء کا اتفاق ہے، جن سات ائمہ نے فن قرأت میں نام پیدا کیا اور لائق تقلید قرار پائے ان میں حمزہ بن حبیب زیات کا نام بہت ممتاز ہے۔

قرآن کے ساتھ انہیں خاص شغف تھا، ہرماہ ترتیل کے ساتھ پچیس قرآن ختم کر لیا کرتے تھے، رات کا بیشتر حصہ عبادت کرتے گذر جاتا تھا اور بہت کم سوتے تھے، دن کا حال بھی رات سے کچھ مختلف نہ تھا ان کے تلمیذ خاص امام سفیان ثوریؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن حبیب زیات کو جب بھی کوئی دیکھتا یا درس دیتے ملتے یا نماز پڑھتے ہوئے، اپنی مصروفیت اور علم و فضل کے اعلیٰ مقام پر ہونے کے باوجود اپنی معاشی ضروریات خود ہی پوری کرتے تھے، پوری زندگی قرآن کی تعلیم پر نہ اجرت لی اور نہ ہی کسی سے خدمت لینا گوارہ کیا۔(۳۱)

نافع بن ابی نعیمؒ۔

یہ ہولیث کے غلام تھے، علم و فضل میں کمال کی وجہ سے ان کا شمار جلیل القدر تبع تابعین میں ہوتا تھا، انہیں ستر تابعین سے قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل تھی، کثیر التعداد اکابر شیوخ کے فیضان صحبت نے انہیں قرأت قرآن کے اسرار و رموز کا سب سے بڑا واقف کار بنادیا تھا اسی فنی مہارت کے باعث بالاتفاق مدینہ منورہ کے "امام القراء" تسلیم کیے گئے کتاب اللہ کی جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قراءت سبعہ کے تواتر پر امت کا اتفاق واجماع ہے ان میں امام نافع مدنیؒ کی قرأت بھی شامل ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت ہمیشہ ان کے منہ سے مشک وعنبر کی بو نکلا کرتی تھی، ایک بار کسی نے دریافت کیا آپ کونسی خوشبو استعمال کرتے ہیں؟ فرمایا ایسی کوئی بات نہیں بلکہ میں نے ایک شب عالم رویا میں حضور پر نور علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت کی، آپ نے میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن پاک کی کچھ آیات تلاوت فرمائیں اسی وقت سے یہ خوشبو آنے لگی ہے"

نہایت سیاہ فام لیکن ساتھ ہی نہایت خوش نقش اور پرکشش تھے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا آخر کیوں نہ ہو کہ نبی ﷺ نے مجھے مصافحہ کا شرف بخشا ہے۔

جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو صاحبزادگان نے وصیت کی درخواست کی تو جواب میں آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ پڑھی۔

فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین

"پس اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے آپس کی اصلاح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو"(۳۲)

www.kitabosunnat.com

وکیع بن جراح رواسیؒ۔

امام وکیعؒ کے علوئے مرتبت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ابن مبارکؒ، ابن معینؒ، ابن مدینیؒ اور امام شافعیؒ جیسے فضلاء روزگار انہی کے دامن تربیت کے پروردہ ہیں، مبدا فیاض نے انہیں غیر معمولی قوت حافظہ سے نوازا تھا اور ان سے جب قوت حافظہ کی دوا کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ فرماتے تھے۔

ترک المعاصی ماجربت مثلہ للحفظ

"معاصی سے اجتناب سے بڑھ کر قوت حافظہ کے لئے کوئی چیز میرے تجربہ میں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئی" قاضی یحییٰ بن اکثمؒ اور امام وکیعؒ کا سفر و حضر میں بارہا ساتھ رہا ہے ان کا بیان ہے کہ وکیع ہر شب میں قرآن ختم کرتے تھے ایک دوسرے معاصر یحییٰ بن ایوب روایت کرتے ہیں کہ وہ رات میں ثلث قرآن پڑھنے سے قبل نہیں سوتے تھے اور پھر رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو جاتے تھے سفیان بن وکیعؒ اپنے والد کے شب ورز کے معمولات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"میرے والد صائم الدہر تھے، صبح سویرے بیدار ہو جاتے۔ فجر کی نماز کے بعد مجلسِ درس شروع ہو جاتی دن نکلنے تک اس میں مشغول رہتے پھر گھر جا کر ظہر کی نماز تک قیلولہ فرماتے اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کرتے پھر عصر تک طلبہ کو قرآن کا درس دیتے اور پھر مسجد آکر عصر کی نماز پڑھتے اور اس سے فارغ ہو کر پھر درسِ قرآن شروع ہو جاتا اور شام تک مذاکرہ میں منہمک رہتے پھر مکان تشریف لاکر افطار فرماتے۔ اس سے فارغ ہو کر نماز پڑھتے تھے۔(۳۳)

احمد تقی الدین ابن تیمیہؒ۔

امام ابن تیمیہؒ نابغہ روزگار انسانوں میں سے تھے، یوں تو تمام مروجہ علوم میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مہارت دی تھی لیکن قرآن اور قرآن کی تفسیر سے ان کو خاص دلچسپی تھی ان کا خود بیان ہے کہ میں نے تفسیر قرآن میں چھوٹی بڑی سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا، اس فن سے ان کو فطری مناسبت تھی۔ قرآن مجید کی تلاوت، تدبّر اور مطالعہ کی کثرت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر علوم قرآن کا خاص افاضہ فرمایا تھا، کتابوں کے علاوہ خود صاحب کتاب کی طرف رجوع فرماتے اور اس سے شرح صدر کی دولت مانگتے تھے اپنے تدبر فی القرآن اور طلب علم کے متعلق وہ خود بیان کرتے ہیں۔

"بعض اوقات ایک آیت کے لئے میں نے سو سو تفسیروں کا مطالعہ کیا ہے، مطالعہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ مجھے اس آیت کا فہم عنایت ہو، میں عرض کرتا کہ "اے آدم و ابراہیمؑ کے معلّم میری تعلیم فرما" میں سنسان اور غیر آباد مسجدوں اور مقامات کی طرف چلا جاتا، اپنی پیشانی پر خاک ملتا اور کہتا یا معلم ابراھیم فھمنی "اے ابراھیم کو تعلیم دینے والے مجھے کچھ عطا فرما" ۷۲۶ھ کو جب شیخ آخری بار اسیر ہوئے تو شیخ نے اسارت پر بھی اللہ کا شکر ادا کیا اور خلوت وانقطاع کی پوری قدر کی اس فرصت میں ان کا سب سے بڑا مشغلہ اور وردِ تلاوتِ قرآن تھا وہ دو سال تک جیل میں رہے اس مختصر مدت میں تصنیف و تالیف اور علمی سوالات کے جوابات دینے کے ساتھ اپنے بھائی شیخ زین الدین ابن تیمیہؒ کے ساتھ قرآن مجید کے اسّی دور کئے زین الدینؒ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے اسّی دور ختم کرنے کے بعد جب نیا دور شروع کیا اور سورہ قمر کی اس آیت پر پہنچے۔

"اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ"

تو جائے میرے عبداللہ بن محبؒ اور عبداللہ زرعیؒ کے ساتھ دور شروع فرمایا یہ دونوں نہایت صالح شخص تھے اور آپس میں حقیقی بھائی تھے، شیخ کو ان کی قرات بہت پسند تھی ابھی یہ دور ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ زندگی کے دن پورے ہو گئے اور یہ مجمع کمالات ہستی سڑسٹھ سال کی عمر میں دنیا سے کوچ کر گئی۔ (۳۴)

مشائخ چشت اور قرآن۔

جی تو چاہتا ہے کہ شغف بالقرآن کے حوالے سے دیگر بزرگوں کے واقعات بھی ذکر کئے جائیں لیکن ایک تو سبھی اکابر کا استقصاء ممکن نہیں دوسرے ایسا کرنے سے یہ مضمون جو پہلے ہی طویل ہو چکا ہے مزید طویل ہو جائے گا اور یہ مضمون نہیں رہے گا بلکہ ایک کتاب بن جائے گی اس لئے اب مشائخ چشت کے چند واقعات ذکر کرنے کے بعد میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کا ذوق، اس کے حفظ کا اہتمام اور تلاوت کی کثرت، مشائخ چشت کا خصوصی ذوق رہا ہے۔ خواجہ بزرگ معین الدین چشتی سے لیکر حضرت خواجہ نظام الدینؒ تک سب کے یہاں قرآن مجید کا خصوصی ذوق اور شغف ملتا ہے اور ہر ایک نے اپنے خصوصی خلفاء اور مریدین کو حفظ قرآن اور اشتغال بالقرآن کی تاکید کی ہے۔

خلافت دیتے وقت شیخ کبیر نے حضرت خواجہؒ کو حفظ قرآن کی وصیت کی تھی حضرت خواجہؒ نے یہ وصیت پوری کی اور دہلی پہنچتے ہی اس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ حضرت خواجہ اپنے مخصوص احباب اور مریدوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہتے تھے۔ امیر حسن علاء سنجریؒ جب حضرت خواجہؒ سے متعلق ہوئے تو وہ بوڑھے تھے اور شعر و شاعری زندگی بھر کا مشغلہ رہا تھا۔ حضرت خواجہؒ نے ان کو ہدایت کی کہ قرآنی ذوق کو شعر و شاعری کے ذوق پر غالب کریں پھر ان کو حفظ قرآن کی ہدایت کی۔

حضرت خواجہؒ خود بھی نوافل میں قرآن شریف پڑھتے اور خاص خدام سے دریافت فرماتے کہ ان کا کیا معمول ہے۔

سلطان المشائخ نے اپنے مشہور محبوب خلیفہ حضرت امیر خسروؒ کو تو گویا سلوک بالقرآن پر ہی لگا دیا تھا ان کا حال یہ تھا کہ تہجد کی نماز میں روزانہ سات پارے پڑھتے تھے۔

آیئے اس مضمون کا اختتام اس دعا پر کریں "اے الٰہ العٰلمین! جیسے تو نے اپنے محبوب بندوں کی روح کی غذا قرآن کو بنا دیا تھا اے اللہ یہی معاملہ ہم گنہگاروں کے ساتھ بھی فرما اور قرآن کو ہماری زندگی کا امام، ہماری وحشتوں کا مونس، ہماری پریشانیوں کا مداوا، ہماری بیماریوں کا علاج، ہماری ظلمتوں کا نور، ہماری دنیا کا رہبر، ہماری قبر کا ساتھی اور حشر کا سفارشی بنا دے، ہماری زندگی بھی قرآن کی تلاوت، خدمت اور اشاعت میں گذرے اور ہمارا خاتمہ بھی قرآن پر ہو۔ آمین یا رب العٰلمین بکتابك المبين۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ ومراجع

(۱) سیر اعلام النبلاء ص ۶۵ ج ۵ مطبوعہ مدرسۃ الرسالہ بیروت۔ حلیۃ الاولیاء ص ۲۱۲ ج ۳ دار الفکر لبنان

(۲) تہذیب التہذیب ص ۱۹۱ ج ۱۔ طبقات ابن سعد ص ۶۷ ج ۱

(۳) طبقات ابن سعد ص ۷۴ ج ۶۔ تہذیب التہذیب ص ۳۴۲ ج ۱

(۴) حلیۃ الاولاء ص ۲۲۰ ج ۵۔ سیر اعلام النبلاء ص ۲۲۰ ج ۵

(۵) تذکرۃ الحفاظ ص ۲۶ ج ۱۔ طبقات ابن سعد ص ۱۲۶ ج ۷

(۶) طبقات ابن سعد ص ۲۵ ج ۲۔ تہذیب التہذیب ص ۲۴۲ ج ۱

(۷) طبقات ابن سعد ص ۱۷۹ ج ۲۔ مختصر صفوۃ الصفوۃ ص ۱۵۱

(۹) تذکرۃ الحفاظ ص ۴۶ ج ۱۔ تہذیب التہذیب ص ۸۴ ج ۴

(۱۰) تہذیب التہذیب ص ۳۰۴ ج ۱ تذکرۃ الحفاظ ص ۵۰ ج ۱ سیر اعلام النبلآ ص ۳۱۰ ج ۶

(۱۱) تہذیب التہذیب ص ۸۳ ج ۷۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۵۶ ج ۱

(۱۲) تذکرۃ الحفاظ ص ۸۶ ج ۱ تہذیب التہذیب ص ۲۰۳ ج ۷۔ سیر اعلام النبلا ص ۷۸ ج ۵۔ وفیات الاعیان ص ۲۶۱ ج ۳

(۱۳) تذکرۃ الحفاظ ص ۱۰۵ ج ۱۔ تاریخ الخلفاء ص ۲۲۰۔ سیر اعلام النبلا، ص ۱۱۴ ج ۵۔ سیرۃ عمر بن عبد العزیز ص ۱۵۴

(۱۴) تذکرۃ الحفاظ ص ۳۴ ج ۱۔ تہذیب التہذیب ص ۳۴۲ ج ۱۔ طبقات ابن سعد ص ۶ ج ۶

(۱۵) تہذیب التہذیب ص ۳۵۰ ج ۸۔ طبقات ابن سعد ص ا ج ۷۔ سیر اعلام النبلا ص ۲۶۹ ج ۵

(۱۶) تہذیب التہذیب ص ۳۷۴ ج ۹۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱۴ ج ۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۳۵۳ ج ۵

(۱۷) طبقات ابن سعد ص ۱۳۶ ج ۷۔ تہذیب التہذیب ص ۱۴۵ ج ۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) سیر اعلام النبلاء ص ۴۳۱ ج ۵

(۱۹) تذکرۃ الحفاظ ص ۱۰۱ ج ۱۔ تہذیب التہذیب ص ۱۷ ج ۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۳۹۲ ج ۵

(۲۰) طبقات ابن سعد ص ۸۲ تذکرۃ الحفاظ ص ۵۳ ج ۱

(۲۱) تذکرۃ الحفاظ ص ۵۰ ج طبقات ابن سعد ص ۱۲۰ ج ۶

(۲۲) امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین ص ۳۷

(۲۳) مناقب موفق ص ۲۴۴ ج ۲

(۲۴) مناقب کردری ص ۱۵ ج ۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۱۰۷ ج ۷

(۲۵) البدایہ ص ۱۷۷ ج ۱۰۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۱۶۱ ج ۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۱۰۷ ج ۷

(۲۶) طبقات ابن سعد ص ۳۵۳ ج ۶۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۷۰ ج ۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۱۶۳ ج ۷۔ حلیۃ الاولیاء ص ۲۰۹ ج ۷

(۲۷) ابن خلکان ص ۳۴۵ ج ۱۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۲۷۹۔ تہذیب التہذیب ص ۲۴۷ ج ۲۔ سیر اعلام النبلاء ص ۲۲۳ ج ۹

(۲۸) صفوۃ الصفوۃ ص ۷۷ ج ۳ سیر اعلام النبلآء ص ۱۳۹ ج ۹

(۲۹) تہذیب التہذیب اصفوۃ الصفوۃ ص ۱۳۵ ج ۲

(۳۰) تہذیب التہذیب ص ۲۷۸ ج ۱۔ سیر اعلام النبلاء ص ۱۰۷ ج ۹

(۳۱) کتاب الانساب میزان الاعتدال ص ۴۷ ج ۳۔ سیر اعلام النبلاء ص ۹۰ ج ۷۔ وفیات الاعیان ص ۲۱۶ ج ۶

(۳۲) تہذیب التہذیب ص ۷۰ ج ۱۰۔ شزرۃ الذھب ص ۷۰ ج ۱۔ سیر اعلام النبلآء ص ۲۳۶ ج ۷

(۳۳) تہذیب التہذیب ص ۲۸۱ ج ۱۱۔ صفوۃ الصفوۃ ص ۱۰۲ ج ۳۔ سیر اعلام النبلآء ص ۱۴۰ ج ۹

(۳۴) تاریخ دعوت و عزیمت ص ۱۳۱ ج ۱ ۲ البدایہ والنھایہ ص ۱۴۱ ج ۱۴

(۳۵) مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت ص ۱۱۰ ج ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(صفحہ ۲۲۶ کا بقایا)

حواشی

(۱) مسلم حوالہ التبیان للنودی ص ۳۳
(۲) التبیان (۳۳)
(۳) ایضاً
(۴) ابن سعد تذکرہ سعید بن المسیب
(۵) ابن سعد تذکرہ عبدالرحمٰن بن ابی زناد
(۶) موفق جلد دوم ص ۲۴۴ حوالہ تبع تابعین
(۷) ابن سعد تذکرہ عمر بن عبدالعزیز
(۸) ایضاً
(۹) التبیان ص ۳۴
(۱۰) التبیان ص ۳۸
(۱۱) التبیان ۳۴
(۱۲) احیاء العلوم للغزالی جلد اول ص ۵۵ مطبوعہ دیوبند
(۱۳) ابن ماجہ بحوالہ ترغیب وترہیب جلد ۲ ص ۳۱۴
(۱۴) حاشیہ ترغیب وترہیب لمصطفیٰ محمد محمدہ جلد ۲ ص ۳۶۴
(۱۵) احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۵۷
(۱۶) احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۵۸
(۱۷) احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۵۷
(۱۸) احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۵۸
(۱۹) احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۵۷
(۲۰) التبیان فی آداب حملۃ القرآن ص ۳۳
(۲۱) التبیان ص ۳۳
(۲۲) ایضاً
(۲۳) احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۵۹
(۲۴) احیاء العلوم جلد اول ص ۱۶۰
(۲۵) احیاء العلوم جلد اول ۱۶۰
(۲۶) اتقان جلد اول ص ۱۰۴
(۲۷) صحیح بخاری بحوالہ اتقان ج اول ص ۱۰۴
(۲۸) احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۵۴
(۲۹) الاذکار للنووی ص ۸۱ و ص ۸۲
(۳۰) الاذکار
(۳۱) دارمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

القرآن غنی لا فقر بعدہ ولا غنی بعدہ

مفہوم : قرآن ایسی دولت ہے جس کے حصول کے بعد کسی فقر کا کوئی اندیشہ نہیں اور جسے قرآن کی دولت حاصل نہ ہو اس کی غناء کسی کام کی نہیں۔

(مجمع الزوائد للهیثمی جلد ۷ ص ۱۵۸)

عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول اقرؤا القرآن فانه يأتی يوم القيامة شفيعا لاصحابه

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو کیونکہ قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

لاحسد الّا علی اثنین: رجل آتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ آناء الّیل و آناء النھار ورجل آتاہ اللہ مالا فھوینفق منہ آنآء الیل و آنآء النّھار

حسد (رشک) کے قابل توصرف دوآدمی ہیں ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالی نے قرآن کریم کی نعمت عطا فرمائی پس وہ شب وروز اس کی خدمت و تلاوت میں لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالی نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اسے (اللہ کی رضا کے لیے) خرچ کرتا رہتا ہو۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۷۵۱)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکابر کا ذوق تلاوت

مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی

قرآن مجید دنیا کی وہ منفرد اور نرالی کتاب ہے جس کے صرف معانی و مطالب اور احکام و فرامین ہی نہیں بلکہ الفاظ بھی مقصود بالذات اور مستقل حیثیت کے حامل ہیں۔ اسی لئے علماء نے قرآن مجید کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: هو النظم والمعنی جمیعاً کہ وہ الفاظ و معانی کے مجموعہ کا نام ہے۔ نیز قرآن مجید کی متعدد آیات میں حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے جو بنیادی مقاصد بیان کئے گئے ہیں ان میں اولین مقصد تلاوت کلام اللہ بتایا گیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ روئے زمین پر موجود تمام کتب میں صرف اسی کتاب کا امتیاز و اختصاص ہے کہ اس کے الفاظ کی محض تلاوت ایک عظیم عبادت اور گراں بار نیکی ہے۔

باقی رہا قرآن کے معانی و مطالب سمجھنا ان میں غور و تدبر کرنا، قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونا اور ان کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنا تو یہ مستقل مقاصد اور الگ الگ عبادات ہیں جن کے فضائل کتب حدیث میں جگہ جگہ مذکور ہیں۔ سچا خواب حدیث کی رو سے نبوت کا ایک اہم جزء اور خواب دیکھنے والے بندہ کے حق میں ایک عطیہ خداوندی ہے۔ یہاں موقع کی مناسبت سے ہم امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک خواب نقل کرتے ہیں جسے امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طویل سند کے ساتھ ان الفاظ سے ذکر کیا ہے۔

سمعت عبد الله بن احمدبن حنبل سمعت ابی یقول رایت رب العزة فی المنام فقلت یا رب ما افضل ما تقرب به المتقربون؟ قال بکلامی یا احمد قلت یا رب بفهم او بغیر فهم؟ قال بفهم وبغیر فهم (سیر اعلام النبلاء ص ۳۴۷ ج ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(راوی کہتے ہیں) میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند گرامی عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ مجھے عالم خواب میں اللہ رب العزت کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کیا میرے پروردگار! وہ افضل ترین عمل کون سا ہے جس کے طفیل قرب حاصل کرنے والوں نے آپ کا قرب حاصل کیا؟ ارشاد فرمایا احمد: میرے کلام کے طفیل: میں نے عرض کیا میرے پروردگار! صرف سمجھ کر پڑھنے سے یہ (شرف حاصل ہوتا ہے) یا بے سمجھے بوجھے پڑھنے سے بھی؟ ارشاد فرمایا سمجھ کر پڑھنے سے بھی اور بے سمجھے پڑھنے سے بھی۔ امام رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ خواب گویا عکس نور ہے اس ارشاد نبوت کا: انکم لا ترجعون الی اللہ بشئی افضل مما خرج منہ یعنی القرآن احاکم ابوداود فی المراسیل) تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کے قرب کا ذریعہ اس چیز سے بہتر کوئی دوسری چیز نہیں جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن مجید۔

یہی وجہ ہے کہ تلاوت کلام اللہ ہمیشہ سے مومنین بارگاہ الٰہی کا خاص معمول اور ان کا وظیفہ حیات رہا ہے۔ خود صاحب قرآن ﷺ کی کثرت تلاوت کا یہ عالم تھا کہ تہجد میں طویل قیام کے سبب پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ (متفق علیہ)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نماز تہجد پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۵۔ ۱۱۸) تو اسے دہرانا شروع کیا بار بار دہراتے رہے حتی کہ پوری رات اسی میں گذار دی (احمد۔ نسائی۔ حاکم)

نیز حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ ﷺ رمضان میں قرآن مجید سناتے تھے (متفق علیہ) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو سناتے تھے ہر سال ایک بار سناتے اور وصال والے سال دوبار سنایا (بخاری)

حضرات صحابہ و تابعین اور بعد کے اسلاف کا کلام اللہ سے شغف و انہماک اور کثرت تلاوت کے حیرت افزا واقعات سن کر ہم جیسے کوتاہ بینوں کو یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ حضرات اپنی عظیم دینی خدمات اور شبانہ روز علمی مصروفیات کے باوجود اتنی فرصت کہاں سے نکال لیتے تھے؟ مگر حقیقت یہ ہے کہ اخلاص و تقویٰ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے اوقات میں برکت ڈال دی تھی چنانچہ ارواح ثلاثہ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ

سید صاحب مولوی اسمٰعیل صاحب اور مولوی عبد الحی صاحب نے وعظ فرمایا اور یہ کہا کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے اوقات میں بھی برکت عطا فرماتا ہے اور جو کام کئی روز میں نہیں ہو سکتا وہ اس کو چند گھنٹوں میں کر لیتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر لیتے ہیں اور یہ مضمون اس انداز میں بیان فرمایا کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خود مولانا کو بھی یہ کرامت حاصل ہے اور مولوی اسمٰعیل صاحب کے متعلق تو صراحت کے ساتھ فرمایا کہ یہ عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر لیتے ہیں اس بناء پر مولوی اسمٰعیل صاحب کو لپٹ گئے اور کہا کہ حضرت ہم کو بھی اس کرامت کا مشاہدہ کرا دیجئے جب گومتی کے پل پر لوگ اکٹھے ہوئے اور مولانا نے ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں عصر سے مغرب تک قرآن شریف ختم کر دیا (ص ۸۱) تلاوت کے باب میں سلف کے معمولات مختلف رہے ہیں بعض حضرات دن رات میں پورا قرآن مجید ختم کرتے تھے جیسے حضرت عثمان، حضرت تمیم داری، سعید بن جبیر، مجاھد، امام شافعی اور دیگر کئی حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور بعض حضرات کا معمول یومیہ تین ختم کرنے کا تھا جیسے عہد معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاضی مصر سلیم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے متعلق دوسری روایت یہ ہے کہ ایک رات میں چار چار ختم بھی کرتے تھے۔

اور ابن الکاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ چار ختم دن میں اور چار ختم رات میں کرتے تھے، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وهذا اكثر ما بلغنا من اليوم والليلة" کہ دن رات میں تلاوت قرآن کی جو زیادہ سے زیادہ مقدار ہم تک پہنچی ہے وہ یہی ہے۔

معروف تابعی حضرت عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ ظہر وعصر کے مابین پورا قرآن مجید ختم کر لیتے تھے اور خاص ماہ رمضان میں مغرب و عشاء کے درمیان بھی ایک چوتھائی رات گذرنے تک ختم کرتے تھے۔

امام ابو داود رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مغرب و عشاء کے درمیان پورا قران مجید ختم کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت علی الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی منقول ہے کہ پورا رمضان ان کا یہی معمول رہتا تھا۔ ابراہیم بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ میرے والد گوٹ مار کر بیٹھ جاتے اور اسی ھیئت سے بیٹھے پورا قرآن ختم کر لیتے۔

جو حضرات نماز میں کھڑے ہو کر صرف ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر لیتے ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متعلق امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فلا یحصون لکثرتھم کہ ان کی اتنی کثیر تعداد ہے جو حدِ احصاء سے باہر ہے ان میں متقدمین حضرات میں سے حضرت عثمان حضرت تمیم داری اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

تلاوت کے معاملے میں یہ مکثرین حضرات کے معمولات کی ایک جھلک تھی۔ باقی جو حضرات ہفتہ بھر میں پورا قرآن مجید ختم کرتے تھے تو ان کی بھی ایک عظیم تعداد ہے۔ مثلاً صحابہ میں حضرت عثمان حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت زید بن ثابت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کی ایک جماعت میں سے حضرت عبد الرحمن بن یزید۔ علقمہ اور ابراہیم رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی لائق ذکر ہیں۔ (التبیان فی آداب حملۃ القرآن ص ۵۹)

اگر اسلاف کے واقعات کتابوں سے جمع کئے جائیں تو یہ ایک ضخیم کتاب کا موضوع ہے لیکن اسی ہلکی سی جھلک پر اکتفا کرتے ہوئے آگے ہم اکابر علماء دیو بند کے ذوق تلاوت کے واقعات قدرے تفصیل سے پیش کرتے ہیں۔

(۱)

سید الطائفہ حضرت الحاج امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے رمضان کے معمولات حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ نے امداد المشتاق میں نقل کئے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ تمہاری تعلیم کے واسطے کہتا ہوں یہ فقیر عالم شباب میں اکثر راتوں کو نہیں سویا خصوصاً رمضان شریف میں بعد مغرب دو لڑکے نابالغ حافظ محمد یوسف ولد حافظ ضامن صاحب و حافظ حسین احمد میرا بھتیجہ سوا سوا پارہ عشاء تک سناتے تھے۔ بعد عشاء دو حافظ اور سناتے تھے ان کے بعد ایک حافظ نصف شب تک اس کے بعد تہجد کی نماز میں دو حافظ غرض کہ تمام رات اسی میں گذر جاتی تھی (اکابر کا رمضان ص ۳۰)

(۲)

حجۃ الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ کے متعلق ان کے سوانح نگار مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہ رقمطراز ہیں۔

جمادی الثانی ۱۲۷۷ بارہ سو ستتر میں روانہ ہوئے اور آخر ذی قعدہ میں مکہ معظمہ پہنچے، بعد حج مدینہ شریف روانہ ہوئے۔ اول صفر مراجعت کی اسی مہینہ کے آخر میں جہاز میں بیٹھے ربیع الاول کے آخر میں بمبئی آئے جمادی الثانی تک وطن پہنچے، جاتی دفعہ کراچی سے جہاز بادبانی میں سوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔ رمضان کا چاند دیکھ کر مولوی صاحب نے قرآن شریف یاد کیا تھا اول وہاں سنایا اور جہاز میں کیا سیر تھا بعد عید مکہ پہنچ کر حلوائے مسقط خرید فرما کر شرینی ختم دوستوں کو تقسیم فرمائی۔

مولوی صاحب کا اس سے پہلے قران یاد کرنا کسی کو ظاہر نہ ہوا تھا آہستہ آہستہ پڑھتے اور یاد کر لیتے اور حافظوں کے نزدیک ٹھہرا ہوا ہے کہ بلند آواز سے یاد ہوتا ہے، بعد ختم مولوی صاحب فرماتے تھے کہ فقط دو سال رمضان میں میں نے یاد کیا ہے اور جب یاد کیا پاؤ سپارہ کی قدر یا کچھ اس سے زائد یاد کر لیا اور جب سنایا ایسا صاف سنایا جیسے اچھے پرانے حافظ، پھر تو اکثر بہت بہت پڑھتے، ایک بار یاد ہے کہ ستائیس پارے ایک رکعت میں پڑھے اگر کوئی اقتداء کرتا رکعت کر کے اس کو منع فرما دیتے اور تمام شب تنہا پڑھتے رہتے (سوانح قاسمی ص ۲۸ ج ۱)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لکھتے ہیں۔

یہ مشہور ہے کہ حضرت نے ۱۲۷۷ھ کے سفر حجاز میں ابتداء رمضان میں قرآن پاک حفظ کیا تھا روزانہ ایک پارہ یاد کر کے تراویح میں سنایا کرتے تھے۔ مگر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی نے سوانح قاسمی میں تحریر فرمایا ہے کہ ہندوستان سے ۱۲۷۷ھ میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔ پورا واقعہ لکھنے کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں مشہور قول میں ایک سال اور حضرت کے ارشاد میں دو سال اور پاؤ پاؤ پارہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے رمضان میں کچھ حصہ پاؤ پاؤ پارہ یاد کیا اور دوسرے رمضان میں جو سفر حج میں تھا ایک ایک پارہ پڑھ کر اس کی تکمیل فرمائی (اکابر کا رمضان ص ۲۹)

(۳)

امام ربانی حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کے زہد و عبادت اور کثرت تلاوت کے محیر العقول واقعات دیکھ کر حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہ واقعات حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تذکرۃ الرشید میں متعدد مقامات پر ذکر فرمائے ہیں۔

نکاح کے بعد حضرت مولانا قدس سرہ کو کلام مجید حفظ کرنے کا شوق ہوا اور اس درجہ بڑھا کہ آپ نے بلا کسی کے استاد بنائے خود حفظ کرنا شروع کر دیا اور اس زمانہ میں جس کو اہل دنیا یوں کہہ دیتے ہیں کہ پڑھنا بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے آپ حافظ قرآن ہوئے، حضرت کے جدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکان میں جس جگہ اس وقت باورچی خانہ اور زینہ ہے (غرب رویہ) اس وقت جنوب رویہ ایک کوٹھری تھی جس کے آگے ایک مختصر سا چھپر پڑا ہوا تھا اسی میں تمام دن آپ بیٹھے قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے نماز کے وقت کلام مجید پر رومال ڈال کر اٹھ کھڑے ہوتے اور مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا فرماتے تھے اور فارغ ہوتے ہی چھپر میں بیٹھ کر کلام اللہ یاد کرنا شروع کر دیتے تھے، آخر اس لازوال دولت سے مالا مال ہونے اور مبارک ماہ رمضان کی تراویح میں امام جماعت بن کر محراب سنائی (ص ۳۹ ج ۱)

ریاضت و مجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھایا کرتے تھے چنانچہ اس پیرانہ سالی میں جبکہ آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو گئے تھے کثرت عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب چھ کی جگہ بیس رکعت صلوٰۃ الاوابین پڑھا کرتے تھے جس میں تخمیناً دوپارہ قرآن مجید سے کم کی تلاوت نہ ہوتی تھی، پھر اس کے ساتھ رکوع و سجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والے کو سہو کا گمان ہو نماز سے فارغ ہو کر مکان تک جانے اور کھانا کھانے کے لئے مکان پر ٹھہرنے کی مدت میں کئی پارہ کلام مجید ختم کرتے تھے پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور صلوٰۃ تراویح جس میں گھنٹے سوا گھنٹے سے کم خرچ نہ ہوتے تھے۔ تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو ڈھائی بجے ضرور ہی اٹھ کھڑے ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک بجے ہی آپ کو وضو کرتے پایا اس وقت اٹھ کر ڈھائی تین گھنٹہ تک تہجد میں مشغول رہتی تھی۔ بعض مرتبہ سحری کھانے کے لئے بھی خدام کو ۵ بجے جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کو تہجد ہی پڑھتے پایا۔ صلوٰۃ فجر کے بعد آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک وظائف و اوراد اور مراقبہ وملاحظہ میں مصروفیت رہتی پھر اشراق پڑھتے اور چند ساعات استراحت فرماتے اتنے ڈاک آجاتی تو خطوط کے جوابات اور فتاوی لکھواتے اور چاشت کی نماز سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے تھے ظہر کے بعد حجرہ شریفہ بند ہو جاتا اور تا عصر کلام اللہ کی تلاوت میں مصروف رہتے تھے باوجودیکہ اس رمضان میں جس کا مجاہدہ لکھا گیا ہے پیرانہ سالی ونقاہت کے ساتھ وجع الورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ تک تشریف لانے میں حالانکہ پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی اس حالت پر فرائض تو فرائض نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھے اور ان میں گھنٹوں کھڑا رہنا، بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج تراویح بیٹھ کر ادا فرماویں تو مناسب ہے مگر جب آپ کا جواب تھا یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا "نہیں جی یہ کم ہمتی کی بات ہے" اللہ رے ہمت آخر افلاکون عبدالشکورا کے قائل کی نیابت کوئی سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہو جاتی۔ یوں تو ماہ رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہوتی تھی مگر تلاوت کلام اللہ کا شغل خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے جانے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے نمازوں میں اور نمازوں کے بعد تخمیناً نصف ختم قرآن مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پاتا تھا جس شب کی صبح کو پہلا روزہ ہوتا آپ حضار جلسہ سے فرما دیا کرتے تھے کہ "آج سے کچہری برخاست رمضان کو بھی آدمی ضائع کرے تو افسوس کی بات ہے" (ص ۵۹ ج ۱)

بعد گیارہ بجے یا ساڑھے گیارہ بجے سب کو رخصت کر دیتے پھر قدر مقدر استراحت فرما کر بیدار ہوتے اس وقت بنفس نفیس سب کام خود کرتے اس وقت استعانت و خدمت غیر کو پسند نہ فرماتے تہجد کو بقراءۃ طویلہ بجہر غیر مفرط بلحن داودی ادا فرماتے اس وقت اٹھنے میں عادت شریف مختلف تھی کبھی بالکل نہ سوتے جب خدام کو رخصت کیا اور جانا کہ سب لوگ لیٹ گئے ہوں گے اٹھ بیٹھتے اور عشاء کے وضو سے نفلیں ادا فرماتے۔ جب تھک جاتے قاعدہ استراحت فرماتے بعد استراحت پھر نفلیں شروع کرتے صبح تک یہی طور رہتا۔ باوجود ضبط کامل کبھی گریہ اس قدر مستولی ہوتا کہ تمام شب گریہ میں گذر جاتی۔ (ص ۶۵ ج ۲)

سچے علم کا ثمرہ یعنی بے نیاز خدا کا خوف اور خشیۃ جیسا آپ کے قلب میں تھا شاید زمانہ کی آنکھوں نے کہیں نہ دیکھا ہو مگر ضبط اس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ اظہار مشکل تھا جس وقت آخر شب میں آپ تحریمہ باندھ کر اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہوتے اور دست بستہ عرض معروض شروع فرماتے تو آپ پر وہ حالت نمایاں ہوتی تھی جو شہنشاہ کے حضور میں حاضر ہوتے وقت غلام پر ہونی چاہیے بسا اوقات آپ پر گریہ طاری ہو جاتا آواز بھرا جاتی ہچکی بندھ جاتی آنکھوں سے آنسوؤں کے تار موتیوں کی لڑیاں بن کر بہتے۔ اور سارے بدن پر ایک رعشہ پیدا ہو جاتا تھا شاہنشاہی فرمان یعنی مقدس قرآن کی آیت آپ پڑھتے اور تغیر حال کے سبب رک جاتے تھے۔ پھر شروع فرماتے اور پھر ٹھہر جاتے تھے، کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک آیت شریفہ پر آپ نے صبح کر دی کہ اسی کو بار بار دوہراتے اور اعادہ فرماتے رہے۔

مولوی ممتاز علی صاحب انبہوی تحریر فرماتے ہیں کہ جب یہاں بلوچستان میں حضرت قدس سرہ کے وصال کی خبر پہنچی تو اتفاق سے مولانا ابوالخیر صاحب یہیں مقیم تھے۔ دوبارہ ان کا پیغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس پہنچا کہ مجھ سے آکر مل جاؤ۔ مجھے فرصت نہ ملی آخر جب میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مولانا بے اختیار رو رہے ہیں مجھے دیکھتے ہی گریہ اور زیادہ ہوا یہاں تک کہ چیخیں نکلنے لگیں۔ سارے مجمع پر اس کیفیت کا یہ اثر تھا کہ قریب تھا کہ دھاڑیں مارتے مارتے سب لوگ بیہوش ہو جاویں۔ اسی حالت میں مولانا ابوالخیر نے فرمایا آہ مولوی ممتاز علی ہندوستان سے بڑا شخص اٹھ گیا ہائے افسوس مخلوق نے قدر نہ جانی کہ مولانا کیا چیز تھے؟ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ نے ایک آیت پر روتے روتے تمام رات گذار دی تھی اور وہ آیت یہ تھی یوم تبلی السرائر فمالہ من قوۃ ولا ناصر۔

ناچیز مؤلف جو حضرت قطب عالم قدس سرہ کا خود ناقدر شناس بنا رہا ان وجدانی واقعات کو کس طرح سمجھے یا زبان قلم پر لائے جن کا سمجھنا وجدان سلیم اور اسی قلب کا کام ہے جس میں کچھ بصیرت پیدا ہوئی ہو یا اس راستے کی [illegible] ذائقہ منہ کو لگ گیا ہو نابالغ بچے سے لذت جماع کا سی حال ہوتا ہے وہ صاحب زبان حسن بیان سے لذت جماع قبل بلوغ ہرگز سمجھ نہیں سکتا پھر بعد عشق و محبت کی وہ آگ جو کسی عاشق کے قلب میں بھڑک رہی ہو صورت دیکھنے والا اور عشق کے معنی سے ناواقف شخص کیوں کر سمجھ سکتا ہے۔

نظر کو کیا خبر پردہ ہے اندر دل لگی کیا ہے
کوئی آزاد کیا جانے کسی دل کی لگی کیا ہے

ایک مرتبہ ظہر کے بعد حجرہ شریفہ میں آپ تلاوت قرآن کے اندر مشغول تھے بندہ نادان وناوار مولوی محمد یحییٰ صاحب کے پاس اس طرح دبے پاؤں خاموش جابیٹھا کہ حضرت نے آہٹ بھی نہ سنی تھوڑی دیر میں مولوی محمد یحییٰ صاحب کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اور میں تنہا بیٹھا رہ گیا چند منٹ گذرے تھے کہ حضرت قدس سرہ کے لہجہ تلاوت میں تغیر شروع ہوا۔ اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ آپ کا سارا جسم کانپنے لگا بے اختیار آپ آنکھ آنکھ آنسو رونے لگے آواز رک گئی ہرچند آپ پڑھنا چاہتے مگر گریہ کا غلبہ حلق کو پکڑ لیتا تھا خدا شاہد ہے وکفی بہ شہیداً خوف کی جو حالت اس وقت حضرت پر طاری تھی شاید تند مزاج خونخوار شیر کے سامنے پڑ کر کسی کمزور و ناتواں ضعیف القلب شخص کی بھی یہ حالت نہ ہوگی اور خشیہ جو اس وقت آپ پر ہویدا تھا غالباً کسی جبارو با قدرت شاہنشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر کسی خطاوار سے خطاوار مجرم غلام پر بھی ظاہر نہ ہوا ہوگا۔ آپ کی یہ حالت اتفاقیہ اور عمر بھر میں پہلی بار میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نظر پڑی تھی میں اب تک بھی نہیں جانتا کہ کس بات سے آپ ڈرتے تھے اور کیوں کانپ رہے تھے؟ یہی قرآن مجید جس کو آخر تک مسلمان پڑھا کرتے ہیں اول سے آخر تک مسلمان پڑھا کرتے ہیں خدا جانے وہ مضمون کونسا اور کہاں ہے جس پر کچھ خوف یا خشیہ پیدا ہوتا ہے اس لیے دفعتہً یہ تغیر حال دیکھ کر میں تھرا اٹھا اور اس درجہ پریشان ہوا کہ اب تصور آتا ہے تب بھی گھبرا جاتا ہوں دل میں خوف زدہ ہو کر کہنے لگا کہ یااللہ ! آج کس مصیبت میں آپھنسا نہ جائے رفتن ہے نہ پائے ماندن، اگر بیٹھا رہوں ممکن ہے کہ حضرت کو میرے بیٹھنے کی کشف یا کسی اور طرح اطلاع ہو جائے تب معتوب ہوا اور اٹھوں تو پاؤں کی آہٹ سے اطلاع ہونی ضرور۔ اور اس موہوم سے یہ غالب خیال زیادہ خطرناک اس لیے خدا ہی جانتا ہے کہ اس وقت میرے دل کی کیا حالت تھی نہ میں آسمان پر تھا نہ زمین پر ساکت وصامت بت بنا بیٹھا رہا اور وحشت زدہ دل بجائے اس کے کہ اس حالت سے مستفید ہوتا کمال الحاح اور اخلاص کے ساتھ یوں دعا مانگتا رہا کہ یااللہ کسی طرح مولوی محمد یحییٰ جلد آویں۔ دعا حقیقت میں دل سے نکلی اور عین اضطرار وتوحش میں واقع ہوئی تھی اس لیے شاید چند لحظہ گذرے ہوں کہ مولوی محمد یحییٰ صاحب جو حجرہ کی آمدورفت کے ہروقت مجاز تھے آگئے ان کا حجرہ کی چوکھٹ پر قدم رکھنا تھا اور حضرت کا اس حالت کو ضبط فرما کر سیدھا ہو بیٹھنا۔ (ص ۱۹۱ ج ۲)

مولوی عبدالرحمن صاحب خورجوی کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میں گنگوہ حاضر ہوا رمضان کا مہینہ تھا اور تراویح میں کلام اللہ حضرت ہی سنایا کرتے تھے ایک شب آپ نے تراویح شروع کیں میں جماعت میں شریک تھا قرآن مجید پڑھتے پڑھتے آپ اس رکوع پر پہنچے جس میں خوف وخشیہ دلایا گیا تھا جماعت میں حالانکہ نصف سے کم عربی زبان کے سمجھنے والے تھے اور باقی سب ناواقف مگر آپ کے اس رکوع کی قراءت پر خوف کا اثر سب پر پڑ رہا تھا کوئی روتا تھا اور کسی کے بدن پر لرزہ، کوئی بے قرار اور کوئی تھر تھر کانپ رہا تھا اس رکوع کے بعد جب آپ نے دوسرا رکوع شروع کیا تو اس میں رحمت خداوندی کا بیان تھا۔ اس وقت دفعتہً تمام جماعت پر سرور طاری ہو گیا اور پہلی حالت یک لخت منقلب ہو گئی۔ فرحت وانبساط کے ساتھ یہاں تک کہ بعض مقتدی ہنسی ضبط نہ کر سکے اور قہقہہ جاری ہو گیا۔ (ص ۱۹۸ ج ۲)

(۴)

حضرت مولانا الحاج سید اصغر حسین میاں صاحب دیوبندی رحمہ اللہ تعالیٰ سوانح شیخ الہند میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحریر فرماتے ہیں: رمضان المبارک میں مولانا کی خاص حالت ہوتی تھی اور دن رات عبادت خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا دن کو لیٹتے اور آرام فرماتے لیکن رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گذار دیتے (اززکریا حضرت شیخ الہند قدس سرہ خود حافظ نہیں تھے کئی کئی حافظوں کو سنانے پر مقرر رکھتے۔ اگر وہ باہر کے رہنے والے خادم وشاگرد ہوتے تو ان کے قیام وطعام کا اہتمام فرماتے اور تمام مصارف برداشت فرماتے کبھی اپنے مرشد زادہ مولانا حافظ محمد احمد صاحب • مہتمم دارالعلوم) سے اصرار کر کے کئی قرآن مجید سنتے کبھی اپنے بے تکلف پیر بھائی حافظ انوارالحق مرحوم سے کبھی اپنے اپنے چھوٹے بھائی مولوی محمد حسن صاحب کو مقرر فرماتے اور کبھی اپنے عزیز بھانجے مولوی محمد حنیف صاحب کو اور اخیرزمانہ میں اکثر مولوی حافظ کفایت اللہ صاحب اس خدمت سے سرفراز ہوتے تھے۔ تراویح سے فارغ ہو کر بہت دیر تک حاضرین کو مضامین علمیہ اور حکایات اکابر سے محظوظ فرماتے اور پھر اگر موقع ملتا تو چند منٹ کے لیے لیٹ جاتے اس کے بعد نوافل شروع ہوتی ایک حافظ دوچار پارے سنا کر فارغ ہو کر آرام کرتا مگر حضرت اسی طرح مستعد رہتے اور دوسرا حافظ شروع کر دیتا اسی طرح متعدد حفاظ باری باری سے کئی کئی پارے سناتے قاری بدلتے رہتے تھے مگر مولانا کبھی دو تین بجے تک اور کبھی بالکل سحر کے وقت تک اسی طرح کھڑے سنتے رہتے۔ بعض رمضان میں فرائض مسجد میں پڑھ کر مکان میں بجماعت خدام وحاضرین تراویح پڑھتے اور اس طرح چار چار اور چھ چھ بلکہ کبھی دس پارے پڑھے جاتے تراویح ختم ہو جاتی تو کوئی حافظ نوافل میں شروع کر دیتا۔ تمام رات یہی لطف رہتا تھا اور اس قدر طویل قیام کے بعد جب پاؤں ورم کر جاتے تو خدام و مخلصین کو رنج ہوتا اور حضرت دل میں خوش ہوتے کہ حتی تورمت قدماہ میں سید الاولین والاخرین ﷺ کا اتباع نصیب ہوا۔ (اکابر کا رمضان ص ۳۵)

(۵)

حضرت حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہ کے معمولات رمضان کے متعلق حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

البتہ معمولات اشرفیہ میں یہ مضمون لکھا ہے کہ رمضان میں حضرت والا اکثر خود قرآن شریف سناتے ہیں اور بلا مانع کبھی قرآن سنانا نہیں چھوڑتے، نصف قرآن تک سوا پارہ پھر ایک پارہ روز پڑھتے ہیں ستائیسویں شب کو اکثر ختم کرتے ہیں جو خوبیاں حضرت والا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پڑھنے میں ہیں وہ سننے ہی سے تعلق رکھتی ہیں ترتیل وہی رہتی ہے جو عام طور سے نماز پڑھانے میں ہوتی ہے اگر کبھی جلدی میں پڑھانا ہوتا ہے تو حرفوں کا تناسب وہی قائم رہتا ہے جو آہستہ پڑھنے میں ہوتا ہے اوقاف ولہجے کی رعایت جیسی حضرت والا کے پڑھنے میں ہوتی ہے کہیں کم پائی جاسکتی ہے یاد اتنا اچھا ہے کہ متشابہ شاذونادر ہی لگتا ہے قرآن شریف سے طبعاً حضرت والا کو ایسی مناسبت ہے کہ گویا ازاول تاآخر نظر کے سامنے ہے کوئی لفظ یا کوئی آیت پوچھی جائے کہ کہاں آئی ہے تو بالبدیہہ جواب دے سکتے ہیں (اکابر کا رمضان ص ۳۸)

دوسری جگہ حضرت نوراللہ مرقدہ کے روزانہ کے معمولات لکھتے ہیں کہ

حضرت اکثر نصف شب کے بعد تہجد کے لیے اٹھتے ہیں کبھی سدس لیل میں کبھی اس سے مقدم موخر اکثر عادت آٹھ رکعت کی ہے کبھی کم زیادہ بھی ۔۔۔۔ جب حضرت تہجد کی نماز پڑھتے تو محسوس ہوتا تھا کہ ایک نور مثل صبح صادق اوپر اٹھتا اور سفید رنگ کے شعلے حضرت کے جسم سے باربار اوپر کو اڑتے تھے۔ (معمولات اشرفی) (ص ۴۰)

ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ فجر کے بعد اپنی جگہ ذکر تلاوت میں مشغول رہنا اور اشراق کی نفلیں پڑھ کر اٹھنا حسب روایت حدیث حج وعمرے کا ثواب رکھتا ہے ہو سکتا ہے بعض اعمال اس سے بھی فوق ہوں۔ میرے ذوق میں نماز فجر کے بعد چہل قدمی اور تلاوت بہ نیت اعدوالھم الخ اس سے افضل ہے۔ چنانچہ حضرت کا خود کا یہ معمول تھا کہ بعد نماز فجر تقریباً دو میل مشی فرماتے اور اس مشی میں کلام مجید کی ایک منزل کی تلاوت مناجات مقبول کی ایک منزل بھی پوری فرمالیتے۔ پھر اشراق کی نفلیں پڑھتے یہ تلاوت چونکہ تدبر کے ساتھ ہوتی تھی اس لیے عموماً بہت سے آئے ہوئے خطوں فتاوی اور تصوف کے سلسلے کے سوالات کے جوابات بھی تلاوت کے ضمن میں آیات سے حل ہو جاتے جن کو حالت مشی ہی میں ذہول کے خطرے کی بناء پر پنسل کاغذ سے نوٹ فرمالیتے اور جائے قیام پر پہنچ کر اپنے موقع پر نقل فرمالیتے بظاہر تو یہ صرف مشی ہوتی تھی جس کو عرفاً اوراد و وظائف سے متعلق نہیں سمجھا جاتا اور حقیقت کے اعتبار سے یہ عرفی وظائف سے بدرجہا بڑھی ہوئی علمی اور اصلاحی خدمت تھی۔ (ایضاً ص ۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت الحاج شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری قدس سرہ کے متعلق مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

جس طرح آپ کو تعلیم قرآن مجید سے شغف تھا اس طرح خود تلاوت کلام اللہ سے عشق تھا آپ حافظ قرآن تھے اور شب کا قریب قریب سارا وقت تلاوت میں صرف ہوتا تھا رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں شاید آپ گھنٹہ بھر سے زیادہ نہ سوتے ہوں اور اسی لئے آپ کو لوگوں سے وحشت ہوتی تھی کہ معمول تلاوت میں حرج ہوتا تھا۔ عصر ومغرب کے درمیان کا وقت عام دربار اور سب کی ملاقات کے لیے مخصوص تھا اور اس کے علاوہ بغیر کسی خاص ضرورت کے آپ کسی سے نہ ملتے اور مکان کا دروازہ بند فرما کر خلوت کے مزے لوٹتے اور اپنے مولیٰ کریم سے رازونیاز میں مشغول رہا کرتے تھے۔ خوراک آپ کی بہت ہی کم تھی ماہ رمضان میں تو مجاہدہ اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ دیکھنے والوں کو ترس آتا تھا افطار وسحری دونوں کا کھانا بمشکل دو پیالی چائے اور آدھی یا ایک چپاتی ہوتا تھا۔ شروع میں آپ قرآن مجید تراویح میں خود سناتے تھے دو بجے ڈھائی بجے فارغ ہوتے تھے مگر آخر میں دماغ کا ضعف زیادہ بڑھ گیا تو سامع بنتے اور اپنی تلاوت کے علاوہ تین چار ختم سن لیا کرتے تھے ماہ مبارک میں چونکہ تمام رات اور تمام دن آپ کا مشغلہ تلاوت کلام اللہ رہتا تھا اس لیے تمام مہمانوں کی آمد آپ روک دیا کرتے تھے۔ اور مراسلت بھی پورے مہینے بند رہتی تھی کہ کوئی خط کسی کا بھی عید سے قبل دیکھا یا سنا نہ جاتا تھا۔ اللہ جل جلالہ کا ذکر جس پیرایہ پر بھی ہو آپ کی اصل غذا تھی اور اسی سے آپ کو وہ قوت پہنچتی تھی جس کے سامنے دواء المسک اور جواہر مہرہ ہیچ تھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۲۴۸)

(۷)

حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری قدس سرہ نے جوانی میں محض اپنے شوق سے قلیل عرصہ میں قرآن مجید یاد کیا پھر اس کی ایسی محافظت فرمائی کہ بایدوشاید تلاوت کلام اللہ کا زندگی بھر کبھی ایک دن ناغہ نہ فرمایا، نمازوں میں ختم قرآن کا معمول الگ تھا۔ دواڑھائی پارے یا کم از کم سوا پارہ بعد مغرب چھ رکعتوں میں پڑھتے تھے۔ اور حسب موقع دوپاروں سے لے کر چار پاروں تک بارہ رکعت تہجد میں پڑھنے کا معمول تھا اور اس کی ایسی پابندی تھی کہ سفروحضر میں مرض وصحت میں کبھی اس کا ناغہ نہ فرماتے تھے۔ جس رات آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی محبوب اور جواں سال بیٹی فوت ہوئی اس رات بھی اس معمول کا ناغہ نہ فرمایا حالانکہ مرحومہ کی تیمارداری کے سبب کئی راتوں سے مسلسل بیدار چلے آرہے تھے سونا برائے نام تھا اسی طرح آپ کے اکلوتے اور جواں بیٹے حافظ ابراہیم مرحوم ایسی بیماری میں مبتلا ہوئے کہ لیٹ نہ سکتے تھے حضرت دن بھر مدرسہ کے مشاغل سے فارغ ہو کر رات کو گھر آتے تو پیچھے بیٹھ کر اپنا سینہ مریض کا تکیہ بنا لیتے اور اس کو چھاتی سے لگا کر نصف شب تک بیٹھے رہتے۔ اس کے بعد مرحوم کی والدہ اٹھ کر اسی طرح سہارا دیتیں سات راتوں تک مریض کی یہ کیفیت رہی ان کٹھن راتوں میں بھی حضرت نے تہجد اور تلاوت طویلہ کا ناغہ نہ فرمایا پھر جب بیٹے کی وفات ہوئی اور مسلسل سات راتیں جاگ کر کاٹنے کے بعد حضرت کو آرام کا موقع ملا تو تھکاوٹ سے چور چور ہونے کے باوجود اس رات بھی تہجد وتلاوت کا ناغہ نہ فرمایا۔ اسی طرح آپ نے اپنی زندگی میں متعدد بار کٹھن اور دشوار ترین سفر بھی فرمائے۔ لیکن دوران سفر کبھی تہجد وتلاوت کے معمولات کا ناغہ نہ فرمایا۔ ان میں ایک طویل بحری سفر خاص طور سے قابل ذکر ہے جس میں آپ کو بہت ضعف اور تکلیف لاحق رہی لیکن مولانا عاشق الٰہی صاحب مرحوم اپنا مشاہدہ لکھتے ہیں:

"جہاز میں سناٹا چھایا ہوا تھا اور چار طرف سے امتلا واستفراغ کی پریشان کن آوازیں آتی رہتی تھیں جہاز کے خلاص اور خوگر ملازمین بھی چلتے ہوئے گردش جہاز کی وجہ سے مستانہ وار جھومتے اور گر گر پڑتے تھے مگر آپ پہاڑ بنے ہوئے تاروں کی چھاؤں میں گھنٹہ سوا گھنٹہ اپنے مولا کے سامنے کھڑے ہو کر دو ڈھائی پارے سکون کے ساتھ پورے کر لیا کرتے تھے"

ان واقعات کی مکمل تفصیل تذکرۃ الخلیل ص ۵۴ سے ص ۶۵ تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں صرف رمضان کے معمولات نقل کیے جاتے ہیں:

ماہ مبارک میں اول اشراق سے لے کر گیارہ بجے تک تلاوت فرماتے اور پھر بعد ظہر سوا پارہ کسی حافظ کو سناتے تھے چند سال اجراڑہ کے حافظ محمد حسین صاحب نے رمضان حضرت کی خدمت میں گذارا تو یہ سنا ان کے متعلق رہا ورنہ مولانا محمد الیاس یا مولوی زکریا جو بھی نظر پڑتے ان کو سناتے کبھی دونوں کو جدا جدا سناتے کہ اس میں عصر کا وقت آجاتا ورنہ اکثر ایک کے سنانے پر اکتفا فرما کر یہی پارہ دوبارہ خود پڑھا کرتے تھے فرض مغرب سے فارغ ہو کر اوابین میں سوا پارہ حسب معمول قدیم خود پڑھتے (۱) اور پھر ایک پارہ کسی کو سناتے اس کے بعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکان میں کھانا تناول فرماتے اور عشاء کی اذان پر تشریف لاکر تراویح میں محراب سناتے تھے اور جب محراب سنانا چھوٹ گیا تو صحیح اور صاف پڑھنے والے خوش الحان حافظ کا اقتدا فرماتے جن میں اکثر حافظ عبداللطیف صاحب ہوا کرتے اور کبھی کبھی مولوی محمد الیاس صاحب پھر حسب عادت صبح صادق سے دو گھنٹہ قبل اٹھ کر تہجد میں دوڈھائی پارہ کی تلاوت فرماتے اور اگر اس وقت کے لیے کوئی سنانے والا حسب پسند ہوتا تو خود پڑھنے کے بجائے اس کا اقتدا فرماتے جب تک مولانا محمد یحییٰ صاحب حیات رہے تو عشرہ اخیرہ میں پورا قرآن مجید سنانا بحالت اعتکاف ان کے ذمہ رہا۔ (۲) اور ان کے بعد مولوی زکریا صاحب یا حافظ عبداللطیف صاحب جن کو باہمت پایا ان کو لے لیا۔ رمضان میں اگر آپ کو سفر پیش آتا تو حافظ کو جن کے اقتدا میں آپ سنا شروع فرماتے اپنے ساتھ لیا کرتے تھے تاکہ ختم ناتمام نہ رہے اور سلسلہ ٹوٹ نہ جائے غرض ہر مہینے پانچ چھ ختم کرنے کی آپ کی عادت گیارہ مہینے کی تھی تو ماہ مبارک میں اس کا نصاب دو چند یا سہ چند ہو جایا کرتا تھا اور آخر عمر شریف میں مدینہ منورہ پہنچ کر تو اس معمول میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا تھا کہ ڈاک دسویں دن آتی تھی لہذا یہاں جو کثیر وقت روزانہ جواب خطوط میں صرف ہوا کرتا تھا وہ وہاں تلاوت کے لیے مخصوص ہو چکا تھا اور تعلیق ختم ہونے کے بعد اس وقت بھی زیادہ تر تلاوت ہی میں صرف ہوتا کہ مکان کے اندر علیحدہ بیٹھ کر کبھی حفظ پڑھتے اور کبھی قرآن شریف دیکھ کر مولانا سید احمد صاحب اور مولوی زکریا صاحب نے یہ دیکھ کر کہ حضرت تالیف شرح حدیث کی اس درجہ دماغی محنت کے بعد تلاوت کا اس ضعیفی میں طاقت سے بہت زیادہ بار اٹھا رہے ہیں عرض بھی کیا کہ حضرت دماغ کی بھی رعایت کی ضرورت ہے مگر حضرت بے ساختہ فرمایا کرتے کہ اب اس سے کام ہی کیالینا باقی ہے جو رعایت کروں۔ ایک مرتبہ فرمایا ضعف کی وجہ سے حافظہ پر اثر پاتا ہوں اس لیے مجھے ڈر ہے کہیں قرآن مجید نہ بھول جاؤں اسوجہ سے اس کا اہتمام کرتا ہوں۔ ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ دماغ چاہے جاوے یا رہے مگر کلام مجید نہیں چھوٹتا۔

زندہ کنی عطائے تو ور بکشی فدائے تو
جاں شدہ مبتلائے تو ہر چہ کنی رضائے تو

اور اس آخری رمضان کا تو پوچھنا ہی کیا جو عمر شریف کا آخری رمضان تھا کہ غذا بھی سادہ چاء کا ایک فنجان اور بمشکل آدھی چپاتی رہ گئی تھی تلاوت وسماعت کا مجاہدہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے والے خدام اس ماہ مبارک کا آخری ہونا سمجھ چکے تھے کہ یہ فرط شوق وغلبہ اشتیاق یقیناً قرب وصال اور لقاء رب کا مقدمہ ہے یعنی اول صبح کو سوا پارہ حفظ سناتے اور پھر ظہر سے عصر تک مسلسل تلاوت کبھی دیکھ کر اور کبھی حفظ فرماتے۔ بعد مغرب اوابین میں سوا پارہ سناتے اور چونکہ ضعف حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا کہ کھڑے ہو کر نوافل کا پڑھنا بھی مشکل تھا اس لیے کبھی کھڑے ہو جاتے اور کبھی بیٹھ جاتے پھر عشاء کی نماز حرم میں پڑھ کر مولانا سید احمد صاحب کے مدرسہ میں تشریف لاتے اور قاری محمد توفیق صاحب مدرس تجوید کے اقتدا میں تراویح پڑھتے کہ وہ نہایت اطمینان سے دو پارے پڑھتے جن میں عربی پانچ بج جاتے جو یہاں سوا بارہ بجنے کا وقت ہے اس کے بعد قریب چھ بجے عربی کے سو جاتے تھے مولوی زکریا صاحب کو حکم تھا کہ آٹھ بجے مجھے جگا دیا کرو مولوی صاحب فرماتے تھے کہ تمام رمضان میں صرف ایک یا دو دفعہ مجھے اس کی نوبت آئی کہ حضرت کی آنکھ اس سے قبل نہ کھلی ورنہ ہمیشہ جب آٹھ بجے پہنچا تو حضرت کو یا وضو فرماتے دیکھا یا استنجا کرتے ہوئے۔ چنانچہ حضرت دو پارے اس وقت نفلوں میں سنتے کہ حضرت کو امام نافع کی قراء ت کامل سننے کا شوق تھا اس لیے مدرسہ کے دو طالب علم ایک ایک پارہ اس قراء ت کا سناتے تھے۔ آخر ۲۷ رمضان کی شب میں حضرت کو بخار چڑھ آیا اور بدن میں خدر کا اثر ہوا جس کا سلسلہ وصال تک چلا اور آپ اپنے محبوب لم یزل کے کلام پاک کی تلاوت وسماعت پر اپنی صحت وحیات کو نچھاور فرما کر بقیع الغرقد میں میٹھی نیند جا سوئے۔

فاطاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ (تذکرۃ الخلیل ص ۶۵)

(۸)

شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ کے حفظ قرآن مجید اور شغف تلاوت کے مفصل واقعات آپ کے سوانح حیات میں درج ہیں یہاں بالاختصار چند اقتباسات درج کیے جاتے ہیں۔ حضرت قدس سرہ کے قریبی عزیز اور آپ کے سوانح نگار مولانا سید فرید الوحیدی صاحب لکھتے ہیں:۔

مالٹا پہنچ کر چند دن تو وہاں کے انتظامات وغیرہ میں خرچ ہو گئے اس کے بعد نصف جمادی الاولیٰ سے اواخر شعبان تک پندرہ پارے یاد ہو گئے گویا فی ہفتہ سوا پارہ حفظ کا حساب ہوا اور یہ مقدار اس حالت میں ہوئی کہ چونکہ فارغ وقت ظہر کے بعد دو ڈھائی گھنٹہ یا اس سے بھی کم ملتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا اس لیے زیادہ یاد نہیں ہو سکا ادھر پندرہ پارے حفظ ہوئے ادھر رمضان شریف کی برکات کا ظہور ہوا۔ حضرت شیخ نے حکم دیا کہ یہ پارے جو حفظ ہوئے ہیں نوافل میں تراویح کے بعد سنائے جائیں۔--------- رمضان شریف کے بعد پھر آگے یاد کرنا شروع کیا مگر اس مدت میں مدینہ منورہ کے واقعات والدمرحوم کی خبر وحشت اثر اور جملہ کنبہ والوں کے رنجیدہ واقعات نے بہت تشویش پیدا کی تاہم فضل خداوندی سے ماہ صفر تک پورا قرآن ختم ہو گیا۔ (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۱۹۶)

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کا مخصوص لہجہ اور ان کی نماز کا خشوع وخضوع نہ صرف ھندوستان بلکہ عرب وحجاز میں بھی ممتاز و مسلم ہے سلہٹ میں حضرتؒ نماز اور تراویح کی امامت خود فرماتے اس لیے تراویح کی شرکت کے لیے دور دراز سے روزانہ سینکڑوں آدمی آتے اور تراویح وتہجد کی شرکت فرما کر صبح کو سب اپنے گھر روانہ ہو جاتے (اکابر کا رمضان ص ۵۷)

www.kitabosunnat.com

قاری سید محمد میاں صاحب لکھتے ہیں:

تہجد کی نماز سفر میں عموماً چار رکعت ادا فرماتے پہلی دو رکعتیں مختصر اکثر پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کا آخری رکوع دوسری رکعت میں آل عمران کا آخری رکوع ان فی خلق السمٰوٰت والارض پڑھا کرتے بعد کی دو رکعتیں بہت طویل تقریباً ڈیڑھ دوپارہ قراء ت فرمایا کرتے تھے۔ تہجد کی قراء ت قدرے جہر سے ادا فرماتے پاس بیٹھا ہوا آدمی غور سے سنے تو پوری قراء ت سن سکے قراء ت کرتے وقت اس قدر خشوع اتنا گریہ سینہ مبارک سے ایسے کھولتے ہوئے گرم سانس جناب رسول ﷺ کی نماز کی کیفیت احادیث میں ذکر کی گئی ہے کان یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل من البکاء وہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر پہلے دعا مانگتے پھر مصلے پر استغفار کرنے کے لیے بیٹھ جاتے۔ تسبیح ہاتھ میں ہوتی جیب میں سے رومال نکال کر آگے رکھ لیتے گلدان قریب رکھ لیا کرتے اس وقت رونے کا جو منظر باربار دیکھنے میں آیا ہے وہ کسی اور وقت نہیں آیا آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں مسلسل جاری رومال سے صاف کرتے جاتے اور استغفر اللہ الذی لاالہ الاھوالحی القیوم واتوب الیہ جھوم جھوم کر پڑھتے جاتے۔

کبھی اور بھی کلمات پڑھتے بعض اوقات اسی کرب وبے چینی کے عالم میں فارسی یا اردو کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی شعر بھی پڑھا کرتے فجر کی نماز تک یہی معمول رہتا قرآن کریم نے صحابہ کی شان وبالاسحارھم یستغفرون۔ المستغفرین بالاسحار بیان فرمائی ہے قرآن کریم میں ہم نے جو پڑھا تھا اسے بعینہ حضرت شیخ کے اندر جلوہ گر پایا۔ (روزنامہ الجمعیۃ دہلی شیخ الاسلام نمبر ص ۱۵۳)

مولانا عبدالرشید صاحب مونگیری لکھتے ہیں:

رمضان شریف کا مبارک مہینہ قیام اللیل کا مہینہ ہے آپ ساری رات یاد الٰہی میں کھڑے ہو کر گذار دیتے جب کوئی آیت تھدید و وعید کی آتی تو لرز جاتے اور دعا کی آیت کو بار بار لوٹاتے ایک ختم تراویح میں فرماتے اور دوسرا ختم تہجد میں فرماتے آپ کے ساتھ سلوک وطریقت کے منازل طے کرنے والے اور ذاکرین کا ہجوم ہوتا ہے ذکر الٰہی سے وہ جگہ ہمہ وقت گونجتی رہتی ہے خاص طور پر رمضان المبارک میں مہمانوں کی تعداد ہزار ڈیڑھ ہزار ہوتی تھی جس میں پانچ چھ سو ذاکرین ہوتے تھے۔ ۲۷ یا ۲۹ رمضان المبارک کو آپ ذاکرین میں سے معتدبہ افراد کو اجازت فرما کر چراغ ایمان افروزاں فرماتے اور منزل احسان تعبداللہ کانک تراہ کے دائمی مئے ناب سے سرمست فرماتے پورا رمضان المبارک احترام اور درد ہجراں میں گزارتے۔ (ایضاً الجمعیۃ ص ۳۰۲)

(۹)

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی قدس سرہ (والد ماجد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے حالات میں مولانا عاشق الٰہی صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا تھا اور اس کے بعد چھ مہینے تک مسلسل اپنے والد کی طرف سے مامور رہے کہ جب تک قرآن مجید پورا حفظ نہ پڑھ لو گے روٹی نہ ملے گی ہاں ختم کے بعد تمام دن چھٹی مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میں عموماً ظہر سے قبل پورا کلام مجید ختم کر لیا کرتا اور پھر کھانا کھا کر چھٹی کے وقت میں اپنے شوق سے فارسی پڑھا کرتا تھا۔ حفظ قرآن کے زمانے میں بھی آپ نے باپ سے پوشیدہ فارسی کے بہت دواوین وقصص ازخود دیکھ لیے تھے اور باوجود اس کے حفظ قرآن کے سبق پر اثر نہیں آنے دیا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۲۰۰)

ایک مرتبہ میری درخواست پر رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے تو میں نے دیکھا دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرمالیتے اور افطار کا وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تو ان کی زبان پر قل اعوذ برب الناس ہوتی تھی۔ ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہو گیا تھا ہمیشہ باوضوء رہنے کی عادت تھی اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلے پر آ گئے اور تین گھنٹہ میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ نہ کہیں لکنت تھی نہ متشابہ گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہو گئے کہ نہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی (ایضاً ص ۲۰۴)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اس پر اضافہ فرماتے ہیں کہ :

میرٹھ کے اس سفر کے متعلق والد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میرٹھ کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ جب لوگوں میں یہ تذکرہ ہوا کہ ایک شخص سہارن پور سے تین دن میں قرآن شریف سنانے کے لیے آرہا ہے تو تیس چالیس حافظ محض امتحان کے لیے میرے پیچھے تراویح پڑھنے آئے تھے۔ والد صاحب کو رمضان المبارک میں میری طرح سے بخار نہیں آتا تھا دوستوں کے اصرار پر ایک دو دن کے لیے ان کے یہاں جا کر دو شب یا زیادہ سے زیادہ تین شب میں تراویح میں ایک قرآن پڑھ کر واپس آجاتے تھے۔ مساجد میں عموماً تین شب میں ہوتا تھا غیر مساجد میں ایک یا دو شب میں بھی ہو جاتا تھا۔ ایک مرتبہ شاہ زاھد حسن مرحوم رئیس بھٹ کے اصرار پر دو شب میں ان کے مردانہ مکان میں قرآن پاک سنا کر آئے تھے۔ مسجد نواب والی قصاب پورہ دہلی میں بھی ایک دفعہ کا قرآن سنانا مجھے یاد ہے۔ عزیز مولوی نصیرالدین سلمہ حکیم اسحق صاحب مرحوم کی مسجد میں ایک مرتبہ قرآن پاک سنا رہے تھے میرے والد صاحب نوراللہ مرقدہ کسی سفر سے واپس تشریف لائے حکیم صاحب کی بیٹھک میں استراحت فرمانے تشریف لے گئے۔ نصیرالدین کو سلام پھیرنے کے بعد مصلے پر سے ہٹا کر سولہ رکعات میں سولہ پارے ختم کر دیے۔ ۔ ۔ ۔ اپنی جوانی کا وہ قصہ سنایا کرتے تھے کہ ساری رات نوافل میں قرآن سنانے میں گزرتی تھی اور چونکہ ہمارے یہاں نوافل میں چار سے زیادہ مقتدیوں کی اجازت نہیں ہوتی تھی اس لیے مستورات تبدیل ہوتی رہتی تھیں اور میرے والد صاحب مسلسل پڑھتے رہتے تھے۔ میرے چچا جان نوراللہ مرقدہ نے کبھی کبھی رمضان المبارک امی بی کی وجہ سے کاندھلہ گزارا، تراویح تقریباً ساری رات میں پوری ہوتی تھی۔ مسجد سے فرض پڑھنے کے بعد مکان تشریف لے جاتے تھے اور سحر تک تراویح میں چودہ پندرہ پارے پڑھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا رؤف الحسن صاحبؒ میرے والد صاحب کے حقیقی ماموں اور میری سابقہ اھلیہ مرحومہ کے والد ۔۔۔۔ ۳۰ رمضان المبارک کو آلم سے قل اعوذ برب الفلق تک ایک رکعت میں اور دوسری میں قل اعوذ برب الناس پڑھ کر سحر کے وقت اپنی والدہ یعنی امی بی سے یہ کہہ کر رکعت میں نے پڑھا دیں اٹھارہ آپ پڑھ لیں اور ان کی والدہ امی بی نے سارا قرآن کھڑے ہو کر سنا۔ (اکابر رمضان ص ۲۷)

اخیر شب میں جہر سے قرآن پاک پڑھنے کی ان کی عادت بہت تھی نماز میں بھی اور بغیر نماز کے بھی۔ بسااوقات رات کو میرے گہری نیند سے سوتے ہوئے جاگنا بھی ان کے رونے کی آواز سے ہوا کرتا تھا میں نے اپنے اکابر میں بکاء فی اللیل دو کو دیکھا ایک حضرت شیخ الاسلام مدنی نوراللہ مرقدہ ایک اپنے والد صاحبؒ کو (ایضاً ص ۸۴)

(۱۰)

حضرت اقدس مولانا عبد القادر رائپوری قدس سرہ کے متعلق حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی زید مجدہم تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت کو اپنے شیخ کی طرح قرآن مجید سے عشق اور اس کے پڑھنے اور سننے سے بڑا شغف اور ذوق تھا خود حافظ تھے تخلیہ اور صبح کے ٹہلنے میں اکثر قرآن مجید ہی سے اشتغال رہتا، کلام الٰہی کی تلاوت میں آپ کا کیا انداز تھا اور آپ اس وقت کیا مراقبہ اور استحضار فرماتے تھے اس کا کسی قدر اندازہ اس روایت سے ہو گا جو ایک معتبر خادم نے بیان کی۔

جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحت اچھی تھی تو رمضان المبارک میں بعد نماز عصر مجلس سے الگ تنہائی میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ایک صاحب جو وہیں رہا کرتے تھے۔ بتلاتے ہیں کہ میں ادھر سے گذرا تو حضرتؒ رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن پڑھنے کی کیفیت کچھ کھلی اور بہت ہی بھلی معلوم ہوئی اور دل ہی دل میں بے ساختہ یہ دعا کی کہ اے اللہ اس طرح پر قرآن پڑھنا ہم کو بھی عطا فرما دے۔ رمضان المبارک کے گذرنے کے بعد غالباً حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تمہیں بتلائیں قرآن ایسے پڑھا کرو وہ جو قرآن پاک میں آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے باتیں کرتے اور اس شجر سے سنتے تھے اپنے کو وہی شجر تصور کرو اور پھر اپنے میں سے قرآن پاک کے نکلتے ہوئے الفاظ کو یوں سمجھو کہ یہ خدائے پاک فرما رہے ہیں اور کانوں سے اسی انداز پر سنو کہ میں اپنے اللہ کا کلام اللہ ہی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز میں سن رہا ہوں اور اس طرح پر فرمایا کہ فرماتے ہوئے یہی کیفیت سراپا اپنے اوپر طاری کر لی اور فرمانے کا یہ اثر ہوا کہ وہی کیفیت دل میں جیسے اتر گئی۔ وہی صاحب یوں بتلاتے ہیں کہ مدت تک قرآن پاک ایسی ہی کیفیت کے ساتھ پڑھنا نصیب ہوا اور بہت ہی لطف آیا اور یہ انداز قرآن پاک کی تلاوت کے سلسلہ کی ترقیوں میں نئے نئے اضافوں کا سبب بنا (سوانح حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری ص ۲۳۷)

(۱۱)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے شغف بالقرآن اور کثرت تلاوت کے واقعات اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ کسی ایک مضمون میں ممکن نہیں ان واقعات کی قدرے تفصیل حضرت کی آپ بیتی یا مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی کی کتاب حضرت شیخ الحدیث کے معمولات رمضان میں دیکھی جا سکتی ہے، ذیل میں چند اہم اقتباس ملاحظہ ہوں۔

قرآن شریف کی یاد کما حقہ اب تک بھی نصیب نہیں ہوئی لیکن ۳۸ھ سے ماہ مبارک میں ایک قرآن روزانہ پڑھنے کا معمول شروع ہوا تھا جو تقریباً ۸۰ ھ تک رہا ہو گا بلکہ اس کے بعد تک۔ ابتدائی معمول یہ تھا سوا پارہ جس کو عموماً حکیم اسحق صاحب کی مسجد میں سنانے کی نوبت آتی تھی یا میرے حضرت نور اللہ مرقدہ قدس سرہ کے گھر میں اس کو تراویح کے بعد شب میں قرآن پاک دیکھ کر اور اکثر ترجمہ کے ساتھ سحر تک چار پانچ دفعہ پڑھتا تھا گرمیوں کی شب میں کچھ کم سردیوں میں کچھ زائد اس کے بعد تہجد میں اس کو دو مرتبہ اس کے بعد سحر کھانے کے بعد سے لے کر صبح کی نماز اور نماز کے بعد سونے تک ایک دفعہ اور پھر صبح کو سونے کے بعد اٹھ کر جو عموماً دس بجے ہوا کرتا تھا چاشت کی نماز میں سردیوں میں ایک مرتبہ گرمیوں میں دو دفعہ اس کے بعد ظہر کی اذان سے پندرہ منٹ پہلے تک ایک یا دو مرتبہ دیکھ کر پھر ظہر کی سنتوں میں ابتداء دو مرتبہ اول کی سنتوں میں ایک دفعہ اور آخر کی دو سنتوں میں دوسری دفعہ اور بعد میں ہر دو سنتوں میں ایک ہی مرتبہ رہ گیا۔ ظہر کے بعد دوستوں میں سے کسی کو ایک مرتبہ سنانا اور پھر عصر تک موسم کے اختلاف کی وجہ سے ایک یا دو دفعہ پڑھنا عصر کے بعد کسی دوسرے اونچے آدمی کو سنانا ابتداءً حضرت کی حیات تک حافظ محمد حسین صاحب اجراڑوی کو اس کے بعد دو تین سال تک مولوی اکبر علی صاحب مدرس مظاہر علوم کو اس کے بعد بہت عرصہ تک مفتی محمد یحیٰی کو اور ان ہی کے ساتھ ان کے دونوں بھائی حکیم الیاس مولوی عاقل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی شریک ہونے لگے۔ مغرب کے بعد نفلوں میں ایک دفعہ پڑھنا اور نفلوں کے بعد تراویح تک ایک دفعہ پڑھنا۔ تراویح کے بعد یہ پارہ ختم ہو جاتا تھا اور اگلے کا نمبر شروع ہو جاتا تھا۔ چوبیس گھنٹے میں اس کی تشکیل ضروری تھی کہ تیس پارے پورے ہو جائیں اللہ کے انعام و فضل سے سالہا سال یہی معمول رہا اخیر زمانے میں بیماریوں نے چھڑا دیا۔ (آپ بیتی نمبر ۲ صفحہ ۳۲)

۱۳۸۵ھ کے معمولات رمضان کی تفصیل حضرت شیخ قدس سرہ کے روزنامچہ میں یوں درج ہے:

بعد مغرب ۶ پارے، استماع تراویح اوسط ۳ پارے اس کے بعد فضائل کی کتاب ۱۲ تک نوم ۳ ۲/۱ تہجد ۶ پارے، اول وقت نماز پڑھ کر نوم ۹ ۲/۱ تک، اس کے بعد ضحی میں ۶ پارے، پھر ڈاک ظہر تک سنن ظہر ۳ پارے۔ بعد ظہر بالنظر ۸ پارے، بعد عصر سماع یحیی وغیرہ ۳ پارے، میزان ۳۲ پارے (معمولات رمضان ص ۲۸)

اس سے بھی بڑھ کر ایک خارق عادت عجوبہ، حضرت فرماتے ہیں۔

ایک رمضان میں میں نے اپنے بعض دوستوں کو اکٹھ قرآن ختم کرنے کے لئے لکھا میرے دوستوں نے کوشش کی مولوی انعام نے اکسٹھ قرآن سنائے ایک نے چھپن اور بعض لوگوں نے ساٹھ ساٹھ ختم کئے (ایضاً ص ۳۶)

ایں خانہ ہمہ آفتاب است، حضرت کی بچیاں بھی اسی رنگ میں رنگی ہوئی تھیں حضرت فرماتے ہیں۔

ہمارے گھر کی مستورات میں میری بچیاں اللہ ان کو مزید قوت و ہمت عطا فرمائے کھانے پینے کے مشاغل اور بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ کہ ماشاء اللہ ایک ایک کے کئی کئی بچے ہیں ماہ مبارک کی راتوں کا حصہ مختلف حافظوں سے سننے میں گذارتی ہیں اور دن میں ۱۴ - ۱۵ پارے روزانہ پڑھنا تو ادنیٰ درجہ ہے اس پر تنافس اور مقابلہ ہوتا ہے کہ کس کے پارے زیادہ ہوئے۔ میری دادی صاحبہ نور اللہ مرقدھا حافظہ تھیں اس لئے ایک منزل روزانہ فی بشوق کا تو ان کا مستقل معمول تھا اور ماہ مبارک میں ۴۰ پارے یعنی ایک پورا قران کرکے دس پارے مزید روزانہ پڑھنا تو ہمیشہ کا معمول تھا اور اس کے علاوہ بیسیوں تسبیحیں مختلف کئی کئی سو کی دائمی مشغلہ تھا جن کی تعداد ۱۷ ہزار کے قریب ہوتی ہے۔ (اکابر کا رمضان ص ۸۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری قدس سرہ (خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہ) کے مسترشد خاص مولانا حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہم حضرت قدس سرہ کے حالات میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔

یوں تو ظہر کے وضو سے عشاء کی نماز ہمیشہ پڑھنے کا معمول تھا لیکن ایک بار حیرت انگیز بات دیکھنے میں آئی وہ یہ کہ تہجد کے وضو سے عشاء کی نماز پڑھی۔ اکثر ظہر اور عصر تک بھی تلاوت میں مشغول دیکھا اور عصر کے بعد اگر کوئی طالب یا مہمان موجود ہوتا تو اس کو کچھ تعلیم ارشاد فرماتے ورنہ عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشاء تک تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت والا کی تلاوت کا ایک خاص انداز دیکھا وہ یہ کہ تقریباً ۹ یا ۱۰ آیتوں کی تلاوت کے بعد زور سے آہ فرماتے ہیں یا اللہ فرماتے ہیں اور اس وقت ایسی کیفیت اس آہ اور اللہ میں موجود ہوتی ہے کہ سننے والے کا دل حرکت میں آجاتا ہے۔ (معرفت الہیہ ۳۵)

(۱۳)

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہ اپنے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی تلاوت کا حال لکھتے ہیں:

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تلاوت قرآن کا خاص ذوق تھا خاص طور پر عمر کے آخری پندرہ بیس سالوں میں آپ گوناگوں مصروفیات کے باوجود بڑے اہتمام کے ساتھ کئی کئی پارے روزانہ تلاوت کے لئے وقت نکالتے تھے۔ ایک چھوٹی سے حمائل ہمیشہ آپ کے دستی بیگ میں ساتھ رہتی تھی اور جب کبھی ذرا موقع ملتا آپ اس میں تلاوت شروع فرما دیتے خاص طور سے جب آپ کو کہیں جانا ہوتا تو کار میں سفر کے دوران بیشتر وقت آپ تلاوت میں صرف فرماتے اس کے علاوہ گھر میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد آپ کی تلاوت کے خاص اوقات تھے۔ آپ کی یہ تلاوت محض برائے تلاوت ہی نہیں ہوتی تھی بلکہ اس دوران آپ قرآن کریم میں تدبر فرماتے تھے۔

احقر نے بارہا دیکھا کہ تلاوت کے دوران آپ اچانک رک گئے ہیں اور دیر تک ایک ہی آیت کو پڑھ کر اس پر غور فرما رہے ہیں۔ اس تدبر کے دوران اللہ تعالیٰ آپ پر قرآن کریم کے حقائق و معارف سے متعلق عجیب نکات منکشف فرماتے تھے۔ جب کبھی تلاوت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوتے تو اکثر یہ نوادر نکات ہمیں بھی بتلا دیا کرتے تھے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ تلاوت کرتے ہوئے آپ احقر کو یا برادر مکرم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی مدظلہم کو باقاعدہ متوجہ فرماتے اور ہم سے سوال کرتے کہ دیکھو اس آیت میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے حالانکہ بات دوسرے لفظ سے بھی واضح ہو سکتی تھی خاص طور پر اس لفظ کے انتخاب میں کیا حکمت ہے؟ اور جب ہم عام طور سے جواب نہ دے پاتے تو پھر خود ہی کوئی لطیف نکتہ بیان فرماتے جس سے مشام روح معطر ہو جاتا (البلاغ بیاد فقیہ ملت ص ۴۴۰)

سیدی و مرشدی حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ آپ قرآن کریم کو چومتے تھے اور یہ کلمات کہتے تھے:

عہد ربی و منشور ربی عزوجل یہ میرے رب کا عہد ہے اس کے قوانین کا مجموعہ ہے۔

مولویوں میں سے ہم نے کسی کو قرآن کریم چومتے نہیں دیکھا۔ البتہ استاذ محترم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو چوما کرتے تھے۔ تلاوت سے قبل قرآن کریم کو چوما کریں۔ آنکھوں سے لگائیں۔ دل سے لگائیں سر پر رکھیں اور چومتے ہوئے کہیں عہد ربی و منشور ربی عزوجل یہ میرے رب کا عہد نامہ ہے اور اس کے قوانین کا مجموعہ ہے۔ (حقوق القرآن ص ۳)

(۱۴)

عارف باللہ حضرت اقدس ڈاکٹر عبد الحی عارفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت کی قدردانی کے متعلق محمد عشرت علی قیصر صاحب رقم طراز ہیں:

بارہا حضرت کی زبان مبارک سے یہ سنا کہ عمر بھر کے تجربہ کی ایک بات بتاتا ہوں کہ اپنے نظم الاوقات کی پابندی کرو پھر وقت تمہارا خادم بن جائے گا۔ حضرت اپنے معمولات وقت پر ادا کرنے کی ایک مثال تھے کہ شاذ و نادر ہی کوئی معمول چھوٹا ہو۔ فرمایا کہ طالب علمی کے زمانہ سے جو معمولات شروع کئے وہ الحمدللہ آخر زندگی تک ہوتے رہے صبح کو تلاوت قران پاک کا جو وقت مقرر تھا بلاناغہ اسی وقت تلاوت کرتا تھا۔ فرمایا ایک مرتبہ کالج کے ہوسٹل میں حسب معمول صبح تلاوت کر رہا تھا کہ ایک ہم جماعت میرے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی گھڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درست کرنے لگا میں نے نے دریافت کیا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ گھڑی بند ہو گئی تھی وقت ملا رہا ہوں کیوں کہ آپ روزانہ ٹھیک اسی وقت تلاوت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ عمر بھر میں نے وقت پر کام کیا ہے۔ چنانچہ اس پیرانہ سالی ضعیفی اور بیماری کے باوجود جب رات کے دو بجتے ہیں تو وقت خود مجھے کھڑا کر دیتا ہے حالانکہ نہ جسم میں طاقت ہے اور نہ ھمت (حضرت ڈاکٹر محمد عبد الحی عارفی تالیف سید ریاض الدین ص ۲۰۲)

حضرت کے معمولات یومیہ میں درج ہے کہ

فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر آرام فرماتے تھے پھر اٹھ کر قرآن شریف کی تلاوت اور اشراق کی نماز کے بعد ناشتہ کرتے تھے (ایضاً ۲۰۳)

رمضان المبارک میں مجلس کا سلسلہ منقطع رہتا روزانہ عصر کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد مسجد میں مغرب تک تشریف رکھتے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے یا اور کوئی وظیفہ پڑھتے افطار سے قبل دعا مانگتے (ص ۲۰۴)

شیخ الحدیث حضرت مولانا سحبان محمود صاحب زید مجدہ لکھتے ہیں۔

حضرت عارفی اپنے معمولات کے بڑے پابند تھے آپ اپنے ایک ایک لمحہ سے کام لینے والے تھے آپ کا ذرا سا وقت بھی بیکار ضائع نہ جاتا ــــــ فرماتے تھے کہ اگر کسی دن معمولات پورے ادا کرنے کی مہلت نہ ملے تو وقت معین پر جتنا بھی ممکن ہو اس پر عمل کر لیا جائے ناغہ نہ کیا جائے کیوں کہ ناغہ سے بے برکتی پیدا ہوتی ہے اپنے مرض الوفات میں کہ دو دن کے بعد دنیا سے رحلت فرمانے والے ہیں۔ بیماری کا شدید حملہ ہے اور درد شکم کی سخت ناقابل برداشت تکلیف ہے کسی پہلو چین نہیں ہے کہ صبح کو معمول پورا کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم لاؤ تاکہ تلاوت کا معمول پورا کر لوں خدام نے عرض کیا کہ ایسی شدید تکلیف میں اگر اس کو مؤخر فرما دیں تو اچھا ہے فرمایا نہیں جتنا ممکن ہو گا تلاوت کر لوں گا۔ چنانچہ قرآن پیش کیا گیا آپ نے اس کو کھول کر ایک صفحہ کی تلاوت فرمائی پھر مناجات مقبول کا بھی ایک صفحہ تلاوت کرکے واپس کر دیا (البلاغ بیاد حضرت عارفی ص ۱۲۱)

(۱۵)

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ علماء و طلبا حفاظ کو (خصوصی طور پر) تہجد کی پابندی اور تہجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی تاکید فرمایا کرتے اور فرماتے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم بڑی نعمت ہے خود چوں کہ حافظ قرآن نہ تھے اس لئے افسوس رہتا فرمایا صبح کو جب میں فجر کے لئے مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو میرا دل ان لوگوں کے لئے دعا کرتا ہے جو تلاوت میں مشغول ہوتے ہیں۔

تحدیث بالنعمۃ کے طور پر فرمایا کرتے کہ ایک روز ایک قاری صاحب جو میرے دوست تھے میری ملاقات کے لئے تشریف لے آئے، رمضان شریف کے آخری ایام تھے وہ بڑا نفیس قران پڑھتے تھے میں نے کہا کہ بجائے وقت گذارنے کے چلو نفل پڑھتے ہیں چنانچہ ان قاری صاحب نے نفل کی نیت باندھ لی اور میں نے ان کی اقتداء کی بس پھر تو کیا پوچھنا وہ تو پڑھتے چلے گئے اور میں لطف اٹھاتا چلا گیا اور ایکسپریس گاڑی کی طرح سورتوں کے اسٹیشنوں کو طے کرتے چلے گئے اور سحری سے پہلے پورے قرآن کریم کو دو رکعتوں میں ختم کر ڈالا۔

فرمایا کرتے کہ جب میں دیوبند میں طالب علم تھا تو ایک روز میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی سی کچی عمارت کی مسجد میں پڑھی جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی۔ نماز کے بعد میں نے اپنی چادر اس کچے فرش پر بچھا دی اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ جمعہ کی نماز تک اس ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر چھبیس پارے پڑھ لئے اور چوں کہ جمعہ کی نماز کے لئے کسی دوسری مسجد میں جانا ناگزیر تھا اس لئے پورا نہ کر سکا ورنہ پورا قرآن ختم کر لیتا۔

عام طور پر حضرت کا تراویح میں تین پارے سننے کا معمول رہا باوجود ضعف پیری کے اور گھٹنوں کی تکلیف کے آپ کھڑے کھڑے نماز پڑھتے۔ البتہ جب تھکن اور درد حد سے بہت زیادہ بڑھ جاتے تو بقدر ضرورت چند لمحوں کے لئے بیٹھ بھی جاتے اور اس پر بھی فرماتے کہ بیٹھنے میں لطف نہیں آتا گویا بزبان حال کہہ رہے ہوتے افلا اکون عبداً شکوراً۔

حضرت آیت کریمہ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ (۵ ـ ۸۳) کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔ جب بھی قرآن کریم سنتے آنکھیں بے ساختہ فوارے کی طرح بہ پڑتیں اسی طرح تراویح میں بھی بہت گریہ فرماتے کبھی کبھی یہ کیفیت بین الترویحات بھی رہتی اور فرماتے بڑی نعمت ہے قرآن۔ (بینات بیاد محدث العصر ص ۷۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۶)

سیدی و مرشدی حضرت مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم اپنے حفظ قرآن کا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ جب تینوں لڑکوں کے حفظ قرآن کے بعد ۱۳۸۷ء میں چھوٹی بچی اسماء سلمہا اللہ تعالیٰ نے بھی حفظ قرآن کی تکمیل کرلی تو خیال ہوا کہ میں نے اپنے بچوں کو حافظ بناکر اپنے لئے اور اپنی اہلیہ کیلئے جنت میں تاج کی فضیلت کا سامان تو کرلیا۔ لیکن اپنے والدین کیلئے میں نے کچھ نہیں کیا، اس پر حفظ قرآن کا داعیہ پیدا ہوا چنانچہ گوناگوں مصروفیات کے باوجود تقریباً تین ماہ کی مدت میں قرآن کریم حفظ کرلیا فالحمدللہ علی ذالک۔

حضرت والا نے فرمایا۔

تجربہ سے ثابت ہوا کہ میں ایک گھنٹے میں ایک پارہ بہ سہولت حفظ کرسکتا تھا، چنانچہ پہلی بار پورا رکوع دیکھ کر توجہ سے ذہن نشین کرکے پڑھتا دوسری بار زبانی پڑھتا تو چند الفاظ میں اٹکتا۔ تیسری بار میں پورا رکوع صاف ہوجاتا۔ (انوار الرشید ص ۳۳۵ ج ۱)

تکمیل حفظ کے وقت حضرت والا کی عمر چھیالیس برس تھی، یوں تو حفظ سے پہلے بھی اور روز اول سے ہی حضرت والا کو تلاوت قرآن سے خاص شغف تھا مگر تکمیل حفظ کے بعد یہ شغف وتعلق پہلے سے دوچند ہوگیا اور اپنے قیمتی اوقات کا ایک معتدبہ حصہ آپ تلاوت میں بسر کرنے لگے چنانچہ شروع میں دس پارے یومیہ پڑھنے کا معمول رہا پانچ پارے دن میں ناظرہ تلاوت اور پانچ پارے رات کو تہجد میں۔ پھر رفتہ رفتہ جب قرآن پوری طرح پختہ ہوگیا تو مقدار گھٹا دی اور دن کی تلاوت کے بجائے قیام اللیل میں پانچ پاروں پر اکتفا کرلی۔ اس وقت جبکہ حضرت والا اسی کے پیٹے میں ہیں۔ ایک پارہ تلاوت کا معمول ہے یہ مقدار گو کمیت میں کم ہے مگر کیفیت ایسی کہ وہ پڑھیں اور سنا کرے کوئی۔ کوئی ماہر سے ماہر اور مشاق قاری بھی اس سے عمدہ کیا پڑھتا ہوگا۔ دوران تلاوت حضرت پر عجیب وارفتگی کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ آیات رحمت پڑھتے ہوئے جھوم جھوم اٹھتے ہیں اور آیات عذاب پر کانپ جاتے ہیں ایک بار نماز فجر میں سورۂ عبس پڑھتے ہوئے آواز بھرا گئی اور ایسا گریہ طاری ہوا کہ سورۂ ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جھک گئے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح ایک بار سورۂ غاشیہ پڑھتے ہوئے یہی کیفیت طاری ہوئی بسا اوقات حضرت والا تلاوت کرتے ہوئے کسی ایک ہی آیت میں ایسے محو ہوجاتے ہیں کہ دیر تک ٹھہرے اسی کو دہراتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ ارشاد فرمایا۔

جب میں دارالعلوم کورنگی میں تھا ایک بار وہاں سے شہر کی طرف آتا ہوا راستہ میں تلاوت شروع کردی، مختلف کاموں کی وجہ سے مختلف مقامات پر جانا پڑا دارالعلوم واپسی تک تقریباً تین گھنٹے میں ایک ہی آیت دہراتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اس ایک آیت میں ایسا مزہ آیا کہ بار بار اسی کا تکرار بار بار اسی کا تکرار۔ آیت بھی بتادوں حالانکہ بظاہر عوام یہ سمجھیں گے کہ اس میں کوئی خاص بات نہیں۔ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۔ (۳۹-۳۰) اس آیت کو تلاوت کرتے ہوئے یہ خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیسے حاصل ہو؟ بس اسی خیال میں محو ہوگیا۔ اتنا مزہ آیا اتنا مزہ آیا کہ اب چھوڑیں تو کیسے چھوڑیں؟ فرمایا تم لوگ سمجھتے ہو کہ سودی لین دین اور ناجائز آمدنی کے ذریعہ مال جمع ہوتا ہے مگر اس طریقہ سے جمع نہیں ہوتا۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یہی لوگ ہیں مال بڑھانے والے۔ یہ ایسے ہوشیار تاجر ہیں کہ ان کو مال بڑھانے کا بہت عمدہ نسخہ معلوم ہے یہ نہیں فرمایا کہ ان کا مال بڑھتا ہے۔ بلکہ فرمایا فاولٰئک ھم المضعفون۔ یہی وہ لوگ ہیں جو مال بڑھانے کے ماہر ہیں۔ یضعفون نہیں ومضعفون فرمایا۔ یہ صفت کا صیغہ ہے جو مہارت پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ مال بڑھانے میں خوب مہارت رکھتے ہیں، یہ لوگ کون ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (حقوق القرآن ص۵)

حضرت والا کو قرآن سے یہ عشق کی دولت وراثت میں ملی ہے، حضرت کے والد ماجد مولانا محمد سلیم صاحب قدس سرہ (جو حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کے مرید باصفا اور پورے حلقہ میں صاحب الرویا کے لقب سے معروف تھے) کو بھی تلاوت سے عشق تھا ان کے ذوق تلاوت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے جو حضرت والا کے نام اپنے ایک نجی خط میں انہوں نے تحریر فرمایا:

مسجد سے بجلی چلی گئی، میں نے تراویح کے بعد چراغ کی لو پر قرآن کریم پڑھنا شروع کیا اور نماز فجر تک پورا قرآن ختم کرلیا۔ (انوار الرشید ص ۲۳۶ ج ۱)

اس وقت آپ کی عمر ترانوے برس تھی پھر طرہ یہ کہ رات بھی موسم گرما کی ایں سعادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بزور بازو نیست۔ وفات کے وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی بلند آواز سے مزے لے لے کر یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

روز محشر ہر کسی در دست دارد نامہ
من نیز حاضر می شوم تفسیر قرآن دربغل

وجد میں آکر یہ شعر بھی پڑھتے جاتے

اے مرے محبوب میرے دلربا
مجھ کو آغوش محبت میں بٹھا

اسی کیف وسرور میں جان جان آفرین کے سپرد کردی۔ فرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

(۱۷)

حضرت اقدس مولانا منظور احمد نعمانی قدس سرہ دور حاضر کی ان مغتنم ہستیوں میں تھے جن کا زہد وتقوی اور عبادت وریاضت دیکھکر اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی تھی، آپ کی سیرت کا کامل نمونہ دیکھنے کیلئے شائقین ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر (بانی الفرقان نمبر) ملاحظہ فرمائیں، ذیل میں مضمون کی مناسبت سے چند سطور نقل کی جاتی ہیں۔

آپ کے صاحبزادے مولانا محمد حسان نعمانی لکھتے ہیں۔

انہوں نے باقاعدہ قرآن کریم حفظ نہیں کیا تھا لیکن پچاس پچپن سال کی عمر کے بعد جب بھائی صاحب مدظلہ نے الفرقان کی ادارتی ذمہ داری پوری طرح سنبھال لی تو انہوں نے قرآن کریم حفظ کرنے کا ارادہ کیا اور اپنی تمام مصروفیات کے باوجود بائیس پارے حفظ کرلئے پھر انہیں احساس ہوا کہ جو کچھ یاد کیا ہے اس کو یاد رکھنا مشکل ہورہا ہے تو اسی کو یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ تلاوت کے اوقات کے علاوہ اکثر نفل نمازوں اور خاص طور پر اوابین میں اس کو برابر دہراتے رہتے۔ (الفرقان اشاعت خاص ص ۳۵۸)

آپ کے نواسے محمد یحیی لکھتے ہیں۔

رمضان المبارک میں ذکر وتلاوت وغیرہ کی مشغولیات بڑھ جایا کرتیں ضعف وکمزوری کے باوجود پورے رمضان میں پندرہ قرآن ختم کرلینے کا معمول رہا تھا اور اس سے پہلے کا معمول اس سے زیادہ کا رہ چکا تھا بالکل آخری سالوں میں جب ضعف اپنی انتہاء کو پہنچ چکا تھا اور خود زیادہ تلاوت کی سکت نہ رہ گئی تھی تب بھی دوسروں سے قرآن مجید اور حضرت تھانوی کی مرتب کردہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دعائیں بھی پڑھ کر سنتے۔

سحری بس (شاید) سنت ہی کی ادائیگی کیلئے کرتے عام ایام کے مقابلہ میں لمبی تہجد اور وتر ہوتیں اور جب بالکل چند منٹ باقی رہ جاتے تو دوچار لقمہ کھا لیتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ یہ وقت سب سے قیمتی وقت ہوتا ہے اور عام طور پر لوگ اسے سحری کے غیر ضروری اہتمام اور فضول باتوں کی نظر کر دیتے ہیں۔ افطار سے قبل خود بھی دعا کا اہتمام فرماتے اور سارے ہی متعلقین کو اس کی ہدایت بھی کرتے۔ (ایضاً ص ۲۷۰)

(۱۸)

امام القراء حضرت اقدس مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی قدس سرہ کو فنا فی القرآن کا درجہ حاصل تھا حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم نے بجا طور تحریر فرمایا۔ "حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب بلاشبہ اس دور میں قرآن کریم کا زندہ معجزہ تھے۔ ان کے اوصاف وکمالات کو اگر آنکھوں سے دیکھا نہ ہوتا تو صرف لوگوں کے کہنے سے یقین آنا مشکل ہوتا۔ (نقوش رفتگاں ص ۲۴۲)

ان کی زبان تو تقریباً ہر وقت قرآن کریم کی تلاوت سے شاداب رہتی تھی لیکن ان کی سوچ ان کے قلب وذہن اور فکر وخیال کا محور بھی قرآن کریم ہی تھا۔ بس فکر ہر وقت یہ تھی کہ قرآن کریم کی تعلیم اور نشرواشاعت کا بہتر سے بہتر کونسا طریقہ اختیار کیا جائے؟ یہ منظر تو سینکڑوں انسانوں نے دیکھا ہوگا کہ حضرت قاری صاحب بیک وقت کئی کئی حفاظ سے قرآن کریم اس طرح سنتے تھے کہ ہر شخص مختلف مقامات سے قرآن کریم پڑھتا ہوتا تھا اور قاری صاحب بیک وقت سب کی غلطیاں بتایا کرتے تھے۔ حضرت قاری صاحب قدس سرہ کو قرآن کریم کی متواتر قراء تیں اور ان کی مختلف روایات اس طرح ازبر تھیں جیسے عام مسلمانوں کو سورۂ فاتحہ یاد ہوتی ہے۔ وہ رمضان المبارک کی راتوں میں سحری تک تراویح پڑھاتے تھے اور ایک ایک رات میں سات سے لے کر دس پاروں تک تلاوت فرماتے تھے اس طرح تیسرے چوتھے دن قرآن کریم ختم فرماتے اور پھر کسی اور قراءت یا روایت میں تلاوت شروع فرمادیتے۔ چنانچہ رمضان المبارک کے اختتام تک نو دس قراءتوں میں قرآن کریم ختم فرما لیتے۔ (ایضاً ص ۲۴۳)

پانی پت میں آپ کے معمولات رمضان کے متعلق ایک شاگرد رشید کی روایت ہے۔

" پھر تراویح کے بعد صبح تک نوافل میں پڑھتے رہتے تھے اور سال یہ تھا کہ آپ سحری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہی نیند نکال لیتے تھے آپ نے دو طلباء کی ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ رات کو جس وقت مجھے کھڑے کھڑے نیند آئے یا تو مونڈھا بلادیا کرو یا پھر فوارہ سے پانی ماردیا کرو لیکن کمال بالائے کمال یہ تھا کہ نیند کے بعد آپ وہیں سے پڑھتے تھے جہاں چھوڑا ہوتا (سوانح نخبہ ص ۲۹۰)

اب پاکستان میں معمولات رمضان کی ایک جھلک بھی ملاحظہ فرمائیں

ہمارے حضرت والا کو قرآن مجید سے بہت عشق تھا، پاکستان کے قیام میں بھی جبکہ آپ کی عمر بڑھاپے کی طرف جارہی تھی تراویح کے بعد سے لے کر صبح صادق تک ۱۰ پارے پڑھنے کا عموماً آپ کا معمول تھا خوب تجوید و تحقیق کے ساتھ تلاوت فرماتے (ایضاً ص ۲۹۰)

رمضان شریف میں تو حضرت کا ذوق بندگی قابل دید ہوتا تھا زمانہ صحت میں حضرت کا یہ معمول رہا کہ آپ کے فرزند گرامی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب حافظ عالم فاضل اور قراء ت عشرہ کے ماہر قاری تھے، آپ نے خصوصی توجہ سے ان کی تعلیم و تربیت فرمائی تھی، اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ عظیم باپ کا یہ عظیم بیٹا مختصر سی زندگی میں قرآن کی وہ عظیم خدمت انجام دے گیا جو دوسرے لوگوں کے ہاتھوں شاید صدیوں میں بھی نہ بن پڑے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قرآن کیلئے وقف تھا۔

شب و روز تدریس میں انہماک کے باوجود دس پارے یومیہ منزل پڑھنے کا معمول تھا، کبھی اس کا ناغہ نہ فرماتے اگر دن میں مقدار مکمل نہ ہوتی تو رات کو سونے سے پہلے مکمل کرلیتے اور ہمیشہ دیکھے بغیر زبانی ہی پڑھتے تھے۔ قرآن اتنا پختہ تھا کہ پورے قرآن میں کہیں غلطی نہ آتی۔ قرآن کی لازوال خدمت کے علاوہ سلوک واحسان اور تزکیہ باطن سے بھی وافر حصہ پایا تھا۔ بیعت کا واقعہ ملاحظہ ہو۔

"آپ نے اپنا روحانی تعلق حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ سے قائم کیا تھا آپ جب حضرت کی خدمت میں پہنچے اور بیعت کی درخواست کی تو حضرت مولانا مدظلہ نے آپ کے معمولات معلوم کئے جب حضرت قاری صاحب نے اپنے معمولات بتلائے تو حضرت مولانا مدظلہ حیران ہوگئے، اور فرمایا کہ آپ جیسی شخصیت کا مجھ سے تعلق قائم کرنا میرے لئے سعادت ہے لہذا بیعت فرمانے کے ساتھ ہی خلافت بھی دے دی۔ (تذکرۃ القراء ص ۷۹)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عظمت اور خدمات عثمان غنی رض

محمد امجد تھانوی

ریسرچ اسکالر شعبہ اسلامی کراچی یونیورسٹی

جامع القرآن ہونے کی حیثیت سے "تلاوت نمبر" میں حضرت ذوالنورینؓ کے حالات شائع کیے جارہے ہیں اور اس کے ضمن میں تدوین و جمع قرآن کی بحث بھی آگئی ہے۔ (ادارہ)

عظمت۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (۱)

ترجمہ۔اے نبی کریم ﷺ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔اللہ کا ہاتھ ان بیعت کرنے والوں کے ہاتھوں پر ہے۔

نبی کریم ﷺ چھ صدی میں تقریباً ۱۴ سو صحابہ کے ساتھ زیارت کعبۃ اللہ کے ارادہ سے عازم سفر ہوئے مکہ کے قریب پہنچ کر اپنے سفیر کے ذریعہ پیغام بھجوایا کہ ہم لڑائی کے لیے نہیں صرف کعبہ کا طواف کرنے آئے ہیں کئی دن گذر گئے نہ سفیر آئے نہ کوئی پیغام اتنے میں افواہ اڑ گئی کہ سفیر رسول کو مشرکین مکہ نے شہید کر دیا ہے یہ اطلاع ملنی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ رحمۃ للعلمین ﷺ جلال میں آگئے آپ نے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر صحابہ سے سفیر رسول کے خون کا بدلہ لینے کی بیعت لینے کا اعلان کیا۔(۲)

سلمہ بن اکوع ؓ کہتے ہیں ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ بیعت کا اعلان ہوا ہم دوڑ کر گئے۔(۳)

صحیح بخاری کی روایت ہے آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو اپنے سفیر کا ہاتھ قرار دے کر دوسرے ہاتھ سے بیعت لینا شروع کیا۔ اس نکتہ پر تمام صحابہ متفق ہو گئے کہ خون بدلہ لینے کے لیے اپنی جان قربان کر دیں گے لیکن پیچھے نہیں ہٹیں گے۔(۴)

بعد میں اگرچہ اطلاع غلط ہونے پر لڑائی نہیں ہوئی لیکن یہ جان نثاری اللہ تعالیٰ کو اتنی اچھی لگی کہ نبی کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیتے ہوئے فرمایا "يَدُاللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ" گویا مسلمانوں نے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عہد کیا ہے اور اس جان نثاری کے سلسلہ میں فرمایا "لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ"(۵) "اے نبی کریم جب آپ مسلمانوں سے درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے تو اللہ تعالیٰ بیعت ہونے والوں سے راضی ہو گیا" اسی لیے اس بیعت کو "بیعت رضوان" کہا جاتا ہے۔

صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابی داؤد اور مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"لا يدخل النار احد ممن بايع تحت الشجرة" جس نے بھی بیعت رضوان میں بیعت کی وہ کبھی جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔

جس سفیر کے خون کا بدلہ لینے کے لیے ۱۴سو مسلمانوں نے مرنے کا فیصلہ کیا تھا جس سفیر کے لیے نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اس کا ہاتھ قرار دیا تھا اس شخصیت کو عثمان ذوالنورین کہا جاتا ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیاں رقیہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُم کلثوم ان کے نکاح میں دی تھیں۔ کتنی بڑی ہے یہ عظمت جو حضرت عثمانؓ کو نصیب ہوئی آپ ہی کو خلیفہ سوم کہا جاتا ہے اس لیے کہ حضرت علیؓ سمیت تمام صحابہ نے انہیں متفقہ طور پر خلیفہ بنایا تھا۔

سوانح حیات۔

آپ کا نام عثمان، والد کا نام عفان کنیت ابو عمر اور ابو عبداللہ اور لقب ذوالنورین ہے۔(۷)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تبلیغ سے اسلام کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے قرآن سنایا اور اسلام کی دعوت دی تو اسلام قبول کر لیا۔(۸)

حضرت عثمانؓ کے چچا حکم بن العاص نے اسلام قبول کرنے پر آپ پر تشدد کیا اور رسیوں سے جکڑ کر باندھ دیا مگر آپ کے پائے استقامت میں معمولی سی جنبش بھی نہیں ہوئی۔(۹)

آپ نے اسلام کی خاطر دو دفعہ اپنی اہلیہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی آپ اس امت کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر ہجرت کی۔(۱۰)

خدمات۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد تمام صحابہؓ کے مشورہ سے یکم محرم چوبیس ہجری کو خلیفہ بنے۔(۱۱)

خلافت سے پہلے بھی مسلمانوں کی ہمیشہ مالی امداد کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پورے جہادی لشکر کو سامان حرب فراہم کیا مدینہ میں بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا۔ (۱۲) لیکن خلافت ملنے کے بعد یہ سخاوت اور بھی بڑھ گئی آپ نے اپنے دور حکومت میں انہی لوگوں کو عہدے دیئے جنہیں آپ سے پہلے خلفاء دیتے رہے آپ کے دور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیت المال میں بہت مال آیا اسے مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا گیا بے شمار تعمیرات ہوئیں۔ (۱۳) طرابلس، الجزائر، مراکش، قبرص اور طبرستان آپ کے دور میں فتح ہوئے۔ قیصر روم کے عظیم الشان بحری بیڑے کو شکست فاش دی۔ (۱۴)

عہد نبوی میں جمع قران۔

قرآن تمام آسمانی کتابوں میں آخری اور مکمل ایڈیشن ہے۔ (۱۵) نبی کریم ﷺ پر دو قسم کی وحی نازل ہوتی تھی ایک الفاظ کی شکل میں دوسری مفہوم کی شکل میں پہلی قرآن کی شکل میں موجود ہے دوسری حدیث کی شکل میں۔ (۱۶) قرآن دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جو خود اپنے بارے میں مکمل آگاہی فراہم کرتی ہے اس کا پہلا حصہ ۶۱۰ میں مکہ میں اور آخری حصہ ۶۳۲ میں مدینہ میں نازل ہوا ۲۳ سال میں مکمل ہوا۔ جمع قرآن کے سلسلہ میں ہمیں دو قسم کی شہادتیں ملتی ہیں ایک داخلی یعنی خود قرآن کا بیان دوسری خارجی یعنی جمع قرآن کی روایات (۱۸) دونوں شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا تو آپ اسے کاتبوں کو بلوا کر لکھوا دیتے تھے اس لیے کہ آپ خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ (۱۹) آپ کے زمانہ میں ۵۶ کاتبوں کا سراغ ملتا ہے (۲۰) جن میں سے ۴۲ زیادہ مشہور ہیں۔ (۲۱) آپ کاتب کو بتاتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں آیت کے بعد لکھو مسند احمد کی روایت "اتانی جبرئیل فامرنی" یعنی جبرئیل ہی بتاتے تھے کہ اس آیت کو کہاں لکھنا ہے۔ (۲۲) پھر کاتب سے سن کر تصحیح کرادیا کرتے تھے کاتبین زبانی یاد کرنے کے ساتھ مختلف اشیاء پر لکھ لیتے وہ چیزیں ادیم، رقاع، لخاف، کتف، عسیب تھیں ادیم کہتے ہیں وہ چمڑا جو دباغت کے بعد باریک کھالوں سے بنایا جاتا ہے۔ رقاع بھی کھال کی ایک قسم ہے۔ لخاف پتھر کی پتلی پتلی سلیں ہوتی تھیں کتف اونٹ کے مونڈھے کی ہڈی جسے تراش کر بنایا جاتا تھا۔ عسیب کھجور کی شاخوں کی جڑان اشیاء پر لکھ کر محفوظ کرلیا جاتا تھا۔ (۲۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تدوین قرآن عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں۔

لوگوں کے پاس قرآن انفرادی طور سے محفوظ تھا لیکن دو واقعات ایسے پیش آئے جن کی وجہ سے سرکاری طور سے قرآن کو جمع کر کے محفوظ کرنا پڑا۔ صحیح بخاری سے معلوم ہوتا ہے پہلا واقعہ نبی کریم ﷺ کے آخری دور میں پیش آیا جب بیر معونہ میں دھوکے سے ۷۰ حفاظ کو شہید کر دیا گیا اور دوسرا واقعہ عہد صدیقی میں پیش آیا کہ ۱۲ھ جنگ یمامہ میں ۷۰۰ حفاظ شہید ہو گئے (۲۴) لہٰذا ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کے مشورہ سے حضرت زید بن ثابتؓ کو حکم دیا کہ وہ منتشر قرآنی حصوں کو ایک تقطیع ایک سائز اور ایک جلد میں کر کے لکھیں تاکہ خدانخواستہ بعد میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے یہی طریقہ اختیار کیا۔ (۲۵) اور نسخہ مکمل کر کے صدیق اکبرؓ کے حوالہ کر دیا آپ کے بعد یہ نسخہ حضرت عمرؓ کے پاس رہا آپ کی شہادت کے بعد یہ نسخہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔

تدوین قرآن عہد عثمانی میں۔

حضرت عثمانؓ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو اسلام عرب سے نکل کر مسلمان فاتحین اور تاجروں کے ذریعے دور دور تک پہنچ چکا تھا قرآن چونکہ متعدد لہجوں میں نازل ہوا تھا لہٰذا اسے متعدد لہجوں میں پڑھنے اور پڑھانے کی اجازت تھی صحیح بخاری کی روایت ہے "ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا ماتيسرمنه" (۲۶) یہ قرآن متعدد لہجوں میں نازل ہوا ہے جو لہجہ تمھارے لیے آسان ہو اس طریقہ سے پڑھو عربوں کے لہجوں کے اختلاف کے ساتھ جب اہل عجم بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تو ان اختلافات نے خطرناک شکل اختیار کر لی جسکی بنیادی وجہ لہجوں کا اختلاف تھا۔ عربوں کے لہجوں کی اختلاف کی صورت ویسی ہی تھی جیسی اردو زبان میں ہے بلکہ کوئی بھی زبان اس سے خالی نہیں ہے بقول ابن تیمیہ قبیلہ بنی ھزیل کے لوگ "حا" کو "عین" سے بدل کر پڑھتے تھے جیسے حتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حین سے عتی عین قبیلہ قیس والے "ک" کو "شین" سے بدل کر پڑھتے تھے جیسے "قد جعل ربک تحتک کوقد "جعل ربش تحتش" سے بدل کر پڑھتے تھے اھل مدینہ تابوت کو تابوہ کہتے تھے قبیلہ تمیم والے "ان" کے لفظ کو "عن" سے بدل کر پڑھتے تھے کچھ قبائل س کو "تا" سے بدل کر پڑھتے تھے جیسے قل اعوذ برب الناس کو برب النات پڑھتے تھے (۲۷) جب عربوں کا یہ حال تھا تو اہل عجم کو جانے ہی دیں اور اگر ان لہجوں کے اختلافات کو سمجھنا چاہیں تو اردو زبان کے لکھنوی، بنارسی اور حیدر آبادی لہجوں کا تقابلی مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔

نبی کریم ﷺ ہر صحابی کو اسی کے لہجہ میں قرآن پڑھایا کرتے تھے اور وہ اپنے شاگردوں کو اسی لہجہ میں پڑھاتا تھا لیکن کچھ نو مسلموں کو جن کو اسکی حقیقت کا علم نہیں تھا وہ باہم الجھنے لگے۔

اسباب تدوین۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ جو آرمینا اور آذربائجان میں جہاد کر رہے تھے انہوں نے جہاد سے واپس آکر حضرت عثمانؓ سے ان کیفیات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا شام والے ابی بن کعبؓ کی قرآت و لہجہ پر قرآن پڑھتے ہیں جسے اہل عراق نے نہیں سنا اور عراق والے ابن مسعودؓ کی قرآت و لہجہ پر جسے اہل شام نے نہیں سنا اور پھر باہم ایک دوسرے کی تکذیب کرتے ہیں اسی طرح کے اور بھی واقعات سامنے آئے لہذا آپ نے اکابر صحابہ کو مشورہ کے لیے مدعو کیا جسکی تائید حضرت علیؓ کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے۔ "قال سمعت علی ابن ابی طالب یقول ایها الناس الله ایاکم و الغلو فی امر عثمان" (۲۸) آپ نے فرمایا لوگو! عثمان کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اور غلو سے بچو، عثمانؓ نے جمع قرآن کے لیے جو کچھ کیا ہے وہ صحابہ کے مشورہ سے کیا تھا آپ نے صحابہ کے مشورہ کے بعد اعلان کیا تھا۔ "اری ان نجمع الناس علی مصحف واحد" میں لوگوں کو ایک ہی مصحف پر جمع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہتا ہوں اور اس سلسلہ میں آپ نے ذمہ داری بھی حضرت زید بن ثابتؓ ہی پر ڈالی جنہوں نے ابو بکرؓ کے دور میں اسے جمع کیا تھا اور ان کے ساتھ مدد کے لیے مزید گیارہ افراد کو مقرر کیا جنہوں نے حضرت حفصہؓ سے عہد صدیقی کے نسخہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک رسم خط و لہجہ میں پورے قرآن کو لکھا اور یہ رسم خط اور لہجہ وہی تھا جو نبی کریم ﷺ بولا کرتے تھے۔ اس طرح آپ نے قرآن کی کتابت کی حد تک وحدت کا رنگ پیدا کر دیا۔ لہجوں کے اختلاف کے ساتھ قرآن پڑھنے کی اجازت باقی رہی لیکن متن لکھنے کی اجازت دفع فتنہ کے لیے ختم کر دی گئی۔

اب امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ ہمیشہ قرآن کو اسی لہجہ اور قرأت پر لکھا جائے گا۔ اس اجماع کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اسکے سات نسخے تیار کیے جائیں جب سات نسخے تیار ہو گئے تو انہیں مکہ، شام، بحرین، بصرہ اور کوفہ بھیجا گیا۔ جب کہ ایک نسخہ مدینہ ہی میں رکھا گیا اور آئندہ کے لیے انہی نسخوں سے نقلیں تیار کرنے کا حکم دیا گیا جو نسخے پہلے کے تھے انہیں ضائع کرنے کا حکم دیا گیا۔ (۲۹)

عوام الناس نے آپ کے اس اعلان کی وجہ سے کہ ہم لوگوں کو ایک ہی مصحف پر جمع کرنا چاہتے ہیں آپ کو جامع القرآن سمجھ لیا جس سے یہ غلط فہمی پھیلانے میں مدد ملی کہ قرآن پہلے سے جمع شدہ نہیں تھا اسمیں تبدیلیاں کی گئیں حالانکہ آپ جامع الناس علی القرآن تھے یعنی لوگوں کو ایک نسخہ قرآن پر جمع نہ کہ قرآن کو جمع کرنے والے جمع تو عہد نبوی و صدیقی ہی میں ہو چکا تھا۔ (۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں اختلاف قرأت سے مفہوم تبدیل نہیں ہوتا صرف رسم خط تبدیل ہوتا ہے اس لیے کہ یہ اختلاف لہجوں اور قرأتوں کا ہے۔ (۳۱) جیسے اردو زبان میں کہا جاتا ہے "کہاں جارہا ہے" کہاں جا رہا ہے، یا کہاں جاوت ہو، یہی وجہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مصنف کو اقرار کرنا پڑا کہ یورپ کے جن جن مصنفین نے اب تک اس کی کوشش کی ہے کہ قرآن میں تحریف ثابت کریں انہیں اپنی جدوجہد میں حیرت انگیز طور پر ناکامی ہوئی ہے۔(۳۲)

یہ اعتراف دراصل حضرت عثمان غنیؓ کی اسی دوررس نگاہوں اور فیصلوں کا نتیجہ ہیں جن کا اعتراف کرنے پر غیر مسلم بھی مجبور ہیں حضرت عثمانؓ آج اگرچہ ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی یہ عظیم خدمت ہمیں ہمیشہ ان کی یاد دلاتی رہے گی۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

صدیق عکس حسن کمال محمد است
فاروق ظل جاہ و جلال محمد است
عثمان ضیاء شمع جمال محمد است
حیدر بہار وباغ خصال محمد است
اسلام ما اطاعت خلفاء راشدین
ایمان ما محبت آل محمد است

جو نسخے حضرت عثمان غنیؓ نے تیار کرائے تھے حضرت عثمان کے پاس مدینہ میں ایک نسخہ موجود تھا آپ اسی نسخہ سے تلاوت فرماتے تھے بلکہ جب آپ کو شہید کیا گیا تو آپ اسی نسخہ میں آیت "فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ" کی تلاوت کر رہے تھے اسی آیت پر آپ کا خون گرا تھا یہ نسخہ ترکی کے عجائب گھر میں آج بھی محفوظ ہے اس نسخہ کی فوٹو کراچی کے عجائب گھر میں بھی موجود ہے۔

تدوین قرآن عہد علیؓ اور اس کے بعد۔

حضرت عثمانؓ کے نسخہ پر ایک رائے یہ ہے کہ تقریباً پچاس سال تک یعنی حجاج کے دور تک مزید کچھ کام نہیں ہوا لوگ اسی طرح پڑھتے رہے ہیں دوسری رائے یہ ہے کہ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیؓ کے دور میں کچھ تبدیلیاں ہوئیں اور یہی بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ تبدیلی کی صورتیں یہ تھیں۔

(۱) نسخہ عثمانی خط حمیری میں لکھا تھا حضرت علیؓ کے زمانہ میں اسے ابوالاسود دوئلی نے خط کوفی میں لکھا جو کہ زیادہ ترقی یافتہ رسم خط تھا۔

(۲) حضرت علیؓ کے ندیم الخاص ابوالاسود دوئلی (م ۱۶۹) نے قرآن پر اعراب یعنی زیر زبر پیش لگائے بعد میں حجاج بن یوسف نے اسی نسخہ سے مزید نسخے تیار کرائے مگر چونکہ پہلے نسخہ میں یا تو مکمل اعراب نہیں لگائے گئے تھے یا اس کام کو زیادہ شہرت نہیں ہوئی تھی جسکی وجہ سے یہ کام حجاج بن یوسف کی طرف منسوب کیا گیا اور زیر زبر لگانے کا مقصد یہ تھا تاکہ اہل عجم آسانی کے ساتھ قرآن پڑھیں اور قرآن پڑھتے ہوئے کم سے کم غلطی کریں۔

(۳) حجاج بن یوسف کے حکم پر نصر بن عاصم لیثی نے ہم شکل حروف پر نقطے لگائے پہلے تعلمون. یعملون یہ ایک ہی طرح لکھے جاتے تھے نقطے ڈالنے کے بعد ان کو پڑھنا اور شناخت کرنا اہل عجم کے لیے آسان ہو گیا۔

(۴) چوتھا کام یہ کیا گیا کہ آسانی کے لیے ۳۰ پاروں میں تقسیم کیا گیا پہلے آیات کے اختتام پر نقطے ڈالے جاتے تھے ان کی جگہ گول نشان ڈالا گیا اور ہر پارہ کو رکوع میں تقسیم کیا گیا۔ رکوع اور آیات کے نمبر ڈالے گئے ان کا مقصد لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنا تھی یہ تمام تبدیلیاں قرآن نہیں نہ کوئی مسلمان رکوع اور آیات کے نشانات کو قرآن سمجھتا ہے بلکہ یہ سب عربی نہ جاننے والوں کی آسانی کے لیے کیا گیا اہل عرب تو بغیر زبر زیر اور بغیر نقطوں کے بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

آخر میں ایک اہم وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ قرآن مکمل حالت میں ایک دفعہ کیوں نازل نہیں ہوا اس کی مختلف وجوہات ہیں پہلی وجہ خود قرآن نے بیان کی ہے "لِنُثَبِّتَ بِهٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فُؤَادَکَ " تا کہ قرآن کو نبی کے سینے میں محفوظ کرنے اور لوگوں کو زبانی یاد کرنے میں آسانی ہو۔ قرآن اللہ کا کلام ہے جب وہ نبی کے سینہ سے ہوتا ہوا لوگوں کی طرف منتقل ہوا تو لوگوں کے لیے اسکے الفاظ کو یاد کرنا سکے۔ مفاہیم کو سمجھنا آسان ہو گیا یہ وہی قرآن ہے جسے پہاڑ نہ اٹھا سکے مگر نبی کے سینہ نے اٹھالیا یہ قرآن کا دیگر آسمانی کتب پر اعزاز ہے کہ صفحات اور اشیاء پر لکھے جانے سے قبل دل پر لکھا گیا شاید یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے میں لاکھوں حافظ قرآن رہے دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن نبی کی زندگی کے آخر تک نازل ہوتا رہا لہذا اسکا موقع نہ مل سکا کہ جمع کیا جاسکے۔

تیسری وجہ یہ تھی کہ نبی کی زندگی کے آخری لمحات تک کسی بھی آیت کے منسوخ ہو جانے کا امکان تھا جسکی وجہ سے باقاعدہ جمع نہیں کیا گیا ورنہ ظاہر ہے کم از کم ستر صحابہ کی تعداد تو بالصراحت معلوم ہوتی ہے جو حافظ قرآن تھے جسکا واضح مطلب ہے انہوں نے قرآن کو ترتیب سے یاد کیا ہوا تھا اور خود نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں دو دفعہ پورا قرآن سنایا تھا۔

شہادت حضرت عثمان غنیؓ۔

حضرت عثمان غنیؓ حد درجہ روادار اور نرم طبع تھے جسکی وجہ سے آپ کے دور میں فتنوں کو سر اٹھانے کا موقع ملا تقریباً بارہ سال حکومت کی ۳۶ھ ۱۸ ذی الحجہ بروز جمعہ بعد عصر بچھتر سال کی عمر میں آپ کو شہید کیا گیا۔ (۴۳) آپ کی شہادت حد درجہ مظلومیت کی شہادت ہے اپنے مشن کے لیے ہزارہا لوگوں نے جان قربان کی لیکن تاریخ کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش کرنے سے قاصر ہے جہاں حاکم وقت تمام قوت واختیار کے باوجود قیام امن اور امت کے اتحاد کی خاطر کوئی مقابلہ کرے اور خوشی سے اپنی جان قربان کردے آپ کی مظلومیت کا اندازہ صرف چند باتوں سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ چالیس دن تک آپ کو محاصرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں رکھا گیا اور وہ کنواں جسے آپ نے اپنے پیسوں سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا تھا اس سے پانی نہیں لینے دیا گیا۔

محصوری کی حالت میں عبداللہ بن زبیرؓ عبداللہ بن عامرؓ عبداللہ بن سلامؓ مغیرہ بن شعبہؓ اور بہت سے صحابہ آپ کے پاس آئے گھر میں بیس غلام موجود تھے تقریباً سات سو افراد نے آپ سے کہا کہ ہمیں لڑنے کی اجازت دیجئے ہم ان باغیوں اور دشمنان دین کا صفایا کر دیتے ہیں مگر آپ نے مدد کے لیے آنے والوں کو اللہ کی قسمیں دے کر لڑائی سے منع کیا اپنے غلاموں کو فرمایا جو غلام میری طرف سے نہیں لڑے گا وہ آزاد ہے، باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا واللہ اگر تم مجھے قتل کرو گے تو نہ کبھی مل کر نماز پڑھو گے نہ جہاد کرو گے ہمیشہ کے لیے مسلمانوں میں فرقہ واریت پھیل جائے گی مگر ظالم باغیوں نے موقع ملتے ہی آپ کو شہید کر دیا آپ کے ساتھ دو غلام نجیح اور صبیح بھی شہید ہوئے۔ شہادت کے بعد آپ کی اہلیہ کو کفن دفن سے روکا گیا حتیٰ کہ ام المؤمنین ام حبیبہ نے مسجد نبوی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دھمکی دی کہ اگر دفن سے روکا گیا تو میں مقابلہ پر آتی ہوں پھر کہیں جا کر باغی پیچھے ہٹے لیکن جنت البقیع میں دفن نہیں کرنے دیا گیا لہٰذا رات کے اندھیرے میں جنت البقیع کے جوار حش کوکب میں دفن کیا گیا یہ وہی زمین ہے جسے خود آپ نے خرید کر جنت البقیع میں شامل کیا تھا۔

اللہ کی شان کہ جنھوں نے آپ کی شہادت میں حصہ لیا تھا انہیں اسی دنیا میں سزا ملی۔

امام بخاری نے ابن سیرین کے حوالہ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے شہادت کے بعد آپ کی لاش کی بے حرمتی کی تھی جس ہاتھ سے بے حرمتی کی تھی وہ ہاتھ سوکھ گیا اسنے خود یہ واقعہ ابن سیرین کو سنایا اور اپنا ہاتھ دکھایا۔(۳۴)

شیخ الاسلام پاکستان حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اپنی مشہور عالم تفسیر عثمانی میں ایوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ختیانی کے حوالے سے رقم طراز ہیں۔ حضرت عثمانؓ امت محمدی کے پہلے فرد ہیں جنہوں نے ہابیل بن آدم علیھما السلام کی اتباع کی ہابیل نے اپنے بھائی قابیل سے کہا تھا۔ لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَ قْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (۳۵) اگر تو مجھے قتل کرنے کے ارادہ سے میری طرف بڑھے گا پھر بھی میں تیرے قتل کا خیال تک نہ لاؤں گا میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں حضرت عثمانؓ نے اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنا گلا کٹوا دیا لیکن اپنی رضا سے کسی مسلمان کی انگلی بھی نہ کٹنے دی۔ (۳۶) حضرت عثمانؓ کی بڑی خدمات میں سے ایک اہم خدمت مسلمانوں کو ایک قرآنی قرأت ورسم خط پر جمع کرنا ہے جسکی وجہ سے مسلمان تا قیامت اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے۔

(۱) سورۃ الفتح ۱۰

(۲) عثمان اور خلافت عثمان پیام شاہجہان پوری ص ۵۸۔۵۹ ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل لاہور طبع اول ۱۹۶۷ء

(۳) التفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعۃ الدکتور وھبۃ الزحیلی ج ۲۵۔ ص ۱۸۱ دار الفکر المعاصر بیروت طبع اول ۱۹۹۱ء

(۴) صحیح البخاری کتاب المناقب باب عثمان بن عفان اور عثمان وخلافت عثمان ص ۵۸۔۵۹۔

(۵) سورۃ الفتح ۱۸

(۶) بحوالہ التفسیر المنیر ج ۲۵ ص ۱۸۲۔ سیر الصحابہ ج ۱ ص ۱۸۳۔ طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۵۸۔

(۷) سیر الصحابہ ج ۱ ص ۱۸۳ اور طبقات ابن سعد محمد بن سعد مترجم عبداللہ العمادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج ۳ ص ۱۵۶ عثمان اور خلافت عثمان ص ۳۷

(۸) طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۱۵۷

(۹) ایضاً اور عثمان و خلافت عثمان ص ۳۹

(۱۰) سیر الصحابہ ج ا ص ۱۸۴ طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۵۷

(۱۱) عثمان و خلافت عثمان ص ۱۶۸

(۱۲) سیر الصحابہ ج ا ص ۱۸۸

(۱۳) سیر الصحابہ ج ا ص ۲۴۲

(۱۴) ایضاً ص ۱۹۷ تا ۱۹۹ اور ص ۲۰۲

(۱۵) تدوین قرآن یعنی قرآن کے تحفظ پر ایک تاریخی نظر۔ افادات مولانا مناظر احسن گیلانی مرتب مولانا ربانی ص ۱۳ مکتبہ اسحاقیہ جونا مارکیٹ کراچی ۱۹۷۶

(۱۶) خطبات سیرت سر سید احمد خان ص ۵۸ فضلی سنز ایسوسی ایٹس اردو بازار لاہور ۱۹۹۷

(۱۷) عظمت اسلام وحید الدین خان ص ۵۸ فضلی سنز کراچی ۱۹۹۶ء

(۱۸) تدوین قرآن گیلانی ص ۱۶

(۱۹) تفصیل سیرت ص ۲۶۲

(۲۰) تفصیل دیکھئے کاتبان وحی محمد طاہر رحیمی ص ۳۳ مسجد سراجان حسین اگاہی ملتان اور التراتیب الاداریۃ

(۲۱) علوم القرآن مولانا مفتی تقی عثمانی ص ۱۷۹ تفصیلات دیکھئے التراتیب الاداریۃ کلکتانی ج ا ص ۱۶ مطبوعہ مراکش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲۲) تدوین قرآن گیلانی ص ۴۳ بحوالہ مختصر کنز علی مسند احمد ص ۴۸

(۲۳) تدوین قرآن محمد احمد اعظمی ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی ص ۱۶ تدوین قرآن اعظمی ص ۳۶۔۳۷ علوم القرآن ۱۷۹

(۲۴) تدوین قرآن گیلانی ص ۹۴ بحوالہ صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۴۵

(۲۵) صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۴۷ کنز العمال ج ۱ ص ۲۷۹

(۲۶) علوم القرآن ص ۷۹ بحوالہ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن

(۲۷) تبیان فی مباحث القرآن صالح الجزائری ص ۱۴۴ اور تدوین القرآن گیلانی ص ۵۹ تدوین قرآن اعظمی ص ۸۲ پر ملاحظہ کریں۔

(۲۸) عمدۃ القاری للعینی ج ۲۰ ص ۱۸ اور ارشاد الساری ج ۷ ص ۳۵۷

(۲۹) تدوین قرآن اعظمی ص ۹۶

(۳۰) تدوین قرآن گیلانی ص ۶۵

(۳۱) خطبات سیرت النبی ص ۲۶۹ تا ۲۷۰

(۳۲) برٹانیکا میں لفظ QURAN کے تحت اسکی تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۳۳) عثمان اور خلافت عثمان ص ۱۶۹ ص ۱۷۴

(۳۴) شہادت امام مظلوم ص ۳۵۴ بحوالہ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۹۱

(۳۵) سورۃ مائدہ ۲۸

(۳۶) تفسیر عثمانی ترجمہ شیخ الہند محمود الحسن تفسیر شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی دار التصنیف لمیٹڈ صدر کراچی مطبوعہ مغربی جرمنی ۱۹۷۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا

قاری عبداللہ (المرکز الاسلامی بنوں)

امت مرحومہ کا کوئی دور علماء کاملین سے خالی نہیں گزرا، قران کریم کی عظمت و احترام کرنے والے ہر دور میں گزرے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، ہمارے دور میں ایک عظیم جامع شخصیت گزری ہے جسکو علمی دنیا مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک کے نام سے یاد کرتی ہے۔ مرحوم امام راشد شیخ الاسلام والمسلمین شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پکے وسچے جانشین تھے۔ انکی محد ثانہ جلالت شان و عظمت تو انکی کتابوں سے ظاہر ہے پورے پاکستان میں کوئی ادارہ ایسا نہیں جس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کی نمائندگی نہ ہو۔ محد ثانہ حیثیت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے وقت کے ایک بہترین مورخ بھی تھے تاریخی واقعات کو دلائل کے ساتھ بیان کرنا جیسا کہ خود ان واقعات میں شریک ہوں یہ کامل مورخین کی نشانی ہے لیکن یہ اس وقت ہمارا موضوع نہیں۔ انشاء اللہ زندگی کے کسی موڑ پر انکی مورخانہ حیثیت پر علیحدہ ایک مستقل مقالہ لکھا جائے گا اس وقت ”تلاوت قرآن کریم اور حضرت شیخ الحدیثؒ“ پر کچھ کہنا ہے تلاوت قرآن کریم جس انداز سے حضرت مولانا کیا کرتے تھے اسکی نظیر ملنا مشکل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو عجیب لحن داؤدی عطا کیا تھا جسکی وجہ سے تلاوت کرتے وقت علوم و معارف کا دریا بہتا محسوس ہوتا تھا۔ جس کو دل والے جانتے ہیں، ادب و احترام قرآن کریم کا جس طرح وہ کرتے اس سے صحابہ کرامؓ کی یاد تازہ ہوتی تھی، اور ایک مجلس میں یہاں تک فرمایا کہ میں نے پوری زندگی قران کریم کو بے وضو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ بات کہنے اور لکھنے میں بڑی آسان ہے لیکن عمل کرنے کیلئے کسی صحابی کو مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ جو اس معیار پر پورا ہو، جہری نمازوں میں صحت کے زمانے میں وہ خود ہی امام ہوتے، لیکن تلاوت کے وقت مولانا پر مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی کا رنگ غالب تھا جسکی تفصیل مولانا عثمانی کی سوانح میں مذکور ہے، دیکھنے والے جانتے ہیں کہ جس تپائی پر قرآن کریم رکھا ہوتا تھا قرآن کریم کی عدم موجودگی میں اس تپائی کا بھی احترام ہوتا کبھی فرماتے ہم اوپر بیٹھے ہوئے ہیں اس تپائی کو اوپر کردو، اس لئے کہ اس پر قرآن کریم رکھا جاتا ہے اسکا احترام ضروری ہے جو شخص قرآن کریم کی وجہ سے لکڑی کا اتنا احترام کرتا ہو اسکے دل میں قرآن کی کتنی عظمت ہوگی قرآن کریم کے مدرسین کو وہ تمام مدرسین سے بہت بڑا درجہ دیتے تھے، انکی نورانی صورت کے سامنے جب قرآن کریم کا نسخہ پیش کیا جاتا تو قرآن کریم کو کھولنے سے پہلے وہ دو / تین دفعہ انتہائی درد کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے خفیہ طریقہ سے اوپر دیکھ کر اللہ اللہ کرتے، یہ قریب بیٹھنے والا ہی جانتا تھا کہ حضرت کی کیفیت بدل چکی ہے۔ قرآن کریم کے ختم کے وقت انکی دعا بھی عجیب ہوتی جس پر مولانا یعقوب نانوتوی کا غلبہ ہوتا تھا۔ یعقوبی رنگ میں رنگی ہوئی دعا مدنی خانقاہ کے عظیم فرزند جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو یوں ہی محسوس ہوتا کہ قبولیت کا ورود ہو رہا ہے زندگی بھر قرآن کریم کی اتنی عظمت کسی شخص کے دل میں نہیں دیکھی۔ ویسے تو حضرت شیخ الحدیث کے عجیب و غریب مناقب و محاسن منظر عام پر آچکے ہیں اور آتے رہیں گے لیکن ایک چیز انکی نرالی تھی جب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انکے سامنے حضرت شیخ الاسلام مجاہد اعظم حضرت مدنیؒ کا ذکر ہوتا تو حضرت شدت محبت میں عجیب نورانی منظر پیش کرتے ہوئے رونا شروع کر دیتے تھے۔

جس طریقہ سے شیخ سے محبت کی جاتی ہے وہ جناب والا میں موجود تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امیر الہند حضرت مولانا اسد مدنی صاحب اکوڑہ خٹک تشریف لائے جو کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کے شاگرد بھی ہیں تو دو آدمیوں کے سہارے حضرت کو کھڑا کیا گیا خود طلباء کے ساتھ استقبال کرنے والی لائن میں کھڑے ہو گئے اور کہا کہ جب تک مولانا اسد مدنی صاحب نہیں آئیں گے میں احتراماً کھڑا رہوں گا اور یہ احترام حضرت شیخ الاسلامؒ کا تھا جب حضرت مولانا اسد صاحب پہنچے تو فرمایا کہ حضرت آپ نے بہت ہی شرمندہ کیا تو مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ میری سعادت ہے کہ آج میں جانشین شیخ الاسلام کی زیارت کرنے کے لئے طلباء کے ساتھ موجود ہوں۔ اور زبان حال سے یہ عرض کر رہے تھے کہ

وہ مصور کیا ہوگا جسکی یہ تصویر ہے۔

قرآن کریم کا ذوق حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کو حضرت مدنیؒ سے ملا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم کی تلاوت عربی لہجہ میں جو حضرت مدنیؒ کیا کرتے تھے وہ انتہائی عجیب و غریب ہوتی تھی۔ حضرت مولانا کی زندگی پر بہت کچھ کام کرنا باقی ہے۔ جہاد افغانستان کی ابتداء حضرت ہی کی مرہون منت ہے، مجاہدین کے قافلے جب بھی اپنے سالار سے ملنے کے لئے آتے تھے تو حضرت تمام مجاہدین کو سورۃ یٰسین شریف کی تلاوت کرنے کی ترغیب اور عظمت قرآن اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتے وہ منظر قابل دید ہوتا۔ تمام کمالات میں وہ اپنی مثال آپ ہی تھے اللہ تعالیٰ انکی قبر مبارک پر بے انتہا رحمت نازل فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ تلاوت کرنے والوں کو خاتمہ بالخیر سے محروم نہیں فرماتے۔

جو لوگ دنیا میں اپنی زندگی میں قرآن کریم کی محض تلاوت ہی کرتے ہیں یعنی عمل بالقرآن تو بہت اونچی بات ہے اللہ تعالیٰ سب کو نصیب فرمائے، لیکن جو قرآن کی تلاوت ہی کرتے ہیں ان کا خاتمہ بھی اللہ کے اپنے فضل و کرم سے بالا یمان فرمادیتے ہیں۔

قاری عصمت اللہ پانی پتی گذرے ہیں یہ پانی پت کے قاری مشہور ہیں۔ نیک لوگوں کے ناموں سے شہر مشہور ہوگئے جن سے پھر آگے فیض پھیلا۔ جب وہ دنیا سے جا رہے تھے۔ اسی ۸۰ سال عمر تھی۔ اب روح پرواز کرنے والی ہے تو کسی نے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟

فرمایا کیا حال ہے ستر سال تک جس قرآن کو پڑھا اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے مجلد خوبصورت جلد میں دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الجمعہ ۴) یہ کہتے ہی روح پرواز کر گئی۔ (درس قرآن مجید ۱۲ اپریل ۱۹۷۷ء قاضی زاہد الحسینیؒ) (مرسل احتشام الحق ملازئی)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کے چند ضروری مسائل

افادات مولانا حسن جان

قرآن مجید کا پڑھنا کار ثواب اس کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا دونوں جہانوں کی سعادت ہے احادیث مبارکہ میں قرآن مجید کے ساتھ زیادہ شغل رکھنے والوں کی فضیلت کثرت سے وارد ہے۔

مسئلہ۔ قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت بکثرت کرنا مستحب ہے کیونکہ خود پروردگار عالم نے کثرت سے تلاوت قرآن کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

اہل کتاب میں سے وہ جو اس قرآن کی تلاوت اس طرح کیا کرتے ہیں جو اس کتاب کی تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ دین حق پر ایمان لے آتے ہیں۔

لَیْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ (آل عمران ۴) یعنی اہل کتاب سب (اعمال میں) برابر نہیں اس میں ایک فرقہ (یعنی عبداللہ ابن سلامؓ) اور ان کے ساتھی جب مسلمان ہوئے) اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اور راتوں کے وقت سجدے کرتے ہیں اور صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ عنہما سے مروی ہے کہ دو باتوں کے سوا اور کسی بات میں حسد کرنا درست نہیں۔ ایک اس آدمی کے بارے میں جسے اللہ نے قرآن عطا فرمایا ہے اور وہ شب و روز اس کو پڑھتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کثیر دیا ہو اور شب و روز اس کے راستہ میں خرچ کر رہا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ حسد بالاجماع حرام ہے۔ اس لیے علماء حضرات نے اس حدیث شریف کے دو مطلب بیان کیئے ہیں اول یہ کہ حسد رشک اور غبطہ کے معنی میں ہے دوسرا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ بساوقات کلام علیٰ سبیل الفرض والتقدیر مشتمل ہوتا ہے یعنی اگر حسد جائز ہوتا تو ان دونوں چیزوں میں جائز ہوتا۔ www.kitabosunnat.com

مسئلہ۔ ختم قرآن کی مدت مختلف لوگوں کے لیے مختلف ہے اس لیے جو لوگ اشاعت علم دین فیصلہ و مقدمات یا عام دنیاوی کاروبار میں مشغول رہتے ہیں ان کے لیے اسی قدر تلاوت کرلینا کافی ہے جو ان کے فرائض منصبی اور ضروری حاجتوں میں خلل انداز نہ ہو۔

مسئلہ۔ قرآن مجید کا بھول جانا گناہ کبیرہ ہے جسکی دلیل ابوداؤد شریف کی یہ حدیث ہے جسمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے روبرو میری امت کے گناہ پیش کیے گئے اور میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی صورت یا آیت یاد ہو اور پھر اس نے اسے فراموش کردیا" ایک دوسری حدیث میں ہے کہ قرآن پڑھ کر پھر اسے فراموش کرنے والا قیامت کے دن خدا کے سامنے جذام کے مرض میں مبتلا ہو کر لایا جائیگا۔

مسئلہ۔ قرآن مجید پڑھنے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے جب کہ پاکی ذہن کے خیال سے مسواک کرنا مسنون ہے۔ حضرت ابن ماجہ اور بزاز رحمہما اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ "تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں لہذا ان کو مسواک کے ذریعہ سے صاف و پاک بناؤ"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے احیاء العلوم میں منقول ہے کہ تین چیزیں حافظے کو بڑھاتی ہیں مسواک، روزہ، تلاوت قرآن مجید۔

مسئلہ۔ جس آدمی پر غسل واجب ہو اور حائضہ عورت کے لیے قرآن پڑھنا حرام ہے۔ ہاں وہ مصحف کو دیکھ کر دل میں آیتوں پر غور کر سکتے ہیں نفاس اور حیض کی حالت میں الحمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پوری دعاء قنوت، درود شریف استغفار ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ اور [illegible]
میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے وقت ضرورت [illegible]
ہجے لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت ایک ایک [illegible]

مسئلہ۔ قرأت قرآن صاف جگہ میں مسنون ہے اور مردوں کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد ہے۔

مسئلہ۔ قرآن کے شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا مسنون ہے [illegible] کسی جگہ چھوڑ کر جب کچھ دیر بعد دوبارہ شروع کرنا چاہے تو اعوذ باللہ [illegible]

مسئلہ۔ قرأت قرآن میں دیگر تمام اذکار کی طرح نیت ضروری نہیں ہاں نذر [illegible] ماننے کی صورت میں نذر کی نیت ضروری ہے۔

مسئلہ۔ قرأت قرآن میں ترتیل یعنی (حرف حرف نمایاں کرنا) مسنون ہے اسی طرح خوش آوازی اور لب ولہجہ کی درستگی وجہ حدیث مبارک زینوا القرآن باصواتکم اور روایت داری حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا بھی مسنون ہے خوش آوازی اگر نہ ہو تو پھر بھی اپنی آواز کو سنبھالنے اور اچھی بنانے کی کوشش کرے۔

مسئلہ۔ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں قرآن مجید کا پڑھنا (ترجمہ خالص) مطلقا ناجائز ہے خواہ آدمی کو عربی زبان اچھی طرح آتی ہو یا نہیں آتی ہو اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ غیر زبانوں میں قرآن مجید پڑھنے سے قرآن کا وہ اعجاز باقی نہیں رہتا جو اس کا اصلی مقصود ہے اس طرح شاذ قرأت کا پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔

(فیوض القرآن ص ۸۳ از افادات مولانا حسن جان مرسلہ مولانا احتشام الحق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری دعاء قنوت، درود شریف استغفار ربنا اتنا فی الدنیا حسنة اوریا اور کوئی دعا جو قرآن میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے بوقت ضرورت معلمہ مذکورہ کے لیے ہجے لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑدے۔

مسئلہ۔ قرأت قرآن صاف جگہ میں مسنون ہے اور مردوں کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد ہے۔

مسئلہ۔ قرآن کے شروع کرنے سے پہلے اعوذباللہ پڑھنا مسنون ہے جبکہ دوران قرأت کسی جگہ چھوڑ کر جب کچھ ہی دیر بعد دوبارہ شروع کرنا چاہے تو اعوذباللہ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ قرأت قرآن میں دیگر تمام اذکار کی طرح نیت ضروری نہیں ہاں خارج صلوٰۃ نذر ماننے کی صورت میں نذر کی نیت ضروری ہے۔

مسئلہ۔ قرأت قران میں ترتیل یعنی (حرف حرف نمایاں کرنا) مسنون ہے اس طرح خوش آوازی اور لب ولہجہ کی درستگی بوجہ حدیث مبارک زینوالقرآن باصواتکم اور بروایت دارمی حسنوالقرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزیدالقرآن حسنا بھی مسنون ہے خوش آوازی اگر نہ ہو تو پھر بھی اپنی آواز کو سنبھالنے اور اچھی بنانے کی کوشش کرے۔

مسئلہ۔ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں قرآن مجید کا پڑھنا (ترجمہ خالص) مطلقاً ناجائز ہے خواہ آدمی کو عربی زبان اچھی طرح آتی ہو یا نہیں آتی ہو اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ غیر زبانوں میں قرآن مجید پڑھنے سے قرآن کا وہ اعجاز باقی نہیں رہتا جو اس کا اصلی مقصود ہے اس طرح شاذ قرأت کا پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔

(فیوض القرآن ص ۸۳ از افادات مولانا حسن جان مرسلہ مولانا احتشام الحق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باتیں ان کی یاد رہیں گی

تحریر مفتی محمد ابراہیم (صادق آباد)

روایت قاری عظیم بخش صاحب (رحیم یار خان)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مقام و مرتبہ رکھتے ہیں کہ گویا اس کے اھل اور افراد خانہ ہیں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اھل القرآن ھم اھل اللہ و خاصتہ کہ قران والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے اھل اور خواص ہیں (نسائی ابن ماجہ احمد)

یہ خاصان خدا اور برگزیدہ بندے تاریخ کے ہر دور میں رہے ہیں جن کی پوری زندگیاں قرآن کے لئے وقف رہی ہیں۔ جزری وقت حضرت قاری رحیم بخش صاحب قدس سرہ بھی انہی گنی چنی ہستیوں میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے موجودہ دور میں قرآن مجید کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا تھا جن کی حیات مستعار کے ماہ و سال یا روز و شب ہی نہیں لمحات و لحظات تک قرآن کے لئے وقف تھے۔

مجھے حضرت قاری صاحب سے شرف تلمذ تو حاصل نہیں مگر انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ان کی ایک ادا اب تک آنکھوں کے سامنے ہے وہ یہ کہ جامعہ خیر المدارس ملتان میں دورہ حدیث کے دوران یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سال بھر دیکھا کہ ظہر

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی آذان ہوتے ہی حضرت قاری صاحب مسجد کی ٹونٹیوں پر موجود ہوتے۔ سنت کے مؤافق پورے آداب سے وضو فرما کر مسجد میں پہنچ جاتے اور صف اول میں امام کے پیچھے کھڑے ہوتے۔ ظہر کی سنتیں اس خشوع و خضوع سے ادا فرماتے کہ حدیث جبریلؑ ان تعبد اللہ کانذ تراہُ کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا میں نے اپنے مرشد و مربی حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت فیوضہم کے بعد جن چند بزرگوں کو اس احسانی کیفیت سے نماز پڑھتے دیکھا ان میں ایک نمایاں نام حضرت قاری صاحب مرحوم کا بھی ہے ذیل میں حضرت قاری صاحب مرحوم کی تدریسی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات پیش کئے جا رہے ہیں جو ان کے ہونہار اور عظیم شاگرد جناب قاری عظیم بخش صاحب نے میرے سامنے بیان فرمائے۔ ان میں ایک آدھ واقعہ ان کا گوش شنید اور باقی تمام واقعات چشم دید ہیں انہی کی زبانی سنئے۔

(۱) حضرت قاری صاحب مرحوم کے استاذ گرامی حضرت قاری فتح محمد صاحب قدس سرہ کبھی ان کے ہاں تشریف لاتے تو آپ ان کی خدمت کے لئے سراپا وقف ہو جاتے۔ آپ کو یہ بھی گوارا نہ ہوتا کہ آپ کا کوئی مخلص شاگرد ہی ان کی خدمت انجام دے۔ اپنے ہاتھ سے انہیں بیت الخلاء لیجاتے خود ان کے لئے لوٹا بھرتے اور اپنے ہاتھ سے ہی وضو کراتے۔ ادھر حضرت قاری فتح محمد صاحب قدس سرہ کی کیفیت یہ تھی کہ ہمہ وقت تلاوت میں مشغول رہتے بیت الخلاء کے دروازہ پر پہنچ کر انگلیوں سے زبان پکڑ لیتے، اور سال کے تقریباً بارہ مہینے ہی آپ روزہ سے رہتے قاری رحیم بخش صاحب مرحوم آپ کے لئے افطاری کا اہتمام کرتے اپنے ہاتھ سے آپ کو کھلاتے پلاتے اور جو بچ جاتا تبرک سمجھ کر خود استعمال کر لیتے عشاء کے بعد دس سے گیارہ بجے تک عموماً استاذ و شاگرد کی مجلس ہوتی۔ مجلس برخاست ہونے کے بعد حضرت قاریٔ فتح محمد صاحب قدس سرہ نوافل شروع کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے درمیان شب میں بمشکل ڈیڑھ دو گھنٹے آرام فرماتے باقی ساری رات نوافل میں بسر ہوتی اور نماز فجر میں آپ عموماً سورۃ حدید،مجادلہ،حشر اور صف وغیرہ پڑھتے۔

(۲) حضرت قاری رحیم بخش صاحب مرحوم مغرب کے بعد چھ طویل رکعتیں آدھ گھنٹے میں پڑھتے۔ میرا اندازہ ہے کہ ان میں ایک پارہ پڑھتے ہوں گے۔

(۳) قاری عبداللہ صاحب مرحوم فرماتے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا والد صاحب کی کبھی تہجد فوت ہوتے نہ دیکھی اور تہجد میں تین پارے پڑھنے کا دائمی معمول تھا۔

(۴) جیسے آپ کی اپنی پوری زندگی قرآن کے لئے وقف تھی اپنے تلامذہ کو بھی اسی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہر طالب علم کو نصیحت فرماتے کہ قرآن کو مقصد زندگی بناؤ تدریس کے علاوہ تلاوت کا بھی معمول بناؤ اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھنے کی عادت ڈالو تلامذہ میں جو مدرسین زیارت کے لئے حاضری دیتے ان سے ملتے ہی پہلا سوال یہی فرماتے کہ کتنے پارے روز تلاوت کرتے ہو؟

اگر ۲-۳ پارے بتائے جاتے تو اس پر بھی ناگواری کا اظہار فرماتے کہ کم از کم ایک منزل تو پڑھو ورنہ آگے تمہارے شاگردوں میں تلاوت کا ذوق کہاں سے آئے گا؟ خود میرے ساتھ کئی بار یہ واقعہ پیش آیا،اگر شک پڑ جاتا تو فرماتے مجھے کیسے معلوم ہو کہ واقعی اتنے اتنے پارے پڑھتے ہو؟ تو درمیان میں کہیں کہیں سے سن کر اطمینان کر لیتے خود مجھ سے کئی بار سنا۔

(۵) آپ کا اپنا معمول یہ تھا کہ درسگاہ میں بیٹھے دوران تدریس ذرا سا وقفہ مل جاتا تو تلاوت شروع کر دیتے ایک لمحہ بھی فارغ بیٹھنا گوارانہ تھا۔ پھر عجیب بات یہ کہ تصنیف و تالیف کے لئے بھی آپ کے پاس کوئی مستقل وقت نہ تھا درسگاہ ہی میں بیٹھے دوران تدریس یہ کام چلتا رہتا تھا چنانچہ فن تجوید و قرائت پر جو آپ نے ۲۳ شاہکار کتابیں لکھیں یہ سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتابیں اسی طرح درسگاہ میں بیٹھے بیٹھے تصنیف کی گئیں۔

(۶) معمول کی تلاوت کے علاوہ بعض مخصوص سورتیں پڑھنے کا معمول الگ تھا چنانچہ بعد نماز فجر سورۃ یٰسین بعد نماز ظہر سورۃ فتح بعد نماز عصر سورۃ نباء بعد نماز مغرب سورۃ واقعہ بعد نماز عشاء سورۃ ملک اور بروز جمعہ کہف پابندی سے پڑھتے تھے۔

(۷) پابندی وقت میں آپ ضرب المثل تھے بقول مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری مہتمم جامعہ خیر المدارس ۴۰ سالہ دور تدریس میں کوئی ایک ناغہ بھی آپ نے نہیں کیا، پھر وقتی ضرورت کے تحت آپ نے مدرسہ سے جس قدر تنخواہ لی تھی وفات سے تھوڑا سا عرصہ پہلے وہ پوری رقم مدرسہ کو لوٹا دی۔

(۸) سفارشی داخلہ کے آپ سخت خلاف تھے۔ میں جب داخلہ کے لئے گیا تو حضرت میاں عبدالہادی صاحب دین پوری قدس سرہ کا سفارشی رقعہ ساتھ لے گیا آپ نے داخلہ تو دیدیا مگر سفارش کو کوئی اہمیت نہ دی اسی دورِ بچپن کی بات ہے کہ میں بیٹھا منزل سنا رہا تھا کہ آپ کے ایک بے تکلف اور ہم عمر ساتھی نے آپ سے سوال کیا قاری صاحب کیا وجہ ہے کہ آپ کے ہاں داخلہ کے لئے آنے والوں کا اتنا ہجوم رہتا ہے کہ داخلہ کے لئے قرعہ اندازی کرنا پڑتی ہے اور کئی طلبہ دو دو تین تین سال تک قرعہ میں نام نکلنے کے منتظر رہتے ہیں حالانکہ آپ کے ہاں کوئی رعایت بھی نہیں آپ کی سختی اور پٹائی بھی مشہور ہے۔ دوسرا کوئی حافظ قاری ایسی سختی کرے تو سب طلبہ بھاگ جائیں اور چند دن میں درس گاہ خالی ہو جائے جبکہ آپ کا معاملہ برعکس ہے۔ یہاں ڈنڈا چلتا رہتا ہے طلبہ روتے رہتے ہیں مگر کوئی بھاگنے کا نام نہیں لیتا آخر اس میں کیا راز ہے؟ حضرت قاری صاحب نے فرمایا راز کیا ہے؟ یہ تو تم نے یک طرفہ بات کی ان طلبہ کو دن کے اجالے میں روتا دیکھ رہے ہو اور وہ بھی ڈنڈے کے خوف سے اس پر تمہیں تعجب ہو رہا ہے اگر رات کے اندھیرے میں مجھے ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لئے روداد دیکھو تو تمہیں تعجب نہ رہے نہ کبھی ایسا سوال کرو۔

(۹) ڈیرہ غازی خان کا ایک طالب علم ہمارے ساتھ پڑھتا تھا ناظم مدرسہ نے ایک مرتبہ شکایت کی کہ یہ سینما دیکھتا ہے اول تو حضرت قاری صاحب کو یقین نہ آیا کہ میرا شاگرد اور سینمابینی؟ مگر ناظم اسے رنگے ہاتھوں ٹکٹ سمیت پکڑ لایا تھا۔ ٹکٹ دیکھ کر حضرت کو بہت صدمہ ہوا۔ نگران کو حکم دیا کہ اسے اتنے ڈنڈے رسید کرو کچھ عرصہ بعد وہ طالب علم دوبارہ اس جرم میں پکڑا گیا پھر ڈنڈے لگوائے اور نگران کو ڈانٹا بھی کہ تمہاری پہلی مار سے اس نے کیوں اثر نہ لیا؟ شاید اخلاص نہ تھا، لیکن کچھ عرصہ گذرنے پر تیسری بار پھر وہ سینما دیکھتے پکڑا گیا۔ اب مار پٹائی کے بجائے آپ نے یہ کیا کہ دوپہر کو چھٹی ہوئی تو اسے بلا کر پاس بٹھالیا اور ڈیسک پر زور سے ہاتھ مار کر سب کو خاموش کر دیا اور پر درد لہجے میں فرمانے لگے کہ شب و روز جو اس قدر محنت کر رہا ہوں صرف اس لئے کہ قرآن کا نور کسی طرح تمہارے سینے میں آجائے۔ مگر ایسی حرکتیں دیکھ کر دل کڑھنے لگتا ہے سینما دنیا کی بدترین جگہ ہے، وہاں کسی قرآن کے طالب علم کا کیا کام؟ پھر اس طالب علم کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے دیکھو جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے آج تک کسی کے سامنے ہاتھ نہیں جوڑے لیکن آج تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہوں کہ خدارا اس حرکت سے باز آجاؤ یہ سن کر بے اختیار اس طالب علم کی چیخیں نکل گئیں دوسرے طلبہ سے بھی یہ منظر دیکھا نہ گیا اور سب بے اختیار رو پڑے۔ حضرت کی وفات کے دس بارہ برس بعد اتفاق سے رائیونڈ اجتماع پر اس ساتھی سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے مزاح کرتے ہوئے پوچھا بھائی سینمابینی کا شوق ابھی ہے یا ختم ہو گیا؟ کتنے دن بعد سینما دیکھتے ہو؟ اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور بولا حضرت قاری صاحب ایسے اساتذہ دنیا میں اب کہاں ملتے ہیں جو ایک ہی نشست میں طالب علم کی کایا پلٹ دیں؟ جس دن قاری صاحب نے اس گنہگار کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سامنے ہاتھ جوڑے تھے اس دن سے کبھی تہجد فوت نہیں ہوئی۔ کبھی ڈیڑھ دو پارے اور کبھی تین پارے تہجد میں پڑھتا ہوں اور تم تو سینما پوچھ رہے ہو اس دن سے کبھی ٹی وی پر بھی میں نے نظر نہیں ڈالی۔

(۱۰) ڈیرہ غازی خان کا ہی ایک طالب علم تھا میرا ہم درس اور جگری دوست، حضرت قاری صاحب نے فرمایا عظیم بخش کی منزل سنو ۳ پاروں میں چار غلطیاں آگئیں مگر اس نے حق دوستی ادا کرتے ہوئے دو چھوڑ دیں اور دو بتانے پر اکتفا کی مگر قاری صاحب کی فراست دیکھئے کہ دونوں کا چہرہ دیکھتے ہی بھانپ گئے اور انگلی کا اشارہ فرما کر دونوں کو قریب بلا لیا اور طالب علم سے فرمانے لگے کلام اللہ ہاتھ میں ہے پھر بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی؟ صحیح بتا دو غلطیاں دو ہیں یا چار؟ اور معاً ساتھ کھڑے ایک تیسرے طالب علم سے فرمایا قرآن مجید اس کے ہاتھ سے لے لو اور ان تین پاروں میں دیکھو کتنی جگہ نشان لگے ہیں، اس نے فوراً بتا دیا کہ چار نشان ہیں خیر اس وقت تو جان خشی ہو گئی مگر طلبہ کو یقین آگیا کہ حضرت قاری صاحب کو ان بتائے غلطیوں کا پتہ چل جاتا ہے اس لئے جھوٹ بولنا بے سود ہے۔

(۱۱) کسی طالب علم کو درس گاہ میں گھڑی پہن کر آنے کی سختی سے ممانعت تھی۔ ایک طالب علم کا بھائی سعودیہ سے اس کے لئے ویسٹ انڈ واچ کی گھڑی لایا وہ چھٹی کے اوقات میں اسے باندھے رکھتا جب درس گاہ میں آتا تو چپکے سے ازار بند سے لٹکا لیتا ایک مرتبہ کنوئیں کی منڈیر پر کھڑا تھا کہ گھڑی ازار بند سے چھوٹ کر کنوئیں میں جا گری پریشان ہو کر درس گاہ میں آیا اور نگران کے ذریعے حضرت کو اطلاع کی حضرت نے بلا کر سرزنش کی اور فرمایا دیکھ لیا استاد کی بات نہ ماننے کا نتیجہ؟ اب قرآن چھوڑ کر گھڑی ڈھونڈنے کی اجازت تو نہ دوں گا اپنی جگہ بیٹھ کر قرآن مجید پڑھو اور صدق دل سے دعا کرو اگر اللہ تعالیٰ کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منظور ہوا تو گھڑی یہیں چل کر آجائے گی۔ وہ پڑھنے بیٹھ گیا۔ ادھر یہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں ماشکی اکٹھے ہو کر کنوئیں سے پانی بھرنے لگے۔ پانی بھرتے بھرتے ایک کے ہاتھ سے رسی ٹوٹ گئی اور ڈول دھڑام سے کنوئیں میں جاگرا ایک ماشکی کو کنوئیں میں اتارا اس نے کنوئیں کی تہہ میں اتر کر ڈول لینے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کئے۔ اللہ کی شان ڈول کے بجائے گھڑی اس کے ہاتھ میں آگئی وہ کنوئیں سے باہر آیا اور درس گاہ میں آکر گھڑی نگران کے حوالہ کی اور نگران نے حضرت قاری صاحب کے سامنے پیش کر دی۔ حضرت نے اس طالب علم کو طلب فرمایا اور پوچھا قرآن مجید پڑھتے ہوئے کتنے منٹ گذرے ہیں؟ کہنے لگا دس منٹ ہی گذرے ہوں گے، آپ نے گھڑی اس کے سپرد کی اور فرمایا اخلاص سے دس منٹ کی تلاوت کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے مشکل کیسے حل کر دی۔ اب اگر زندگی بھر اس کتاب کو سینہ سے لگائے رکھو تو اس کی برکت سے کیا کچھ نہ ملے گا؟ یہ بھی میرا چشم دید واقعہ ہے۔

(۱۲) میں جامعہ قادریہ رحیم یار خاں میں پڑھاتا تھا اس دوران اپنڈکس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ڈاکٹروں کو دکھایا تو انہوں نے کہا کہ بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے آج ہی آج آپریشن کروالیجئے ادھر عین وقت پر حضرت کا خط آگیا کہ سفر حج پر جا رہا ہوں کراچی جانے والی فلاں گاڑی سے گذروں گا تم خانپور اسٹیشن پر آکر مل لو میں آپریشن ملتوی کر کے خانپور پہنچ گیا اور حضرت کے ساتھ سوار ہو گیا راستہ میں حضرت نے طبیعت کا حال پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ ایسی ایسی تکلیف ہے اور دعاء کی درخواست کی حضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کر دی یہ خان پور اور رحیم یار خان کے درمیان کوٹ سمابہ اسٹیشن تھا آپ مسلسل دعاء میں مشغول رہے۔ حتی کہ رحیم یار خان اسٹیشن گذر گیا جب آدم صحابہ کا اسٹیشن آیا تو دعاء سے فارغ ہوئے اور پوچھا کہاں اترو گے؟ میں نے عرض کیا اب صادق آباد اتروں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت نے فرمایا تم قرآن کے خادم ہو پریشان مت ہونا اللہ تعالیٰ دستگیری فرمائیں گے۔
خیر میں صادق آباد اتر کر رحیم یار خان پہنچا اور شام کو آپریشن کرالیا معالج ڈاکٹر اصغر صاحب
مرحوم تھے ۲۵ روپے یومیہ کرایہ اور ۳۰۰۰ روپے ان سے فیس طے ہوئی۔ دوسرے دن
مہتمم صاحب عیادت کے لئے آئے تو بتایا کہ آپ کے طلبہ مدرسہ میں اداس بیٹھے ہیں
پڑھائی میں دل نہیں لگ رہا۔ میں نے کہا پوری جماعت کو یہیں بھیج دیجئے چنانچہ آٹھ بجے ۴۰
-۴۵ بچے قرآن مجید لے کر پہنچ گئے اور ہسپتال کے اسی کمرہ کو درس گاہ بنالیا، کچھ دیر بعد
ڈاکٹر صاحب آئے تو کمرہ چونکہ کھچا کھچ بھر گیا تھا اس لئے ڈاکٹر صاحب کو اندر آنے کا راستہ
ہی نہ ملا وہ مجھ تک پہنچ نہ سکے میں نے معذرت کی کہ آپ کی اجازت کے بغیر ہم نے یہ کام
شروع کر دیا، خیر وہ بہت خوش ہوئے اور تھوڑی دیر میں طلبہ کے لئے دریاں اور تپائیاں
لے کر کمرہ میں بھیج دیں۔ چند دن بعد جب طبیعت سنبھل گئی تو میں نے ہسپتال سے چھٹی
لی اور بل پوچھا ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے بل تو آپ کے ذمہ بہت زیادہ بن گیا ہے۔ میں نے
کہا بتا دیجئے۔ فرمایا بل یہی ہے کہ جب یاد آؤں تو میرے لئے دعا کر دیا کیجئے اور بل وصول
کرنے سے انکار کر دیا (قارئین الاشرف سے درخواست ہے کہ مرحوم ڈاکٹر صاحب کے
لئے دعاء مغفرت فرمادیں نہایت شریف صالح اور ملنسار انسان تھے)

حضرت جب حج سے لوٹے تو میں نے یہ پورا واقعہ عرض کر دیا فرمایا یہ بھی قرآن ہی کی
برکت ہے ورنہ ڈاکٹر لوگ کس کو اپنی فیس معاف کرتے ہیں۔

(۱۳) طلبہ پر حد درجہ شفیق اور مہربان تھے ان کی تکلیف دیکھ کر تڑپنے لگتے تاہم تعلیم
وتربیت کے معاملے میں سخت تھے کسی کی رورعایت نہ کرتے۔ ایک طالب علم کی منزل میں
خاصی غلطیاں آگئیں آپ نے ڈنڈا لے کر پٹائی شروع کی وہ آگے سے بولا خدا کے لئے معاف
کر دو۔ آپ غصے سے بولے ہاں ہاں تم خدا کا کلام غلط پڑھتے رہو اور میں خدا کے لئے معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوگا قرآن غلط پڑھنا چھوڑ دو تب معاف کروں گا۔

(۱۴) آپ کے فرزند ارجمند حضرت قاری عبداللہ صاحب مرحوم آپ کے تربیت یافتہ اور آپ ہی کی طرح فنائی القرآن تھے۔ شروع میں ان کا ۱۵ پارے یومیہ پڑھنے کا معمول تھا لیکن ذرا تیز رفتاری سے پڑھنا پڑتا تھا پھر کسی بزرگ نے نصیحت فرمائی کہ مقدار ذرا کم کر دیجئے مگر ٹھہر ٹھہر کر پڑھئے اس وقت سے دس پارے پڑھنا شروع کئے اور یوم وفات تک یہی معمول جاری رہا کبھی ایک دن بھی اس کا ناغہ نہ کیا۔ بارہا ایسا ہوتا کہ دن بھر مہمانوں میں گھرے رہتے مگر جب رات کو سونے کا وقت آتا تو بستر پر بیٹھ جاتے اور منزل کی یہ مقدار پوری کر کے سوتے۔ www.kitabosunnat.com

(۱۵) قاری عبداللہ صاحب مرحوم نے بتایا کہ ایک بار لباجی فرمانے لگے عبداللہ آج نوافل میں جتنا قرآن سنا سکتے ہو سنا دو میں نے شروع سے پڑھنا شروع کر دیا پہلی رکعت میں ہی تیرہ پارے سنا دئے اور کہیں اٹکنے کی نوبت نہیں آئی جب چودھواں پارہ شروع کیا تو سورہ نحل میں ایک جگہ غلطی آگئی جو خود ہی درست کر لی مگر ڈر کے مارے یہیں رکوع کر لیا کہ مبادا دوسری غلطی آجائے۔ دوگانہ پڑھ کر سلام پھیرا تو لباجی کے سامنے بیٹھ نہ سکا شرم کے مارے پیچھے ہٹ گیا اور سرنگوں ہو کر بیٹھ گیا چند لمحے تو خاموشی رہی پھر ڈانٹ کر وہاں سے اٹھا دیا کہ مجھے مزید پریشان کرنے کے لئے یہاں بیٹھے ہو؟ زندگی میں اتنی تم پر محنت کی مگر اب تک قرآن میں غلطی؟ خیر وہ دن تو گزر گیا مگر الحمد للہ اس کے بعد سے آج تک قرآن میں کہیں غلطی نہیں آئی نہ ہی اس دن سے کبھی قرآن کھول کر دیکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

قارئین کی توجہ کے لیے

☆ ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے "تلاوت نمبر" کے بعض مضامین روک لیے گئے ہیں اگر تلاوت سے متعلق مزید تحقیقی مضامین مل گئے تو جلد نمبر ۳ کو بھی "تلاوت" ہی کے لیے مخصوص کر دیا جائے گا بصورت دیگر موجودہ مضامین جلد نمبر ۳ میں ضمناً شامل کر لیے جائیں گے۔

☆ خوبصورت اور مجلد قرآن نمبرات کی وجہ سے الاشرف کے زرِ خریداری میں اضافہ کیا جارہا ہے، پرانے خریداروں سے بھی گذارش ہے کہ وہ مزید ۱۰۰ روپے ارسال فرمادیں نئے خریدار ۲۵۰ روپے بھیج کر سالانہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ قرآن نمبر کی دوسری اور تیسری جلد کے موضوعات کی تفصیل اداریہ میں دے دی گئی ہے، مطالعہ فرما کر موضوع کی مناسبت سے مضامین ارسال فرمائیں۔

☆ مشہور علماء و مشائخ کے پسماندگان سے گذارش ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے زیرِ مطالعہ نسخہ قرآنی کی فوٹو کاپی بھیجیں تاکہ اسے قرآن نمبر کی زینت بنایا جاسکے۔ اگر کسی ایسے صفحہ کا فوٹو ہو جس پر ان کے قلم سے حاشیہ وغیرہ ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔

ادارہ الاشرف